اسٹیٹ سنٹرل لائبریری

حیدرآباد آندھرا پردیش

(کتب خانہ آصفیہ)

کے

اردو مخطوطات

جلد دوم

از

نصیر الدین ہاشمی

سلسلۂ اشاعت خواتین دکن انسٹی ٹیوٹ نمبر(۳)

(کتب خانہ آصفیہ)

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد آندھرا پردیش

کے

اردو مخطوطات

دوسری جلد

جسمیں

تجوید و علوم قرآن، تفسیر و ترجمہ قرآن، حدیث، فقہ و عقاید
ادعیہ، پند و نصائح، مناظرہ و کلام، تصوف و اخلاق کے علاوہ
جلد اول کا تکملہ بھی کیا گیا ہے

مرتبہ
نصیر الدین ہاشمی

اشاعت اول

۱۹۶۱ء عیسوی مطابق ۱۳۸۱ھ ہجری

مطبوعہ

مطبع اعجاز مشین پریس چھتہ بازار حیدرآباد

ملنے کے پتے

(۱) حبیب کمپنی۔ اسٹیشن روڈ۔ گلمنڈی حیدرآباد۔ اے پی
(۲) کتاب خانہ انجمن ترقی اردو۔ عابد روڈ حیدرآباد۔ اے پی
(۳) مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنسیس بلڈنگ۔ بمبئی ۳

قیمت مجلد . . . . . دس روپیہ
غیر مجلد . . . . . آٹھ روپیہ

حرفِ آغاز

کتب خانہ خواتین دکن (خواتین دکن لائبریری) اسـ۱۹۴۳ء میں قائم ہوئی۔ اس سے نہ صرف خواتین حیدرآباد بلکہ حیدرآباد کے باہر کی خواتین و علم دوست اصحاب اور ریسرچ اسکالر بھی استفادہ کرتے ہیں۔

یہ کتب خانہ دراصل شری نصیرالدین ہاشمی کا ذاتی کتب خانہ تھا اس کو انھوں نے خواتین کے استفادہ کے لیے عام کر کے رجسٹر کرادیا ہے۔ اس کتب خانہ کے ساتھ ادارہ تحقیقات (ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) بھی ہے تاکہ تحقیقی مقالات شائع کیے جائیں۔

ادارہ تحقیقات کے ارکان انتظامی حسب ذیل خواتین ہیں:-

(۱) مسز جہاں بانو نقوی ایم۔ اے (۲) مسز کمیشوری روپ کرن ایم۔ اے۔ (۳) مس نیرہ بانو کاؤس جی ایم۔ اے ایم ایڈ۔ (۴) مس سعید جہاں ایم۔ اے۔ ایم ایڈ۔ (۵) مسز برہان الدین۔ (۶) مسز روحی علی اصغر۔

اس ادارہ تحقیقات کا مقصد یہ ہے کہ خواتین کی قدیم اور جدید تحقیقات کو طبع کر کے منظرِ عام پر لایا جائے تاکہ اگر ایک طرف ہم اپنے قدما کے افکار و خیالات اور اسالیبِ بیان سے لطف اندوز ہوں تو دوسری طرف عصر حاضر کی قابل خواتین کے علمی کارنامے اور تحقیقی مقالے زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر علمی ذخیرہ میں اضافہ کا موجب بنیں۔ جامعات میں جو مقالے ڈاکٹریت کی ڈگری کے لیے منظور کیے جاتے ہیں وہ باوجود تحقیقی ہونے اور اہمیت رکھنے کے ان میں سے اکثر طبع ہو کر شائع نہیں ہوتے۔ ان کو طبع کر کے شائع کیا جائے تو ایک طرف اصحاب علم و فن ان سے مستفید ہوں گے اور دوسری طرف مصنف و مؤلف کی محنت کا ثمرہ بھی ڈاکٹری کی ڈگری کے علاوہ مقالوں کی فروخت سے ملے گا۔

اس ادارہ کے کام کے آغاز کے لیے مرکزی حکومت ہند کے وزارت سائنٹیفک ریسرچ و کلچرل آفیرس سے کچھ رقمی امداد دو کتابوں کو شائع کرنے کے لیے اس شرط سے ملی کہ اسی قدر رقم ادارہ بھی صرف کرے چنانچہ اسی طرح اس وقت دو کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ میں ان اصحاب اور خواتین کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں جنھوں نے ان کتابوں کے کئی کئی نسخے خرید کرنے کے لیے پیشگی رقمیں عنایت فرمائیں اور ہم کو اس قابل بنایا کہ حکومت کی شرائط کے مطابق یہ کتابیں چھاپ سکیں۔

جو کتابیں شائع کی گئی ہیں ان میں سے ایک مقالہ امتحان پی۔ ایچ۔ ڈی۔ جامعہ عثمانیہ کا منظورہ ہے جس کو شریف النساء بیگم نے فارسی کی ڈاکٹریت کے لیے پیش کیا تھا۔ یہ مقالہ ابوطالب کلیم کی حیات اور شاعری سے متعلق ہے۔

کلیم دربارِ عادل شاہی اور پھر شاہ جہان کے دربار کا مشہور شاعر اور ملک الشعرا تھا۔

دوسری کتاب جو دو جلدوں پر مشتمل ہے شری نصیر الدین ہاشمی کی مرتبہ وضاحتی فہرست اُردو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ (اسٹیٹ سنٹرل لائبریری) ہے۔ محققین اور اصحاب علم کو کتب خانوں کے ذخیرے سے استفادہ کے لیے وضاحتی فہرست کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔

کسی زبان کی تاریخ کا اصولی حیثیت سے مطالعہ کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ سارا ادب پیش نظر رہے لیکن اُردو ادب سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ اس پر دسترس مشکل ہے اس لیے زبان اور ادب کی خدمت کے لیے یہ ضروری ہے کہ مفصل اور مکمل وضاحتی فہرستیں مرتب کر کے شائع کی جائیں۔ یہ چیزیں یورپ میں ایک سائنس کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔ حیدرآباد میں جامعہ عثمانیہ کے اُردو مخطوطات کی ایک مختصر فہرست شائع ہوئی اور انڈیا آفس کے دکنی قلمی کتابوں کی فہرست نصیر الدین صاحب ہاشمی نے "یورپ میں دکنی مخطوطات" کے نام سے شائع کی ہے اور پھر ادارۂ ادبیات اُردو کی فہرست کی پانچ جلدیں ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ صاحب نے شائع فرمائی ہیں اور سالار جنگ کے کتب خانے کی اُردو مخطوطات کی فہرست بھی ہاشمی صاحب کی مرتبہ شائع ہو گئی ہے اس کے علاوہ بمبئی کی جامعہ مسجد کے اُردو مخطوطات کی فہرست بھی پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی کے زیرِ نگرانی شائع ہوئی ہے۔ اب اس فہرست سے اس قسم کے ذخیرے میں ایک اور کتاب کا اضافہ ہوگا جس کو ہاشمی صاحب نے نہایت کد و کاوش اور محنت سے مرتب کیا ہے۔

ادارہ کو توقع ہے کہ آئندہ مزید کتابیں شائع کی جائیں گی۔ ادارہ کی جانب سے میں فضیلت مآب شری ہمایون کبیر منسٹر سائنٹیفک ریسرچ و کلچرل آفیرس کا ادارہ کی امداد کے بابت شکریہ ادا کرتی ہوں اور حکومتِ آندھرا سے توقع کرتی ہوں کہ سالانہ امداد جاری کر کے ادارہ کے علمی کاموں کو ترقی دینے کا موجب بنے گی۔

(شریمتی) روڈا میستری

صدر خواتین دکن لائبریری و ریسرچ انسٹیٹوٹ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہارِ واقعات

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) حیدرآباد آندھرا پردیش کے اردو قلمی کتابوں کی یہ دوسری جلد ہے، اس جلد میں "اسلامیات" اور تکملہ جلد اول کی (۶۱۲) کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، "اسلامیات" کے تحت حسبِ ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں:-

(۱) تجوید و علوم قرآن۔ (۲) تفسیر و ترجمہ قرآن۔ (۳) حدیث (۴) فقہ و عقائد۔ (۵) ادعیہ (۶) پند و نصائح۔ (۷) مناظرہ و کلام۔ (۸) تصوف و اخلاق۔ دونوں جلدوں کے جملہ مخطوطات کی تعداد (۱۲۴۲) ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ اُنیسویں صدی عیسوی میں اُردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرستیں مرتب کرنے کا آغاز ہوا، اور یہ کام انگریزوں کا رہینِ منّت ہے، میجر اسٹوارٹ اور ڈاکٹر اسپرنگر نے ٹیپو سلطان اور شاہانِ اَوَدھ کے ذخیرہ کی فہرستیں مرتب کیں، اس کے بعد بیسویں صدی عیسوی میں ڈاکٹر بلوم ہارٹ نے انڈیا آفس کے اردو مخطوطات کی کیٹلاگ مرتب کی، یہ تمام فہرستیں انگریزی میں مرتب ہوئی ہیں۔

سنہ ۱۹۲۹ عیسوی میں پروفیسر عبدالقادر سروری نے جامعہ عثمانیہ کے (۲۷) اُردو

قلمی کتابوں کی فہرست شائع کی گویا یہ اُردو مخطوطات کی اُردو میں پہلی وضاحتی فہرست ہے، اس کے بعد راقم کی کتاب "یورپ میں دکھنی مخطوطات" شائع ہوئی جس میں (۱۵۹) مخطوطات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور جو (۱۷ ۲) صفحات پر مشتمل ہے۔

پھر ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ ادارہ ادبیات اُردو کے عربی، فارسی، اور اُردو مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں شائع کرنے لگے، چنانچہ اب تک پانچ جلدیں منظرِ عام پر آگئی ہیں۔

پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی نے کتب خانہ جامع مسجد بمبئی کے اُردو مخطوطات کی بھی وضاحتی فہرست شائع کی ہے، یہ سب فہرستیں مفید اور کار آمد ثابت ہوئی ہیں۔

پولیس ایکشن کے بعد حیدر آباد میں اُردو کی جو حالت ہوگئی تھی وہ اربابِ بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے، ایسے ناسازگار زمانے میں انجمن ترقی اُردو حیدر آباد نے حیدر آباد کے مشہور کتب خانوں کے اُردو مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں مرتب کرنے کا ارادہ کیا، انجمن کے پاس سرمایہ نہیں تھا، اس لیے کام کا معاوضہ ادا کرنے سے انجمن قاصر تھی خرچ سواری ادا کرنے کے معاوضہ پہ مجھے یہ کام سپرد کیا گیا، میں نے اولاً کتب خانہ آصفیہ، پھر اسٹیٹ سنٹرل ریکارڈ آفس اور عجائب خانہ حیدر آباد، اور اس کے بعد کتب خانہ نواب سالار جنگ کے اُردو مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں مرتب کر دیں، آخرالذکر فہرست نواب مہدی نواز جنگ بہادر سابق صدر نشین اسٹیٹ کمیٹی سالار جنگ کی توجہ اور دلچسپی کے باعث شائع ہوگئی، سنٹرل ریکارڈ آفس اور عجائب خانہ حیدر آباد دکن کی فہرستیں چونکہ مختصر تھیں اس لیے رسالہ نوائے ادب بمبئی میں شائع کر دی گئی ہیں۔

ان فہرستوں کے مخطوطات کی تعداد (۱۰۲۵) و (۴۳) اور (۱۴) ہے۔

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری یعنی کتب خانہ آصفیہ کی جو فہرست میں نے ۱۹۵۰ء میں ترتیب دی تھی اس میں صرف (۸۸۲) مخطوطات کی تفصیل کی گئی تھی، انجمن ترقی اُردو میں سرمایہ نہ ہونے سے اس کی اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم جب ۱۹۵۲ء میں حیدرآباد تشریف لائے تھے تو اس فہرست کے مسودہ کو دیکھ کر پسند فرمایا تھا، اور اس وقت کے سکریٹری تعلیمات حکومتِ حیدرآباد کو اس کی طباعت کے جانب توجہ دلائی تھی، اور تصفیہ یہ ہوا تھا کہ دو سو نسخوں کی قیمت حکومت پیشگی ادا کرے گی تاکہ فہرست طبع ہو جائے مگر رقم کی سبیل نہ ہونے سے اب تک اس کے اشاعت کی نوبت نہیں آئی تھی۔

اب فضیلت مآب ہمایوں کبیر صاحب منسٹر سائنٹفک ریسرچ و کلچرل آفیرس کے توجہ اور دلچسپی کے باعث مرکزی حکومت نے کتب خانہ خواتینِ دکن و ادارہ تحقیقات کو اس شرط سے امداد دی کہ اسی قدر رقم مزید فراہم کی جائے، چنانچہ اس امداد کے باعث اب دو جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے بار اوّل صرف (۸۸۲) مخطوطات ہمدست ہوئے تھے اب دوبارہ نظرِ ثانی کے وقت مزید مخطوطات کا پتہ چلا، اس طرح اب ان کی تعداد (۱۳۴۲) ہو گئی ہے، ان کو دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے، تنقید اگرچہ فی نفسہٖ نہایت مفید ہوتی ہے اور اس کے اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں مگر بعض نقاد اس کو ذاتیات سے متعلق کر دیتے ہیں، جیسا کہ بعض اصحاب و خواتین نے کتب خانہ سالار جنگ کے فہرست کی تنقید میں کیا ہے،

مجھے ادیب ہونے کا دعویٰ ہے اور نہ نقاد، میں مورخ ہوں اور نہ محقق، البتہ مجھے اپنی مادری زبان اُردو سے محبت اور شغف ہے اسی شغف کے تحت میں گزشتہ چالیس سال سے اپنی استطاعت کے مطابق اُردو کی خدمت کر رہا ہوں، اس لیے مندرجہ صدر اصحاب کے کیٹلاگوں کے مطابق میرے کام کو جانچنا صحیح نہ ہوگا، مجھے اپنی تہی مائیگی کا اعتراف ہے،

مجھے معلوم ہے اے ہاشمی کم مایگی اپنی
مگر میں کچھ نہ کچھ لکھتا ہوں اُردو کی محبت میں

محققینِ اُردو ریسرچ اسکالروں کو اس امر کا علم نہیں تھا کہ اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد (کتب خانہ آصفیہ) میں کس قدر اُردو مخطوطات محفوظ ہیں اور وہ کن کن موضوعات سے متعلق ہیں، اب اس فہرست سے ان کو اپنے ریسرچ کے متعلق مخطوطات کا علم ہو سکتا ہے، جس سے کافی مدد ملے گی۔

آخر میں پھر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو حیدرآباد اور سید جعفر علی صاحب بی۔ اے مہتمم کتب خانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی اور دلچسپی سے اس کام کی تکمیل ہوئی ہے فقط

نصیر الدین ہاشمی

اکتوبر ۱۹۶۱ء
ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ
حیدرآباد۔ دکن

فہرستِ مضامین

تصوف واخلاق

نمبر	نام کتاب	صفحہ
۲۳۰		۱۸۱
۲۳۱	درالاسرار (۳ نسخے)	۱۸۱ و ۱۸۲
۲۳۲	جواہر اسرار اللہ (۲ نسخے)	۱۸۳ تا ۱۸۵
۲۳۳	کلمۃ الحقایق (۳ نسخے)	۱۸۶ تا ۱۸۷
۲۳۴	وصیت الہادی (۲ نسخے)	۱۸۷ تا ۱۸۸
۲۳۵	سوک سہیلا	۱۸۸
۲۳۶	ارشاد نامہ (۲ نسخے)	۱۸۹
۲۳۷	رسالہ اربعہ طریق	۱۹۰
۲۳۸	کلمۃ الاسرار	۱۹۰
۲۳۹	رسالہ وجودیہ	۱۹۱
۲۴۰	رسالہ تصوف	۱۹۲
۲۴۱	رموز الکاسبین (۲ نسخے)	۱۹۲ و ۱۹۳
۲۴۲	مراۃ حق نما (۲ نسخے)	۱۹۴
۲۴۳	رسالۂ تصوف	۱۹۵
۲۴۴	رسالۂ تصوف	۱۹۵
۲۴۵	رسالۂ تصوف	۱۹۵
۲۴۶	رسالۂ تصوف	۱۹۶
۲۴۷	رسالۂ تصوف	۱۹۶
۲۴۷	رسالہ علم موسیقی	۱۹۶
۲۴۸	ترجمہ رسالہ خواجہ بندہ نوازؒ	۱۹۷
۲۴۹	رسالہ تصوف	۱۹۷
۲۵۰	رسالہ تصوف	۱۹۸
۲۵۱	معراج العارفین	۱۹۹
۲۵۲	سوال جواب غوث الاعظم	۱۹۹
۲۵۳	پنج تن (۲ نسخے)	۱۹۹ و ۲۰۰

نمبر	نام کتاب	صفحہ
۲۵۴	ذکر نامہ	۲۰۰
۲۵۵	ترجمہ شمائل الاتقیا (۲ نسخے)	۲۰۱ و ۲۰۲
۲۵۶	رسالہ مشاہدہ	۲۰۳
۲۵۷	رسالہ تصوف	۲۰۴
۲۵۸	مراۃ السالکین	۲۰۴
۲۵۹	مخزن السالکین	۲۰۵
۲۶۰	رسالہ وجودیہ	۲۰۵
۲۶۱	خلاصہ الرویہ	۲۰۶
۲۶۲	وجود العارفین	۲۰۷
۲۶۳	رسالہ تصوف	۲۰۸
۲۶۴	بشارت الانور	۲۰۹
۲۶۵	رسالہ الف ب	۲۰۹
۲۶۶	ترجمہ در اسرار	۲۰۹
۲۶۷	رسالہ تصوف	۲۱۰
۲۶۸	چار پیر و چودہ خانوادہ (۲ نسخے)	۲۱۰ و ۲۱۱
۲۶۹	کنز مخفی	۲۱۱
۲۷۰	رسالہ وجود العارفین	۲۱۲
۲۷۱	رسالہ تصوف در بیان نفس و روح	۲۱۲
۲۷۲	تلاوت الوجود (۲ نسخے)	۲۱۳ و ۲۱۴
۲۷۳	کشکول	۲۱۵
۲۷۴	کتاب حسینی	۲۱۵
۲۷۵	مرات السالکین	۲۱۶
۲۷۶	ترجمہ کلمۃ الحق	۲۱۷
۲۷۷	مراۃ الواصلین	۲۱۷
۲۷۸	نوری نامہ	۲۱۸

٣٢٩	رسالہ عظیم
٣٣٠	اصطلاحات صوفیاء
٣٣١	رسالۂ تصوف
٣٣٢	رسالۂ حفظ مراتب
٣٣٣	ترجمہ کلمۃ التوحید
٣٣٤	نماز مختصرا
٣٣٥	رسالہ تصوف
٣٣٦	مثنوی علیم اللہ شاہ
٣٣٧	فراست الفقرا
٣٣٨	رسالۂ تصوف
٣٣٩	رسالۂ تصوف
٣٤٠	چہاردہ گلزار
٣٤١	بارہ بحر
٣٤٢	ریاض العارفین (٨ نسخے)
٣٤٣	خمسہ متحیرہ
٣٤٤	ندرت عشق
٣٤٥	عنبر قاب عشق
٣٤٦	ترجمہ رسالہ خواجہ قطب الدین
٣٤٧	مے خانۂ وحدت
٣٤٨	رسالۂ ہفت گروہ حیدری
٣٤٩	رسالۂ تصوف
٣٥٠	رسالۂ تصوف
٣٥١	رسالہ در معرفت
٣٥٢	سوال نامہ مراۃ السالکین
٣٥٣	رسالہ چہار پیر

٢٥٣	٣٥٤	فوائد المعرفت رحمانی	٢٧١
٢٥٤	٣٥٥	خلاصۃ الانسان	٢٧٢
٢٥٤	٣٥٦	مثنوی نان و نمک	٢٧٢
٢٥٥	٣٥٧	آب حیات	٢٧٣
٢٥٥	٣٥٨	آب حیات دوسرا نسخہ	٢٧٣
٢٥٥	٣٥٩	من موہن	٢٧٤
٢٥٦	٣٦٠	ترجمہ بحر الحیاۃ	٢٧٥
٢٥٦	٣٦١	مثنوی تصوف	٢٧٦
٢٥٧	٣٦٢	مثنوی ندا	٢٧٦
٢٥٧	٣٦٣	بحر الحقیقت	٢٧٧
٢٥٨	٣٦٤	تفصیل المراتب	٢٧٨
٢٥٨	٣٦٥	رسالہ وجودیہ	٢٧٩
٢٥٩	٣٦٦	کلام معین	٢٧٩
٢٥٩، ٢٦٥	٣٦٧	رسالۂ تصوف	٢٨٠
٢٦٥	٣٦٨	چار پیر چودہ خانوادہ	٢٨٠
٢٦٦	٣٦٩	انوار کشف الاسرار	٢٨١
٢٦٦	٣٧٠	رسالہ تصوف	٢٨١
٢٦٧	٣٧١	رسالہ تصوف	٢٨١
٢٦٨	٣٧٢	رسالہ تصوف	٢٨٢
٢٦٨	٣٧٣	شفاء العلیل	٢٨٢
٢٦٩	٣٧٤	مراقبات مسکین شاہؒ	٢٨٣
٢٦٩	٣٧٥	انوار معرفت	٢٨٣
٢٦٩	٣٧٦	رسالہ ارشادات	٢٨٤
٢٧٠	٣٧٧	شرح عوارف المعارف	٢٨٥
٢٧٠	٣٧٨	قاب قوسین	٢٨٥

نمبر	نام	
۴۷۸	ابواب ہدایت	۳۴۴
۴۷۹	گلزار دکن	۳۴۵
۴۸۰	سوال جواب تاریخ ہند	۳۴۵
۴۸۱	سیر محمودی	۳۴۶
۴۸۲	امید شفاعت	۳۴۶
۴۸۳	**تکملہ سائنس**	۳۴۷
۴۸۴	رسالہ ماہیت ہوا	۳۴۷
۴۸۵	مجمع الفوائد	۳۴۷
۴۸۶	مجمع السماع	۳۴۸
۴۸۷	رسالہ علم جہوسی	۳۴۹
۴۸۸	**تکملہ عمرانیات**	۳۴۹
۴۸۹	تحقیق حق (۳ جلد)	۳۴۹
۴۹۰	فریاد	۳۵۱
۴۹۱	رسالہ کسب النبیؐ	۳۵۱
۴۹۲	**تکملہ فلسفہ**	۳۵۲
۴۹۳	رسالہ عقل و معقول	۳۵۲
۴۹۴	تعزیرات مسلم	۳۵۳
۴۹۵	گنج الاسرار	
۴۹۶	منتخب نازال	
۴۹۷	قاعدہ دریافت قمر	
۴۹۸	رسالہ فالنامہ	
۴۹۹	رسالہ تعبیر خواب	

نمبر	نام	
۵۰۰	رسالہ رمل	

لسانیات

لغت

نمبر	نام	
۵۰۱	خالق باری	
۵۰۲	تجنیس اللغات	۳۵۷
۵۰۳	ترجمہ حدایق البلاغت	
۵۰۴	قافیہ نما	
۵۰۵	ترجمہ تلخیص المفتاح	
۵۰۶	افادہ تاریخ گوئی	
۵۰۷	اتالیق فارسی	
۵۰۸	گیت ہائے متفرق	

تکملہ تجوید

نمبر	نام
۵۰۹	شرح زینت القاری

تکملہ حدیث

نمبر	نام
۵۱۰	ترجمہ چہل حدیث

تکملہ ادعیہ

نمبر	نام
۵۱۱	رسالۂ ادعیہ

تکملہ فقہ و عقاید

نمبر	نام
۵۱۲	تنبیہ النساء
۵۱۳	چارکرسی

(ز) اسلامیات

(۱) تجوید و علوم قرآن۔
(۲) تفسیر و ترجمہ قرآن مجید۔
(۳) حدیث۔
(۴) ادعیہ۔
(۵) فقہ و عقاید۔
(۶) پند و نصائح۔
(۷) مناظرہ و کلام۔
(۸) تصوّف و اخلاق۔

(ز) اسلامیات

(۱) تجوید و علوم قرآن

(۱) قاعدہ قرآنی

نمبر (۸۸۵/جدید) سائز (۹×۷)، صفحہ (۵۱)

سطر (۱۳) خط نسخ۔ مصنف عبدالعزیز

تاریخ تصنیف ابعد ۱۲۵۵ھ، کتابت ۱۳۰۶ھ۔

عبدالعزیز نام فقیر تخلص، عربی فارسی کے ساتھ پشتو زبان سے بھی واقف تھے۔ فن قرأت کے ماہر تسلیم کیے گئے تھے۔ بجیداً باد وطن تھا۔

آغاز:۔

فضل یو ہے بیان مخرج کا

جو ضرورت ہے قرآن کی صحیح کا

پڑنا قرآن کا بغیر ادا

حرف مخرج بجز نہیں ہے روا

وعدہ حق نے عذاب کا آیا

حق میں اُس کی جو حق نہیں پایا

اس منظوم رسالہ میں قرآن پڑھنے کے قواعد لکھے گئے ہیں، یعنی صحیح مخرج، نون ساکن، تنوین، حرف حلقی، حرف وقف، اختلافات لا اہل، بل، قل، ادغام وغیرہ عنوانات کے تحت تذکرہ کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

شفقت سوں کیا فقیر بیاں

سب پٹھانان کو دیں کیا ہے عیاں

جو عمل کر کرے گا ہم کوں دعا

زاد شہر ماسے دیں میں ہو رہیا

دنیا ہور دیں اپس کر آباد

پڑ قول قرآں قاعدے سوں شاد

کیا عبدالعزیز دکھنی ہیں

جو لیویں قاعدہ سبھی اس میں

ترقیمہ:۔

"تمت تمام ایں کتاب کہ ورقرآں... آدابی کہ حرف مخرج ازیں بخواند . . . . . کاتب الحروف شیخ علی ولد شیخ امام متوفی۔ ساکن انکل کوٹ بتاریخ ہشتم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ"

اصل اردو کتاب کے بعد جملہ سات صفحے ہیں مزید تفصیل بطور ضمیمہ ہے مگر اس ضمیمہ کا بڑا حصہ فارسی میں ہے، یہ ضمیمہ ۱۲۷۱ھ

اضافہ کیا گیا ہے کاتب شیخ علی ہے۔

(۲) رسالہ فرائد در بیان فوائد

نمبر (تفسیر ۲۰۰) سائز (۶×۸) صفحہ (۱۵۱) سطر (۱۱)
خط نستعلیق کاغذ ولایتی مصنف مولانا محمد باقر آگاہ
تاریخ تصنیف ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۳۱۲ھ
مصنف کے تفصیلی حالات جلد اول میں قلمبند کردیئے گئے ہیں۔

آغاز:۔

"بعد حمد و نعت کے کہتا ہے محمد باقر شافعی قادری ویلوری کان اللہ لہ وختم بالصلحت عملہ کے اس رسالے کا نام فرائد در فوائد ہے ہر فائدہ اس کا دُر دانہ بے مول ہے اور خراج ملک معنی کا ہم قول ہے ہندی زبان میں ہے کر کرا سے سرسری نجان بلکہ امعان نظر اور غور و فکر سے قدر اس کی پہچان۔"

اس رسالہ میں اوائل نثر میں ۶ صفحے کا دیباچہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس رسالے میں ستائیس فائدے ہیں، اور ہر فائدہ یا فصل میں جن امور کی صراحت کی گئی ہے ان کو لکھا گیا ہے اس کے بعد نفس کتاب نظم میں ہے۔ چند عنوان جن کو فائدہ لکھا گیا ہے حسب ذیل ہیں۔

(۱) وحی کے اقسام (۲) کیفیت وحی (۳) تمام قرآن کا یک مرتبہ آسمان اول پر نازل ہونا اور پھر بتدریج اس کا نازل ہونا۔ (۴) اس طرح کے نازل ہونے میں کیا حکمت تھی۔ (۵) مکی اور مدنی سوروں کا بیان (۶) قرآن کے اجزا اور اس کی سورتیں (۷) قرآن مجید اور سورتوں کا نام (۸) فاضل قرآن مجید (۹) بعض سورتوں کا فضائل قرآن اور بعض سورتوں کے خصائص۔

اس طرح جملہ امور قرآن کے متعلقات سے ہیں۔ نفس مضمون کا آغاز اول حمد و نعت ہے اس کے بعد پہلا فائدہ یا یہی فصل شروع ہوتی ہے۔

پس از حمد خدا و نعت مختار
میں لکھتا ہوں فوائد کئی سن اے یار
تمہیں ہر فائدے کو اس کے جوڑا
کروں جو وصف میں اس کا ہے تھوڑا

اختتام اور تاریخ تصنیف:۔

تھے بارا سو پو جب دس اے گرامی
بہ شہر صوم پایا ہے تمامی
تمام ابیات اس کے جو ہیں سب رس
ہوئے ہیں یکہزار و پانصد و دس
تصدق سے محمد کے الہا
کر اس نسخے کتیں مقبول دل بہ
حیات و موت کر لطف میں اوس کے
تو میرا حشر کر اُمت میں اوس کے

ترقیمہ:۔

تمام شد نسخہ متبرکہ بتاریخ ۱۱ شہر صفر المظفر ۱۳۱۲ھ بید عاصی پُر معاصی محمد یعقوب بمقام اشرپور متصل رائے ویلور
جامعہ عثمانیہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے، اور کتب خانہ سالار جنگ میں بھی ایک نسخہ ہے۔

(۳) مختصر التجوید:۔

نمبر (تجوید ۱۰۳) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۲۲) سطر (۹)

خط نستعلیق خوشخط مصنف قادر بخش تاریخ تصنیف ۱۲۳۳ھ

مصنف نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے قاری مصلح الدین صاحب پانی پتی سے علم تجوید حاصل کیا تھا اور موصوف نے ستر سال تک قرآن مجید کی شبانہ روز خدمت کی ہے اس سے موصوف کے تبحر علمی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

آغاز:-

"شکر بے نہایت اور تعریف بے شمار خاص اُس خدا پاک کیتیں کہ قرآن مجید اور فرقان حمید اور ہمارے بھیجا اور ثنا بے حد اُس نعمت دینے والے کی تئیں کہ نعمت ایمان کی اور پہچان کی ہمارے تئیں دے پاک ہیں نام اُس کے اور پاک ہیں بزرگیاں اُس کی۔"

علم تجوید کی یہ کتاب ہے جو دس باب میں منقسم ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اعوذ اور بسم اللہ کا بیان (۲) مخرجوں اور حرفوں کا بیان (۳) حرفوں کی صفتیں۔ (۴) نون ساکن اور تنوین (۵) ادغام (۶) مد اور قصر (۷) کنیہ (۸) پر اور باریک۔ (۹) وقف اور پھر آخر کلمہ (۱۰) قرأت سبعہ کے ناموں وغیرہ کا باب۔

اختتام:-

"بلکہ یہ خیال فرماویں کہ واسطے مبتدیوں کے بہت مفید ہوں گے اور اسی واسطے اس فقیر نے یہ مشقت اٹھائی ہے کہ جو کماں نافہم ہوگا۔ اُس کو فائدہ بہت ہوگا واللہ المستعان وباللہ التوفیق"

خاتمہ کتاب پر ایک مہر ثبت ہے مگر حروف پڑھے نہیں جاتے۔

(۴) مختصر التجوید دوسرا نسخہ

نمبر (تجوید ۱۰۷) سائز (۱۰×۶) صفحو (۳۲) سطر (۱۰) تا (۱۱)

خط شکستہ کتابت ۱۲۷۶ھ

آغاز:-

"ثنا بے نہایت اور تعریف بے شمار خاص اُس خدا پاک کیتیں"

اختتام:-

"یہ خیال فرماویں کہ واسطے مبتدیوں کے ہے اور جو کوئی اس رسالہ سے فائدہ اٹھاوے یا اُس کو دیکھے فقیر کو بہ دعائے مغفرت ضرور یاد فرمائیں"

ترقیمہ:- کاتب الحروف حکیم محمد برکت اللہ دہلوی برائے استفادہ و افادہ . . . درشت ہررہ بتاریخ بست و پنجم ذیقعدہ بروز چہار شنبہ تحریر نمود ۱۲۷۶ ہجری نبوی۔

(۵) حرز الاصول والفروع

نمبر (تجوید ۱۱۱) سائز (۱۳×۸) صفحو (۹۲) سطر (۱۸)

خط نستعلیق " مصنف محمد علی خاں۔

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ

مصنف بہادر علی خاں کے فرزند تھے، جلال آباد ان کا اصلی وطن تھا مگر ان کے بزرگوں نے دہلی آ کر سکونت کر لی اس لیے دہلوی مشہور ہو گئے۔

مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان کے ایک دوست عبدالرشید صاحب نے فن تجوید میں اردو زبان میں ایک کتاب لکھنے کی فرمائش کی۔ اور اس کی تکمیل میں یہ کتاب مصنف نے قلمبند کی۔ اس کتاب سے مصنف کے علم تجوید کی قابلیت کا ثبوت ملتا ہے۔ قرأت سبعہ سے پوری طرح واقف تھے

آغاز:۔

"تحمیدات بے حد اور تمجیدات بے عد ثابت ہیں اس ذات بابرکات کو جو شرکت سے مبرا عیب سے معرا ظلم سے پاک نقصان سے بھی پاک احد صمد یکہ اکیلا ہے جس نے بھیجا ہمارے خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین کو اور سراج ہدایت ان کے دست مبارک میں دیا۔"

یہ کتاب کئی ابواب پر منقسم ہے جس میں تجوید کے قواعد، اصول اور فوائد کا بیان ہوا ہے اور قرأت سبعہ کا تفصیل سے ذکر ہے۔

اختتام:۔

"سوال اس حرف [illegible] پر وقف لازم ہو سکتا ہے۔ وہ یہ صفت کس طرح ادا کرے یعنی اگر وقف کرے تو سکتہ نہ ہو اور سکتہ کرے تو وقف نہ ہو اس واسطے کہ تعریف وقف کی یہ ہے کہ [illegible] اور تعریف . . . یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔

مصنف نے اپنے متعلق جو صراحت کی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"بندہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور احمد قادر مخلصین کی خدمت میں التماس کرتا ہے جیسے اخلاق یک رنگ اور احبا با فرہنگ خصوصاً مجی عبدالرشید دہلوی فاروقی نے فرمائش کی کہ جس طرح حدیث و تفسیر اور فقہ و اصول کی کتابیں میں علماء راشدین اور فضلاء کاملین نے زبان اردو میں صاف صاف بیان فرمائیں اس طرح تو بھی علم قرأت میں کوئی کتاب معتبر منضبط حاوی جمیع قرأت سبعہ میں مفصل تصنیف کر۔"

(۶) حرز الاصول الفروع دوسرا نسخہ

نمبر تجوید ۱۵۰، سائز ۱۳×۲۰، صفحہ ۲۶۲، سطر (۱۴)
خط نستعلیق

آغاز:۔

"تحمیدات بے حد اور تمجیدات بے عد ثابت ہیں اس ذات برکات کو جو شرکت سے مبرا عیب سے معرا ظلم سے پاک نقصان سے پاک احد صمد یکہ اکیلا ہے۔"

اختتام:۔

"علی ہذا القیاس قرأت ابو عمرو اور ابن عامر اور عاصم اور حمزہ اور کسائی کو بھی اس طرح ادا کرے کذا حسنا من الالسنۃ و علیہ العمل و اخذنا بہ۔ اور ملا علی قاری نے شرح [illegible] العلم میں لکھا ہے کہ قاری ہر روز بعد ختم قرأت کے یہ دعا پڑھا کرے اور امام نافع اس دعا کو فضائل قرأت میں لکھا ہے۔"

اس کے بعد ایک طویل عربی دعا ہے۔ دعا کے بعد ایک

فارسی عبارت درج ہے جس میں مولانا حافظ محمد علی خاں کی تولیت کا ذکر ہے۔ اور اس کی صراحت کرنے والے کوئی صاحب قاضی الدین عرف محمد غوث ہیں۔

قطعہ تاریخ طویل ہے۔ تاریخی شعر "جمع تجوید کتاب کریم ہے"

(۷) رسالۂ تجوید

نمبر (۳۳۱ / تجوید) سائز (½۴ × ½۵) صفحہ (۲۶) سطر (۱۸)
خط نستعلیق مصنف ؟ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۳۰۰ھ

مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

"جاننا چاہیے کہ حروف الف ب کے اٹھائیس ہیں تفصیل اس کی یہ ہے ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی، لا، خارج اس سے ہمزہ داخل اس میں نہیں ہے۔"

اس رسالے میں قرآن پڑھنے کے قواعد لکھے گئے ہیں اور مثالیں بھی دی گئی ہیں۔

اختتام:-

"یاق یا ر یا صلے آوے تو مزہ کے واسطے دم لینا۔ اگر اس محل پر سے گزر گئے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ باقی علی ہذا القیاس۔" . . . .

(۸) رسالۂ خواص سورۂ فاتحہ

نمبر تصوف (۱۰۹) سائز (۱۲ × ۷) صفحہ (۸) سطر (۱۸)

خط شکستہ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"سورۂ فاتحہ اس سورہ میں اللہ نے دعا کے طرح بتلانے اور اللہ بتلانے برابر کسی کا بتلایا نہیں ہوتا۔ اس واسطے یہ سورت بڑی بزرگی رکھتی ہے۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ اس میں سورۂ فاتحہ کے خواص وغیرہ لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اپنے نبی مختار اور ان کی اولاد اور اصحاب کبار کی عزت سے یہ دعا میری قبول فرما اور خاتمہ سب کا بخیر کر آمین۔"

(۹) رسالۂ مفید القاری

نمبر (دینیات، شاملات ۷) سائز (۹ × ۷) صفحہ (۱۴)
سطر (۱۵) خط نستعلیق مصنف قادر خاں تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

قادر خاں ولد احمد خاں ارکاٹ کے متوطن تھے، وہ قاری شیخ یوسف مکی سے قرأت سیکھے تھے اور فن قرأت میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد عاجز گنہگار قادر خاں

فرزند احمد خاں سرخ کو رہنے والا شہر محمد پور عرف ارکاٹ کا،
شاگرد قاری شیخ یوسف مکی رحمۃ اللہ علیہ کا اس رسالہ تجوید قرآن
شریف کتیں اوپر قرآت حفص کے رسالوں سے عربی اور فارسی
کے جمع کرکے واسطے طالبان اس علم کے جو باتاں کہ ضروری
ہیں سو سب لکھ کر رسالہ مفید القاری نام رکھا۔"

اس رسالے میں قواعد تجوید کا ذکر ہے مثالیں دے کر
واضح کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"بیچ تسہیل کے نزدیک حفص کی تسہیل بیچ کلام اللہ کے
دو جا گا ہے، تسہیل اسے کہتے ہیں کہ درمیان الف اور ہمزہ
کے پڑھنا دوسرے ہمزہ پر تسہیل ہے مثال ءَ اعجمی ءآلذ
کرین اس کے تمام کیفیت ادا کرنے پر موقوف ہے۔"

ترقیمہ:-

نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا
امید۔ تمام شد۔

اس کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں محفوظ ہے (ہاشمی؟)

(۱۰) مفید القاری دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۹۲ جدید) سائز ۸ ½ × ۵ ½ انچ تعداد
صفحات (۲۳) تعداد سطور (۱۳) بخط طبعی نستعلیق۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ
وصحبہ ومن تبعہم اجمعین یہ عاجز گنہگار قائد خاں فرزند احمد خاں
سرخ کا رہنے والا شہر محمد پور عرف ارکاٹ کا شاگرد قاری شیخ
یوسف مکی رحمہ اللہ علیہ کا اس رسالہ تجوید قرآن شریف کتیں
اوپر قرأت حفص کے رسالوں سے عربی اور فارسی کے جمع کرکے
واسطے طالبان اس علم کے جو باتاں کہ ضروری ہیں سو سب لکھ کر رسالہ
مفید القاری نام رکھا۔"

اختتام:-

"الف اور ہمزہ کے پڑھنا دوسری ہمزہ پر تسہیل ہے مثال
ءَ اعجمی ءَ الذکرین اوس کے ادا کرنے پر موقوف ہے تمت
الرسالہ بعونہ وتعالیٰ۔"

ترقیمہ:-

(۱۱) رسالہ تجوید

نمبر کتاب (۳۲۱ جدید) سائز ۸ ½ × ۵ ½ انچ تعداد
صفحات (۱۰) تعداد سطور (۱۰) بخط نستعلیق و نسخ نما
نام مصنف ۔ ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ

آغاز:-

"حرف حلقی شش بود اے نور عین
حا و خا و ہا و ہمزہ عین و غین

"حرف حلق کے چھ ہے اے نور آنکھوں کے کون کون
سے ھ ء ع غ ح خ۔ یہ چھ حرف جو حلق کے ہیں ان میں تعلق ہے۔"

اس رسالے میں علم تجوید کے لحاظ سے حروف کے آواز کے مقام
کی تصحیح اور قواعد ادغام و تنوین وغیرہ کی تفصیل بیان کی گئی اور
اس کی مثالیں قرآنی الفاظ سے دی گئی ہیں۔ اس میں مصنف اد

نام کتاب کا ذکر نہیں ہے یہ رسالہ آخر سے نا تمام ہے۔

اختتام :-

"اور نزدیک امام شافعی کے سجدہ بیچ اول کے ہے
ومن ایٰتہ الیل والنہار والشمس"

(۱۲) کلید قرآن

نمبر کتاب (۵۰۱) جدید، سائز (۱۱ × ۷½ انچ) تعداد صفحات (۱۱۴) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق خوشخط معمولی نام مصنف تفضل حسین تاریخ تصنیف ما بعد ۱۳۰۰ھ

آغاز :-

"نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ وہ ذات جس کی ابتدا ہے نہ انتہا خالق مخلوقات ہے جس نے باوصف اس قدر شیون اور فنون اور اس کے صور علمیہ اور اعیان ثابتہ میں مخزون اور موجود تھی پردۂ غیب سے لاکر انسان کو نمودار کیے۔ الانسان سری اور انا سرہ کا مصدوق کر کے مقرب اپنی ذات کا بنایا۔"

اس کلید میں مطالب قرآنی کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جو سورہ جس عنوان سے متعلق ہے اس کے پارہ کا نمبر اور سورۃ کا نام اور رکوع کا نمبر لکھ دیا گیا ہے مثلاً توحید باری تعالیٰ عزّ جلّ کن کن پاروں اور سوروں میں ہے تفصیل دی گئی ہے اس کے بعد قرب حق اور نظام عالم اور محمدؐ کے حق میں عیسیٰؑ کی پیشین گوئی . . . عبادت کا حکم واحکام ذکر . . . . وغیرہ وغیرہ عنوانات ہیں اور اس کے تحت پاروں اور سوروں اور رکوع کے نمبر بتلائے گئے ہیں۔

اختتام :-

"اطاعت کرو خدا کی اور رسولؐ کی اور حاکم وقت کی

پارہ ۵	سورۂ نساء	رکوع ۸
پارہ ۶	سورۂ مائدہ	رکوع اول

(۱۳) رسالہ تجوید روایت امام نافع

نمبر (تجوید شاملات ۱۰) سائز (۱۰ × ۶) صفحہ (۲۳) سطر (۱۵) خط نستعلیق مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہم دست نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"قواعد روایت امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ
امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کے دو راوی پہلے قالون، دوسرے ورش ہیں جو امام سے روایت کرتے ہیں ان کو راوی کہتے ہیں، اور جو راوی سے روایت کی جاتی ہے اس کو طریق کہتے ہیں۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں امام نافع کے قواعد تجوید کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

"اور اگر یہ حروف بعد فتح یا ضمہ کے ہوں تو وقف اما لہ ضعیف ہے جیسے تبارکہٗ اور بعض اہل الرائے نے ملۃ تانیث میں امالہ کیا ہے۔"

بعد سیاہی سے اس کے معنی ہیں زیادہ تر معنی ہیں بعض جگہ تفصیل دی گئی ہے اس لیے یہ تفسیر سے موسوم کی گئی ہے

اختتام:۔

"اور دین چھوڑ کر کفر کی بات پکڑے ہیں ولا الضالین . . . بات نہ دیکھیں پیغمبر کا دین چھوڑ کر گمراہ ہیں آمین دعا توں قبول کر یارب العالمین"

اس مخطوطہ میں تفسیر کے بعد چالیس حدیثیں ہیں جن کی فن حدیث میں صراحت کی گئی ہے۔

(۱۶) تفسیر پارۂ عم

نمبر تفسیر ۱۹۵ سائز (۹ × ۵) صفحہ (۲۵۰) سطر (۱۵)

خط ثلث مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف ذیقعدہ ۱۱۵۰ھ

اس تفسیر کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکے۔

آغاز:۔

"سورۂ فاتحہ بسم اللہ سے شروع کرتا ہوں اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے کہ سزاوار پرستش کا ہے الرحمٰن الرحیم بخشنے ہارا مہربان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تمام تعریفاں ثابت ہیں واسطے اللہ کے پرورش کرنے ہارا تمام عالم کا"

یہ پارۂ عم کی تفسیر ہے سرخی سے آیت لکھی گئی ہے اور اس کے بعد لفظی معنی لکھے گئے ہیں اور بعض جگہ معنی کے بعد تفصیل کی گئی ہے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس ہے اسی طرح آخر یعنی سورۂ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ پر ختم کیا گیا ہے اور خاتمہ پر چند شعر کی ایک مثنوی ہے۔

اختتام:۔

"جو شخص کہ سورۂ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ کہتیں بعد نماز عصر کے پڑھے تو خدا تعالیٰ اُس کی بینائی کہتیں زندگی تک باقی رکھتا ہے۔"

(۱۷) تفسیر پارۂ عم دوسرا نسخہ

نمبر تفسیر (۳۴۸) سائز (۹ × ۶) صفحہ (۳۲۴) سطر (۱۵)

خط نستعلیق و نسخ۔ کتابت ۱۲۶۸ھ۔

آغاز:۔

"بسم اللہ سے شروع کرتا ہوں اس کتاب کہتیں ساتھ نام اللہ کے کہ سزاوار پرستش کا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنے ہارا مہربان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تمام تعریفاں ثابت ہیں واسطے اللہ کے، پرورش کرنے ہارا تمام عالم کا"

اختتام:۔

"جو شخص کہ سورۂ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ کہتیں بعد نماز عصر کے پڑھا تو خدا تعالیٰ اُس کے بینائی کہتیں زندگی تک باقی رکھتا ہے"

ترقیمہ:۔

"این جزء عم یتساءلون مع ترجمہ بتاریخ شانزدہم شہر ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ بروز شنبہ بوقت یک پاس روز برآمدہ برپاس خاطر حضرت قطبی صاحب قبلہ مدظلہ العالی بخط ناقص عاصی میر لطف علی تمام رسید۔

---

(۱۸) تفسیر پارۂ عم

نمبر (تفسیر ۳۱۰) سائز (۹ × ۶) صفحہ (۱۳۶) سطر (۱۶ تا ۲۰) خط نسخ۔ مصنف۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

اس تفسیر کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں آشکارا لوگوں کو دین اور اسلام کی طرف بلانے لگے اور قیامت کے دن کا خوف بتانے لگے بعض کافر پیغمبری میں حضرت کی اور قرآن میں اختلاف کئے، اور آپس میں پوچھنے لگے کہ یہ نیا دین اور قرآن کیا ہے کسی نے کہا شعر ہے کسی نے کہا سحر ہے۔"

یہ پارۂ عم کی تفسیر ہے سورہ عم یتساءلون سے ابتدا کر کے سورۂ ناس پر ختم کیا ہے۔ قرآن کی آیت سرخی سے لکھی ہے اور سیاہی سے لفظی معنی لکھ کر بعض مقامات پر مزید تفصیل کی گئی ہے اس لیے تفسیر کے بجائے اس کو ترجمہ کہنا صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ زیادہ تر صرف معنی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"سب مومنوں کو نفس اور شیطان کے دغلے سے بچا دے اور آفت ریا اور حسد سے محفوظ رکھے خصوصاً اس مولف کمترین کو سراپا ریا اور اذیت میں خلق کے گرفتار ہے اور حق تعالیٰ تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ بخیر کرے آمین یا رب العالمین۔"

اس کے بعد ایک عربی دعا لکھی گئی ہے جو ایک صفحہ پر ہے مولف کا نام کہیں درج نہیں ہے۔

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔

(۱۹) ترجمۃ القرآن

نمبر (تفسیر ۲۸۰) سائز (۱۳ × ۶) صفحہ (۵۲۰) سطر (۱۷) خط نسخ و نستعلیق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف شاہ عبدالقادر دہلوی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۰۵ھ

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کے تیسرے فرزند تھے جو ۱۱۶۷ھ میں تولد ہوئے اور ۱۲۳۰ھ میں انتقال فرمایا، شاہ صاحب ایک قابل ترین بزرگ اور متقی و پرہیزگار شخص تھے، علوم ظاہر اور باطن سے آراستہ تھے۔ آپ نے مکمل قرآن شریف کا اردو میں ترجمہ فرمایا شاہ عبدالقادر فیض باطنی اور تصرف روحانی میں مشہور تھے، آپ کے ترجمہ سے ہزاروں اشخاص نے استفادہ کیا ہے شاہ صاحب کے حالات مختلف کتابوں میں موجود ہیں۔ سیر المصنفین میں تفصیل سے آپ کا تذکرہ ہے (ص ۱۵۱ جلد اول)

آغاز:-

"الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان گویا کی اپنی نام کر اور دل کو روشنی دی اپنی کلام کو اور امت میں کیا اپنے رسول مقبول کی، جو اشرف انبیا اور نبی الرحمت جس کی شفاعت سے امیدوار ہیں کہ پاویں دو جہاں کی نعمت۔"

یہ شاہ عبدالقادر کا مشہور ترجمہ قرآن ہے یہ صرف ایک جزء ہے مکمل ترجمہ نہیں ہے۔

اختتام:۔

"تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کہ تمھارا صاحب ایک صاحب ہے پھر جس کو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے کچھ کام نیک اور ساجھا نہ رکھے اپنی بندگی میں کسی کا۔ تمام شد۔"

ترقیمہ:۔

"نصف تفسیر کلام است در زبان ہندی گفتہ حضرت مولوی صاحب قبلہ شاہ عبدالقادر صاحب برادر حضرت مولوی صاحب قبلہ مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بدستخط بندہ گنہگار خاک پائے درویشاں بلکہ نعل کفش الیشاں محمد شرف الدین چشتی تحریر یافت بتاریخ نہم شہر جمادی الاول ۱۲۲۴ھ در زمان محمد اکبر بادشاہ متع عمرہ وسلطنتہ سنہ جلوس ہر کہ خواند بدعائے خیر یاد کند۔"

اب تک کئی مرتبہ اس کی اشاعت ہو چکی ہے۔

(۲۰) تفسیر وہابی جلد اول

نمبر (تفسیر ۲۸) سائز (۶ × ۹) صفحہ (۵۹۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق نسخ۔ مصنف عبدالصمد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ۔

مصنف کے باپ عبدالوہاب اور خطاب نواب شکوہ الملک نصیر الدولہ بہادر نصرت جنگ مخاطب محمد علی خاں والاجاہ کے بھائی تھے المؤلف نے بیان کیا ہے کہ عربی اور فارسی میں بہت ساری تفسیریں ہیں لیکن دکھنی میں کم ہیں بلکہ نہیں ہیں اس لیے انھوں نے یہ تفسیر قلمبند کی ہے، ان کی تفسیر دیکھنے سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ عربی اور فارسی میں بڑی اچھی قابلیت رکھتے تھے۔ ارکاٹ کے شاہی خاندان سے متعلق ہونے کے باوجود انھوں نے جس طرح علمی قابلیت پیدا کی اور اُردو کی خدمت فرمائی یہ ہر آئینہ قابل ستائش ہے، انھوں نے فارسی قصص انبیاء بھی اُردو نثر میں ترجمہ کیا ہے، جس طرح یہ تفسیر ضخیم ہے اسی طرح قصص انبیاء بھی ضخیم کتاب ہے اس کا تذکرہ ہم نے "مدراس اردو میں کردیا ہے۔ ص۹۲"

آغاز:۔

"اللہ تعالیٰ بڑا صاحب ہے کہ تمام آسمان کا اور زمین کا اور فرشتوں کا اور بہشت کا اور دوزخ کا اور اُن میں کی چیزوں کا اور تمام عالم کا پیدا کرنے ہارا اوہی اللہ تعالیٰ ہے اور ایسا اللہ تعالیٰ ہے کہ فضل کرنے ہارا اور گنہوں کا بخشنے ہارا آخرت میں۔ اور پالنے ہارا اور دینے ہارا رزق کا مال کا اور ملک کا اور آبرو کا اور فتح کا بندوں کو اور دعا کا قبول کرنے ہارا دُنیا میں۔"

یہ قرآن شریف کی تفسیر ہے۔ ایک آیت لکھی گئی ہے اور اس کے بعد اس کے لفظی معنی لکھ کر پھر مزید توضیح اور صراحت کی گئی ہے، ضخیم تفسیر کو سہولت کے غرض سے چار جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کتاب یعنی قرآن نازل کئے ہم تم پر اور تم اپنے دل کو۔"
دوسری جلد میں یہ جملہ پورا ہوا ہے۔

(۲۱) تفسیر وہابی جلد دوم

نمبر (تفسیر ۵۲۹، سائز (۱۶×۹) صفحہ (۶۰۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔

آغاز:-

" تنگ مت کرو احکام پہنچانے سے اور کافروں کے جھوٹ کہنے سے اور ڈراؤ تم کافروں کو اس کتاب سے اور نصیحت کرو مومنوں کو۔"

اختتام:-

" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم محتاجوں سے چاہیے کہ ان کو دعا کرو اور ان سے نرم بات کرو اور وعدہ کرو، اور تفسیر والے۔"
اس جملہ کا تکملہ تیسری جلد میں ہوا ہے۔

(۲۲) تفسیر وہابی جلد سوم

نمبر (تفسیر ۵۳۰) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۷۳۰) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔

آغاز:-

" کہتے ہیں کہ تب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سائل سے نرم بات کرتے اور وعدہ کرتے اور دعا کرتے۔"

اختتام:-

" ایک روز شمعون پیغمبر بادشاہ سے پوچھے کہ یہ دو شخص مدت سے قید میں ہیں سو کون ہیں۔ تب او بادشاہ کہا کہ دو شخص ہمارے دیوان کا پوجا مت کرو اپنے خدا کا پوجا کرو کہتے ہیں۔ جب شمعون پیغمبر کہے کہ ہمارے خدا ہاں کے سوائے دوسرا بھی خدا ہے کیا تم ان کو بلاؤ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ بعد بادشاہ"
اس کا سلسلہ جلد ۴ میں ہوا ہے۔

(۲۳) تفسیر وہابی جلد چہارم

نمبر (تفسیر ۵۳۱) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۷۲۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔

آغاز:-

" تاروشن اور ماروشن کو بولایا بعدہ وہ پیغمبران کہ شمعون پیغمبر کو بادشاہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوئے بعد شمعونؑ اون پیغمبروں کو نہیں جانے سری کہ پوچھے کہ تمھارا خدا کون ہے اور کیا کمال رکھتا ہے اور تم اس قوم کو کس کے طرف بولاتے ہیں۔"

اختتام:-

" اور میں شیطان کے بدی سے پناہ چاہتا ہوں اور وہ ایسا شیطان ہے کہ آدمیوں کی خاطر میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ شیطان جنات اور آدمیوں میں سے ہیں۔"

ترقیمہ :-

فی شہر جمادی الثانی یوم السبت من عشرین ہذا شہر سنہ ثمانین وسبع بعد الالف من ہجرۃ النبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲۴) چراغ ابدی (چراغ ہدایت)

نمبر (تفسیر ۱۸۰) سائز (۱۰×۶) صفحے (۵۸۵) سطر (۱۰)

خط نستعلیق۔ کاغذ دیسی۔ مصنف شاہ عزیز اللہ

ہمرنگ تاریخ تصنیف ۱۲۳۱ھ۔ کتابت ۱۲۳۳ھ۔

ہمرنگ تخلص، شاہ عزیز اللہ نام اور اورنگ آباد وطن تھا۔ شاہ میر عالم الحسینی کے فرزند تھے قادری اور نقشبندی طریقہ میں بیعت حاصل تھی۔ شاعر بھی تھے اور مفسر بھی، علمی قابلیت نہایت عمدہ تھی ایک طرف شاعری کا بازار گرم رہتا تو دوسری طرف ارشاد اور ہدایت کی مسند پر متمکن رہا کرتے۔

کئی کتابوں کے مصنف ہیں دیوان کے علاوہ ایک مثنوی جو تصوف کے عنوان پر "دود دلہا" سے موسوم ہے، لکھی ہے اس کا ایک نسخہ ادارۂ ادبیات اردو کے کتب خانے میں موجود ہے

(صـ ۹۳ جلد ۲)

آغاز :-

"بہترین تفسیر حمد الٰہی ہے اور خوشتر تقریر نعت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ اما بعد بیت

عرض کرتا ہے دوست داروں سے
آشنایوں سے غم گساروں سے

زاویہ نشین کوچہ گمنامی و بے استعداد طالب منصب وارستگی و آزادی فقیر عزیز اللہ ابن میر عالم الحسینی القادری النقشبندی اورنگ آبادی المخلص بہ ہمرنگ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ"۔

یہ سورۂ عم کی تفسیر ہے۔ مگر سورہ الحمد اللہ کو بھی شامل کر لیا اور نفس مضمون کے پہلے فائدہ۔ کے عنوانات کے تحت بسم اللہ کے فضائل اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف نے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے کلام اللہ کی تفسیریں عربی اور فارسی میں بے شمار ہیں اور بعض عزیزوں نے زبان دکھنی ہندی آمیز میں التفسیر جز آخر نے لکھی ہیں لیکن بہ سبب الفاظ دکھنی کے لطف زبان ہندی کا پورا نہیں پایا اس لیے مصنف نے اس کو اس وقت کے اورنگ آباد کی زبان میں اس تفسیر کو قلمبند کیا ہے اور بعض فوائد دوسری معتبر کتابوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں۔

"چراغ ابدی" تاریخ تصنیف بھی ہے جس سے ۱۲۳۱ھ اخذ ہوتے ہیں۔

اختتام :-

"یہ تفسیر خوش تقریر تمام کی اور فکر تفسیر کا اس فقیر کی پورا کام اب خدا کرے کہ محبوب انام کے ہووے اور مرغوب خاص و عام۔ قطعہ

محنت اور کوشش بسیار سے اے ہمرنگ
جب یہ تفسیر تمام ہوئی بعون صمدی
نام میں چاہا رکھوں ایسا کہ نکلے تاریخ
فکر کر دل نے او ہاتف چراغ ابدی

ترقیمہ :-

بتاریخ چہاردہم شہر رمضان المبارک ۱۲۳۳ھ روز شنبہ

پیش از نماز ظہر بخط غلام احمد با تمام رسید۔

ہندسہ نویسی کتاب ہذا بتاریخ ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۴۳ھ

اس کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ اور ادارہ ادبیات میں موجود ہیں۔

(۲۵) چراغ ابدی دوسرا نسخہ

نمبر (تفسیر ۱۸) سائز (۹×۱۲) صفحے (۳۸۸) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۴۳ھ۔

آغاز:-

" فائدہ نماز میں بسم اللہ مخفی کہنا اور سورۃ فاتحہ کی ہر رکعت میں سنت ہے ۔ نزدیک اکثر کے جوں مذہب کے مشائخ ہیں اور مختار یہی ہیں اور کافی میں لائے ہیں کہ در قول ابو یوسف اور محمد رحمہما اللہ کا ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ سے بھی روایت ہے۔"

اختتام:-

" اب خدا کرے کہ محبوب انام کے ہوے اور مرغوب خاص اور عام کے ۔ قطعہ

محنت اور کوشش بسیار ستی اے ہمرنگ

جب یہ تفسیر تمام ہوئی بعون صمدی

نام میں چاہا رکھوں ایسا کہ نکلے تاریخ

فکر کر دل نے اوٹھا بول چراغ ابدی

والحمد للہ الصلوات والصلوات والسلام

خاتمہ:-

تمت تمام شد کار من نعام شد بتاریخ چہاردہم ربیع الثانی ۱۲۴۳ھ

نبوی در مقام حیدرآباد ۔ کاتب نے سہو کتابت کا سنہ ۱۲۴۳ھ لکھا جو غلط ہے۔

اس نسخہ میں دیباچہ کے علاوہ نفس مضمون کے جلد صفحات نہیں ہیں ۔ اگرچہ کتاب بسم اللہ کے ساتھ شروع ہوئی ہے۔

(۲۶) چراغ ابدی تیسرا نسخہ

نمبر (تفسیر ۹۷۹) سائز (۱۲×۶) صفحے (۳۵۶) سطر (۱۲)

خط نستعلیق۔ مصنف عزیز اللہ ہمرنگ تاریخ تصنیف ۱۲۳۱ھ کتابت ۱۲۳۶ھ۔

آغاز:-

"بہترین تفسیر حمد الٰہی ہے اور خوش ترین تقریر نعت رسالت پناہی"

خاتمہ:-

نام میں چاہا رکھوں ایسا کہ نکلے تاریخ

فکر کر دل نے اوٹھ بول چراغ ابدی

خاتمہ:-

" الحمد للہ ہذا الکتاب المسمی تفسیر جز آخر عم یتساءلون بزبان ہندی من تصنیف حضرت شاہ عزیز اللہ بید فقیر حقیر . . . . محمد وجیہ الدین ابن محمد امین عرف خاں صاحب متوطن پی پری پرگنہ تیموری سرکار نانڈیڑ صوبہ محمد آباد بیدر بتاریخ در بست دوم شہر شوال ۱۲۳۶ھ روز چہارشنبہ وقت اشراق بہ اختتام رسید۔

یہ بھی صراحت ہے کہ یہ حیدرآباد میں مولوی سید محمد صاحب عرف سیدن صاحب کے مکان میں لکھی گئی ہے۔

(۲۷) تفسیر سورۂ بنی اسرائیل و کہف

نمبر (تفسیر ۲۵۸) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۶۸) سطر (۱۷)

خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم

تاریخ مابعد ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"سُبْحٰنَ الَّذِیْ پاکی وہ بے عیبی ہے، وس کتیں کہ واسطے کرامت کے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لے گیا بندہ کتیں اپنے جو محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلاً ایک رات یعنی بیچ بعضے شب سے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سے کہ محیط سات حرم کعبہ کے ہے یا گھر سے ام ہانی کے جو دختر ابی طالب کے تھیں ۔۔۔ محترمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کس واسطے کہ مکہ اور حریم مکہ تمام مسجد ہے۔"

یہ سورۂ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی تفسیر ہے سرخی سے قرآن کی آیت لکھی گئی ہے اور اس کے بعد لفظی معنی لکھے گئے ہیں بعض جگہ تفصیل بھی ہے۔

اختتام:-

"نافع اور ابن عامر اور یعقوب اور ابوبکر نکرا کتیں ساتھ فتحتین کے نکرا پڑھتے ہیں اور دوسرے قاریاں ساتھ سکون کاف کے نکرا تلاوت کرتے ہیں۔"

(۲۸) تفسیر سورۂ فاتحہ

نمبر (تفسیر ۷۷۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۵۰) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف سید احمد۔

تاریخ تصنیف ۱۲۳۶ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز

"الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دل کو روشن اور زبان کو گویا کیا، اور ایسے نبی مقبول کو خلق اللہ کی ہدایت کے واسطے بھیجا کہ جس کی ادنیٰ شفاعت سے دونوں جہان کی نعمت پاویں اور اس کی رہنمائی سے عرفان کی لذت اٹھاویں۔"

یہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے اس میں تفصیل کے ساتھ سورۂ فاتحہ کے فوائد وغیرہ لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"ولا الضالین اور نہ گمراہ یعنی کافر ہر چند اُن سے بھی کبھی کوئی کام اللہ کی رضامندی کا ہو جاوے پر اُن کی راہ بھی ہرگز نہیں مانگتا ان کے نصیب وہ رضامندی نہیں کہ جو آخرت میں فائدہ دے۔"

ترقیمہ:-

"الحمد للہ کہ تفسیر الحمد اللہ کی ہندی زبان میں جو حضرت رئیس المومنین امام العارفین سید المسلمین قدوۃ السالکین پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب نے نفع پہنچانے ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو ان کی بقا سے اور زیادہ کرے فیض اور ارشاد ان کا آپ اپنی زبان فیض ہدایت سے ترجمان فرما کے جامع علوم ظاہری و باطنی جناب مولوی عبدالحی صاحب ام فیضہ سے تحریر

کروائے . . . . . جمادی الآخر بائیسویں تاریخ ۱۲۳۶ھ میں طبع ہوا۔

۱۲۸۰ھ میں اس تفسیر کے طبع ہونے کا تذکرہ آخر میں کیا ہے اگرچہ سنہ کسی قدر غلط لکھا گیا ہے طباعت کی تصحیح مولوی محمد علی صاحب نے کی ہے اور سید علی صاحب کے مطبع میں طبع ہونے کا ذکر ہے۔

(۲۹) تفسیر فوائد بدیہیہ (ثلث اول) جلد اول

نمبر تفسیر (۱۳۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲۳۱) سطر (۱۵)
خط نسخ و نستعلیق۔ مصنف سید بابا قادری تاریخ تصنیف ۱۲۲۴ھ ۔

اس تفسیر کے دو نام ہیں یعنی فوائد بدیہیہ اور تفسیر تنزیل۔

سید بابا قادری کے والد کا نام شاہ محمد یوسف قادری اور دادا سید شاہ محمد تھے۔ مصنف حیدرآباد کے متوطن ایک بلند پایہ عالم تھے کئی کتابوں کے مؤلف ہیں، تفسیر کے علاوہ شمائل نبی کا بھی ترجمہ کیا ہے، اس تفسیر اپنے چند دوستوں، مثلاً سید لعل شاہ، سید قلندر بخش متوطن سرہند، مرزا محمد بیگ، میاں محمد علی وغیرہ کے اصرار سے اس تفسیر کو مرتب کیا ہے یہ تفسیر آصفی خاندان کے تیسرے حکمران نواب سکندر جاہ کے عہد میں تالیف کی گئی ہے۔ آصف جاہ ثالث کی بہن خیر النسا بیگم کو سید بابا قادری سے اخلاص تھا اور وہ اُن کی معتقد تھیں۔ بیگم صاحبہ کی فرمائش سے کئی کتابیں سید بابا قادری نے قلمبند کی ہیں۔

آغاز:-

اولاً ایک طویل عربی دیباچہ ہے اس کے بعد۔

"امابعد فیقول الفقیر الحقیر بلا بضاعت سید بابا القادری الحیدرآبادی ابن سیدی و مرشدی و علامۃ العصر الجامع بین علوم الظاہر والباطن وصاحب التصانیف فی المعقول والمنقول والتصوف سید شاہ محمد یوسف القادری ابن سید شاہ محمد"

اس تفسیر میں اولاً قرآن مجید کی ایک آیت نسخ میں لکھ کر اس کے بعد اس کے معنی لکھے گئے ہیں پھر تفسیر کی گئی ہے۔

اختتام:-

"مقربات بنا کر نزدیکی اپنے یعنی تمہارا کمال یہ ہے کہ محمد صلعم قرآن اپنی دل سے بناتے ہیں القوم ثم فصحائے"

اس عبارت پر پہلی جلد ختم ہوتی ہے، عبارت کا سلسلہ دوسری جلد میں ملتا ہے۔

اس تفسیر کا ایک نسخہ نواب سالار جنگ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

یہ تفسیر اگرچہ آصف جاہ ثالث کے عہد میں شروع ہوئی ہے لیکن اس کا اختتام آصف جاہ رابع ناصر الدولہ کے عہد میں ہوا۔
یہ تفسیر طبع نہیں ہوئی ہے۔

(۳۰) فوائد بدیہیہ جلد دوم

نمبر تفسیر (۱۴۰) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۰۱۲) سطر (۱۵)
خط نسخ و نستعلیق۔ مصنف سید بابا القادری تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ کتابت

آغاز

"در عرب ہو تو بھی انشاء آری پر قادر ہو مانند اس کلام

بتادُ اور قصہ اور اخبار سے تم ہو، تف ہو، اور شاعری پہیں نہ ہو"

یہ تفسیر کا ثلث دوم ہے جو دوسری جلد میں مجلد کی گئی ہے۔

اختتام:-

"حاصل کلام اوس عورت کنیتیں حمل ہوا تھا بعد نو مہینہ کے فرزند اوس کنیتیں تولد ہوا پس وہ عورت بڑا ہی خلق سے خوش کی اور بچہ کنیتیں لے کر مسجد میں آئی اُس وقت حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہٗ احباب رسول اللہ سے احکام شرع کرے۔"

اس عبارت کا تسلسل جلد سوم میں ہے۔

(۳۱) فوائد بدیہیہ ثلث سوم

نمبر (تفسیر ۱۲۱) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۰۰) خط نسخ نستعلیق۔ مصنف سید بابا القادری تاریخ تصنیف ۱۲۴۰ھ کتابت ۱۲۸۰ھ۔

آغاز:-

"بیٹیوں کی بنی طرف کرتے ہیں پس خدا تعالی فرمایا ہے اما تخذ مما یخلق ابنٰت پکڑا ہے خدا تعالی واسطے اپنے"

اس جلد میں ابتدائی ایک یا کئی صفحے نہیں ہیں کیونکہ دوسری جلد میں جو خاتمہ ہوا ہے اس کا سلسلہ نہیں ملتا۔ پہلا لفظ "بیٹیاں" ہونا چاہیئے تھا۔

اختتام:-

"دو ظاہر کے پانچ ہو اس باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ، لامسہ اور باطن کے بھی پانچ ہو اس ہیں اور دین بھی پانچ فرضوں پر تمام ہو۔ اوّل کلمہ توحید اور نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور خدا تعالی نمازاں بھی پانچ فرض کیا صبح ظہر عصر مغرب عشاء اور تصنیف بھی پانچ سال میں تمام ہوئی اس واسطے ۱۲۷۸ھ میں شروع ہوئی اور آخر ۱۲۸۲ھ میں تمام ہوئی وہ سال کامل ناتمام ہوئی ہے۔"

ترقیمہ:-

مصنف تفسیر تنزیل سید بابا شاہ قادری کاتب الحروف فقیر حقیر اضعف العباد اللہ محمد رجب ولد محمد اللہ ولد حاجی الدین روز سہ شنبہ ماہ رجب المرجب ۱۲۸۰ھ

(۳۲) تفسیر التنزیل (جلد چہارم)

نمبر (جدید ۲۲) سائز (۱۵×۱۰) صفحہ (۶۲۳) سطر (۱۹) خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا صاحب تاریخ تصنیف ۱۲۴۰ھ کتابت ۱۲۸۱ھ

آغاز

"روتے ہوئے چلے گئے ابن عمر اور حضرت عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُن لوگوں کنیتیں توشہ اور سواریاں دے کر اپنے ساتھ لے گئے پس خدائے تعالی فرمایا کہ اگر اس طور سے سزائیں نہ آویں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں ہے۔"

یہ جز ثانی کی تفسیر ہے پہلے صفحہ پر حسب ذیل عبارت درج ہے۔

تفسیر تنزیل مصنف سید بابا صاحب قادری

معاونین:- حاجی میاں محمد علی صاحب۔ محمد عبدالغفور صاحب

محمد مسافر صاحب خوشنویس، محمد واحد علی صاحب خوشنویس۔
تاریخ ابتداء تصنیف ۱۲۴۳ھ تاریخ تکمیل ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۴۷ھ
درمیان میں دو سال کام بند رہا یعنی پانچ سال میں تکمیل ہوئی
بہ عہد حکومت نواب ناصر الدولہ بہادر حیدر آباد۔

اختتام:-

" روایت ہے کہ انصار میں سے ایک جوان تھا کہ ہمیشہ رسولِ خدا کے ساتھ جماعت کے نماز پڑھتا اور کوئی قسم کا فحش نہیں چھوڑتا تھا جس وقت لوگوں نے یہ کیفیت رسولِ خدا صلعم کے روبرو عرض کئے"

(۳۳) تفسیر التنزیل (جلد پنجم)

نمبر (عبید ۶۷) سائز (۱۵×۱۰) صفحہ (۹۱۸) سطر (۱۹)
خط نسخ و نستعلیق۔

آغاز:-

" تو حضرت نے فرمائے کہ قریب ہے کہ وہ نماز اس شخص کو فحش سے باز رکھے گی تھوڑے زمانے کے بعد وہ شخص فاحش سے توبہ کیا اور زہاد صحابہ میں ہوا۔"
یہ ثلث آخر کی تفسیر ہے۔ سورۂ ناس پر ختم ہو جاتی ہے۔

اختتام:-

" ظاہر کے حواس پانچ باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ لامسہ اور باطن کے حواس بھی پانچ ہیں اور دین بھی پانچ وصول پر تمام ہوا اول کلمہ توحید اور نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ

اور خدا تعالیٰ نمازاں بھی پانچ فرض کیا، صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، خدا تعالیٰ جب کہ اس سورۂ کتیں پانچ ناس پر تمام کیا اس طرح اس تفسیر تنزیل کو بھی پانچ شخصوں نے تمام کی۔
اول۔ فقیر مصنف سید بابا قادری دوئم حاجی میاں محمد علی۔ سیوم محمد عبد الغفور خاں یہ دونوں شخص اس امر میں نہایت کوشش رکھے تھے، چہارم محمد مسافر جوان صالح اور راق اذ خوش مزاج اور خوش نویس اور پنجم محمد واحد علی کہ یہ دونوں شخص تصنیف کے لکھنے والے تھے کہ خدا تعالیٰ ان دو شخصوں کے لکھنے سے تفسیر تمام کروایا۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے تیں حرف ب سے شروع کیا اور ختم قرآن شریف کا حرف سین پر ہوا ان دو حرفوں کتیں مرکب کرو تو بس اس کا حاصل ہوتا ہے یعنی ان دونوں حرفوں کے جمیع میں جو تمام قرآن شریف ہے بس کرنا ہے تیرے تیں ؛
ترقیمہ: تمام شد تفسیر تنزیل بتاریخ بست و پنجم شہر ذیقعدہ سنہ ایک ہزار دو صد چہل و ہفت در عہد ناصر الملۃ و الدین نواب ناصر الدولہ بہادر ادام اللہ ملکہ و اقبالہ حفظہ اللہ الحفیظ الحقیق عن الآفات والاعداء۔

(۳۴) تفسیر پارہ عم یتساءلون

نمبر (تفسیر ۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱۲) سطر (۱۳)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف مولانا شجاع الدین ۱۲۰۰ھ تاریخ تصنیف ۱۲۰۵ھ تاریخ کتابت ۔

مولوی حافظ شجاع الدین کے اجداد اکبری عہد میں دکن آئے تھے آپ کے والد مولوی نور محمد اللہ نے برہان پور میں اقامت کر لی یہاں کے سادات کے ایک خاندان شاہ ہاشم قدس سرہ

کی اولاد میں بیاہ کیا۔ میر شجاع الدین ۱۱۷۳ھ میں یہاں تولد ہوئے ایک سال کے بعد ہی والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

مولوی شجاع الدین نے برہان پور میں اقامت کی اور اس زمانے کے مشاہیر علماء سے علم کی تکمیل کی ان دنوں برہان پور میں اچھے اچھے قابل علماء جمع ہو گئے تھے، تعلیم سے فارغ ہو کر حج و زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور ۱۲۱۲ھ میں حیدر آباد آکر اقامت کر لی۔ حضرت شاہ رفیع الدین قندھاری سے بیعت تھی اور موصوف نے خلافت بھی دی تھی مولوی شجاع الدین نے مکہ جامع مسجد میں اقامت فرمائی اور طلبہ کو درس دینے لگے جب آپ کا شہرہ ہوا تو حیدر آباد کے اُمرا بھی حاضر ہونے لگے مکہ مسجد کے حجرے طلبہ کے لیے درست کئے گئے ۱۲۴۵ھ کے بعد بھی یہ مدرسہ موجود تھا، مولانا نہ صرف درس دیا کرتے بلکہ صاحب تصنیف بھی تھے آپ کی کئی کتابیں مشہور ہیں، ۱۲۵۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا، مناقب شجاعیہ میں آپ کے مفصل حالات موجود ہیں، تذکرہ اولیاء دکن عبد الجبار ملکاپوری میں بھی آپ کا ذکر ہے۔

آغاز:-

"جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آشکارا لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے سب کافر تعجب سے آپس میں پوچھنے لگے کہ یہ دین اور قرآن کیسا ہے، کسی نے کہا شعر ہے کسی نے کہا سحر ہے کسی نے کہا اگلے قصے ہیں، حق تعالیٰ نے ان کے حال سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کیا کہ عم یتساءلون، کس چیز سے آپس میں ایک کو ایک پوچھتے ہیں کافر پھر آپ ہی فرمایا۔"

یہ جیسا کہ نام سے واضح ہے پارۂ عم کی تفسیر ہے زیادہ تر لفظی معنی ہیں اس کے ساتھ بعض جگہ تفصیلی صراحت کی گئی ہے

سورۂ عم یتساءلون سے شروع کر کے سورۂ ناس تک ختم کیا ہے۔

اختتام:-

"وہ شیطان میں حق تعالیٰ سب مومنوں کو شیطانوں کے وسوسوں سے اپنی پناہ میں رکھے بحق محمد و آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ وسلم تسلیماً۔ تفسیر حسینی میں لکھے ہیں کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف کو شروع کیا بے سے اور ختم کیا سین پر یعنی بس ہے مومن کو جو کچھ کہ اس میں ہے۔ بتاریخ سلخ ماہ رجب المرجب ۱۲۲۴ھ تمام شد۔"

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد تفسیر حضرت مولانا میر شجاع الدین بتاریخ ہشتم محرم الحرام ۱۲۵۰ھ روز چہار شنبہ یک پاس روز بر آمدہ بود تحریر یافت بخط فقیر حقیر شیخ محمد عرف کالے خاں ساکن بلدہ فرخندہ بنیاد برائے خود قلمی نمود۔"

(۳۵) تفسیر سورۂ فاتحہ

نمبر مجامع (۸۳) سائز (۶ × ۹) صفحہ (۴۲) سطر (۱۲)
خط شکستہ۔ مصنف اکرام الدین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۳ھ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

مولوی اکرام الدین حیدر آباد کے صاحب علم و فضل تھے، درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ اپنے دوست میر حسین علی اور دیگر مسلمانوں کی خواہش پر اس تفسیر کو لکھنے کی مہلت کی ہے۔

آغاز:-

"سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں کہ اپنے محض کرم سے

ہم کو شرک اور کفر سے بچایا، اور قرآن شریف اپنے فضل و کرم سے آسان
کر کے ہم کو سکھایا اور ہزاروں درود اور سلام اس کے رسول پاک
کو کہ ان کی زبان فیض ترجمان سے اپنے احکام ہدایت التیام کو سنایا۔"
یہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔

اختتام:-

"اور قرآن شریف کے معنی ہم سب کو سمجھاوئے اور شرک
سے اور بدعت سے باز رکھے اور اپنے بندوں کے گروہ میں ہم کو
داخل کرے، اور سلف کے طریقے کی ہم کو راہ دکھائے آمین آمین۔"

(۳۶) تفسیر غوثی

نمبر (تفسیر ۵۵) سائز (۵×۸) صفحہ (۱۳۴) سطر (۱۳) خط
ثلث و نسخ۔ مصنف غوثی۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

مصنف کے حالات پہلی جلد میں درج ہیں، ریاض غوثیہ میں
آپ کے تصنیف کا تذکرہ ہو چکا ہے، علمی قابلیت کا ثبوت اس تفسیر سے بخوبی
ملتا ہے۔

آغاز:-

"عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ" اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کو قرآن کے حکم ظاہر کرنے لگے، اور حشر کے روز سے
ڈرانے لگے تب کافراں مسلمانوں سے پوچھے کہ یہ بات تحقیق ہے،
تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہ کافراں کیا سوال کرتے ہیں۔"

یہ صرف پارہ عم کی تفسیر ہے سورہ عم یتساءلون سے شروع کر کے
سورۂ فاتحہ پر ختم کیا گیا ہے۔ سرخی سے قرآن کی آیت لکھی گئی ہے
اور اس کے بعد لفظی معنی اور کسی قدر صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:- رباعی۔

بعزت حضرت سبع المثانی   کہ قرآن عظیم ہے حسن بیانی
تو کر مقبول غوثی کوں الٰہی   عتیق اللہ کر ہر دو جہانی

(۳۷) ریاض دلکشا (تفسیر سورۂ یوسف منظوم)

نمبر (تفسیر ۲۰۷) سائز (۸×۱۳) صفحہ (۲۹۲) سطر دو کالم
فی کالم ۲۰ شعر۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف
۱۲۸۱ھ۔ کتابت ۱۳۰۱ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے، صرف اس
قدر معلوم ہوتا ہے کہ وہ امامیہ مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔

آغاز:-

لکھوں حمد و ثنائے رب اکبر   قلم کا کلک قدرت ہو جو یاور
ادائے حمد ہووے ... [illegible]   گرہ دل کے نہ ہو عقدہ ثریا
ہے ارفع کنگرۂ ایوان درگاہ   کمند فکر کا ہے ہاتھ کوتاہ

یہ سورۂ یوسف کی تفسیر ہے جو بہ لحاظ روایات مذہب امامیہ نظم کی
گئی ہے۔ مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت اس کے بعد منقبت حضرت
علیؓ، سبب تالیف کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔
سبب تالیف یہ بتایا گیا ہے لوگوں میں خواہ وہ خاص ہوں یا عام
قصے سننے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اس لیے اس قصے کو جو احسن القصص
کہا گیا ہے نظم کر کے دلکشا نام رکھا گیا ہے۔

الٰہی ہو بخیر انجام اس کا   ریاض دلکشا ہے نام اس کا

اس مثنوی کو منظوم کرنے کا یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے، سورہ کی
ایک آیت لکھی ہے اس کے بعد اس کی تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے اور پھر بیان
میں عنوان بھی قائم کئے ہیں جن کو سرخی سے لکھا گیا ہے۔
مثلاً زلیخا کے سرزنش کرنے کا عنوان قرار دے کر یہ آیت لکھی ہے۔
"قالت فذٰلکن الذی لمتننی فیہ" اس کے بعد اس کی تفسیر

زلیخا کو نظر آیا جو فی الحال ۔۔۔ زنان مصر کا یہ طرفہ احوال
زراہ سرزنش اون سے کہا یہ ۔۔۔ کہ جس تقریر کا تمہارا مدعا یہ
یہ بندہ ہے وہ کنعانی کہ جس سے ۔۔۔ محبت میں ملامت مجھکو کئے تھے
ابھی تمیز نہیں بالکل گیا ہے ۔۔۔ جمال و حسن جو اوس ماہ کا ہے
نہیں تو سرزنش سے باز رہتیں ۔۔۔ مجھے اس سے سوا معذور کہتیں
سخن کرتی تھی گو ان سے زلیخا ۔۔۔ نہ ان میں تھا کسی کو ہوش اصلا
تو اس دم ہوش سے تھی وہاں کنارا ۔۔۔ جواب اس کا جو دیں تھا کس کو یارا
تو یہ کہہ کر اوٹھیں اوس دم پکارا ۔۔۔ کہ حیرت سے ہے کیا عالم تمھارا
کرو وا چشم کو سر کو اٹھاؤ ۔۔۔ تم اب اپنے بے خودی سے میں آؤ

خاتمہ اور تاریخ تصنیف:-

بکرے لکھنے کا جو اس کے سرانجام
بخیر اوس کا تو اے خالق کر انجام
کیا تاریخ کا موزوں ارادہ
بکہ یہ صفور ہے اس سے نہ سادہ
ہوا اب یہ جو سال ختم تحریر
جو لکھی سورۂ یوسف کی تفسیر
۱۲۸۱

(۳۸) تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ عم

نمبر کتاب (۳۶۳ جدید) سائز (۶½ × ۴½ انچ)
تعداد صفحات (۱۸۰) تعداد سطور (۱۲ و ۱۴) خط جلی
نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۲۵ھ

آغاز:-

"الحمد للہ جو یک سرا سزاوار ازل ہوں ..... الخ۔"

نوٹ:- پہلا صفحہ چاک ہونے سے ناقص ہے۔

اس میں سورۂ فاتحہ اور پارہ عم کے تمام سوروں کی تفسیر مثل ترجمہ کے ہے۔ آخر میں سورۂ اخلاص تک ہے۔ اس کے بعد ناتمام ہے۔

اختتام:-

لہ اوس کے تیں کفواً برابر کیا احدٌ کوئی یک جو اور یکہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
ناقص الآخر۔

(۳۹) تفسیر بعض سورہائے قرآن مجید

نمبر کتاب (۲۷۰۶ جدید) سائز (۱۲×۷½ انچ) تعداد صفحات (۱۸۸) تعداد سطور (۱۴) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ
ناقص الاول۔

آغاز:-

"بعضے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہتے ہیں اور بعضے اللہ کا فرزند کہتے ہیں اور بعضے تین خدا کہتے ہیں۔ اور ان کے واسطے دوزخ ہے جب او لوگ قیامت کے روز دیکھیں گے حقیقت معلوم ہوگی۔"

اس تفسیر میں حسب ذیل سورہائے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ طٰہٰ۔ مریم۔ انبیا۔ سورۃ الحج۔ سورۃ المومنون۔ سورۃ تکویر تا سورۃ الناس۔

اختتام :-

"اور اوشیطان جنّات کے دل میں بھی وسواس ڈالتا ہے اور آدمیوں کے دل میں بھی وسواس ڈالتا ہے۔"

(۴۰) تفسیر بعض سورہ ہائے قرآن مجید

نمبر کتاب (۲۰۰۵ جدید) سائز (۹×۵ ½ انچ) تعداد صفحات (۳۱۸) تعداد سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق

نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"روایت ہے کہ یکروز اوس بن صامت رضؓ کہ یہ بھائی عبادہ ابن صامت کے ہیں اپنے عورت کے دیکھے کہ نماز پڑتی تھی نام اوس کا خولہ بنت ثعلبہ ہے اور وہ بہوت خوبصورت تھی پس اوس ابن صامت اوس کے تئیں واسطے خلوت کے طلب کئے۔"

اس میں مختلف سورہ ہائے قرآن مجید کی تفسیر بہ زبان دکھنی نثر میں کی گئی ہے۔ ابتدا قد سمع اللہ سے ہے اور آخر میں سورہ الناس کی تفسیر ناتمام ہے۔

اس میں مفسر کا نام اور کتاب کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

"رسول اللہ کے سر کے بال اور اون کے کنگھی کے کتنی بے دندانے تھے اور حضرتؐ کی نام سے یک رسی پر سحر کر کر کوئیں" (ناقص الآخر)

(۴۱) تفسیر مرتضوی

نمبر کتاب (۲۳۲۳ جدید) سائز (۹×۶ ½ انچ) تعداد صفحات (۲۴۶) تعداد سطور (۱۲-۱۳-۱۷) خط نسخ و نستعلیق طبعی۔ نام مصنف شاہ غلام مرتضیٰ متخلص بہ جنون ابن سید شاہ محمد تیمور الہ آبادی۔

تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ

حالات مصنف :-

شاہ غلام مرتضیٰ نام اور جنون تخلص بہسام کے متوطن تھے مگر الہ آباد میں مقیم ہو گئے، ان کے اُستاد کا نام "برکت" ملتا ہے، ممکن ہے برکت اللہ یا برکت علی نام ہو، یہ شاعری کے اُستاد نہیں تھے، بلکہ علوم متصوفہ کے اُستاد تھے۔

آغاز :-

"از جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مرویست کہ روزے حضرت رسولؐ در مسجد مدینہ منورہ فضیلت بسم اللہ بطریق وعظ ارشاد می فرمودند۔

اپنے مسجد میں مدینہ کے رسولؐ
وعظ کہتے تھے باصحاب مقبول
ہر طرف تھے اون کے اصحاب کرام
جس طرح تاروں میں ہو ماہ تمام
خواجۂ عالم شہ ہر دو جہاں
فضل بسم اللہ کرتے تھے بیاں

یہ سورۂ فاتحہ اور پارہ عم کی منظوم تفسیر ہے۔ ابتدا میں

فضیلت بسم اللہ کی نسبت آنحضرت صلعم کے دو عدد ارشاد
مبارک کا ذکر ہے۔ بعد ازاں سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا آغاز یوں
ہوتا ہے۔

جس قدر عالم میں ہے مدح و ثنا
سو وہ سب مخصوص ہے بہر خدا

اس تفسیر میں سورۂ فاتحہ و پارۂ عم کے ایک ایک جزو کو لکھ کر اس
کی تفسیر منظوم کی ہے۔ آخر میں "در بیان خاتمہ کتاب" مفسر
نے اپنا نام اس شعر میں ظاہر کیا ہے۔

اور غلام مرتضیٰ میرا ہے نام
میں غلامی میں رہوں حاضر مدام

خاتمہ کتاب میں "تفسیر مرتضوی" نام لکھا ہے۔ دربیان میں
یا دیباچہ میں تفسیر کا نام نہیں ہے۔

اختتام:-

گر کرے تو یک دو وصف شہ رقم
ہو یہ دفتر بار جمل بہ اشتر نہ کم
پس درودِ مصطفیٰ پر کر تمام
بھیج اہلِ بیت پر اُس کے سلام

ترقیمہ:-

تمت تمام شد تفسیر مرتضوی فقیر شاہ غلام مرتضیٰ متخلص
جنون بن عارف کامل جامع علوم عقلی و نقلی حضرت سید شاہ
محمد تیمور الہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز با تمام رسیدہ۔
اس مخطوطہ کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود
ہے۔

(۴۲) تفسیر بعض سورہائے قرآن مجید

نمبر کتاب (۲۳۲۲ جدید) سائز (۷ ۳/۴ × ۵ انچ) تعداد
صفحات (۴۷۸) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ و نستعلیق
معمولی۔ نام مصنف۔ ؟ .. تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصیٰ الذی . . . پاک ذات ہے جو لے گیا
اپنے بندے کو اُس رات ادب والی"

اس میں حسب ذیل سورہ ہائے قرآنی کی تفسیر ہے:-
سورۂ بنی اسرائیل۔ سورۃ الکہف۔ سورہ مریم۔ سورۃ
الانبیاء۔ سورۃ حج۔ سورۃ النور۔ سورۃ الشعراء۔ سورۃ النمل
سورۂ عنکبوت۔ سورۃ الروم۔ سورۃ لقمان۔ سورہ سجدہ۔
سورۃ الاحزاب۔ سورہ سبا ... نا تمام۔
معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کامل تفسیر کا ایک حصہ ہے۔ مفسر کے
نام وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔

اختتام:-

تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتاوے گا تجکو۔
ناقص الآخر۔

(۴۳) تفسیر سورۂ یوسف

نمبر کتاب (۲۳۸ جدید) سائز (۱۰ ۱/۲ × ۶ ۳/۴ انچ) تعداد صفحات

۲۲۲) تعداد سطور (۱۵) خط نستعلیق۔

مصنف اشرف ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۹۰ھ

تاریخ کتابت ۱۲۹۱ھ از دست آل جعفر۔

حالات مصنف کا کچھ پتہ نہیں چلا۔

آغاز:۔

لکھوں پہلے توحید جان آفریں　　قلم کی طرح خاک پر رکھ جبیں

دکھا جس نے نقش و نگار قدم　　بنایا ہے گلگشت لوح و قلم

اس کے بعد نعت حضرت رسالت پناہ صلعم کے سلسلے میں مصنف نے اپنا تخلص اشرف بتایا ہے، شعر یہ ہے۔

نہ اشرف کسی میں ہے تاب ثنا　　ہے ذات نبی آفتاب ثنا

درود اس پہ اور آل پر بے شمار　　پڑھوں جو شفاعت کا امیدوار

عنوان ملخص کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ شعر ذیل مشہور ہیں:

عجب قصۂ یوسف کا ہے دل پذیر
قرآں میں سورت ہے اک بے نظیر
بنی اس کی تفسیر عربی تمام
ہے مقرون بنور صداقت کلام
وہ تصنیف اُس ذات عالی سے ہے
امام محمد غزالی سے ہے

اس سے معلوم ہوا کہ امام محمد غزالی کی تفسیر کا یہ منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

[illegible]

خدا اور محمد کا لیتا ہوں نام　　بر آئے مرے دل کے مقصد تمام

بآل و باصحاب عالی کرام　　علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ترقیمہ:۔

سن یکہزار و دو صد و نود یکم　　ز ہجری نبی بود اے نیک منظر

کتاب مہذب کز تفسیر بود　　بحسن اتمام یافت ز آل جعفر

الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ اما بعد معلوم باد کہ ۔ ۔ ۔ از دست کمترین عقدہ گزیں ۔ ۔ ۔ شہر ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ ۔ ۔ ۔ ۔ اتمام گشت از دست آل جعفر فی ۱۲۹۱ھ۔

آخر صفحہ پر دو مہریں "بسم اللہ الرحمن الرحیم و لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" ثبت ہیں۔

(۲۲۴) ترجمہ قرآن مجید

نمبر (۵۲۰) جدید اسائز ۵ × ۸ انچ تعداد صفحات (۱۱۳۱) تعداد سطور (۱۲) خط نستعلیق۔ نام مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ

حالات مصنف کا پتہ نہیں چلا۔

آغاز:۔

"جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن مجید کو قرات کے لیے ہاتھ میں اٹھائے اور قرأت سے پہلے یہ دعا پڑھے الخ"

یہ قرآن مجید کا اردو ترجمہ ہے۔ ہر پارہ کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ کاپی میں لکھا گیا ہے۔

پہلے فہرست سور و صفحہ میں قرآن مجید ہے اس کے بعد

ترجمہ شروع ہوتا ہے۔ ہر پارہ کے ترجمہ کے صفحات علٰحدہ علٰحدہ دیئے گئے ہیں۔ اس لیے سب کو میزان کرکے تعداد صفحات (۱۱۳۳) لکھی گئی ہے۔ یہ صرف ترجمہ ہے اس میں قرآنی آیات نہیں ہیں۔

مترجم کا نام نہیں ہے۔ آخر میں دعائے ختم قرآن وغیرہ کا صرف ترجمہ ہے۔

اختتام:-

اور خود ان پر اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد پر سلام خاص اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ تمت۔

---

(۳) حدیث

(۴۵) ترجمہ مرغوب القلوب

نمبر (حدیث ۱۲۹) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۲۱) سطر (۱۵) خط نسخ۔ مصنف۔ ؟۔ تاریخ تصنیف قبل [illegible]

مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"کل امر ذی بال لم یبدء بہ بسم اللہ"
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہے جکچھ کام کرے گا کوئی خدا کا ناؤں نا لے کر تو او کام پامال ہوئے گا۔ الحمد للہ رب العالمین سراں، نوازنا خدا کوں بہوت کر او پالنہار اہے عالم کا۔"

اس میں چند مختلف احادیث جمع کیے گئے ہیں، والا عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اور پھر اسی خط میں اس کا دکھنی ترجمہ لکھا گیا ہے۔ کتاب کو چند ابواب میں تقسیم کرکے احادیث اور قول تعالیٰ کے صراحت کے ساتھ قرآنی آیات اور حدیثیں لکھی گئی ہے۔ ابواب کی صراحت یہ ہے:-

(۱) توبہ (۲) نفس، دل، روح (۳) وضو (۴) ترک دنیا (۵) تجرید اور تفرید (۶) خودی کی شناخت (۷) عشق (۸) معشوق (۹) فنا و بقا (۱۰) سفر۔

اختتام:-

"اگر کوئی عارف اچھے اس میں تو قرآن کے تیس سپارے ہور یک سو چودہ سورتاں اس میں تمام ہے۔"

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد مرغوب القلوب کاتب الحقیر الفقیر نصیر الدین ابن محمد خادم درویش محمد بتاریخ ماہ جمادی الثانی ششم تمام شد روز شنبہ۔"

(۴۶) چہل حدیث

نمبر تفسیر (۸۶۰) سائز (۸×۱۰) صفحہ (۴۸) سطر (۵) خط نسخ۔ جامع۔ ؟۔ تاریخ مابعد [illegible]

جامع کا نام معلوم نہیں ہوا۔

آغاز:-

"بسم اللہ شروع کرتا ہوں میں یو نام خدا کے ناؤں سوں مت ہوں یو سزاوار ہے عبادت کا ہور ب کمالیت صفتاں کا۔ الرحمٰن جو او بہوت تجہ یہ مہربان ہے کہ او رزق دیتا ہے سب عالم کوں ہور مومناں کوں ہور کافراں کوں دنیا میں۔ الرحیم کہ او مہربان ہے مسلمانان پر قیامت کے دین بخش مسلماناں کوں نا بخشنا کافراں کو۔"

اس رسالہ میں چالیس مختلف نوعیت کے احادیث جمع کیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اور ابوبکرؓ، عمرؓ جو کہنے ہارے اور عثمانؓ علی بخشش کی بو ایمگے نے ہارے وہ پل صراط کے راہ پر نیکوں نمازساتی ہے اور جنت کے لیے نماز ہے۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام بحق محمد علیہ السلام

(۴۷) ترجمہ چہل حدیث

نمبر (حدیث ۵۵۸) سائز (۲۲×۷) صفحے (۲۶) سطر (۹)

خط نسخ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ۱۱ھ

ترجمہ کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"تمام شکر سزاوار اللہ تعالیٰ کیتیں اور رزق دیتا ہے تمام عالم کوں ہور عافیت کی خوبیاں پرہیزگاروں کوں درود ہور سلام اوپر رسولؐ کے اچھو او صاحب نام ان کا محمدؐ ہور ان کی آل اوپر ان کے اصحاباں کے اوپر ہور سارے مسلماناں کے اوپر جب کوئی پڑھے گا جیکوئی یاد رہے گا چالیس حدیث کوں میری امت کا ناؤں رکھے گا اللہ تعالیٰ بیچ آسمان کے ولی کر کر۔"

اس کتاب میں سیاہی سے چالیس حدیثیں عربی زبان میں لکھی گئی ہیں، اور ان کے نیچے سرخی سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے حدیثیں مختلف نوع کی ہیں۔

اختتام:-

"ہور وزن ہے نماز بیچ ترازو کے ہور نماز لے جاتی ہے . . . . رہے احسانیت اوپر صراط کے ہور نماز کے لیے ہے بہشت کے۔"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۴۸) رسالہ حدیث

نمبر حدیث ۵۹ سائز (۱۲×۶) صفحے (۵) سطر (۱۴)

خط نسخ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱ھ

آغاز:-

"بیان کرتے ہیں سجدے کا

کہ سجدے دو وضع کے ہیں ایک سجدہ بندگی کا ہے ہور ایک سجدہ تحیت کا ہے یعنی سلام لیا ہے تعظیم کے بدل از بر ایک کوں علاحدہ حکم ہے ہور اس کی ورا بیان کرتے ہیں قرآن کی

آیتاں سوں :

اس رسالہ میں چند احادیث مختلف نوع درج ہیں۔

اختتام :-

"پیراں ہور ولیاں اسی نور کے پیدا ہیں یوں سمجھو کہ کالا اُجلا کالا اجلی ہیں اجلا اجلا کالی سوں الا ایک رنگ بالالان"

اس کے بعد ایک صفحہ نعت سید محمد حسینی گیسو دراز درج ہے۔ اس کے بعد دو غزلیں ہیں۔ پہلا اور آخر شعر درج ہے۔

خدا سوں توں جو پیدا ہے دیا ہے او تجے جاتا
کیا توں نک چہ میں دیوں سو دھر میں آج ہوتا

بہتر انصاف یاراں میں پیا کون کچ کا کچ کہتے
کریا اس بدل ہاراں کو اہے کچ دیا جاتا

جیکچ ہے سو خدا سو ہے سس بیاں کچ میر جاتا
جو او منگتا ہے کرنے کوں تہی دل میں سیر آتا
عجب ہے یو چ ان کا سو سمجھا نہیں کس کوں کچ
نکو کر شاہ سراں توں کوئی اس راز کون پاتا

(۴۹) صراط مستقیم

نمبر (حدیث ۱۵۷۲) سائز (۹ × ۷) صفحہ (۱۳۰) سطر (۱۵) خط نستعلیق ۔۔۔۔ مصنف شاہ محمد

تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۹ھ کتابت ۱۱۹۹ھ ۔

دکن میں شاہ محمد نام ایک سے زیادہ مصنف گزرے ہیں، ایک تو وہ ہیں جو "نور نیا" سے مخاطب ہیں، اور دوسرے وہ ہیں جو شاہ محمد خلیفہ سے موسوم ہیں، ان دونوں کا زمانہ اوایل ۱۱۰۰ھ ہے، ان کے بعد دوسرے شاہ محمد ہیں مگر افسوس ہے ان کے متعلق بھی کوئی تفصیلی معلومات ہمیں نہیں ہیں اور نہ ان کی کتاب سے کچھ روشنی پڑتی ہے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

ایں رسالہ ایست مسمیٰ بہ صراط مستقیم بوجہ کہ مرید حقیق نے ارادت کاملہ سے اپنے تاثیر سے قہر کے اور لطف کے ہر عضو آدمی کے وجود کا کیا از روے ظاہر کے اور کیا از روے باطن کے دیا تم سے اور مکاید سے اور صغائر سے اور کبائر سے تعبیر کیا ہے"

اس میں مختلف نوع احادیث و بعض قرآنی آیات جمع کئے گئے ہیں، اور جو انسان کو صراط مستقیم پر چلنے اور اخلاق پاکیزہ اور اعمال حسنہ کی ترغیب دیتے ہیں۔

اختتام :-

کہے اس دل شمع کوں حدیث ہور دلیل سات ...
جب تک زمین سات فلک رہے مدام
شفاعت منگو تم نبی کن پرے جب شام

. . . مرتب کیا ہوں . . . سوں رسالہ تمام . . .

ترقیمہ :-

بتاریخ بست و یکم محرم ۱۱۹۹ھ رقم اضعف العباد بشیر بیگ " :

آغاز:-

سرنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع جس سے پایا کلام کریم
وہ موصوف ہے با صفات کمال
منزہ ہے از سمت نقص و زوال
ہے روزی رساں داد دنیا میں وہ
جمیع مومناں کا فراں کو نئی ہو

اس مثنوی میں بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے مختلف فوائد وغیرہ لکھے گئے ہیں، مثنوی میں اوّل حمد ہے پھر نعت پھر علٰحدہ علٰحدہ خلفائے راشدین کی منقبت اس کے بعد حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی ستائش پھر سیدنا عبد القادر جیلانیؒ کی مدح اس کے بعد اپنے مرشد، اور باپ سید غلام سرور صاحب مرحوم خطیب مکہ مسجد کی مدح ہے اس کے بعد سبب تالیف کا عنوان ہے، پھر مناجات کر کے نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔ سبب تالیف میں یہ واضح کیا ہے کہ ایک رات ماہ رمضان جبکہ چودھویں رات تھی اور شب قدر کے آثار پائے جاتے تھے۔ لوگوں نے ان سے مختلف سوالات کئے کسی نے بسم اللہ کے متعلق استفسار کیا، کسی نے سورۂ فاتحہ کے متعلق دریافت کیا۔ کسی نے روز محشر کا حال پوچھا۔ کسی نے شفاعت رسولؐ کے متعلق دریافت کیا، کسی نے والدین کی خدمت کے متعلق سوال کیا کسی نے انبیاء کا حال دریافت کیا۔ اس لیے انھوں نے ان سب کے جوابات کے لیے یہ مثنوی نظمبند کر دی۔

اختتام:-

کماں کرم سے اے جل وعلا
کہ رحمت کی نعمت مجھے ہو عطا
نہ ہو فوت کسی وقت میں مجھ سے خود
وہ پوشاک نے آؤں میں یا غفور
کروں فخر سارے بزرگوں میں جا
مجھے شاہ نے یہ عنایت کیا

ناقص الآخر مثنوی معلوم ہوتی ہے، اشعار صدر کے بعد کوئی اور شعر نہیں ہے۔

نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں، جس کا ایک نسخہ ہے اس مثنوی کے اور دو نسخے اس کتب خانہ میں ہیں مگر ان کے اشعار کم و زیادہ ہیں۔

(۵۲) ترجمہ حصن الحصین دوسرا نسخہ

نمبر (مثنوی ۸۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۰۱) سطر (۱۷)
خط نستعلیق معمولی۔

ابتداء:-

پہلے صفحہ پر ایک عربی عبارت ہے دوسرے صفحہ سے بسم اللہ

سرنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع جس سے پایا کلام کریم
وہ موصوف ہے باصفات کمال
منزہ ہے از سمت نقص و زوال
ہے روزی رساں داد دنیا میں وہ

جمیع مومناں کا فسراں کوئی ہو

خاتمہ:۔

نہ ناخن کریں کم نہ مو کم کریں
نہ شانہ کریں سر محاسن میں
کفن کے سب احکام سُن لیجئے
یہ مردوں کو مسنون ہے دیکھئے
تمت تمام شد

(۵۳) ترجمہ حصن الحصین تیسیر النسخہ

نمبر (مثنوی ۲۲۰) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۳۰) سطر (۱۰)
خط نستعلیق۔

مصنف مکہ مسجد کے خطیب تھے، اپنے وقت کے عالم متبحر اور حافظ قرآن تھے، شاعری سے بھی رغبت تھی۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

آغاز:۔

سر نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع جس سے پایا کلام کریم
وہ موصوف ہے با صفات کمال
منزہ ہے از سمت نقص و زوال
وہی روزی رساں دار دنیا میں وہ
جمیع مومناں کا فسراں کوئی ہو

اختتام:۔

اگر یہ بھی نا ہو سکے تجھ سے راز
صد و یازدہ بعد خمسہ نماز
پڑھا کر سبھی ہوے حاصل مراد
ہو مقبول درگاہ رب العباد

ترقیمہ:۔

تمت بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۶۷ھ

(۵۴) ترجمہ زواجر موسومہ ترجمہ آدم

نمبر (حدیث ۹۶ ۱۴) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۵۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف شیخ آدم تاریخ تصنیف قبل ۱۲۱۵ھ۔ ناقص الآخر۔

ارکاٹ کے رئیس نواب عمدۃ الامراء (۱۲۰۱ھ تا ۱۲۱۶ھ) کے زمانہ میں ایک قابل شخص شیخ آدم تھے جو عمدۃ الامراء کے اُستادوں میں شامل تھے یہ اپنے قابل شاگرد کی فرمائش پر "زواجر" جو عربی میں حدیث کی مشہور کتاب ہے اس کا ترجمہ اردو میں کیا ہے، مصنف کے متعلق تفصیلی حالات کی ہمیں اطلاع نہیں ہے۔

مترجم نے بیان کر دیا ہے اس کو محمد علی حسین خاں ظفر جنگ معین الدولہ امیر الملک عمدۃ الامراء فرزند والا جاہ کی خواہش پر عربی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

آغاز:۔

"جمیع حمد و ثنا خدا کیتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کیتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے اور عصیان کے کوہ کیتیں عاصی کی عذر حیا کے الماسیں اوسکی ڈھا دیا ہے، جل جلالہ و عظم شانہ"

یہ عربی حدیث کی کتاب زواجر کا اردو ترجمہ ہے مختلف النوع حدیثیں اس میں شامل ہیں۔ کتاب کے ترجمہ کے متعلق مترجم کی صراحت قابل ملاحظہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

"بعدہ جان توں جو مردمک دیدہ دولت واقبال نور البصر جاہ وجلال امیر کبیر درامارت بے نظیر نواب امیر الملک معین الدولہ محمد علی حسین خاں بہادر ظفر جنگ یعنی ثمرۂ فواد قرۃ العین معین شاہاں مادی سلطنت پناہاں جناب امیر الہند والا جاہ نواب عمدۃ الامراء سایہ خلد اللہ ملکہما ادام اللہ سلطنتہما بطول حیاتہما زواجر کی کتاب جو حدیث شریف میں ابن حجر ہیتمی ہے اس عاصی سیں یعنی شیخ آدم سیں قرأت کرتا تھا اوس کی کثیر الفوائد پر نظر کر کر فرمایا اگر اس کا ترجمہ صاف ہندی میں ہووے تو سب کو خصوص عورتاں اور امتیاں کو بہوت فائدہ بخشے گا۔ اور گناہاں سیں توبہ کریں گے اس واسطے یہ عاصی اس کو ترجمہ کیا۔" ۔۔۔ الخ

اختتام:-

"اوس وقت لوط علیہ السلام بہوت گھابڑے ہوے اوس وقت ملائک لوط علیہ السلام کو گھابڑے جب دیکھے کہے اے لوط ہم فرشتے ہیں۔" اس کے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔

ہمارے خاندانی کتب خانے میں بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۵۵) ترجمہ آدم فی الحدیث دوسرا نسخہ

نمبر (حدیث ۳ ۵۴۳۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۵۱)
سطر (۱۱) خط نستعلیق۔

آغاز:-

"جمیع حمد وثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے۔"

بارہ باب میں یہ کتاب منقسم ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) نماز کی سستی نماز سے غفلت کرنے اور نماز کا ثواب وفضیلت۔
(۲) ماں باپ کے حقوق (۳) زنا (۴) لواطت اور چپتی۔
(۵) حقوق شوہر (۶) حقوق بی بی (۷) خودکشی (۸) زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب (۹) سود کی حرمت (۱۰) شراب نوشی (۱۱) رونا پلانا (۱۲) گناہ کبائر۔

اختتام:-

"سماعت شہنائی اور بانسلی اور جوگی اس قسم سیں ہووے بجانا اور اس کا سننا سب حرام ہے اور سخت حرام ہے۔"

ترقیمہ:-

کاتب الحروف حقیر فقیر محمد رضا خاں۔

(۵۶) ترجمہ زواجر موسومہ ترجمہ آدم تیسرا نسخہ

نمبر (مواعظ ۱۹۵) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۰۲) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔

آغاز:-

"جمیع حمد وثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے۔"

اختتام :-

"عقائد والوں کے نزدیک صحیح یہ بات ہے جو انسان قبر کی عذاب اور سوال کے تیں تحقیق کر کر اقرار کرنا اور اوس کی کیفیت کو خدا کی علم پر سونپ دینا الحمد اللہ علی توفیق المتام"

ترقیمہ :-

"تمت الکتاب بعون عنایت حضرت ملک الوہاب یعنی ترجمہ آدم فی الحدیث کاتب الحروف عاجز و معاصی خاکپائے اہل دین محمد برہان الدین پسر محمد اعظم بتاریخ دہم جادی الثانی ۱۲۵۱ھ روز پنجشنبہ انصرام یافت ۔ پہلا صفحہ مطلا ہے اور اوسکا حاشیہ بھی جلد اراہے ۔

(۵۷) ترجمہ آدم فی الحدیث چوتھا نسخہ

نمبر کتب (۱۹۷۷ جدید) سائز (۸×۶) انچ تعداد صفحات (۳۲۲) تعداد سطور (۱۳) خط نسخ معمولی تاریخ کتابت ۱۲۴۳ھ

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ۔ ۔ ۔ جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے"

اختتام :-

"اور بانسلی اور جو کہ اس قسم سے ہووے بجانا اور اوسکو سننا ۔ تمت ترجمہ الکتاب بعون المعین المتعال جل جلالہ ۔ ۔ ۔ علی محبۃ العالمین بالعلم والنوال ۔

ترقیمہ :-

تمام شد ۲۹ رجادی الاول ۱۲۴۳ھ ۔

(۵۸) ترجمہ آدم فی الحدیث پانچواں نسخہ

نمبر کتب (۱۲۲۷ جدید) سائز (۹ ½ × ۶) انچ تعداد صفحات (۱۹۰) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط تاریخ کتابت ۱۲۵۵ھ

آغاز :-

جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشتا ہے ۔ ۔ ۔ "

معلوم ہوتا ہے کہ مترجم موصوف نے ایک ترجمہ نظم میں اور ایک نثر میں کیا ہے ۔

اختتام :-

"اور حضرت امام شافعیؒ کی والدہ مکرمہ امام محمد حضرت امام اعظم کی شاگرد کی نکاح میں آئے فضل سے اللہ جل جلالہ کے اور احسان سے اوس کے ترجمہ عاجز کا دکھنی زبان سے اتمام ہوا بتمہ"

ترقیمہ :-

"ذالک الکتاب بتاریخ یازدہم صفر المظفر ۱۲۵۵ھ ہجری روز جمعہ بعد دوپہر دو گھڑی روز تحریر بانجام رسید ۔"

شروع صفحہ پر ایک مہر خیر النساء کی ہے اور آغاز کتاب پر ملک خیر النساء لکھا ہے ۔ جو مدراس کے شاہی خاندان کی ایک

خاتون تھیں۔

(۵۹) چہل حدیث

نمبر (حنفی فقہ ۹۲۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳۶)
سطر (۵) خط نستعلیق۔ مصنف
نامعلوم ۔ تاریخ تصنیف بعد ۱۲۳۶ھ کتابت ۱۲۶۱ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"الحمد للہ رب العالمین الخ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عربی حدیث
یعنی فرمائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی چالیس حدیث
میری امت سے یاد کئے، تو آسمان میں نام اوس کا دلی بولیں گے
زمین میں یو فقہ کا عالم بولیں گے، محشر میں اس کو صالح لوگوں
کے ساتھ ملا دیویں گے۔"

اس رسالہ میں مختلف نوعیت کے چالیس احادیث درج
کی گئی ہیں۔

اختتام:۔

اگر کوئی ساتھ صالح لوگوں کے بیٹھے گا تو زیادہ کرے گا اللہ
تعالیٰ بیچ طاعت کے اگر کوئی ساتھ علماء کے بیٹھے گا تو زیادہ کرے گا
علم اور ورع کیتیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ:۔

بعون الملک الوہاب بتاریخ بست و چہارم ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ ہجری
نبوی۔ دو مہریں بھی ثبت ہیں مگر نام پڑھا نہیں جاتا۔

(۶۰) سراج النبوۃ شرح شمائل سندی حصہ اول (اوّل)

نمبر (حدیث ۳۲۶) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۵۳۰) سطر (۱۶)
خط نستعلیق و نسخ مصنف سید بابا القادری تاریخ ترجمہ ۱۲۵۶ھ

سید بابا القادری حیدر آباد کے متوطن تھے جن کا تذکرہ سلسلہ
تفسیر کر دیا گیا ہے۔ سید بابا نے تفسیر تنزیل کا بھی ترجمہ کیا ہے جس کا
ذکر ہو چکا ہے۔ اُنھوں نے لکھا ہے کہ اس قسم کے علوم دینی کی طرف
بہت کم توجہ کی جاتی ہے جو لوگ اس کی جانب توجہ کرتے ہیں
وہ بسا غنیمت ہیں مترجم نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ اس
کتاب کے ترجمہ کرنے کی ترغیب دو دوستوں نے دی ایک محمد علی صاحب
دوسرے خیر النساء بیگم تھیں، ثانی الذکر کے متعلق مترجم نے صراحت
کی ہے وہ نظام الدولہ رئیس دکن کی بیٹی ہیں (جو ہمیشہ خدا کی
عبادت میں مصروف رہا کرتی ہیں، اور فقیر اور اہل باطن کی صحبت
کو غنیمت خیال کرتی ہیں، موصوفہ نے کئی مرتبہ مترجم کو ترغیب
دلائی کہ احادیث نبی کا ترجمہ کیا جائے اس ترغیب کے باعث
یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

اولاً فارسی دیباچہ ہے اس میں اس کتاب کو ترجمہ کرنے
کی وجہ بیان کی گئی ہے جس کی صراحت سطور بالا میں کر دی گئی ہے
تقریباً ۲ ½ صفحہ کے اس فارسی دیباچہ کے بعد کتاب بسم اللہ کے ساتھ
آغاز کی گئی ہے۔

آغاز اول دیباچہ:۔

"الحمد للہ الذی الخ اما بعد حقر العباد و المحتاج الی رب العباد
سید بابا القادری الحیدر آبادی ابن حضرت سید شاہ محمد یوسف
القادری غفر اللہ ذنوبہ ۔ ۔ ۔ چنیں گوید کہ پس از تالیف

تغیر تنزیل بزبان ہندی خواست کہ بعضے احادیث نبوی را بزبان ہندی ترجمہ کند۔"

آغاز ثانی نفس مضمون:۔

"شروع کرتا ہوں میں اس کتاب کتیں نام سے اللہ کے کہ مہربان ہے بندوں پر عام کہ مسلمان اور کافروں کو رزق دیتا ہے دنیا میں ایسا اللہ کہ رحیم یعنی مہربان ہے۔ خاص آخرت میں کہ مومنین کو بخشے گا۔ سوائے کافروں کے۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ شمائل نبوی کا ترجمہ ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان کو ضخامت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے، چنانچہ پہلی جلد کی آخری عبارت کا سلسلہ دوسری جلد کے آغاز کی عبارت سے ملتا ہے۔

اولاً اصل حدیث عربی زبان میں لکھی گئی ہے اس کے بعد اس کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

"اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ موت الفجاۃ اخذۃ آسف و غضب، مرنا یکایک

(۶۱) سراج النبوہ شرح شمائل ہندی جلد دوم ربیع ثانی

نمبر احادیث ۳۳۷ سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۲۰) سطر (۱۷)

خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا القادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ۔

آغاز:۔

"باب ہے عذاب اور غضب کا۔ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق یہ ہے کہ موت یکایک صالحین اور نیکوں کے واسطے راحت ہے اور بدوں کے واسطے نشان عذاب اور غضب کا ہے۔"

یہ دوسری جلد ہے جو ربیع دوم کے نام سے مرتب ہوئی ہے۔

اختتام:۔

اور ایک جنگل میں چکی دیکھا کہ دوزخیوں کتیں اس چکی میں پیستے ہیں جیسا کہ آٹا چکی میں پیسا جاتا ہے اور اس جنگل میں بہت کتے دیکھا میں تمام سیاہ رنگ مانند بختی اونٹ کے اور مانند گدھے دیکھا میں۔"

(۶۲) سراج النبوہ شرح شمائل ہندی جلد سوم ربیع سوم

نمبر احادیث ۳۲۸ سائز (۱۲×۸) صفحہ (۲۲۰) سطر (۱۷)

خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا القادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ۔

ناقص الاول۔

آغاز:۔

"مانند گدھے اور بیل کے پس دوزخیوں کتیں ان سے عذاب کرتے ہیں، جبرئیل سے ان کو حال پوچھا میں کہے جبرئیل نے دو درخت جو ہیں سینڈ کے ہیں اور دو چکی اور کتے اور مانند گدھے واسطے زیادتی عذاب گنہگاران کے۔ اگر اس شدت عذاب کا حال تمام عالم قیامت تک بیان کرے تو بیان نہ ہوسکے گا۔"

یہ تیسری جلد اصل کتاب کے تیسرے ربیع کا ترجمہ ہے۔

اختتام:۔

"روایت میں ہے کہ فرمائے حضرت نے کوئی مرد صالح بچہ

آج کی رات کو ہوشیاری سے گزارے اور صبح کے وقت ہم کو تئیں ہوشیار کرے تاہم نماز ادا کریں۔ بلال ؓ نے کہا یا رسول اللہ میں اس خدمت پر قائم رہتا ہوں۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جماعت صحابہؓ کی"

(۶۳) سراج النبوہ شرح شمائل ترمذی جلد چہارم ربع چہارم

نمبر (حدیث ۳۲۹) سائز (۱۳×۸) صفحہ (۳۸۶) سطر (۱۷)

خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا القادری

تاریخ تصنیف ۱۲۶۶ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ

آغاز:-

"حضرت کے ساتھ موافقت کر کر سو رہے، ابوبکر صدیق ؓ نے کہا کہ اے بلال ؓ اپنی آنکھوں کو تئیں نیند سے نگاہ رکھ پس بلال ؓ نماز میں مشغول ہوئے جس قدر ہو سکا نماز ادا کئے بعد اس کے اپنی اونٹ کی کاٹھی سے تکیہ کئے اور آنکھ بند کئے۔"

یہ چوتھی جلد کتاب ربع آخر کا ترجمہ ہے۔ اس جلد میں پوری کتاب مکمل ہو گئی ہے چنانچہ صفحات کا نشان بھی ۱ سے آخر تک ایک ہی باقی رکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے اور جو شخص کہ رسول اللہ پر بہتان کرے وہ داخل جہنم ہووے گا۔ نعوذ باللہ منھا۔"

ترقیمہ:-

"الحمد للہ کہ رمضان شریف میں سترھویں تاریخ یکشنبہ کے روز ۱۲۶۶ھ میں شمائل ترمذی کی شرح کرنے سے فراغت ہوئی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بطفیل محمد رسول اللہ صلعم کے اس کتاب سراج النبوۃ کو قبول کرے۔ . . . . . بدست احقر العباد محمد عبد الرزاق بتاریخ ہفدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۶۶ھ بروز یکشنبہ با تمام رسید۔

(۶۴) صبح کا ستارا (ترجمہ رسائل امام غزالی)

نمبر (حدیث ۱۲۶۲) سائز (۹½×۷) صفحہ (۸۳) سطر (۱۷)

خط شکستہ۔ مصنف عباس ابن ناصر علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۹ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"حمد اوس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہے اور درود و سلام اس نبی پر جو سب نبیوں کا سردار ہے، بعد ازاں عباس ابن ناصر علی المورخ بن فضل اللہ العلامہ الجاجیوی غفر اللہ لہم کہتا ہے کہ سنہ بارہ سو انچاس ہجری میں جب میرے بھائی قاسم علی نے کہ نہایت سخی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے انتقال کیا۔"

یہ کتاب امام غزالیؒ کے ایک عربی رسالہ کا جو موت کے متعلق لکھا ہے اردو ترجمہ ہے، اس میں چند باب ہیں تفصیل ابواب یہ ہیں:-

(۱) نور محمدؐ (۲) آدمؑ کی پیدائش (۳) فرشتوں کی پیدائش۔ (۴) موت کی پیدائش (۵) موت کس طرح روح کو نہیں ہے (۶) پیغمبروں کی روح (۷) مومنوں کی روح (۸) فریب شیطان کا بیان (۹) مرنے کے بعد کی آواز (۱۰) زمین اور قبر کی آواز

ہیبت کی سختی وغیرہم۔

اختتام :-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہہ خدائے جل وعلا ہم کو اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہ نہیں معاف ہوتا اور اس کے سوا سب معاف ہوجاتا ہے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔"

اس کتاب پر تین بڑی مہریں ثبت ہیں مگر کسی میں بھی حروف پڑھے نہیں جاتے۔

کتاب کے آغاز میں ۵۵ شعر کی ایک مثنوی بھی ہے جس کو جہاد نامہ سے موسوم کیا ہے۔ اس کے آغاز اور اختتام کے اشعار یہ ہیں۔-

آغاز :-

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرمؐ
یہ رسالہ ہے جہادی کہ یہ لکھتا ہے قلم

ہند کو اس طرح . . . سے کر دے اے شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز بجز اللہ اللہ

(۶۵) مقامات شاکرین

نمبر (حدیث ۹۰۰) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۵۳۲) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف ابوالخیر محمد عبدالشاکر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۰ھ ......

مصنف کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں صرف یہ ظاہر ہوتا ہے ان کے والد کا نام محمد عبدالقادر تھا۔ کہیں کے باشندے تھے۔ علمی قابلیت اچھی تھی، عربی سے بخوبی واقف تھے۔

آغاز :-

عربی دعا کے بعد۔

"بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر حقیر غریق بحر عصیان الراجی بفضل اللہ تعالیٰ ابوالخیر محمد عبدالشاکر ابن محمد عبدالقادر کان اللہ لہٗ ولوالدیہ اپنے نفس سرکش کو خطاب کرتا ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ وعم نوالہ انسان کو اشرف مخلوقات پیدا کیا۔ اور اس کو انواع واقسام کی نعمتوں سے سرفراز وممتاز فرمایا ہے۔"

یہ حدیث کی کتاب ہے اس کو تیس باب میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ ابواب اخلاق، تصوف کے مختلف عنوان پر مشتمل ہیں بعض ابواب کے عنوان یہ ہیں۔

شکر الٰہی، شرک، علم، سماع، وعظ، عقوبات، چغل گوئی، کلمہ طیب، نماز تہجد، سفارش، شرمگاہ، لواطت، قوت مدرکہ، غضب وغصہ، حج، عیادت مریض وغیرہ، ان ابواب کے تحت مختلف حکایتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

اختتام :-

"بخش دے اے رب تو اپنے حبیب ومحبوب کو میری بخشش سے خوشنود ومسرور فرما اور دشمن کو تیرے ذلیل وذلیل فرما۔" اللھم اعتق رقابنا (ایک طویل عربی دعا ہے)۔

(۶۶) منافع سارہ

نمبر (حدیث ۱۲۶۷) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۴۰۹)
سطر (۱۳) خط شکستہ ۔ مصنف نامعلوم تاریخ
تصنیف بعد ۱۲۵۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہیں۔

آغاز:-

"الحمد اللہ الواحد الاحد الخ تقریباً تین صفحے عربی تمہید ہے
اس کے بعد
"پوشیدہ نہ رہے کہ اس رسالے میں چند اعمال و ادعیہ
لکھے جاتے ہیں جو بہت سہل بلکہ اسہل ہیں اور حیلے ہیں
رحمت لا متناہی الٰہی کے تا مشوق و مجدد ہوں واسطے عامل
عامل کے اور منبہ و محرک رہیں واسطے تارک غافل کے۔"
اس کتاب میں حدیث کی روشنی میں چند ادعیہ وغیرہ
کی صراحت کی گئی ہے خصوصیت سے ائمہ معصومین کے روایتی
احادیث درج کئے گئے۔

اختتام:-

"پس اگر کوئی شخص کہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں باوجودیکہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیر علیہ السلام اور پیروی
جناب رسول مقبول صلعم۔"
ناقص الآخر ہے۔

(۶۷) رسالہ در بیان سلام

نمبر کتاب (شامل ۱۰۵۶ جدید) سائز (۸×۱۲½ انچ)
تعداد صفحات (۳۰) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف واصف تاریخ تصنیف ربیع الاول ۱۲۷۳ھ
تاریخ کتابت ۱۲۷۳ھ

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ..... ناظرین پر روشن ہو کہ
یہ رسالہ مختصر سلام کے بیان میں حدیث شریف سے لکھا گیا تا
واصف گنہگار صفوروز نگار پر رہے اور صاحبانِ کرم اس کو
دعائے خیر سے یاد کریں۔" ماہ ربیع الاول ۱۲۷۳ھ میں حیدرآباد
دکن میں اس رسالے کو لکھا واللہ الموفق والمعین۔"
یہ رسالہ ایک باب اور چند فصول اور اقسام پر مشتمل
ہے۔ یہ اپنے موضوع کا خاص رسالہ ہے۔ اس میں سلام سے
متعلق احادیث و آیات قرآنی سے بحث کی گئی ہے۔

اختتام:-

"اور اب کامل کی یہی اس کلام پر ہوا بیت
آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا"

ترقیمہ:-

بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۳ھ بخط زشت بندہ
خاکسار میر احمد علی یوم دوشنبہ بوقت صبح با تمام رسانید۔

(۶۸) مرات العارفین

نمبر کتاب (۵۶ - ا جدید) سائز (۸×۶½ انچ) تعداد صفحات (۲۳) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف غالب سلطان حسینی مرید شریف سلطان حسینی تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ۱۲۷۳ھ۔

آغاز:-

"حدیث قدسی۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق یعنی او سلطان گنج مخفی کا ایس میں مست بےخود تھا اور زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم کچھ نہ تھا۔"

اس رسالے میں تصوف اور صوفیوں اور اولیاء اللہ سے متعلق احادیث شریف اور اولیاء اللہ کے اقوال جمع کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب مجموعہ کے طور پر ہے جس میں دوسرے رسائل بھی مجلد ہیں۔

اختتام:-

"فقیر و حقیر غالب سلطان حسینی نے لکھا ہے اس واسطے کہ نام باقی رہے یہ رسالہ تمامیت کو پہنچایا۔ باللہ التوفیق۔ تمت تمام شد۔ . . . . . . "

چوں بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش
گردد ہمہ جہاں بہ حقیقت منصورم

(۶۹) شرفۃ الہدایات (ترجمہ غرفۃ المعجزات)

نمبر (حدیث - ۱۱۰) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۶۱) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد منصور علی نقوی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۲۱ھ کتابت ۱۳۲۱ھ

مصنف شکارپور ضلع بلند شہر کے متوطن تھے، عربی اور فارسی قابلیت مسلمہ تھی حیدر آباد میں قیام کر لیا تھا افضل الانساب بھی ان کی تصنیف ہے۔ سید علی شوشتری سناوالملک نے اس کتاب پر صحیح ترجمہ کی تصدیق درج کی ہے، ان کے والد کا نام سید زین العابدین نقوی تھا۔

دیباچہ کا آغاز:-

"بعد حمد و نعت کے عرض کرتا ہے عبد حقیر فقیر ہیچمدان سراپا تقصیر عاصی مذنب محمد منصور علی ابن السید زین العابدین النقوی البخاری شکارپوری خدمت ارباب اولوالالباب میں کہ بتاریخ غرہ صفر ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء بمقام بلدہ حیدرآباد دکن۔"

نفس مضمون کا آغاز:-

"الحمد للہ الخ اما بعد کہتا ہے احقر الجانی محمد علی الحسینی میں نے دو غرفہ بحرین لکھے ہیں، ایک بحر المعجزات دوسرا بحر الفضائل۔"

یہ کتاب سید محمد علی الحسینی کی کتاب ثقات اہل سنت کا ترجمہ ہے جو غرفۃ المعجزات سے موسوم ہے۔ اس میں آنحضرت صلعم کے معجزات کا تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

"در بر تقدیر تشدید نون کے مشتق ہے جمیع ائمہ معصومین"

اور دونوں تقدیروں میں مقصود حاصل ہے اس باب سے۔"

ترقیمہ :-

مترجم وکاتب ایں اوراق خاکسار عاصی پرمعاصی محمد منصور علی بخاری النقوی غفراللہ لہٗ مؤلف کتاب نظام الانسان در ۱۳۲۱ھ م ۱۹۰۳ء۔

(۷۰) تقریر البخاری

نمبر (حدیث ۱۷۳۳) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۳۵۰)
سطر (۱۲) مصنف مولانا محمود حسن دیوبندی
تاریخ تصنیف ۱۳۳۳ھ۔

وہ کون ہے جو مولانا محمود حسن دیوبندی کے حالات اور زہد وتقویٰ سے واقف نہ ہو، مولانا نے بیسویں صدی میں جو نام آوری حاصل کی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ قید فرنگ کی سختیاں جھیلیں مگر اپنی قائم کردہ رائے سے نہیں ہٹے۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ نہ صرف مدرسہ دیوبند کو بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو آپ کی ذات پر فخر تھا سنہ ۱۳۵ھ کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔

آغاز :-

"ہذا الوحی۔ اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ کیفیت وحی کی کیا تھی، اور کیفیت بھی ابتدائی کہ کس طرح بندا ہوئی اور بخاری کا طرز ہے کہ کسی ترجمہ کے لیے جو صحابی کا قول یا آیت ہوتی ہے تو بیان کردیتے ہیں کبھی اس لیے کہ اس میں کچھ تفصیل ہوتی ہے اور حدیث کے باب میں کس قسم کا اجمال تھا۔"

اس کتاب میں سید محمد الشبیر عبید اللہ حسینی دیوبندی نے اپنے استاذ مولانا محمود حسن صاحب سے جو تقریریں احادیث صحاح کے متعلق سنی ہیں ان کو ضبط تحریر کیا ہے، احادیث کے متعلق جو معنی، یا تاویل و تطبیق و توجیہہ و تحقیق مولانا نے فرمائی اس کو قلمبند کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"ابواب القرآن وافعال عباد سے یہ مناسب ہے کہ یہ قائم ہوگی وزن اعمال کے لیے اور اس میں قرأت قرآن و دیگر اذکار ہیں انھیں کے منجملہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ۔"

ترقیمہ :-

وانا العبد الفقیر سید محمد الشبیر عبید اللہ حسینی فارغ التحصیل دارالعلوم دیوبند۔

(۷۱) حقوق مرد

نمبر کتاب (۱۳۱۶ جدید) سائز (۶ ۳/۴ × ۹ انچ) تعداد صفحات (۵۶) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔
نام مصنف شاہ عبدالحی۔ تاریخ تصنیف۔ × ۔
مصنف کے متعلق کوئی حالات معلوم نہیں ہوسکے۔
ناقص الاول ہے۔

آغاز :-

تو کرتا حکم میں سب عورتوں کو
کریں سجدہ وہ اپنے شوہروں کو

ہو صلواۃ و سلام رب معبود

نبیؐ پر تا قیامت غیر معدود

بھی اس کے آل اور اصحاب اوپر

بھی اس کے دین کے احباب اوپر

اس مختصر منظومہ میں مرد کے حقوق عورتوں پر کیا کیا ہیں اس کی نسبت احادیث و فقہ وغیرہ کے مسائل کو دکھنی زبان میں منظوم کیا ہے۔ ابتدائی اوراق ناقص ہیں اس لیے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ ابتدا میں کسی صاحب نے مؤلفہ شہ عبدالحی نام لکھا ہے۔

مؤلف موصوف کا ایک دوسرا رسالہ حقوق الزوجین کے نام سے عدد ۱۳۱۵ جدید پر ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ رسالہ بھی ان ہی کا مؤلفہ ہے۔

اختتام :-

کیا پورا رسالہ حسن انجام	بھی ہے دُر یکتا آغاز انجام
ہوئے اس سے حقوقِ زن معلوم	حقوقِ عورت کے اب کیے ہیں منظوم
یہ نسخے کے تمام ابیات مسعود	ہوئے ہیں بیت سو اکیس معدود
شہادت پر مرا انجام کیجے	مرے جرم و خطا میں بخش دیجے
بھی ہر دم بھیجے صلواۃ و تسلیم	نبیؐ پر آل و یاراں پر بہ تکریم

تمت تمام شد

(۷۲) حقوق الزوجین

نمبر کتاب (د) ۱۳۱ جدید رسالہ (۰) ۲۹ ۱۶۹ تاریخ التعداد صفحات (۰) تعداد سطور ۱۳ خط علی نستعلیق۔

[illegible] مصنف شہ عبدالحی تاریخ تصنیف [illegible] سنہ کتابت [illegible]

مصنف کے حالات معلوم نہیں ہوئے۔

آغاز :-

ہے لائق حمد کے وہ رب عزت

مبرّا جو ہے از فرزند و عورت

دیا جن جفت اپنے بندگوں کو

ہوں مونس عورتیں تا شوہروں کو

کیا ہے ان کتیں مردوں کی متعاد

کیا دنیا میں جاری ان سے اولاد

اس میں عورتوں اور مردوں کے حقوق کو مستند کتب احادیث سے اخذ کر کے دکھنی زبان میں نظم کیا گیا ہے۔ آخر میں دو شعرا نے تاریخ تالیف میں نظمیں لکھی ہیں۔ ایک عبدالحفیظ آزاد۔ دوسرے عبدالحق متخلص بہ عتیق۔

اختتام :-

ہزار و دو صد و ہفتاد پر چار

برس ہجرت سے جب گزرے تھے یار

بنے ہیں تب یہ ہر دو نسخہ خوب

کرے حق مومنوں کے ان کو مرغوب

بحق فاطمہؓ خاتون جنت

بحق مرتضیٰؓ شاہِ ولایت

ترقیمہ :-

بروز پنجشنبہ ماہ ذی الحجہ بتاریخ نہم ۱۳۰۱ھ ہجری ... در موضع مالکاٹ از دست محمد حسین تمام شد [illegible] بخط ادنی برخوردار ابی تمام شد۔

(۷۳) ترجمہ چہل حدیث

نمبر (۲۳۹۳ جدید) سائز (۹×۶) صفحے (۲۸) سطور (۱۰ تا ۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف لامع۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲ھ

مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا، صرف لامع تخلص معلوم ہوتا ہے۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ کمال اللہ مصنف کے مرشد تھے۔

آغاز:-

حمد لکھنے میں جب قلم کو لیا — ایسی تقریر دل نشیں میں کیا
یوں کہ ذاتِ خدا کی ہے تعریف — حضرت مصطفیٰ کی ہے تعریف
نور اللہ کا ہے نورِ نبیؐ — ہے ظہورِ خدا ظہورِ نبیؐ

اس منظوم رسالے میں چند حدیثوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ آخر پر سلام ہے۔

اختتام:-

السلام اے محمدؐ محمود — السلام اے جہان کے مسعود
السلام اے وکیل اللہ کے — السلام اے خلیل اللہ کے

ترقیمہ:-

ایں کتاب ملک فدا علی۔

تخلص کا شعر

کھینچ لے اپنی زبان اے لامع
اس سے آگے نہ کر بیاں لامع

---

(۴) ادعیہ

(۷۴) ترجمہ دلائل الخیرات

نمبر کتاب (۸۶ جدید) سائز (۷½×۵ انچ) تعداد صفحات (۴۳۰) تعداد سطور (۱۲) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔
مترجم × ترجمہ، تاریخ کتابت شعبان المعظم
مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں۔

آغاز:-

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

اور درود بھیج خدا ہمارے سردار پر اور مولانے ہمارے پر جو محمدؐ ہیں اور اوپر آل اوس کے اور اصحابوں اُس کے اور سلام الخ

اصل کتاب دلائل الخیرات بزبان عربی شیخ ابو عبد اللہ سلیمان الجزولی الشافعی کی تصنیف ہے جو طبع ہوچکی ہے۔ اس کا کسی صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا۔ وہ اپنا نام ظاہر نہیں کیا، اس نسخے میں اصل عربی عبارت کے نیچے بین السطور اردو ترجمہ درج ہے۔ اور حواشی پر اردو میں فوائد تحریر ہیں۔

اختتام:-

فِي زُمْرَةِ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِفَضْلِكَ يَا رَحْمٰنُ۔

درمیان تو نے نبیوں کے اور سچوں کے روز قیامت کے ساتھ

فضل اپنے اے بخشنے والا مومنوں کا" ۔

ترقیمہ :-

تمت ہذا الکتاب دلائل الخیرات بید احقر عباد اللہ الصمد احد معروف ابا میاں ابن مرحوم ۔ محمد یوسف ساکن ولایت بخیو .... ۱۲۷۵ ہجریہ .... آمین بحرمت سید المرسلین ۔

(۷۵) مجموعہ عملیات و ادعیہ و نقوش وغیرہ

نمبر کتاب (۴۷ ۳۹ جدید) سائز (۱۲ × ۷ ½ انچ) تعداد صفحات (۳۸۸) تعداد سطور (۱۹-۲۰-۲۱ و مختلف) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف ۔ حافظ احمد علی چشتی النظامی الحافظی ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۰ھ تاریخ

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ ونبیہ سیدنا محمد ن المصطفیٰ سید العالمین وامام المرسلین اختصاص بانہ بہ لقب وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین الخ

مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ۱۳۰۹ھ ماہ جمادی الثانی میں بعض مفسدین و اشرار کے بدنام کرنے اور ناکردہ افعال سے منسوب و مشتہر کرنے سے سخت قید میں مبتلا ہو گیا تھا ۔ اُن ایام میں اعمال و اوراد سے مشغول رہتا تھا چنانچہ جس قدر تعویذات و عملیات اجازت تا پہنچے تھے اکثر اُن میں سے تجربہ میں آئے بنظر نفع عام اس مجموعہ میں قلم کیا ۔ اس کتاب میں ابتداءً عملیات اور تعویذات وغیرہ میں اور بعد ازاں سورہ ہائے قرآن کے خواص اور اُن کے پڑھنے کے طریقے وغیرہ بیان کئے گئے ہیں ۔ درمیان میں اکثر وراق سادہ ہیں ۔

اختتام :-

لو انزلنا ھذا القرآن علیٰ جبل سے آخر سورے تک ۔ یہ مصنف کا اصلی نسخہ ہے ۔

(۷۶) رسالہ ادعیہ

نمبر کتاب (۵۹ ۳۰ جدید) سائز (۵ × ۳ ½ انچ) تعداد صفحات (۳۴) تعداد سطور (۷) خط نسخ و نستعلیق خوشخط ۔ نام مصنف ۔ تاریخ تصنیف ۔ تاریخ کتابت ۔ ....

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہ اسناد دعا کافی المہمات کے ہے ۔ یہ دعا جبرئیل علیہ السلام لائے ۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے کہ یا محمد جو شخص مرد یا عورت تمام عمر میں ایک بار یہ دعا پڑھے گا حشر کے روز اُس کا چہرہ مانند چودھویں رات کے چاند سا ہوگا ۔"

اس میں پہلے دعائے کافی المہمات کے اسناد اردو میں تحریر ہیں اُس کے بعد اصل دعا عربی ہے ۔ اس کے بعد اسناد دعا تا جنانچہ پیغمبر صلعم فارسی زبان میں اور اصل دعا عربی میں تحریر ہے ۔

اختتام :-

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

تمت مع الخیر دعائی نامجامہ۔

(۷۷) رسالۂ ادعیہ

نمبر کتاب (۳۲۹۰ جدید) سائز (۱۲ × ۷ ۳/۴ انچ) تعداد صفحات (۱۰) تعداد سطور (۱۳) خط نسخ خوشخط نام مصنف × تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ×

حالاتِ مصنف :-

مصنف کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محرم کی دسویں تاریخ کے پہر دن چڑھے بعد چار رکعت نماز یک سلام سوں پڑھنا۔ ہر رکعت میں قل ہو اللہ پندرہ بار پڑھنا عبادت ایک سو سات برس کیے تیوں ہوے گا۔"

اس مختصر رسالہ میں بارہ مہینے کے خاص خاص ایام میں بعض آیات قرآنی پڑھنے کے فضائل و ثواب بیان کیے گئے ہیں۔

اس کے ساتھ ایک مثنوی بھی منسلک ہے جو قصہ ملک ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ منظوم قصہ بزبان دکھنی ہے مؤلف کا تخلص محمود ہے۔ اس مثنوی کے نسخے پہلے تحریر میں آچکے ہیں۔ لہذا اس مثنوی کا علحدہ ذکر کیا گیا ہے۔

خاتمہ :-

"ہو رحیاتی میں جاگا اپنا دیکھے گا۔ تمت تمام شد۔"

(۷۸) رسالۂ ادعیہ

نمبر (۶۱ ۳۶ جدید) سائز (۹ × ۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف بعد ۱۲۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوے۔

ناقص الاول اور ناقص الآخر۔

آغاز :-

". . . . ہے کہ جس کے امر کے مسخر سب نجوم و رمل و جبال و رمن . . . . . کا بے حد احسان ہے جس کا وجود باعث ایجاد عالم ہے . . . . اس وقت میرے دل و دماغ میں بجز اقسام تفکرات کے کچھ نہیں۔"

اس رسالہ میں مختلف عملیات کے لیے دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ جلالی اور جمالی عملیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"فقیر احمد مازلی کو بخار آیا اُنھوں نے اپنے اُستاد حضرت عمر بن سعید سے عرض کیا، حضرت نے تعویذ لکھ دیا اور کہا باندھو، تعویذ نہ کھولنا، بخار فقیر مذکور کا فوراً دفع ہوا فقیر فرماتے ہیں کہ میں تعویذ کو کھولا تو اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد کوئی عبارت نہیں ہے"

(۷۹) رسالہ دربیان وبا و طاعون

نمبر کتاب (۲۷۹ جدید) سائز (۶ ۳/۴ × ۱۰ انچ) تعداد صفحات (۱۴)

تعداد سطور (۱۲، ۱۳) خط طبی نستعلیق ۔ نام مصنف
× تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ۲۳ محرم ۱۲۸۰ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

"طب نبوی میں لکھا ہوا وبا کا احوال ۔ علاج وبا کے دفع کرنے کا ۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ فرمائے رسول خدا نے کہ طاعون ایک عذاب ہے ۔"

یہ مختصر رسالہ وبا و طاعون کے اسباب و علاج سے متعلق ہے اور اس بارے میں جو احادیث وارد ہوئے ہیں اُن کا ذکر کیا گیا ہے ۔ پہلے نثر میں بیان ہے اس کے بعد احادیث اور فوائد وغیرہ نظم میں ہیں بعد ازاں تعویذات و ادعیۂ دفع وبا مکتوب ہیں ۔

اختتام :-

" . . اصرف عنا قہر بحفظ ذالولیاء ابا ادب در چوب و چوب در کوب و کوب در کرہ ۔

ترقیمہ :-

تحریر فی التاریخ شہر محرم الحرام بست و سیم ۱۲۸۰ ہجری ۔

(۸۰) کتاب عملیات و نیرنجات

نمبر کتاب (۹۲۰) جدید ، سائز ۱۰×۱۵ ، تعداد صفحات (۱۵۴)

تعداد سطور (۲۲) مختلف ، خط طبی ۔ نام مصنف محمد ابراہیم عامل ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۲۲ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سبحان اللہ کیا صانع ہے کہ جس نے ایک مٹھی خاک سے کیا کیا صورتیں اور مٹی کی مورتیں پیدا کیں ، دو رنگ کے ایک گورا ایک کالا اور یہی ناک ، کان ، ہاتھ پاؤں سب کو دیئے ہیں ۔"

یہ کتاب بھی مثل کتاب عملیات ۷۹ کے ایک مجموعۂ عملیات و طلسمات و تعویذات وغیرہ ہے اس میں بھی ابتدا میں فہرست مضامین اور بعد ازاں ایک مختصر سا دیباچہ ہے جس میں مؤلف تحریر کرتے ہیں کہ "منشا اس تالیف کا یہ ہے کہ چند عملیات ضروری برائے دفع آسیب وغیرہ برائے فیض عام لکھوں لہذا ۱۲ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ سے اس کتاب عملیات کا آغاز کیا ۔

اختتام :-

فوراً حسب ذیل نقش اپنے بائیں ہاتھ کے پہنچے پر باندھو بفضل خدا بواسیر جاتی رہے گی ۔

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

(۸۱) کتاب عملیات

نمبر کتاب (۲۱۹ جدید) سائز (۲۲ ½ × ۸ انچ) تعداد صفحات (۳۳۱) تعداد سطور (۲۲ و مختلف) خط طبعی معمولی

نام مصنف × تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ×

آغاز:-

"ہمیشہ ضروریات کے لیے عمل حسب ذیل حفظ کرلو۔ ۔ ۔ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ ۔ ۔ ۔ الخ

کسی شوقین نے عملیات و طلسمات و تعویذات مع ترکیب فوائد وغیرہ جمع کئے ہیں۔ مرتب کا نام نہیں ہے۔ ابتدا میں فہرستِ مضامین ہے۔ بعد ازاں عملیات آغاز ہیں۔

اختتام:-

"ہمہ اقسام کے کام پر یہ مفید ہے۔ نمرود[۱]۔ فرعون[۲] شداد[۳] ہامان[۴]۔ قارون[۵]۔ ابلیس[۶]۔ منافق۔

نوٹ:۔ یہ بھی جس کو آسیب ہو لکھ کر ناک میں دھواں دیا جاوے۔ تخمیناً ۵ یا ۷ یوم روزانہ۔ فلیتہ۔

(۵) فقہ و عقائد

(۸۲) احکام الصلوٰۃ (نثر)

نمبر (فقہ حنفی ۲۲۰) سائز (۸ × ۵) صفحہ (۱۰۴) سطر (۱۱) خط نسخ۔ مصنف مولانا عبد اللہ۔ تاریخ تصنیف ۱۰۴۳ھ

مولانا عبد اللہ کے متعلق ہمیں تفصیل حاصل نہیں ہوئی، صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ قطب شاہی عہد کے مصنف میں شاعر بھی تھے۔ کچھ کلام ہم دست ہوا ہے۔ اس زمانے میں عام طور سے دکھنی شاعری کا دور دورہ تھا۔ نثر کی جانب کوئی توجہ نہیں کرتا تھا، آپ نے نثر میں احکام الصلوٰۃ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کردی اگرچہ نام کے لحاظ سے یہ صرف نماز کے متعلق معلوم ہوتی ہے، مگر درحقیقت مختصر فقہ حنفی ہے، دکن میں اردو میں ہم نے اس کا ذکر کردیا ہے۔

آغاز:-

"اول کلمہ طیب پہلا کلمہ بولتا ہوں ہیں۔ پاکی کا۔ کا ہے کی پاکی ایمان کی کفرتی۔ شرکتی۔ لا الٰہ الا اللہ نیں کوئی معبود برحق الا اللہ مگر اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے۔ محمد رسول اللہ محمد رسول خدا کے برحق ہے۔ دویم کلمہ شہادت۔ دوسرا کلمہ بولتا ہوں میں شہادت کا یعنی گواہی دیتا ہوں اس خدائے تعالیٰ کی یک پچھے پر ہے۔"

یہ کتاب حنفی فقہ پر مشتمل ہے۔ اگرچہ احکام الصلوٰۃ نام ہے مگر نماز کے ساتھ روزہ، زکوٰۃ، حج کا بیان بھی ہے۔ البتہ نماز کے مسائل زیادہ لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اگر کوئی روزہ دار قصد سوں جان بوجھ کر کھاوے گا پیوے گا یا صحبت کرے گا بولتے ہیں کہ یک روزہ واسطے دو مہینے کے روزہ بھی رکھنا یا بردہ آزاد کرنا یا تین بیس مسلمان کوں کھانا کھلانا اسی قضا ہور کفارت بولتے ہیں۔"

واللہ اعلم الصواب "

(۸۳) تحفۃ النصائح

نمبر مواعظ (۱۰۷) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۶۰) سطر (۱۹) حاشیہ (۹) خط ثلث ۔ مصنف رازی

تاریخ تصنیف ۱۰۹۵ھ

رازی کے صحیح نام کی توثیق نہیں ہوئی، ممکن ہے قطب الدین نام ہو، کیونکہ بعض اشعار میں قطب رازی آیا ہے، بعض اصحاب نے رازی کو عادل شاہی شعراء میں شامل کیا ہے، مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے، بلکہ میں قطب شاہی شعراء میں شامل کرتا ہوں، رازی کے مرشد شاہ ابوالحسن تھے، جن کے ایما پر اس نے تحفۃ النصائح کا (جو فارسی میں اور شاہ راجو کی تصنیف تھی) ترجمہ کیا ہے، شاہ راجو بھی گولکنڈہ میں تھے۔

شاہ ابوالحسن جو خاموش کے لقب سے موسوم تھے اور ۱۰۹۵ھ میں بقید حیات تھے اور گولکنڈہ سے تعلق رکھتے ہیں شاہ ابوالحسن خاموش کا تذکرہ عبدالجبار ملکاپوری نے تذکرۂ اولیائے دکن میں کیا ہے (جلد اول ص۹۲)

افسوس ہے رازی کے حالات نہیں ملتے اور ان کی یہ مثنوی بھی روشنی نہیں ڈالتی۔ معلوم ہوتا ہے یہ کتاب دکن میں خاص مقبول تھی کیونکہ اس کے متعدد قلمی نسخوں کا پتہ چلا ہے۔ بعض نسخوں میں رازی کے بجائے "راضی" تخلص درج ہے، مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ تخلص "رازی" صحیح ہے۔

آغاز:۔

بولوں صفت میں بے گنت	اس خالق جن و بشر
تر دھار کر آسماں رکھا	تارے سورج چندا قمر
دیتا بزرگی عرش کوں	پنکھے اوڑلے یک پانی تی

اس مثنوی میں اول حمد و نعت ہے اس کے بعد شیخ الاسلام محمود کی مدح ہے، پھر شاہ راجو کی توصیف ہے اس کے بعد اس کو چند عنوان پر منقسم کیا ہے بعض ابواب درج ذیل ہیں:۔

(۱) توحید باری تعالیٰ (۲) ایمان و عقائد (۳) عقائد اسلام (۴) فضیلت علم (۵) نماز (۶) روزہ (۷) فضیلت تلاوت قرآن مجید (۸) کسب و قناعت (۹) نکاح (۱۰) آداب کھانا (۱۱) آداب پانی (۱۲) آداب لباس (۱۳) سود (۱۴) بادشاہ کی صحبت (۱۵) حسد (۱۶) قرض (۱۷) توبہ (۱۸) صبر۔ اس طرح سے ۲۵ عنوان ہیں۔ دراصل یہ فارسی تحفۃ النصائح کا جو شاہ راجو حسینی کی تصنیف ہے ترجمہ ہے۔

فارسی سے ترجمہ کرنے، مصنف کا تخلص، سبب ترجمہ کے اشعار حسب ذیل ہیں:۔

تحفہ اصل ہے فارسی	ترجمہ سب دکھنی ہوا
صاحب سو دنیا دین کے	شاہ بو الحسن فرمائے پر
بندیاں میں سب کمترا ہے	راضی تخلص قطب کا
تحفہ کیا دکھنی زبان	شاہ کی رضا لے سیں دھر

اختتام:۔ جس میں تاریخ تصنیف کا شعر بھی ہے۔

بندہ تو سب پر عیب ہے	جو شاہ بخشے عیب سوں

بندہ نوازی شاہ سوں — اوعیب ہو سب پاک تر
ہجرت تھے دس سو سال پر — چالیس پر بھی پانچ تھے
تب یو مرتب سب ہوا — تحفہ سو دکھنی نامور

یہ کتاب شائع نہیں ہوئی کتب خانہ دفتر دیوانی (ریکارڈ آفس) میں ایک نسخہ ہے اور ادارۂ ادبیات اُردو میں بھی ایک نسخہ ہے (نمبر ۲۳۸) نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں ایک نسخہ ہے۔ جامعہ عثمانیہ میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

(۸۴) ترجمہ تحفۃ النصائح دوسرا نسخہ

نمبر مواعظ ۵۰۹ سائز (۵×۸) صفحہ (۱۴۳) سطر (۱۳) خط ثلث

ناقص الآخر ہے۔

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت — اس خالق جن و بشر
نردھار کر اسماں رکھے — تارے سورج چندا قمر
دی یوں بزرگی عرش کوں — پنکھے اوڑے یک پائے تے

اختتام:-

پاکاں اسے مقبول کر — راکھیں سو تیتیں پر
الفت یتی دے خلق کوں — جو اس ... کچھ نا لکیں
دیکھیں اسے جن آدمیاں — راکھیں اپس تعویذ کر

اس کے بعد مناجات اور خاتمہ کے (۲۸) شعر اس نسخے میں درج نہیں ہیں۔

(۸۵) تحفۂ رازی تیسرا نسخہ

نمبر (مجامع ۱۷۳) سائز (۵×۹) صفحہ (۶۶) سطر (۱۴)
خط نستعلیق - کتابت ۱۲۳۳ھ ...

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اس خالق جن و بشر
نردھار کر آسمان رکھیا سورج ستارے ہور چند قمر
دیتا بزرگی عرش کوں اڑے یک پایے تے
جو برق برساں چار سو ان پر بڑاں پایہ دگر

اشعار کی تعداد مصنف کا تخلص اور سنہ تصنیف

بیتاں کہیا سب سات سو بھی چار بیس ہور چھ ادک
چالیس پر سے پانچ ہے بابان توں گن لے گیان دھر
سب سات سو پانچ ہور نود ہجرت نبی کے سال تھے
دسواں ربیع آخر اتفاقا تھے ضحیٰ دن تھا قمر
تحفہ ہے اصل یہ فارسی سب ترجمہ دکنی کیا
صاحب سو دنیا دیں کے شاہ ابوالحسن فرمائے پر
ہندیاں سب کمتر ہے رازی تخلص قطب کا
تحفہ کہا دکھنی زباں شہ کے رضائے سیں دھر
..... سو سال چالیس پر سے پانچ
تب یو مرتب سب ہوا تحفہ سو دکھنی نامور
شاہ ابوالحسن ہے بندہ یک کاتب مراجی معتقد
امید دھر تحفہ لکھا شائع ہوئی روز حشر

ترقیمہ:-

ایں کاتب سید یٰسین حسینی القادری در ۱۲۳۳ھ

(۸۶) تحفہ چوتھا نسخہ

نمبر (شاملات ۴۶) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۱۳۶) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اس خالق جن و بشر
نردھار کر اسمان سورج ستارے ہور چندر
دی یوں بزرگی عرش کوں پنکھی اڈیک پرے یہ تھے
جوں بیس برساں چار سوان پری برآں پابہ دگر
جنت پہ پیدا کیا ہیہات درانزی یوں مری
ساتوں طبق اسمان زمیں تس پیں جل قبہ سپر

اس نسخے سے مصنف کا نام "رازی" واضح ہوتا ہے اور تحفہ فارسی سے شاہ ابوالحسن کے حکم سے ترجمہ کرنے کی صراحت۔

تحفہ اصل یہ فارسی سب ترجمہ دکھنی ہوا
صاحب سو دنیا دیں کی شاہ بوالحسن فرمانے پہ
بندیاں میں سب کمترا ہے رازی تخلص قطب کا
تحفہ کہا دکھنی زباں شہ کی رضا لے سیں ہر

اختتام:-

ہجرۃ نبی دس سو سال ہور چالیس پرتے پانچ تھے
تب یہ مرتب سب ہوا تحفہ سو دکھنی نام در
شاہ بوالحسن کا بندہ یک کاتب مراجی معتقد
امید دھر تحفہ لکھیا شافع ہو دھن روز حشر

ترقیمہ:-

تمت تمام شد ایں کتاب تحفہ در ماہ جمادی الاول روز دو شنبہ کاتب الحروف محمد قاسم۔
ایں کتاب نقل شد تاریخ ۲۴ شعبان از رقمہ کاتب حافظ محمد احمد۔ . . . .

(۸۷) تحفہ پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۰۸ جدید) سائز (۸ × ½۵ انچ) تعداد صفحات (۱۲۸) تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق۔ . . .

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اس خالق جن و بشر
نردھار کر اسمان رکھیا چندا سورج تارے قمر

اختتام:-

ہجرت سوں دس سو سال ہور چالیس پر بھی پانچ تھے
تب یو مرتب ہوا سب ہوا تحفہ سو دکھنی نام در

ہر کہ خواند دعا طمع دارم + زانکہ من بندہ گنہگارم

(۸۸) تحفہ چھٹا نسخہ

نمبر کتاب (۱۰۱۸ جدید) سائز ½۷ × ½۵ انچ) تعداد صفحات (۹۸) تعداد سطور (۱۵) خط طبی۔ . . . .

آغاز :-

بولوں صفت میں بے گنت + اس خالق جن و بشر
نردھار کر اسمان رکھیا + تارے سورج چندر قمر

اس میں پہلے حمد و نعت ہے بعد ازاں شیخ محمود نصیر الحق والدین کی مدح ہے۔ اس میں جو ابواب کے عنوانات ہیں وہ پند و نصائح و اخلاق و عقاید سے متعلق ہیں۔

بولے بھی یوں یوسف گدا + چند میں کیتاں باتاں بھل

تحفہ اصل یو فارسی + سب ترجمہ دکھنی کیا
صاحب سو دنیا و دین کے + شہ بوالحسن فرمانے پر
بندیاں میں سب کمتر بندا + رازی تخلص قطب کا
تحفہ کیا دکھنی زباں + شہ کی رضا کے سبب دھر
بندا تو سن پر عیب ہے + جو شاہ بخشے عیب کوں
بندا نوازی سوں . . + او عیب ہوئے سب ہنر
ہجرت تھی دس سو سال ایک + ہور چالیس بھی پانچ تھے

اختتام :-

تب یو مرتب سب ہوا + تحفہ سو دکھنی نامور

یہ نسخہ قدیم لکھا ہوا ہے غالباً عہد مؤلف کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ابتدائی اور آخری ایک ایک صفحہ جدید الخط ہے۔

ترقیمہ :-

تمت تمام شد۔ خط عاجز شیخ جمال۔ مالک ابراہیم خاں۔
(یہ عبارت آخری جدید الخط صفحہ پر تحریر ہے)

(۸۹) تحفہ ۔ ترجمہ تحفۃ النصائح ساتواں نسخہ

نمبر کتاب (۵ ۲۲۵ جدید) سائز ۵ ½ × ۵ ½ انچ تعداد صفحات (۱۱۵) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ معمولی۔

آغاز :-

بولوں صفت میں بے گنت اوس خالق جن و بشر
نردھار کر اسمان رکھیا سورج ستارے ہور قمر
دیتا بزرگی عرش کوں نکھی اوری بچھائے تھے
جوں بیس برسان چہار سو ایری بزاں پائے دگر

اختتام :-

بندیاں میں سب کمتر اہے رازی تخلص قطب کا
تحفہ کیا دکھنی زباں شہ کی رضا کے سبب دھر
بندہ یو سب پر عیب ہے جیوں شاہ بخشے عیب کوں
بندہ نوازی شاہ سوں وو عیب ہوئے سب ہنر
ہجرت تھی دس سو سال ہو چالیس بھی پانچ تھی
تب یہ مرتب سب ہوا تحفہ سو دکھنی نامور

(۹۰) رسالہ فقہ ہندی

نمبر (فقہ حنفی ۲۸۹) سائز (۸×۲) صفحہ (۲۶) سطر (۱۱) خط ثلث ۔ مصنف عبدو ۔ تاریخ تصنیف ۱۰۶۳ھ

مصنف کے متعلق کتاب سے کوئی معلومات حاصل نہیں ہوتے

صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد میں یہ نسخہ لکھا گیا ہے، اور غالباً ان کا نام محمد امین تھا، کیونکہ نیف مصرعہ میں عبدو امین کی صراحت کی گئی ہے، امین تخلص کے شعرا گولکنڈہ اور گجرات دونوں جگہ اسی عہد میں موجود تھے بہ تیقن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کس کی تصنیف ہے، میرا قیاس یہ ہے کہ گجرات کے امین عبدو کی تصنیف ہے، ڈاکٹر زور اور سروری صاحب نے بھی اپنی کتابوں میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے، اور انھوں نے بھی بہ تیقن اس کے متعلق کوئی صراحت نہیں کی ہے۔

آغاز:-

حمد ثنا سب رب کوں خالق کل جہاں
لائق حمد ثنا کے اور نہ کوئی جہاں
علم شریعت نا لگی بھیجا پاک رسولؐ
جو کچھ بھیجا رب نے سب کیا قبول
یارب اپنی کرم سوں بے حد بھیج درود
نبی محمدؐ مصطفےٰ الرسول ہو خوشنود

مصنف کے نام وغیرہ کی صراحت:-

کتنے مسئلے دین کے عبدو کہے امین
فقہ ہندوی زبان پر بوجھو کرو یقین
مطلب مسئلہ بوجھنا جو کچھ ہوئی زبان
عربی، ترکی، فارسی ہندوی یا افغان

اس میں مختلف عنوان کے تحت فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں چند عنوان یہاں درج کئے جاتے ہیں، علم توحید بیان، اسلام، باب الطہارت، وضو، مستحب و نوافل وضو، مکروہات، نواقض وضو، غسل، موجبات غسل، آب مطلق آب مقید، آب چاہ، تیمم، حیض نفاس، مسح وغیرہ روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ امور درج ہیں۔

اختتام:-

کچھ آدے نظر میں پر ۔۔ ۔۔ دعا
اور تکبیر تہلیل کہہ جو ہے امر خدا
فقہ ہندی و مومناں آتو زبان پر یاد
مسئلہ آدے دین کا سول نہ ہوے فساد
سنہ ہزار چو ہتر بیچ رمضان تمام
اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوے نظام

اس کتاب کا ایک نسخہ جامعہ عثمانیہ (سروری ص ۲۵) میں موجود ہے اور ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے (زور ص ۲۶) اور کتب خانہ سالار جنگ میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

(۹۱) کتاب الفقہ ہندی دوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۲۲-۱) سائز (۱۲×۸) صفحات (۴۱) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف عبدو۔
تاریخ تصنیف ۱۰۷۴ھ۔ کتابت ندارد۔

آغاز:-

حمد و ثنا سب رب کوں خالق کل جہاں
لائق حمد ثنا کے اور نہ کوئی جان
علم شریعت نال دے بھیجا پاک رسولؐ
جو کچھ بھیجا رب نے سب ہم کیا قبول

اختتام:-

فقہ ہندی کوں مومناں آنو زبان پر یاد
مسئلہ آوے دین کے سول نہ ہوے فساد

سنہ ہزار چہتر میں بیچ رمضان تمام
اورنگ شاہ کے عہد میں نسخہ ہوا انظام

معلوم ہوتا ہے کتابت کی غلطی سے سنہ تصنیف کے شعر میں بجائے چوہتر کے چہتر لکھا گیا ہے۔

اصل کتاب کے قبل چند نقوش تعویذ او ادعیہ وغیرہ ہیں۔

(۹۲) فقہ ہندی تیسرا نسخہ

نمبر (جدید ۲۳۳) سائز (۸×۵) صفحہ (۷۶) سطر (۹ تا ۱۲)
خط ثلث۔ کتابت ۱۱۳۶ھ

آغاز:-

حمد و ثنا سب رب کوں خالق کل جہان
لائق حمد و ثنا کے اور نہ کوئی جان
علم شریعت تالکی بھیجا پاک رسولؐ
جو کچھ بھیجا رب نے سب ہم کیا قبول
یارب اپنی کرم سوں بے حد بھیج درود

اختتام:- نبی محمد مصطفےٰؐ تسوں ہو خشنود
اور تکبیر تہلیل کہہ جو ہے امر رسولؐ
یہ سب باتیں مومناں یو جو کرو قبول
فقہ ہندی کوں مومناں انو زبان پر زیاد
مسئلہ آوے دین کا سول نا ہوے فساد

سنہ ہزار چہتر میں بیچ رمضان تمام
اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوا انظام

ترقیمہ:-

این نسخہ متروکہ فقہ ہندی بید فقیر کثیر التقصیر امیدوار فضل رب قدیر کمال الدین بتاریخ یازدہم شہر محرم الحرام ۱۱۳۶ھ بوقت چاشت انجام یافت۔

اس کتاب کا سنہ تصنیف ۱۰۷۲ھ اور ۱۰۷۶ھ دونوں پائے جاتے ہیں، کتب خانہ ہذ کے دو نسخوں میں (۱۰۷۶) درج ہے اور ایک نسخے میں (۱۰۷۲) ہے۔ کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو کے نسخے میں ۱۰۷۲ھ درج ہے، جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں جو نسخہ ہے اس میں سنہ تصنیف کا شعر درج نہیں ہے۔

سروری صاحب نے بکراں صاحب کے ایک نسخے کا تذکرہ کیا ہے اور اس میں بھی ۱۰۷۲ھ ہونے کی صراحت کی ہے۔

(۹۳) رسالہ فقہ شافعی

نمبر (فقہ حنفی ۱۱۰۳) سائز (۸×۴) صفحہ (۵۸) سطر (۱۱)
خط نسخ۔ اعراب بھی ہیں۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ کتابت ۱۱۰۰ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔ چونکہ کوکن، درکاٹ، یعنی سواحل کرناٹک اور ملیبار میں شافعی علماء کا قیام تھا اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس طرف کے کسی عالم نے یہ تصنیف کی ہے، راقم الحروف کا خاندان صدیوں سے بیجاپور اور ارکاٹ میں قیام پذیر رہا ہے اور بیسیوں اصحاب نے

سیکڑوں تصانیف فرائی ہیں اور شافعی مذہب کے پیرو رہے ہیں لیکن یہ رسالہ ہمارے خاندان کے کسی فرد کی تصنیف نہیں ہے۔

آغاز :-

"اگر تجے پوچھیں گے جو ایمان کیا ہے بول ایمان اقرار کرنا زباں سوں ہور سچ ماننا دل سوں جو خدا ایک ہے اس کے غیر دُسرا خدا نیں ہور فرشتے آدمی، پریاں حیوانات ہور اس کے غیر سب خدا کے پیدایش ہیں، ہور شافعی کے نزدیک عمل کرنا شریعت کے حکم پو ہے۔"

یہ شافعی فقہ کا رسالہ ہے اس میں ایمان، طہارت نجاست، وضو، غسل، نماز، قبلہ، نماز کے اقسام، فرض، سنت نماز تراویح، نماز کے باطل ہونے کے اسباب اور عقد وغیرہ احکام بطور سوال جواب بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

"جیسا حائضہ یا نفاس ہو تو افطار کرے ہور قضا کرے اگر چاہے گا تو پے در پے رکھے یا متفرق رکھے۔"

ترقیمہ :-

بہجت علی . . . برنار ملازم نواب صاحب در حصار پاکار اسلام گڑھ عرف راہیری شعبان المکرم ۱۲۱۱ھ تحریر یافت۔

حیدرآباد کے کسی اور کتب خانے میں اس کا کوئی نسخہ نہیں ہے۔

(۹۴) احکام الصلوٰۃ (کفایت الاسلام)

نمبر (فقہ حنفی ۲۹۲) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۲۲) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ شاہ ملک۔ تاریخ تصنیف ۱۰۹۷ھ
کتابت ۱۲۴۶ھ۔

شاہ ملک بیجاپور کے مشہور شاعر ہیں جو علی عادل شاہ ثانی کے عہد میں موجود تھے[1] انھوں نے اپنے زمانے کے رواج کے مطابق کوئی عشقیہ مثنوی نہیں لکھی بلکہ "فقہ" کے احکام نظم میں سمجھائے ہیں، دکن میں اردو اور یورپ میں دکنی مخطوطات میں ان کا ذکر کر دیا گیا ہے، اردو شہ پارہ میں ڈاکٹر زور[2] نے بھی شاہ ملک کو متعارف کیا ہے۔ اس کتاب کا دوسرا نام احکام صلوٰۃ بھی ہے۔

آغاز :-

الٰہی دے توفیق انسان کوں
جو بندگی کرے تیری دل جان سوں۔
تو پیدا کیا محض بندگی کتیں
سو او چھوڑ پکڑتے ہیں گندگی کتیں
بندے ہیں تو بندگی میں اچھے سدا
اگرچہ تو لکھ اچھے بادشا

اس مثنوی میں حمد و نعت منقبت چاریار، سبب تالیف کے بعد ارکان ایمان، احکام نماز، فرائض شریعت واجبات شریعت احکام شریعت، وضو، غسل، حیض، نفاس، مسح موزہ ارکان نماز، سجدہ سہو وغیرہ کا بیان ہے۔ سبب تالیف میں بیان کیا گیا ہے مسلمان کو تربیت

احکام پر چلنا فرض ہے اس لیے دکھنی زبان میں یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔

سکت سنے بے گر زیا تو آ تنا ستے
کیا ہوں یو مسلیان کو دکھنی ستے

اختتام:-

سو یو شین الف ہے و میم لام کاف
ترس کوں سو دکھنی میں بولیا ہے صاف
سنہ یک ہزار و ستر پو سات
کیا تھا اوسی سال میں یو کتاب
دو سو پہ یکبتر ہیں بیتاں شمار
نظر دھر۔۔۔ کئے خوب اے شہریار
نظم بہوت نادر عجب خوب ہے
فقہ کے کتابان میں اپروپ ہے
جو دیکھے سو اوسکوں پڑھے فاتحہ
کرے نیک اوس کا خدا خاتمہ

اس کتاب کا نام شریعت نامہ، احکام الصلواۃ اور کفایت الاسلام بھی ہے۔

ترقیمہ:-

ایں رسالہ کفایت الاسلام من تصنیف شاہ ملک بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۲۸ھ برائے خواندن نوشتہ شد۔

اس کتاب کا ایک نسخہ اسی نام کا ادارۂ ادبیات اُردو میں موجود ہے (زور ص ۱۶۲) مگر ادارہ کا نسخہ نامکمل ہے مصنف کے تخلص اور تصنیف کا سنہ نہیں ہے اس لیے زور صاحب نے اس کو قبل سنہ ۱۲ کی تصنیف قرار دیا ہے۔ در اصل یہ شاہ ملک بیجاپوری کی احکام صلوٰۃ ہی ہے اس کا دوسرا نام کفایت الاسلام ہے جیسا کہ کتب خانہ آصفیہ کے اس نسخے سے واضح ہے۔

احکام صلوٰۃ کا ایک نسخہ جامعہ عثمانیہ کے کتب خانے میں بھی موجود ہے (سروری ص ۲۳) کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے پانچ قلمی نسخے موجود ہیں۔

(۹۵) احکام الصلواۃ دوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۷۷، ۱۰) سائز (۷×۵) صفحہ (۱۳۲) سطر (۹ تا ۱۱) خط شکستہ۔

آغاز:-

الٰہی دے توفیق انسان کوں
جو بندگی کرے تیری دل جان سوں
تو پیدا کیا محض بندگی کتیں
لے۔۔۔ اوچھوڑ پکڑے ہیں گندگی کتیں

اختتام:-

سنہ یکہزار ہور ستر پو ست
لکھیا تھا اوسی سال میں یو نکات
اگر اوسے سو بیتاں زیادہ چہار
تو کوشش کیے دل بجا کو کریا دہار

ترقیمہ:-

ایں کتاب مختصر بتاریخ سیوم شہر ذی قعدہ روز شنبہ بوقت چاشت۔

(۹۶) شریعت نامہ یا احکام الصلوٰۃ تیسر النسخہ

نمبر کتاب (۲۹۲) ۳ جدید، سائز (۸×۵½) انچ، تعداد صفحات (۲۰)، تعداد سطور (۱۲-۱۵) فی صفحہ، خط نسخ معمولی۔

آغاز:-

خدایا مسلماں ساریاں کے تئیں
کرم کر لطف سوں بھی ناریاں کتیں
محمّد کے صدقہ سوں اے کردگار
توں جیتے کیا دو جہاں برقرار

یہ مختصر مثنوی مسائل فقہ کے بیان میں ہے۔ ابتدا سے ناقص ہے۔ آخر کے اشعار سے مصنف کا نام اور سنہ تالیف ظاہر ہوتا ہے۔

اختتام:-

سو دیکھ شین الف ہور میم لام کاف
(ذات ملک)
فرس کوں لے دکھنی میں کیتا ہوں صاف
سنہ یکہزار ہور ستر پر سات
کیا تھا اوسی سال میں یو نکات
اڑتی سو اوپر تین بیتیاں ہیں سب
توں کوشش تے دل بھا کے کر یاد سب

(۹۷) کنز المومنین

نمبر فقہ حنفی (۱۰۸)، سائز (۸×۱۲)، صفحہ (۵۱۹)، سطر (۱۹)، خط نستعلیق شکستہ۔ مصنف عابد شاہ۔ تاریخ تصنیف قبل

عابد شاہ گولکنڈہ کے قطب شاہی دور کے صوفی بزرگ ہیں جو شاہ راجو[1] کے مرید اور خلیفہ تھے، یہ شاہ راجو وہی بزرگ ہیں جن کا مرید ابو الحسن تانا شاہ بھی تھا۔

عابد شاہ شاعر بھی تھے اور نثر نگار بھی۔ اس نثر کی کتاب کے علاوہ آپ کی ایک کتاب گلزار السالکین بھی ہے جو منظوم ہے، عابد شاہ نہ صرف ایک شاعر اور صوفی تھے بلکہ اپنے وقت کے ایک عالم متبحر بھی تھے، کنز المومنین کی ترتیب کے لیے آپ نے (۱۵۳) کتابوں سے مدد لی ہے، اس کا تذکرہ بھی فرمایا ہے۔

افسوس ہے کہ عابد شاہ کے حالات کسی تاریخ یا تذکرہ میں درج نہیں ہیں، ہم کو یہ نہیں معلوم کہ آپ کا انتقال کس سنہ میں ہوا۔

آغاز:-

" الحمد للہ رب العالمین یعنی سراتا ہور تعریف کرنا سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کوں کہ پیدا کیا ہے تمام خلقت کوں، بعدہٗ اے عزیزا اس کتاب کا نام کنز المومنین رکھا ہوں اس کے معنی مومن کا خزانہ ہے ا ہور اس کتاب کے بنانے والے کا نام فقیر الحقیر خدام عابد شاہ حسنی الحسینی قدس سرہٗ العزیز۔ اس کتاب کو

---

[1] اس نسخہ میں کاتب نے ایک نہایت سہو متردد کی کردی ہے، دوسرے نسخے سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

دکھنی ہے کرکر ہلکا نکو سمجو اسے بڑے بڑے فقہ سے مسئلہ کرکر تھوڑا تھوڑا اپن فتوی کے مسئلہ لیا، ضعیف مسئلہ نیں لیا، ہور جواب سوال طرح طرح سیں لایا ہوں ۔"

یہ فقہ کی ایک مفصل کتاب ہے جس کو مصنف نے (۱۵۳) کتابوں سے مدد لے کر مرتب کیا ہے۔ اپنے ماخذوں کے ناموں کی بھی صراحت کر دی ہے۔ (۱۵۳) کتابوں کے نامو ں کی صراحت کے بعد حسب ذیل عبارت بھی لکھی ہے۔

"یہ کتاباں نا ہو کر کتنے کتاباں ہیں سب سے تھوڑا تھوڑا مسئلہ لیا، اکام چلانے کو اتنا بس ہے ۔"

مؤلف نے اس میں دوسری فقہ کی کتابوں کی طرح صرف مسائل فقہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس مسئلہ کے متعلق احادیث بھی لکھے ہیں، اس لیے اس فقہ کی کتاب کو فقہ کے ساتھ اصول فقہ بھی کہہ سکتے ہیں، ہر مسئلے کے متعلق سوال کیا ہے اور پھر اس کا جواب مفصل دیا گیا ہے۔

اولاً علم حاصل کرنے اور ایمان کے احکام درج کئے ہیں جو احادیث ان امور کے متعلق ہیں ان کو قلمبند کیا ہے۔ اس میں فقہ کے ساتھ عقائد کا تذکرہ بھی آ گیا ہے، شریعت کے متعلق وضاحت سے صراحت کی ہے اور قرآن مجید اور احادیث سے استدلال کیا ہے۔ خلفائے راشدین کا مختصر حال قلمبند کیا ہے، اس کے بعد "ایمان" کا عنوان ہے۔ ایمان کی وضاحت کے بعد نماز، روزہ، زکواۃ و حج کے تمام مسائل لکھے ہیں ان کے علاوہ ذبح، حرام، حلال، جرم اور اس کی سزا وغیرہ مسائل بھی درج ہیں یعنی اس میں فقہ کے دوسری قسم کے مسائل جو "تعزرات" کے تحت آتے ہیں ان کو بھی بیان کیا ہے۔

اختتام :-

"اسی طرح ایک نے کسی عورت کوں امساک کیا یعنی پکڑا ہور دوسرے نے آکر صحبت کیا تو صحبت کرنے والے پر حد مارنا ہور پکڑنے والے کوں کچھ نہیں کرنا، مشکات المصابیح کا شارح کہتا ہے کہ چھپا نا رہے کہ تم پر یہ بات کہ یہ پکڑا ای اعانت ہے تو دوسری حدیث میں اعانت کے واسطے قتل کرنا مگر شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہوا ہووے"

اس کتاب کے پہلے صفحہ پر شاہ صاحب کی تیار کی ہوئی مسجد کی مکرر تعمیر ہونے کا قطعہ تاریخی درج ہے، جو ۱۳۰۳ھ میں ہوئی ہے۔ کتاب پر ایک مہر سید اسحاق ولد سید اشرف غازی ۱۳۰۳ھ ثبت ہے، متولی مسجد سید محمود بن سید اشرف غازی نے قطعہ تاریخی کے ساتھ اپنا نام درج کیا ہے۔

ایں چاہ و مسجد ست ازاں معدقاں
چوں مسجد الحرام و چہ زمزم اندراں
از بندشش نظام چہ کہنہ شد جواں
شاہا بدور عدل تو آسودہ شد جہاں
تاریخ چاہ گفت منور گہر فشاں
پاکیزہ چاہ بہر وضوئے مصلیاں
۱۳۰۳

تاریخ اتمام چاہ :-

ایں چشمہ تا بچشم قبول نظام شد
آئینہ سکندر و جمشید جام شد
تعمیر او بہ ماہ محرم تمام شد
تاریخ گفت پیر خرد فیض عام شد
۱۳۰۵

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۹۸) کنز المومنین، دوسرا نسخہ

نمبر فقہ حنفی ۱۰۰۳، سائز (۱۱×۲۲)، صفحہ (۳۰۰)، سطر (۱۵) خط نسخ۔ کتابت ۱۲۳۹ھ۔

اس نسخہ میں دیباچہ مکمل ہے جو عبارت حذف نہیں ہوئی ہے اس میں اپنے مرشد کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

آغاز:-

"سرانا ہور تعریف کرنا سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کوں الخ۔۔۔ عابد شاہ ہور میرے پیر[1] کا نام حضرت یوسف روحانی عرف شاہ راجو حسنی الحسینی قدس اللہ سرہ العزیز بعدہ اے عزیزاں اس کتاب کوں دکھنی ہے کر کر بانچو۔"

اختتام:-

"ہور سنک بازی خدا راضی کہنا کفر ہے ہور ننگے مر انماز روزہ۔۔۔۔۔ خدا کے بیٹے میں بولنا کفر ہے ہور قرآن راگ سیں پڑنا کلمہ کفر ہے۔"

ترقیمہ:-

کتبہ فقیر حقیر گنہگار۔۔۔ سنہ ۱۲۳۹ھ

اس کتاب میں کسی شاعر تراب کی ایک غزل بھی ہے اس کے نو شعر میں مطلع اور مقطع درج کیا جاتا ہے۔

[1] پہلے نسخہ میں (ہور میرے پیر کا نام حضرت یوسف روحانی عرف راجو حسنی الحسینی) یہ عبارت متروک ہوئی ہے۔

دین کون لے ہات دل کا شمع سجن کو دھونڈتے چلے چلی جی
سجن بجلی نظر میں کر کر ہر ایک کوں پوچھے گلی گلی جی
اتا اشارت سوں بولتے ہیں سگل محباں تراب کتیاں
قبر سوں اپنے اوٹھا بھی کہتا بروز محشر علی علی جی

(۹۹) خاص الفقہ

نمبر فقہ حنفی (۱۰۴۳)، سائز (۸×۵)، صفحہ (۴۲)، سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف حاجی محمد رفیقی فتاحی۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۱۰۰ھ

محمد رفیقی نام اور فتاحی تخلص۔ قطب شاہی دور کا شاعر ہے بعض دوسرے شعرا کی طرح اس کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ان کے حسب ذیل کتابیں اب تک دستیاب ہوئی ہیں۔

(۱) خاص الفقہ (۲) مفید الیقین (۳) شعب ایمان۔

مفید الیقین کی تصنیف ۱۰۹۰ھ اور شعب ایمان کی تصنیف ۱۱۰۳ھ میں ہوئی ہے، خاص الفقہ کا سنہ تصنیف ظاہر نہیں کیا۔

ان تصانیف سے پایا جاتا ہے کہ وہ فتح گولکنڈہ کے بعد بھی عرصہ تک زندہ رہے، اور اپنا تخلص کبھی رفیقی اور کبھی فتاحی استعمال کرتے تھے چنانچہ صدر الذکر کتابوں کے اشعار سے اس کی جو توثیق ہوتی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

محمد رفیقی ناوں اپنا دھریا ہوں
سو فتاحی تخلص اب کیا ہوں

سو شعب ایمان رفیقی اس کا کیا نام
تو کیا آخرت کے سب انجام

سو فتاحی کر سجھایا تمام
قیامت کے سردار پر کر سلام

کیا خوش بیاں معجزا یوں تمام
فتاحی محمد نبی کا غلام

مفید الیقین کا نام مولود نامہ بھی ہے۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مختصر حالات اور معراج کا حال درج ہے شب ایمان، مناظرہ کے فن میں ہے یہ دو کتابیں سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہیں۔

اس تفصیل کے بعد اب زیر بحث مخطوطہ کی صراحت ملاحظہ ہو۔

آغاز:-

کہ نت حمد رب کوں سزاوار ہے
حکمت کا جو پیدا کرنہار ہے
دمادم ہزاراں ثنا، حمد نام
یو مقروب مخلوق ہیں سب مدام
بھی آتیج صلوات پر شاہ پر
جو احمد نبی ہیں جو خیر البشر

یہ ایک حنفی فقہ کا رسالہ ہے اس میں ایمان، کلمۂ شہادت، فرض ایمان، ایمان کے شرط، اصل توحید، وضو، غسل، تیمم، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج کا بیان ہے عبادات کے امور نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔

حمد کی تمہید میں ہی مصنف نے اپنے نام اور کتاب کے نام کی صراحت کردی ہے۔

درود ہور ثنا کے پچیس بولیا
فقہ کے کیتے بند سب کھولیا
محمد فتاحی کیا یوں کتاب
کہ ہر یک کوں معلوم ہوتا شتاب
کہ دکھنی زباں سوں یو بولیا ہوں میں
علم دین کے بند کھولیا ہوں میں
کہ خاص الفقہ نام اس کا توں جان
سو نعمان کے ہے پاک مذہب میں مان

اختتام:-

کیا ختم توفیق کے ہات سوں
سنواریا پیچھے کچھ صلوات سوں
سو صلواۃ ہزاراں محمد پہ ہیں
کہ دو جگ میں شافع رسولاں کے تیں
کیا رفتی حمد پروردگار
او فتاحی کر شکر ہزاراں ہزار

ترقیمہ:-

"نوشتہ بماند بخطے فقیر کہ اسم غریب شاہ عاجز حقیر تمت تمام شد در ماہ رمضان بست یکم روز دوشنبہ بوقت ظہر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی کتاب کے آغاز کے پہلے بطور عنوان یہ عبارت درج ہے۔

ایں کتاب دکھنی بر مذہب امام اعظم تصنیف حاجی محمد فتحی

(۱۰۰) ہدایت نامہ ہندی یا ہدایات ہندی

نمبر (فقہ حنفی ۸۲۷) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲۸) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف۔ شیخ داؤد حنیفی۔

مرتب یو نسخہ ہوا بر دوام
بحق محمد علیہ السّلام

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب کے آخر میں عالمگیر کی مدح کی گئی ہے، اس کے بعض شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

یہ دور جہاں دار اورنگ زیب
کہ جس تے ہوا اس زمانے کوں زیب
شہنشاہ عادل اہے در امور
کہ بدعت ضلالت ہوا جس تے دور
دیا حق تعالیٰ تے یوں جس کوں حس
جو دشمن ہوا اس آنگے خوار و خس
دھریا سر پو جو پن شہی کا وہ تاج
دلی ہور دکھن کا ہوا ایک راج
عجب فتح نصرت ہے اس کے سنگات
جو کوئی نیں کیا اس سوں عدوی کی بات
کہ شاہان بھی اوّل ہوے ہیں تو کیا
نہ کوئی زہد و تقویٰ میں اس سر ہوا
اہے اس منے بھی ولی کی صفات
کہ ہو آئے جو موں سوں کاڈے سو بات
بڑا دین اسلام کا کارساز
الٰہی توں کر عمر اس کی دراز

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد کتاب ہدایت ہندی بتاریخ دہم ربیع الثانی روز جمعہ۔ وقت چاشت بادشاہت عطا روساعت مشتری الزام یافت ۱۰۹۶ھ از خط محمد بقا غازی جہاں آبادی"

اس کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اُردو (نذر محمد ۲۵) اور ایک نسخہ جامعہ عثمانیہ اور ایک نسخہ سالار جنگ کے کتب خانے میں ہے، کتب خانہ ہذا میں چار نسخے ہیں۔

(۱۰۱) ہدایت نامہ ہندی دُوسرا نسخہ

نمبر مذہب حنفی ۸۳۸ سائز (۹×۶) صفحہ (۲۵۳) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ ۔ ۔ ۔ کتابت ۱۱۹۳ھ
یہ مکمل نسخہ ہے۔

آغاز:-

اوّل پاک ہادی کا لے ناؤں میں
ہدایت او سی پاک تے پاؤں میں
بھی احمد نبی کے رسالت پو آ
گوا ہو کے کت پاؤں اسلام کا
اتا حق کی توحید سوں کر کلام
محمد پو بولوں صلواۃ و سلام

اختتام:-

اتھے سات تاریخ دن مشتری
یو نسخہ مرتب ہوا خوش تری
مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام
بحق محمد علیہ السّلام

ترقیمہ:-

تمت الکتاب ہدایت ہندی فی التاریخ دہم بروز جمعہ

شہر رمضان المبارک کاتب حافظ چندا صاحب ولد حافظ محمد صاحب عرف معلم سنہ ۱۱۹۲ھ۔

(۱۰۲) ہدایت نامہ ہندی تیسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۱۰۹۱) سائز (۸×۷) صفحہ (۲۷۴) سطر (۱۳)
خط ثلث۔ کتابت سنہ ۱۲۹۳ھ۔

آغاز:-

اول پاک ہادی کا لے ناؤں میں
ہدایت اوس پاک تے پانوں میں

اختتام:-

صدی بارہ میں کا لگیا تھا برس
اسے بیچ باجیا یو دکھنی جرس
دلی کے شہنشاہ کی دہر میں
مبارک دو ذی الحجہ کے شہر میں
اتھی سات تاریخ دن مشتری
یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری
مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

کاتب الحروف کمترین فدوی فقیر حقیر سیفین شاہ ولد مدار شاہ ساکن سکونہ ایں کتاب برائے خواندن برخوردار نیک اختر سعادت مند عثمان خاں ولد محی الدین خاں مقام شکونہ نوشتہ شد۔

بوقت عصر بتاریخ ۱۹ ماہ ذیحجہ بروز پنجشنبہ سنہ ۱۲۹۳ھ م سنہ ۱۲۸۵ف

(۱۰۳) ہدایت الہندی چوتھا نسخہ

نمبر (جدید ۱۹۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۳۲) سطر (۱۲)
خط نستعلیق۔ کتابت سنہ ۱۱۹۰ھ۔

آغاز:-

اول پاک ہادی کا لے ناؤں میں
ہدایت اسی پاک تے پانوں میں
ہی احمد جی کے رسالت پہ آ
گوا ہو کے کت پانوں اسلام کا

تاریخ تصنیف کا شعر

اگیار اسو اس میں بھرے تھے تمام
اسی میں یو تمت کا دیکھا مقام

اختتام:-

دلی کے شہنشاہ کے دہر میں ٭ مبارک دو ذیحجہ کے شہر میں
اتھی سات تاریخ دن مشتری ٭ یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری
مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام ٭ بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

کتبہ فقیر حقیر محمد عاشق بتاریخ یازدہم ماہ ذیحجہ بعد دوشنبہ سنہ ۱۱۹۸ھ بہ جہت برخوردار نیک کردار سعادت اطوار..... میاں محمد شفیع طول عمرہٗ نوشتہ کہ ازیں کتاب عمل بکند تا مسلمانی درست شود۔

اس کتاب میں ضعیفی کی ایک اور مثنوی (۳۹ شعر) کی
ہے، اس کا عنوان حرمت علیکم درج ہے، اس میں یہ بتایا گیا
ہے کن کن عورتوں سے نکاح ناجائز اور حرام ہے، اس مثنوی
کا ابتدائی حصہ اور آغاز کے اشعار درج ہیں۔

آغاز:۔

دھرو یاد قرآن تے یو خبر
کہ چودا زناں دیکھ حرمت اپر
جو حق تے محمد کرے کام میں
خبر یو دیا دین اسلام میں
کہ چودا زنا کے یو نا تے تمام
بیاں کر نکاح ان کا کہنا حرام

اختتام:۔

ضعیفی تو شب روز حق پاس منگ
دنیا میں عمل نیک ہور نیک سنگ

اس مثنوی کے بعد اس کتاب میں ضعیفی کے پانچ غزلیں
درج ہیں، جو اخلاقی مضامین کی حامل ہیں، چند شعر یہاں
درج کئے جاتے ہیں۔

سیو اسد اسبحان کا جیتا ہے لک کر ناچ ہے
بندا یو بانع ہوے پر بندگی میں یک مزاج ہے
امید جینے کا پکڑ کب لک رہے گا عیش میں
جیتا جیا پی ایک دن اس ٹھار سو مرناج ہے
سیج اپنا کیا ہے سو وو اپنے سات آوے گا
کمانے جو کیا ہے یاں سو واں تو نقد پاوے گا

اول ایمان لیا کر توں ضعیفی نیک عملاں کر
تو ہے امید تج اکثر خدا تے خبر پاوے گا
دُنیا کے گود میں جا بیٹھا توں ہو کے لڑکا
ہنگا کیا ہے دل کوں فانی دنیا کی پتر کا
پھر اوڑنا ضعیفی لے دین کی دولائی
دنیا کے تھنڈ کیا کہا کیا تن اکیا مڑکا
دنیا کی توں منزل منی غفلت سوں پڑ کر سوں کو
یو نقد تیری راہ کا روئی میں بجا بند ہوں کو
بولیا ضعیفی حال نیز گزری عمر تو ہوتی نہ چیز
اب رہی سو یو عمر ہے عزیز غفلت سو گزر الوں کو

(۱۰۴) ہدایات ہندی پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۲۱۳۶ جدید) سائز (۱۰×۸ انچ) تعداد
صفحات (۲۲۰) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ معمولی۔
نام مصنف شیخ داؤد متخلص بہ ضعیفی۔ تاریخ
تصنیف ۱۰۷۷ھ

آغاز:۔

اول پاک ہادی کا لے ناؤں میں
ہدایت اوسی پاک تے پاؤں میں
بھی احمد نبی کی رسالت پہ آ
گوا ہو کہ کت پاؤں اسلام کا
مسائل یو فقہاں کے اسناد سوں
نکالی کیا پیسر گے اسناد سوں
کہ اکثر زبان ہند کی اس طرف

دکھیا خوش سو پڑتے ہیں دکھنی حرف
ہدایات ہندی مگر اس کا ناؤں
رکھیا ہور لیا یا ہوں ہندیاں کے ٹھاؤں
لقب اس ہوا شیخ داؤد ناؤں
ضعیفی سو اس کے تخلص کا ٹھاؤں

اختتام:-

جو تاریخ ہجرۃ ہزار یک سو بیچ
ہدایات ہندی ہوا یو توبیچ
دلی کے شہنشاہ کے دہر میں
مبارک وذی الحجہ کے شہر میں
اتھی سات تاریخ دن مشتری
یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری
مرتب یو نسخہ اچھو بردوام
بحق محمد علیہ السلام
تمت تمام شد

(۱۰۵) مراۃ الحشر (۱)

نمبر (مثنوی ۳۵) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۲۸) سطر (۱۱)
خط نسخ۔ مصنف سید محمد فراقی۔
تاریخ تصنیف سنہ ۱۱۲۵ھ

سید محمد نام اور فراقی تخلص تھا، بیجاپور وطن تھا، مگر عالمگیری عہد میں اورنگ آباد میں اقامت کر لی تھی، شمالی ہند کا سفر بھی کیا تھا، شمال کے تذکرہ نویسوں قائم اور میر حسن نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے، لیکن تعجب ہے دکن کے تذکرے ان کے احوال سے خالی ہیں، فراقی کی علمی قابلیت نہایت اعلیٰ پایہ کی تھی، علم معانی اور منطق میں پوری دستگاہ اور مہارت رکھتا تھا، چنانچہ اپنے ایک شعر میں کہتا ہے:-

نظر ہے علم منطق ہور معانی میں فراقی کو
اگر علم حدیث مصطفےٰ ہوتا تو کیا ہوتا

اب تک ان کے حالات اور کلام گوشۂ گمنامی تھے شمالی تذکرہ نویسوں نے صرف ایک شعر نقل کیا ہے یعنی

فراقی کشتہ ہوں اس آن کا جس دم کہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر چڑھاتا آستیں آوے

ہم کو اس کی ایک غزل دستیاب ہوئی تھی جس کو دکن میں اُردو میں نقل کیا گیا ہے اب اس کی ایک ضخیم مثنوی دستیاب ہوئی ہے۔

اس مثنوی سے معلوم ہوتا ہے کہ فراقی ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے علاوہ مذہب سے زیادہ لگاؤ رکھتا تھا، اس نے اپنی اس مثنوی میں بیان کیا ہے "انسان مرجاتا ہے مگر اس کا نام کتابوں کے ذریعے باقی رہ جاتا ہے" چنانچہ آج ہم اس کو ایسی کتاب کے ذریعہ یاد کرتے ہیں۔

اپنی مثنوی میں فراقی اس امر کا ذکر کرتا ہے کہ اس کے خاندان میں کوئی شاعر نہیں ہوا، بلکہ وہ صاحب علم و فن تھے، فاضل اجل تھے۔ صرف اس نے شاعری کی طرف توجہ کی، اور پھر اس نے اپنی تمام عمر فارسی شاعری اور فارسی تصنیف میں گزار دی تھی۔ مراۃ الحشر اس کی دکھنی مثنوی ہے، اس سے اس امر کا پتہ چلتا ہے۔ دکھنی یا اردو میں اس نے زیادہ طبع آزمائی نہیں کی بلکہ سرسری طور پر کہنے کا تذکرہ کیا ہے مگر فراقی کا نام اس کے اُردو کلام کے باعث بھی یاد کیا جاسکتا ہے

ان کی فارسی کتابیں اور کلام کا پتہ چلتا ہے۔
مراۃ الحشر ناقص الاول ہے یعنی پہلا صفحہ نہیں ہے۔

آغاز:-

. . . . مارتا سکتے تھیں

گگن کا دیا شامیاں تان کر
شفق کی کسوٹی تے افشاں کر
دیا تھا سب چار عناصر کے چار
تو پکڑی ہے ایسی عمارت قرار
زمیں کا کیا فرش ہموار صف
سیاہ دھوپ کا تس بایک تلا

فراقی نے تذکرہ کیا ہے اس کو ایک فارسی کتاب سے دکھنی زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ مثنوی میں اول حمد ہے پھر مناجات اس کے بعد نعت، نعت کے بعد غوث الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانیؓ کی مدح ہے، اس کے بعد سید محمد گیسو درازؒ کی ستائش پھر سبب تالیف اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے، جس میں روز قیامت کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں، اور درمیان میں ثبوت کے طور پر بعض حکایتیں بھی درج کی گئی ہیں۔ مثنوی میں تمام عنوانات بھی اشعار میں لکھے گئے ہیں جس طرح نصرتی نے علی نامہ میں عنوان اشعار لکھے ہیں اور ان کے مجموعے کا ایک قصیدہ بن سکتا ہے اسی طرح فراقی نے بھی کیا ہے عنوان کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں۔

مومناں کا یو ہے نزاع و وداع
جو دسے حال انو کی جگ کی حضور
دسنو حال گور تی عبرت سوں
ہے نصیحت بیان اہل قبور
یو حکایت ہے یک جسک کی
بنگلتاں میں جو تھا مشہور
یو قیامت کے دس علامت ہیں
ہر علامت کرینگی جگ میں ظہور
ذکر یاجوج ہور ماجوج
جو خرابیاں کرینگے اور معسرد
یو ہے مذکور حشر کا سارا
خلق اٹھیں گی تمام یوم نشور

اپنے نام تخلص اور اپنے خاندان اور سبب تصنیف کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:۔

فراقی تخلص ہے میرا مدام
ولے اصل سید محمد ہے نام
کیا نصرتی بول میٹھا بچن
رہیا تا نوں ہو کر جواہر کا کھن
جو شوقی اتھا بہوت ایس شوق کا
کتا تھا سخن بی بہت ذوق کا
ولے تانوں اس کا سخن بی رہیا
آپس کی جس سوں دو تھا کیا
ولے قابلیت میرے میں کہاں
مرے پر بی ہے تانوں میرا جہاں
نہ شاعر ہوا کوئی میری پشت میں
ہنر یو رکھیا کوئی نیں مست میں
اتھے فاضلاں سارے میرے تئیں
علم عمل کا ایک جگ میں کھڑے
جکوئی شوق سو آئے تس جانوں لول
جہنم کی گرمی مدے تس خلل

. . . .

کتا ہیں ہوں میں یو بندگی سوں بات
جو میری بندگاں کے ہیں یو صفات

میری عمر سب فارسی میں سری
کہوں شعر دکھنی تو میں سرسری
بیکاری وقت جب میں کھولتا
یو دکھنی بچن گاہ کہ بولتا
نپٹ کم کیا ہوں میں دکھنی بچن
رکھیا ہوں اوتنے کوں لے کر جتن

پھر اس نے بیان کیا ہے اس کے ایک دوست تھے
جن کے پاس روز قیامت کے متعلق ایک کتاب تھی اس
فارسی کتاب کو اس نے دکھنی نظم میں منتقل کیا
تاریخ تصنیف اس طرح بیان کی ہے۔

کیا قصہ تاریخ جب بولنا
یو اجمال تفصیل کر کھولنا
تو جح دل کیا اس وضع انتخاب
یو دیکھو جو ہے بابرکت کتاب

اختتام:-

الٰہی تو آمناج کہا بس نہ ہے پو دُجا
گنہگار ہے پے تو جنت میں جا
رضا دے سبھے سرور کائنات
میرے سر پہ اپنا شفاعت کا ہات
میرا ہوئے جب اس ہات خوش حال میں
میں آمناج آخر کوں بولوں بچن

ترجمہ:-

این خط رکن الدین ولد شیخ غلام محی الدین ساکن بدست
بابا نکرام۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے نسخے موجود ہیں۔

(۱۰۶) مراۃ الحشر دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۶۸ جدید) سائز (۸ × ½۵ انچ) تعداد
صفحات (۳۱۴) تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق
کتابت ۱۰۱۰ھ

آغاز:-

کہوں حمد ہور شکر اوس رب کتیں
جلاتا ہے اور مارتا سب کے تئیں
جلانا تو اوس پہ نہ دشوار ہے
نکچہ مارتے کوں اوسے بار ہے

مولف کا بیان ہے کہ ان ایک دوست کے پاس
کی کتاب مطلع الانوار میں آخرت نامہ پر میری نظر پڑی لہذا میں
نے فارسی سے دکھنی میں اس کو نظم کیا۔

اختتام:-

میرا ہوئے جب اس دہات خوشحال من
میں آمناج آخر کو بولوں سخن
سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را
خدا او ما دہ حالی مرا تب
کہ خواند فاتحہ برنام کاتب

ترقیمہ:-

کہ کاتب ایں نسخہ جامع الفوائد مرات الحشر تصنیف حضرت
محمد قادری تخلص فراقی است کہ کاتب ایں نسخہ سید نورالدین
حضرت حمزہ حسینی قدس اللہ علیہ سرہ کہ بتاریخ ہشتم شہر
الاول در بلدہ ، اچھ بوقت چاشت اتمام یافت ۱۱۰۱ھ
ت) آخر میں کاتب کی نظم ہے جس میں سنہ تالیف
کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے مؤلف کے عہد میں جو نقل ہوئی تھی
کے کاتب کی نظم اس نسخے میں بھی نقل کردی گئی ہے۔ اوس
سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

لکھا ہوں میرات الحشر کوں تمام
دعا سوں کرے یاد ہر کوئی مدام
اصل نورالدین ناؤں چلاتے اتھے
عرف چاند پیر کر بولاتے اتھے
کہ تاریخ ہشتم ربیع الاول
مرتب ہوا نسخہ بے بدل
دتھا سن ایگارا جو سو پراسی
لکھا ہوں بیاں اوس کا در فارسی
مصنف فراقی ہے ان کی کتاب
لکھا نورالدین تا کہ ہوے صواب
کہ لکھ کر کیا اس قصے کو تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ دیگر:-

تمت تمام شد کار من نظام شد بتاریخ نوزدہم شہر ربیع الثانی ۱۲۴۳ھ
دربلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد در حویلی فضل النسا بیگم صاحبہ
قبلہ بوقت دوپہر بروز سہ شنبہ برائے پاس خاطر غلام علی شاہ
درویش کاتب الحروف فقیر حقیر غلام قادر تخلص جوہر اتمام یافت۔۔

(۱۰۷) زادالمومنین

نمبر کتب (۸۸ جدید) سائز (۸½ × ۶ انچ) تعداد اوراق (۲۳۸) تعداد سطر (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید محمد متخلص بہ کمتر۔ تاریخ تصنیف ۱۱۳۳ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲ ربیع الاول ۱۲۴۱ھ۔

حالات مصنف:-

سید محمد کمتر کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

خدا کا ناؤں لے اول محمد کا وسیلہ دھر
محی الدین قادر کی کرم سوں لیا کہ یوں دیا ہے
فقہ کا علم ہے دریا کتاباں فارسی عربی
سمجھ کر عالماں فاضل زہد تقوی کریں تس پر
عوام الناس لوگاں تیں خبر نیں اس کتاباں کے
سو وہ عاجز و عاری ہیں شریعت کے سوا یک

مصنف نے ضروری مسائل فقہ و فرائض و واجبات کو عربی و فارسی کتابوں سے انتخاب کر کے اپنے اوستاد فاضل کے ارشاد سے دکھنی زبان میں منظوم کیا ہے۔ کتاب تیس ابواب پر مشتمل ہے جس میں خاتمہ کتاب بھی شامل ہے۔ نام کتاب سے متعلق یہ شعر ہے:-

کی تصنیف تفصیل سوں کتابان کا طریقہ ہر
رکھیا ہوں ناؤں بھی اُس کا جو بین زاد العوام کی

آخر میں ناظم نے اپنا نام اس طرح ظاہر کیا ہے :-

جو سید محمد اہے ناؤں منجہ
وطن کا سو صروٹ ہے گاؤں منجہ

سنہ تصنیف اس شعر سے معلوم ہوتا ہے :-

سنہ یکہزار یکصد دسی و دو
اہے لفظ تے دیک تاریخ یو

مصنف کا تخلص کمتر معلوم ہوتا ہے۔ ابتدائے دیباچہ میں اس شعر سے پتہ چلتا ہے :-

بزرگاں کے برکت سوں تھا ہور پرورش پاؤں
تو کوئی دن ناؤں رہے میرا جو اُس کہیں منیں کمتر

اختتام :-

ربیع الاول کا مبارک شہر	تھی تاریخ گیارہ دو روز قمر
تھا روز عرس آں شفیع الامم	شکر کرکے اس روز کیتا ختم
کہ الحمد للہ ہوا یو تمام	بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ :-

بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول بروز دوشنبہ بوقت عصر ایں کتاب زاد العوام بدست شیخ محمد امین ساکن بیجاپور بساعت سعد و نیک بہجرۃ النبویہ ۱۱۸۲ھ ارقام یافتہ۔

(۱۰۸) نام حق

نمبر (مجامع ۳، ۱۷) سائز (۹ × ۵) صفحہ (۰) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف سرمست

تاریخ تصنیف ۱۱۶۲ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہو۔ کیونکہ کسی قدیم اور جدید تذکرہ میں ان کا حال نہیں ہے ان کا نام سید عبد الکریم تھا۔

آغاز :-

ناؤں حق کا تت زباں پر یاد رکھ
دل ہی پڑنے سوں دایم شاد رکھ
شاہ کاریگر قدیم ہے ہور حکیم
خالق و رازق مہرباں ہے رحیم
زیر و بالا ہے جو کچھ قدرت تمام
زندگی کے اس سوں ہے صورت تمام

اس مثنوی میں فقہ کے چند مسائل کا ذکر ہے یعنی مستحاب، وضو، غسل، تیمم، ارکان نماز وغیرہ۔ مصنف نے فارسی سے اس کو دکھنی میں نظم کیا ہے جس کی صراحت اختتامی اشعار میں کردی ہے۔

اختتام :-

ختم یہاں سوں نام حق ہوئی فارسی
فرس کوں دکھنی کیا جوں آرسی
اس زباں کی نظم کی تاریخ اب
بولتا ہوں آ سنو اہل طلب
ایک ہزار یکصد پو تے باسٹ برس
یک سبب سوں دل پیالا یا ہوں بس

جس کے تیں ہندی زباں سوں کام ہے
اس او پر لازم یو فیض عام ہے

مصنف کے تخلص کا شعر:-

یا الٰہی کر عطا سرمست کوں
علم دیں اس دین کے دل بست کوں

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۱۰۹) ترجمہ نام حق دوسرا نسخہ

نمبر (میر شاملات ۶۸) سائز (۹×۵) صفحے (۱۰) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ ۔ ۔ ۔ کتابت ۱۲۱۶ھ

آغاز:-

نام حق سوں کر زباں کو سربلند
جان و دل ہوے جس کے پڑتے ارجمند
نام حق کوں نت زباں پر یاد رکھ
دل ہیں پڑتے سوں دائم شاد رکھ
شاہ کار نگر قدیم ہے ہو حکیم
خالق و رزق و مہرباں ہے رحیم

کاتبوں کی وجہ سے بعض اشعار کم و زیادہ ہیں نیز اس میں تخلص بھی لایا گیا ہے جو پہلے نسخہ میں نہیں ہے۔

اختتام:-

اس دعا کی فضل سوں بخشے خدا
مغفرت ہوے منجکوں اور جو پڑھے
یا الٰہی کر عطا سرمست کوں
علم دیں اس دین کی دل بست کوں
از طفیل حضرت خیر الانام
کر سلام اس نام پر ختم الکلام

ترقیمہ:-

"تمت تمت [illegible] ابن سید عبدالکریم سرمست تخلص ساکن مسلی پٹن [illegible] بتاریخ چہارم صفر المظفر ۱۲۱۶ھ در بلدۂ حیدرآباد بروز سہ شنبہ بوقت چاشت۔

کتب خانہ ہذا میں حسب ذیل شعر کے لحاظ سے اس کو ولی کی تصنیف سمجھا گیا ہے۔

بقدر میں کیتا ولے کیتا تمام
او کہ ہے جس کا کریم پاک نام

مگر میرے خیال میں جیسا کہ خاتمہ کے اشعار سے واضح ہے یہ سرمست کی تصنیف ہے۔ ولی کی نہیں ہے۔ ور نیز ولی اس زمانہ میں زندہ بھی نہیں تھا۔

(۱۱۰) خزانہ عبادت

نمبر (فقہ حنفی ۸۳۶) سائز (۱۰×۶) صفحے (۷۶) سطر (۱۱) خط نستعلیق مصنف سید شاہ محمد۔ تاریخ تصنیف ۱۱۵۸ھ

مصنف کے حالات کسی تذکرہ میں نہیں ہیں البتہ ان کی اس کتاب سے کوئی معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ البتہ یہ واضح ہے کہ [illegible] کے شاگرد تھے عربی فارسی کی قابلیت رکھتے تھے [illegible] اگر حسن و عشق کی داستان لکھ کر [illegible] زیر چھوڑی ہے فقہ کی کتاب لکھی۔

دکن کے جن شعرا سے ہم واقف ہیں ان میں شاہ محمد نام
اور قوردریا لقب ایک بزرگ گزرے ہیں مگر ان کا زمانہ بہت
قدیم ہے وہ ششہ میں انتقال فرما چکے تھے ۔ کتاب میں انہوں
نے اپنا پورا نام ہی تخلص کے بجائے استعمال کیا ہے۔

آغاز:-

الٰہی توں ہے پاک پروردگار
بندیوں کو بھی پاکی پو دھر استوار
نجاست گناہاں کی توں دھو کوٹ
غسل دے توں توبہ کے پانی سوں گھٹ
رجوکا وضوع توں کرانا اول
تیرے یاد میں سوں دھرانا سگل

یہ حنفی فقہ کی کتاب ہے (۱۰۵) عنوانات کے تحت
مسائل بیان کئے گئے ہیں۔
تمہیدی عنوان حمد و نعت منقبت کے بعد فرض و واجب
مستحب منکر فرض، منکر واجب، منکر سنت کی تفصیل کی
ہے پھر سات باب کے تحت فقہی مسائل کا تذکرہ ہوا ہے۔
سات ابواب کی تفصیل یہ ہے:-
(۱) باب الطہارت (۲) باب تیمم (۳) باب مستحاب (۴)
باب الصوم (۵) باب الزکات (۶) باب حج (۷) باب النکاح
تمہیدی بیان میں آنحضرت صلعم کی سیرت پر بھی ایک نظر
ڈالی گئی ہے۔ مصنف کے نام کی صراحت کئی جگہ ہوئی
ہے، چند اشعار حسب ذیل ہیں:-

ختم یو فضل شاہ محمد نے کر
کبھی جائے تمر ورجانے کی تھی خبر
کیا شاہ محمد نے یو بھی تمام
انا ابدست لینے کا ہیگا کام
یو آخر کیا شاہ محمد فصل
کہوں بھی منج اٹ باناں سگل
تو کر باب کوں شاہ محمد تمام
اگے پاک پانی سوں تجھ کوں ہے کام

اختتام:- اس میں تاریخ تصنیف کا تذکرہ بھی آگیا

توں کر اس کوں مشہور عرب و عجم
نقل اس کی ہے رہے جاری قلم
کتاب یو بنیا تو جو جا گو عزیز
سنہ ہجری ہزار ہور ایک سو پہ نیز
گزر جا کو پینیث جو برساں سگل
لگا تیسرا خیبت ربیع الاول
بنیا جب تو اس کو دیا یو خطاب
خزانہ عبادت ہزار اکتاب
کیا شاہ محمد نے تو یو ختم
نبیؐ پر درود بھیج کر دم بہ دم

کتاب میں محمد عبدالحق صاحب کے نسخے سے نقل کر
کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اکثر عنوان شعر میں کہے گئے ہیں چ
اشعار یہ ہیں:-

فصل اب جو ادبوتا ہوں سو یو
قیام بھی نمازاں میں فرض سو
انا باب روزے کا کھووں سگل
کتیک فصل اس میں بولوں سگل

فصل دوسرا بولتا ہوں اپتال
روزہ توڑنے سوں جو ہوتا ہے حال
اپنا فصل روزہ کا کھولوں سنگ
بیاں اس کا جو ہے سو بولوں سنگ
نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کے دو نسخے ہیں، ادارۂ ادبیات اُردو میں بھی ایک نسخہ ہے۔

(۱۱۱) خزانہ عبادت دوسرا نسخہ

نمبر جدید (۲۳۵) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۱۱۲) سطر (۱۳)
خط نسخ۔ کتابت ۱۲۳۶ھ۔

آغاز:۔

الٰہی توں ہے پاک پروردگار
بندیاں کو بھی پاکی پو دھر استوار
نجاست گناہاں کی توں دھو کے سٹ
غسل سے تو توبہ کے پانی سوں گھٹ
رجوع کا وضو توں کرانا اول
تیری یاد میں سو دھرانا سنگ
تاریخ تصنیف کی صراحت:۔
کتاب یو بنا تو جہ جانو عزیز
سنہ ہجرت ہزار ہور ایک سو پو تیز
گزر جا کو پینسٹھ جو برساں سنگ
لکھیا تیسرا مہینا ربیع الاول
جب تو اس کوں دیا یو خطاب

خزانہ عبادت ہذا الکتاب

اختتام:۔

کیا شاہ محمد نے تو یو ختم
نبی پو درود بھیج کردم بدم
تخلص کے چند شعر یہ ہیں:۔
کیا شاہ محمد نے یو بی تمام
فصل اب ختم کا کہوں والسلام
ختم یو بھی کر شاہ محمد شتاب
سناتا ہے یاں سو کلمہ کا باب
کیا شاہ محمد نے بیاں سو ختم
فصل میں سفر کی رکھوں بھی قدم
تمام یو بھی کر شاہ محمد سنگ
فواید کا بھی ایک کیتا ہے فصل
جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا ہے، اکثر عنوان میں شعر لکھے گئے ہیں بعض شعر یہ ہیں:۔
فصل اب جو ادبولتا ہوں سو یو
قیام بھی نمازاں منیں فرض سو
اتا باب روزے کا کھولوں سنگ
کیتک فصل اس میں بولوں سنگ
فصل دوسرا بولتا ہوں اپتال
روزہ توڑتے سوں جو ہوتا ہے حال
اپنا فصل روزے کا کھولوں سنگ
بیاں اس کا جو ہے سو بولوں سنگ
ترقیمہ:۔

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ بست پنجم ربیع الاول ۱۲۳۶ھ بہ مکان مسجد میر اسد اللہ خاں مرحوم اختتام یافت کاتب حروف محمد غوث ساکن نزیا نور۔

کاتب نے سہواً ۱۲۳۶ھ کے بجائے ۱۱۳۶ھ لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

(۱۱۲) خزانہ عبادت تیسرا نسخہ

نمبر (۲۲۹۳) جدید۔ سائز (۱۵×۹) صفحہ (۲۰۶) سطر (۱۹) خط نستعلیق۔

آغاز:-

الٰہی تو ہے پاک پروردگار
بندیوں کوں بھی پاکی پو دھر آتوار
نجاست گناہوں کی تو نے جو کوسٹ
فضل دے توں توبہ کے پانی سوں گھٹ

اختتام:-

کتاب اس جو سن کے پڑھے تو نظر
صحیح بوجیا ہور یو معتبر
کیا شاہ محمد نے تو یو ختم
نبی پو درود بھیج کر دم بہ دم

ترقیمہ:-

از فضل خدا محمد مصطفےٰ کتاب خزانہ عباد در ساعت سعادت بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۲۰۲ھ روز یکشنبہ حلیہ اختتام پوشید الراقم محمد عباس۔

(۱۱۳) توشہ عاقبت

نمبر کتاب (۲۲۹۹ جدید) سائز (۸×$\frac{1}{2}$۴ انچ) تعداد صفحات (۶۰) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق و شخط نام مصنف منور بیگم۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۴ھ تاریخ کتابت ۱۳۰۳ھ۔

منور بیگم کے والد خلیل اللہ خاں اور ان کے والدات ویردی خاں تھے جو بزمانہ عالمگیر تر نادیلی سے کرنول تک حکمراں تھے۔ منور بیگم کی علمی قابلیت کا اس تصنیف سے پتہ چلتا ہے۔ تفصیلی حالات بدست نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

منور کردں دل سے حمد کریم
کہ پیدا کیا جس نے عرش عظیم
کیا جس نے پیدا جہاں از عدم
اور پیدا کیا جس نے لوح و قلم
ہوئی حکم سے جس کی کرسی نمود
ہوا خلق بے حد کا پل میں وجود

یہ مختصر رسالہ فقہ ایک قابل محترمہ کی تصنیف نایاب ہے۔ اس میں مسائل فقہ از فرض؛ واجبات وغیرہ کو مختصراً بیان کیا ہے۔ اور بارہ باب پر مشتمل ہے۔ دیباچہ کی عبارت کے کچھ سطور ذیل میں لکھے جاتے ہیں:-

ابتدا میں حمد و نعت نظم میں ہے اور اصل کتاب نثر میں تالیف کی گئی۔ دیباچہ کی عبارت یہ ہے۔

"بعد اس کے کہتی ہے کمترینہ خادمان حضرت رسول اکرم ضعیفہ خاکسار منور بیگم دختر خلیل اللہ خاں ولد اللہ ویردی بیگ خاں جس وقت کہ عالمگیر بادشاہ کے زمانے میں نواب ذوالفقار خاں دکھن کا صاحب مقرر ہوا تھا اُس وقت خان موصوف پائین گھاٹ میں رامیسر اور ترنادلی سے صوبہ کرنول تک کی حکومت کرتے تھے۔ جب یہ کمینہ سمجھی کہ دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اس واسطے ضروری مسئلے اور احکام اور ارکان نماز اور وضو اور حج اور زکات وغیرہ کے کتابوں سے چن لے کر اس رسالے کے بارہ باب میں جمع کئے اور سونے کے حل سے لکھ کر توشۂ عاقبت اس رسالے کا نام رکھی تا تمام فرزندان اور عزیزان اور تمام مسلمانوں کو دُنیا اور عاقبت میں کام آوے" الخ

اختتام:-

"الحمد للہ کہ یہ رسالہ ہندی زبان میں . . . تمام ہوا کہ قبر مبارک حضرت آدم صفی اللہ پیغمبر سراندیپ میں کہ ملک ہندوستان میں ہے موجود ہے . . . . اس کے بعد ایک نظم ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:-

خدایا دعا ہے میری صبح و شام
منور میرے دل کو کر مثل تام
کرے مدح شام و سحر نصرتی
کہ گلشن کو بھولے مگر نصرتی
بہ توفیق حق آب زر سے تمام
رسالہ ہوا فقہ میں انتظام
زر و لعل یاقوت کی نیں ہوس
کہ یک مغفرت کا مجھے تکیہ بس
جواہر کا نیں شوق لیل و نہار
کہ رحمت کا بس گوہر آبدار

ترقیمہ:-

"رسالہ توشۂ عاقبت بتاریخ سیوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ھ روز چہار شنبہ بوقت چہار گھڑی شب در قصبہ مریال گوڑہ . . . . . صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد از ید . . . میرزا سلطان علی بن میرزا یاسین حیدرآبادی . . . . الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را مؤلف و قاری و نویسندہ را

ادارۂ ادبیات اُردو میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۱۱۴) رسالہ بدعت شکن (تنبیہ النساء)

نمبر (کلام ۵۸۲۸) سائز (۹ × ۵) صفحے (۹۴) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف خواجہ رحمت اللہ

تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۵ھ کتابت ۱۲۵۸ھ۔

خواجہ رحمت اللہ دکن کے ایک مشہور صوفی بزرگ اور بیجاپور سے متعلق تھے۔ اول بلی گاؤں میں قیام تھا پھر کرنول آگئے اور وہاں سے ادگیر (علاقہ مدراس) میں قیام کیا، یہاں کے قلعہ دار سید عبدالقادر نے ان کے نام پر رحمت آباد آباد کیا اسی مقام پر ۱۱۹۵ھ میں ان کا انتقال ہوا، خواجہ صاحب کے مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا ان میں بعض شاعر بھی تھے، چنانچہ "کامل" کا پتہ چلتا ہے جس نے ایک مثنوی فقر نامہ تصنیف کی ہے، خواجہ رحمت اللہ سید علوی بیجاپوری کے مرید اور خلیفہ تھے، مرید ہو کر اُنھوں نے دُنیا داری چھوڑ دی تھی۔

حج اور زیارت سے فارغ ہو چکے تھے۔ نائبِ رسول اللہ کے لقب سے مشہور تھے۔

موجودہ زمانے کے ترقی پسند مصنفین کے اصول کے مدنظر انھوں نے رسم و رواج کی باتوں کو نہایت عریاں الفاظ میں بیان کیا ہے، اور مضحکہ اڑایا ہے۔

آغاز:۔

حمد بے حد ہے اوسی سبحان کو
جو کیا پیدا جسم اور جان کو
دو جہاں کا خالق اور دائم ہے وہ
سب فنا آخر کتیں قائم ہے وہ
ایک ہے اور نہیں شریک و دوجا وہے
غیر اوس کے نہیں سجدہ پوجا کیے

اس مثنوی میں عورتوں کو بری رسموں سے باز رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے، اور ان کی اصلاح مدنظر ہے، معاشرتی اور مذہبی دونوں قسم کی اصلاح کا ذکر ہے، انسانی نفس کی خباثتوں اور اخلاق و اعمال کی گندگیوں کو نہایت عریاں الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس زمانے کے بڑے رسم و رواج کی نہایت شد و مد سے مخالفت کی اور مضحکہ اڑایا ہے۔

عورتاں کو جا در لانا ہے حرام
غیر محرم کو دیکھانا ہے حرام
حیف ہے تو نیں ذرا کہنا شرم
خاندان اپنے کا کیوں کھوتا بھرم

اکثر جگہ سہاگن کو مخاطب کر کے اظہار خیال کیا ہے، مثلاً

سن سہاگن پند حق دل جان سے
میں کہوں احادیث اور قرآن سے
سن سہاگن بات میری کر قبول
میں کہوں فرمائے سو حضرت رسولؐ
سن سہاگن یاد رکھ باتاں تمام
پڑھ درود اں چھوڑ دے گیتا حرام

اختتام:۔

ہم دیکھانا رہ نبیؐ درکار ہے
کوئی چلو نہ کوئی چلو مختار ہے
گر چلیں گے تو خدا دیوے جزا
نا چلیں گے تو یقیں پاوے سزا
یہ رسالہ ہو چکا سارا تمام
پر نبیؐ بھیجو درود اں اور سلام

خاتمہ:۔

تمت تمام شد رسالہ بدعت شکن خوب بحسب حال بحسب فرمائش خان صاحب عالی کرم الطاف گستر غریباں علی محمد خاں ساکن قصبہ انور بدست عاصی اضعف العباد غلام حیدر قاضی پانگانوں سرحد دار صوبہ خجستہ بنیاد تحریر یافت دہم شہر شعبان ۱۲۵۵ھ۔

اس کا دوسرا نام تنبیہ النساء ہے، ادارہ ادبیات اردو میں اس کے متعدد نسخے ہیں (ذور ۱۴۱) کتب خانہ آصفیہ میں اس کے چار نسخے موجود ہیں۔

(۱۱۵) رسالہ فقہ

نمبر کتاب (۴۴۴۴ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۱۲۶) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ معمولی

نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ

تاریخ کتابت ۱۲۰۰ھ۔

حالات مصنف :-

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین . . . . . حدیث نبی قال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ الخ اس کا معنی یوں ہے" طلب کرنا علم کو فرض ہے سب مسلمانوں اور مسلمانیاں پر علم شریعت و بیان مسلمانی و بیان نماز و زکات "

اس رسالہ میں عقاید و فقہ کے مسائل بطور سوال و جواب بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

" خلال کرتے وقت کچھ دانتاں میں نکلیا تو پھر کو کھانا مکروہ ہے "

ترقیمہ :-

این کتاب بتاریخ پنجم صفر المظفر بروز دوشنبہ بوقت یک پاس بدست سیدی احمد فرزند شاہ احمد علی قادری النقشبندی باتمام رسید ۱۲۰۰ھ۔

(۱۱۶) ترجمہ سراج المومنین

نمبر کتاب (۵۰۸ جدید) سائز (۳/۴ ۵ × ۱/۲ ۵ انچ) تعداد صفحات (۱۱۰) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی۔ نام مصنف . . . . حسین تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۶۲ھ ، (ا) نقصان

ناقص الاوّل

حالات مصنف :-

دکن میں حسین تخلص کے کئی شاعر ہوئے ہیں، ایک شاعر قطب شاہی دور میں تھے یہ دوسرے حسین ہیں جو آصفیہ دور سے تعلق رکھتے ہیں مگر شاعر کی حیثیت سے مشہور نہیں ہوئے۔

آغاز :-

کہ لاویں گے ملک جا اس بشر کوں
جو پوچھے گا یزداں سبحان بیچوں
حرام اور پہ حلال کے بیکو زر کوں
کہ اے بندے تو خرچیا کس غرض کوں

یہ مثنوی ناقص الاول ہے۔ آخر میں جو اشعار مصنف کے تخلص اور نام کتاب اور سنہ تصنیف کے متعلق ہیں ان کی نقل درج ذیل ہے :- یہ مثنوی تقریباً ایک ثلث اول سے ناقص ہے۔

حسین کر اب شکر توں پاک رحمان
تیرا مطلب دیا او پاک سبحان
جو کچھ مطلب اتھا سو توں دیا رب

بھی یک معروض دھرتا ہوں سو میں آب

سراج المومنین کوں پاک سبحان
حشر تیں رکھ سلامت پاک رحمان
اگیارا سو پہ تھا سن ساٹھ ہور سات
کہ بھی رمضان کی تھی گیارھویں رات
ہوا ہے یو مرتب نسخہ دین
ہر یک کوی کریں گے دیکھ تحسین

اختتام :-

درود پڑ کر کیا ہوں ختم نامہ
میرے دل کا لکھیا ہوں یاں لگے خامہ
تمت تمام شد

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا مکمل نسخہ ہے۔ دراصل یہ فارسی کتاب جس کا نام سراج المومنین ہے ترجمہ ہے۔
آغاز کے اشعار سالار جنگ کے نسخے میں حسب ذیل ہیں:

خدا کوں حمد بے حد ہے سزاوار
وہی واحد وہی ہے کرتار
نکل پڑنے سے کست سوں آکر توں عیار
منگیا کرنے کتیں قدرت کوں اظہار

مثنوی میں پہلے حمد و نعت ہے پھر چار یار کی منقبت اس کے بعد اپنے مرشد کی مدح کی ہے اور سبب تالیف کا عنوان ہے سکے بعد نفس مضمون شروع کیا ہے۔
آغاز میں کئی صفحوں پر پانی پڑنے سے سیاہی پھیل گئی ہے۔

(۱۱۷) فقہ مبین

نمبر (فقہ حنفی ۱۰۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۴۶) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف یقین۔
تاریخ تصنیف ۱۱۲۱ھ کتابت درج نہیں ہے۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے کسی تذکرہ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ اور ان کی کتاب سے بھی کوئی رہبری نہیں ہوتی۔ صرف تاریخ تصنیف کی صراحت ہوتی ہے اور تخلص ملتا ہے۔

آغاز :-

بنام پاک رب العالمیں سوں
شروع کرتا ہوں میں فقہ مبیں کوں
مسائل فقہ کے ہیں اصل ایماں
جو نیں بوجھے سو وو کیوں ہوے مسلماں
جسے توفیق ہووے فقہ دیں سوں
وہی ممتاز ہے اس یقیں سوں

اس کتاب میں فقہی مسائل نظم کئے گئے ہیں عبادات اور دیگر مسائل کا ذکر ہے۔ وضو، تیمم، غسل، نماز، روزہ، شراب کی حرمت، ستر مرد، دعوت، حلال و حرام اس کے علاوہ حقوق شوہر، حقوق والدین، صلہ رحمی، حرمت ساع، مذمت قمار، داڑھی منڈھانے کی مذمت، مذمت رسم توبت وغیرہ امور کو بیان کیا ہے۔

اختتام :-

.... منشور کر مانند یاراں

بکیں منظوما سے ہژدہ ہزاراں

یقیق فقہالمبیں کوں کر کے مختوم

بحق دیں پناہ و آلِ معصوم

صد و ہشتاد و دو الف ہجرت ۱۱۸۲

بتاریخ مبارک گشت تمت

جامعہ عثمانیہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے اسرفتی جامعہ عثمانیہ کا نسخہ نامکمل ہے۔

(۱۱۸) فقہ محفوظ خاں

نمبر (فقہ حنفی ۳۰۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۰۱۶) سطر (۱۳) خط نستعلیق ، مصنف قدر عالم

تاریخ تصنیف ۱۱۹۹ھ تاریخ کتابت ۱۲۳۶ھ

سادات بخارا کا ایک خاندان حیدرآباد میں متوطن ہو گیا تھا شاہ قطب عالم بخاری بڑے عالم اور فاضلِ زمن تھے زمانہ مابعد میں بھی اس خاندان کے مشاہیر نے نام پیدا حاصل کی۔ شاہ قدر عالم کے والد شاہ بدر عالم تھے جو نہ صرف باپ بلکہ مرشد بھی تھے۔ محفوظ خاں بن کریم خاں کی فرمائش پر شاہ قدر عالم نے اس کتاب کو جو فقہ حنفی میں ہے تصنیف کیا ہے، محفوظ خاں ابن کریم خاں کرنول کے نوابوں میں شامل تھے۔ افسوس ہے کہ شاہ قدر عالم کے متعلق کوئی تفصیلی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

کہوں میں حمد رب العالمیں کا

کیا گلشن منور اپنے دیں کا

غنی تھا آپ اپنی ذات جیم

نہ تھا کوئی ذات سیتی اس کے کرم

نہ آدم تھا نہ عالم کا نشاں تھا

نہ کوئی ذات وصفات یا گماں تھا

اس مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت، مدح خلفائے راشدین، ایمان، شریعت، مدح مرشد، مناجات، سبب تالیف، اس کے بعد ابواب کے تحت فقہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، وضو، غسل، تیمم، نماز، روزہ، زکواۃ، حج کا بیان ہے، کتاب پندرہ باب اور ایک سو دو فصل میں منقسم ہے۔

بعض ضروری اشعار یہ ہیں:-

کہوں میں پیر کا اپنے بیاں اب

وہی ہیں قبلہ گاہ میرے مشرب

منور نام شاہ بدر عالم

سچے بدر الزماں بدر المقدم

الٰہی تو سچا داتا و بینا

یو عاجز قدر عالم ہے کمینا

فقہ محفوظ خانی نام اس کا

دعا دیوے پڑھے یا جو سنے گا

اچھے محفوظ خاں نام جواں بخت

جواں عمر و جواں طالع و دولت

اچھے ابن کریم خاں قوم افغاں

تریں ہے قوم میں معروف افغاں

الٰہی قدر عالم کی دعا کوں

تو کر مقبول دعا کے مدعا کوں

اچھی دسویں جمادی الثانی آغاز
وچندرا باب یک سو دو فصل ساز
ہوا آغاز نامہ ہجر احمد
جو تو اوپر نود گیارا تھے صد

اختتام:-

فقط محفوظ خاں جبکہ آغاز
دہم اول جمادی کے شروع ساز
اگیارا سو نود ہور نوا تھے سن (۱۱۹۹ھ)
مرتب کا کروں میں روز روشن
مرتب شب برات ماہِ شعباں
اگیارا سو نود ہور نو تھے برساں
جو ہجرت سوں نبی خیر الوریٰ کے
لے تاریخ محمد مصطفیٰ کے
بحق مصطفیٰ کے ختم مرسل
ہوا یو فقہ نامہ شرف اکمل
ختم نامہ کیا میں شرع دیں کوں
بنامِ پاک رب العالمیں سوں

ترقیمہ:-

"بتاریخ بست و چہارم ذیقعدہ ۱۲۳۶ھ بروز جمعہ بوقتِ عصر بمقام الوال حسن انصرام یافت"

جامعہ عثمانیہ میں اس کا ایک نسخہ ہے (سردری ۳۳) اور نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں بھی اس کے دو نسخے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کے نسخہ میں چند ابتدائی صفحے نہیں ہیں۔

(۱۱۹) رسالہ عقائد

نمبر کتاب (۷۶، جدید) سائز (۶½ × ۴½ انچ) تعداد صفحات (۵۱) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف مولوی محمد باقر آگاہ تخلص

حالات مصنف:-

مولوی محمد باقر آگاہ کے حالات جلد اول میں بصراحت درج ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ "مدراس میں اردو" اور فہرست کتب خانہ سالار جنگ میں بھی آگاہ کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

ثنا اور حمد ہے حق کو سزاوار
کہ ہے قدرت کا جس کے سب یہ پسارا
کیا جب اپنی قدرت کو ہویدا
کیا یک کن سے سب عالم کوں پیدا
محمد کوں کیا سالارِ ہستی
طفیل اس کے ہے سب بالا و پستی

عقاید اہل سنت کو دکھنی زبان میں منظوم کیا ہے تاکہ مرد اور عورتیں آسانی سے سمجھ سکیں اور یاد رکھیں۔

اختتام:-

بحمد اللہ ہوا یہ نامہ آخر
بحق مصطفیٰ سلطان فاخر

ترقیمہ:-

تمام ہوئی یہ کتاب بحق ملک الوہاب
اس کتاب کے دو قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ
میں موجود ہیں۔ یورپ میں بھی اس کا ایک نسخہ ہے (یورپ
میں دکھنی مخطوطات) (۲۴۸)

(۱۲۰) راہ نجات

نمبر (فقہ حنفی ۲۰۳) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۳۹)
سطر (۱۷)　　خط شکستہ۔ مصنف
شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ
کتابت ۱۲۶۲ھ۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی مشہور و معروف بزرگ
گذرے ہیں جن کا خاندان عرصہ دراز تک دہلی میں قرآن
اور حدیث کا ملجا و ماوی بنا رہا۔

شاہ عبدالعزیز مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
کے بڑے فرزند تھے، باپ کے مرنے کے بعد مذہب اسلام
کی خدمت کرتے رہے، فارسی میں آپ نے ازالۃ الخفاء
نام ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جو مشہور ہے، شاہ عبدالعزیز
کا انتقال ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔ حکیم مومن خاں مومن نے
قطعہ تاریخ تصنیف کیا اس کے دو آخری شعر یہ ہیں:

جانب ملک عدم تشریف فرما کیوں ہوئے
آ گیا غصہ کیا کہیں مردوں کے ایماں میں خلل
دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے
فقر و دیں، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل
۱۲　۳۹

آغاز:-

الحمد للہ علی　　الخ
"اے عزیز سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی
نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہوا خدا کے دوستوں میں داخل
ہوا۔ دنیا میں بھی اس پر رحمت اور عاقبت میں بڑے
درجے بہشت میں پاوے۔ اور بغیر مسلمان ہوئے کوئی
عبادت قبول نہیں ہوتی۔"
اس میں فقہی مسائل وضو، تیمم، غسل، نماز، روزہ،
زکوٰۃ، حج کا بیان ہے۔

اختتام:-

"مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اس کے اللہ تعالیٰ
دنیا اور آخرت میں حق سبحانہ تعالیٰ سب مومنوں کو
توفیق عمل کی دے۔"

ترقیمہ:-

الحمد للہ کہ وسیلۂ حسنات رسالۂ راہ نجات کے
تصنیف سے جناب قدوۃ المفسرین امام المحدثین قطب
العارفین، خلاصہ علماء عصر دفتر فضلاء دہر منبع فیوضات
لم یزل حضرت کثیر البرکت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالعزیز
دہلوی قدس سرہٗ ..... بتاریخ بست و ششم شہر
ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ از دست شمس الدین علی خاں عرف
بخشی جی تحریر یافت۔
اس کتاب میں آخری چند صفحے ادعیہ، تعویذ، فلیتے

وغیرہ درج ہیں۔ یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔
اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔

(۱۲۱) احکام نساء (خلاصہ سلطانی)

نمبر کتاب (۹۹۸ جدید) سائز (۸×۶) انچ تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۵) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف غلام احمد۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۲۰۰ھ

حالات مصنف:۔

مصنف میسور کے باشندے اور ٹیپو سلطان کے عہد میں قاضی کی خدمت پر مامور تھے، عربی فارسی کے عالم متبحر تھے، یہ کتاب خصوصیت سے عورتوں کے لیے لکھی ہے۔

آغاز:۔

حمد و ثنا ثابت ہے خاص خدا کتیں
غیر اس کی خدائی کے لائق کوئی نیں
آسماں کو قدرت سے کیا ہے پیدا
پانی اوپر زمیں کوں حکمت سے وہ فرش کیا

چودہ شعر کے بعد نثر میں کتاب شروع ہوتی ہے۔
"کتب معتبر میں لکھی ہیں کہ جو عورت مسلمان نی ہوئے احکام سیں ضروریات دین کے مانند نماز اور روزہ حیض اور نفاس کے واقف نا ہوئی تو نماز اس کی درست نہیں۔"

اس رسالہ میں عورتوں سے متعلق مسائل فقہ کو جمع کیا گیا ہے۔ کتاب دو قسم پر مشتمل ہے۔
قسم اول اعتقاد کے بیان میں۔ قسم دوم مسائل فقہ متعلق زنان۔

اختتام:۔

عشاء کی نماز کے بعد از سو بار سویم کلمہ پڑھنا بہوت ثواب ہے۔ تمت تمام شد۔
فسبحان اللہ بسم اللہ اللہ اکبر۔ یہ نیت ذبح کی ہے۔

ابتداء میں نام کتاب "خلاصہ سلطانی یا احکام النساء" لکھا ہے۔ لیکن دیباچہ میں صرف احکام النساء تحریر ہے۔ خلاصہ سلطانی کا ذکر نہیں ہے۔ مگر انڈیا آفس کے کتب خانے میں اس کے دو نسخے ہیں۔ وہاں کے نسخوں سے دونوں ناموں کی توثیق ہوتی ہے۔

(۱۲۲) ثابت الاسلام مفتاح الکلام

نمبر کتاب (۸۴۳ جدید) سائز ½۶×۹ انچ تعداد صفحات (۸۳) تعداد سطور (۱۱) خط طبی نسخ و نستعلیق۔ نام مصنف۔ ؟ ۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۳۵ھ۔

اس کتاب کے مصنف کے متعلق کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:۔

الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ایں کتاب بہ کلام جدید

فرزنان حمید و سپارکتاب بہ پیغمبران آں نازل شدہ اند۔

دو صفحہ کی فارسی عبارت کے بعد۔

اول کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ معنے اوس کے پہلا بول پاکی بہ کفر شر کتے ہیں سے ذات کو پاک کرتا ہوں "

مولف کا نام اس کتاب میں نہیں ہے۔ دیباچہ میں جو فارسی میں ہے لکھا ہے کہ اس کتاب ثابت الاسلام کو سید الشاہدات سید محمد قادری قدس سرہ کے کرم سے چند مسائل فقہیہ کو دکھنی زبان میں ترجمہ کیا۔ تاکہ عوام مرد اور عورت اس سے مستفید ہوں۔ رسالے کے ختم کے بعد ایک خطبہ روز جمعہ کا چار صفحات پر تحریر ہے۔

اختتام :-

" اول پرستش نماز کے ہووے گی مسلمان کو نماز کی توفیق دیوے آمین رب العالمین "

ترقیمہ :-

تمت خطبہ اول روز جمعہ بتاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان المبارک ۱۲۳۶ھ حسن اختتام پذیرفت کاتب الحروف محمد شمس الدین بن محمد عظیم الدین قاضی اودگیر سرکار ناندیڑ صوبہ محمد آباد بیدر من تحت نشین بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد حیدرآباد دفعی الشر۔

نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۱۲۳) روضۃ الصالحین

نمبر (فقہ امامیہ ۹۳) مسطر (۵×۸) صفحہ (۲۱۶) سطر (۹) خط نستعلیق۔ ۔ ۔ ۔ مصنف غلام حسن

تاریخ تصنیف ۱۲۳۵ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ۔

مولانا غلام حسن امامیہ مذہب کے مجتہد تھے، اور شاعر تھے مگر افسوس ہے کہ ان کے حالات کسی قدیم تذکرہ میں ہیں اور نہ جدید، اس لیے کسی تفصیلی صراحت کا موقع نہیں ہے۔ واضح ہوتا ہے کہ بعض دوستوں کی خواہش پر اس کو لکھا گیا۔

آغاز :-

پہلے کر تو خدا کی حمد و ثنا

جس نے تم سب کے تیں کیا پیدا

اور فضیلت دی اپنی رحمت سے

نوع انسان کو ساری خلقت سے

کہ اوسے فہم اور شعور دیا

اور زبان اوس کی کو کیا گویا

یہ امامیہ مذہب کی منظوم فقہ ہے، مختلف فقہی عنوان کے تحت بیان ہوا ہے۔ اولاً حمد و نعت کے بعد چند مسائل عقاید کے لکھے گئے ہیں اس کے بعد فقہی مسائل ہیں، عنوان فارسی میں ہیں۔

ایمان اور کفر، مومن اور کافر، صوفیان، اعمال صوفیہ اسامی صوفیا، . . . ۔ اس کے بعد واجبات وضو، آداب خلوت، اقسام وضو، واجبات غسل، کیفیت تیمم، آب چاہ، احکام ظروف آخری عنوان " احوال موت ہے۔

کتاب کے نام اور مصنف کے نام کی صراحت۔

اس لیے میں نے اس رسالے کا

روضۃ الصالحین نام رکھا

کہ خدایا پے امام زمن
تیرا مقبول ہو غلام حسن

تاریخ تصنیف

بارہ سے سن پہ آٹھواں تھا سن
جب کہ اس نظم سے ... غلام حسن
ہوا فارغ بہ برکت حضرات
بر محمد و آل او صلوات

اختتام:۔

کر کے پھر ایک شفیق نے معلوم
طرز نظم حدیقہ منظوم
اس کی تاریخ ہو کے خوش یہ کہے
خوش بنا ہے حدیقہ ہندی

ترقیمہ:۔

تمت تمام شد کار من نظام شد تاریخ بست چہارم شہر شعبان ۱۲۶۳ھ حدیقہ ہندی با تمام رسید۔

اس سے واضح ہے کہ فقہ کی مشہور کتاب حدیقہ کے چند ابواب کا اونھوں نے ترجمہ کیا ہے جس کی صراحت مصنف نے کر دی ہے۔

کہ حدیقہ جو فقہ ہی ہیگا
تیری اخوند نے جسے ہے لکھا
اور ہیں مذکور اوس میں وہ آیتیں
کہ نہایت ہے احتیاط اوس میں
کہہ مسائل جو اوس کے ہو دینی فقہ
کہہ تو ہندی میں نظم کے دستور

(۱۴۴) روضۃ الصالحین (حدیقہ ہندی) دوسرا نسخہ

نمبر دفتر مشتقی (۳۸۸) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۱۸) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔

آغاز:۔

پہلے کر تو خدا کی حمد و ثنا
جس نے ہم سب کے تیں کیا پیدا
اور فضیلت دی اپنی رحمت سے
نوع انساں کو ساری خلقت سے
کہ اوسے فہم اور شعور دیا
اور زباں اوس کی کو کیا گویا
ہوئی ابیات یہ دعا کی تمام
آگے بس اب زیادہ خیر و سلام
بارا سے سن پہ آٹھواں تھا سن
جب کہ اس نظم سے غلام حسن
ہوا فارغ بہ برکت حضرات
بر محمد و آل او صلوات

اختتام:۔

اور ایک مہربان نے فی الفور
کہی تاریخ فارسی اس طور
سال تاریخ این خجستہ کتاب
چمن روضہ جناب دریاب

کر کے پھر ایک شفیق نے معلوم

طرز نظم ہدیعتہ منظوم

اس کی تاریخ ہو کے خوش یہ کہی

خوش نما ہے حدیقۂ ہندی

(۱۲۵) نظام الاسلام

نمبر کتاب (۳۳۲۶ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۲۹۸) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف مولوی محمد وجیہہ۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۰۹ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۶۳ھ۔

مولوی محمد وجیہہ عربی و فارسی کے عالم متبحر تھے حکومت انگریزی کے مدرسہ کلکتہ کے مدرس اول تھے۔

آغاز:۔

"کیا جواب دیتے ہو تم اے علمائے دین داران سوالوں کا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے۔ پہلا سوال حنفی جو شروع نماز کی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے ہیں اس پر دلیل کیا ہے"

یہ فتاوے کی ایک کتاب ہے۔ جس میں بعض حضرات کے سوالات متعلق فقہ و عقاید کے جوابات ہیں۔ مؤلف نے آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ اور بڑی معتبر اور معتمد کتابوں کی عبارت سے مدلل اور محقق جوابات ہر سوال سے متعلق موافق مذہب سنت و جماعت کے لکھ کر تمام علماء و فضلاء کے ملاحظہ میں پیش کر کے سب کی تصدیق حاصل کی۔ چنانچہ (۸۱) علماء کے مہر کے نقول اس نسخے پر ثبت ہیں۔ اور یہ رسالہ حاجی سید عبداللہ نے بغرض رفاہ عام چھپوا کر تمام ملکوں میں منتشر کیا۔ اس میں ۲۴ سوالات کے جوابات ہیں۔

اختتام:۔

"تو وہ کتاب مجمع الزوائد جناب مدرس صاحب ممدوح کے نزدیک موجود ہے جس کا جی چاہے اُس میں دیکھ لیوے تمت تمام شد کتاب نظام الاسلام"

ترقیمہ:۔

بدستخط بندہ درگاہ نیاز محمد خان خلف محمد عظیم خان مرحوم و مغفور از قوم روہیلہ تحریر بتاریخ بست و یکم شہر شوال سنہ ۱۲۶۲ھ

(۱۲۶) چار کرسی

نمبر (فقہ حنفی ۹۷۷) سائز (۷×۵) صفحہ (۱۹) سطر (۹) خط نسخ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف مولانا عبدالحق

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۳۲ھ۔

مولانا عبدالحق کے متعلق کوئی معلومات کتاب سے حاصل نہیں ہوئے، یہ عبدالحق دہلوی یا خیرآبادی نہیں ہیں بلکہ دکھنی معلوم ہوتے ہیں، سنت جماعت تھے۔ حنفی مذہب تھا عربی فارسی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز:۔

یہ چار کرسی فرض ہے ... کہتا ہوں تجھ کوں یاد کر

سب کنا مسلماں فرض ہے ... جا کر اپنی اُستاد گھر

سن توں نبی کے باپ کا ... ہے نانوں عبداللہ لکر

یہ ایک مختصر رسالہ فقہ حنفی کا ہے اس میں وضو، غسل، تیمم،

فرض چگانۂ احکام نماز، صفت بیان فرض ہارے بیں گے۔

اختتام:-

قرشان جو یک سوتیس یہ
دل کے پتے پہ نقش ہو
جو جاں سکے برحق او سے
دیدار حق مطلق دے
دیکھلا دے عبد الحق اوسی
جس میں ہے مسلیاں کا اثر

ترقیمہ:-

تمام ہوئی یہ چار کرسی تصدق سے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں اور ادارۂ ادبیات اُردو میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۲۷) چار کرسی دوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۱۵۱) سائز (...) صفحے (...) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔

آغاز:-

یہ چار کرسی فرض ہے	ہر یک مسلماں فرض ہے
کہتا ہوں تجھ کو یاد کر	جا کر اپنی اُستاد گھر
سن تو نبی کے باپ کا	ہے ناؤں عبد اللہ کر

اختتام:-

دیدار حق مطلق دے	دکھلا دے عبد الحق اسے
جدہ کیں عبد الحق	مرشد ہوں سے یک ورق
عسلیم لدونی لے سبق	اوس کے کرم پایا چھے

(۱۲۸) سراج الایمان

نمبر (فقہ حنفی ۲۲۴) سائز (...) صفحے (...) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف حافظ احمد بن محمد مغربی۔ تاریخ تصنیف ۱۱۷۹ھ کتابت درج

حافظ احمد بن محمد مغربی تمسانی انصاری ایک عالم تبحر تھے، عربی فارسی میں اچھی دستگاہ تھی۔ عوام کے فائدہ کے لیے انھوں نے اس فقہ کو ہندی میں ترتیب دے کر مدون کیا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ۔ بوجہ اس کہ پڑھنا عقائد اور فقہ کا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ بغیر سیکھے احکام عقاید کی ایمان آدمی کا درست نہیں ہوتا ہے اور بغیر جانے بعض احکام فقہ کی نماز و روزہ وغیرہ جائز نہیں۔"

اس کتاب میں عقیدہ و مسائل فقہ حنفی کا تذکرہ ہے۔ اس کو باب اور فصل میں منقسم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ جو عقیدہ میں ہے اس میں دس باب اور کئی فصلیں ہیں۔
دوسرا حصہ کتاب طہارت سے موسوم ہے سات باب اور کئی ایک فصلیں ہیں، تیسرا حصہ کتاب الصلوٰۃ سے موسوم ہے اس میں نو باب کئی فصلیں ہیں۔ چوتھا حصہ روزہ سے متعلق ہے ستر باب اور کئی فصلیں ہیں، حج اور زکوٰۃ کا بیان بھی آخری حصہ میں ہے۔ کل ستر باب پر کتاب مشتمل ہے۔ فصلوں کی تعداد

حیض نفاس، مسح موزہ، نماز کے شروط، روزہ، زکوٰۃ، حج حلال و حرام، نماز جنازہ وغیرہ امور کے متعلق صراحت سے بیان کیا گیا ہے اور ان دعاؤں کو بھی لکھا گیا ہے جو نماز اور روزہ وغیرہ میں ضروری ہیں (۷) عنوانات کے تحت کتاب منقسم ہے۔ خصوصیت سے اس کو عورتوں کے لیے لکھ گیا تھا کیونکہ اس زمانہ میں عربی اور فارسی سے خواتین واقف نہیں ہوتی تھیں۔

اختتام :-

"اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض الموت میں آخری وصیت یہی فرمائی کہ نماز پر تقید رکھو اور باندیاں غلاماں کے ساتھ نیکی کرو غرض احادیث بہت اس میں آئے ہیں اور یتیموں پر اور ہمسایہ کے لوگوں پر بہت رحم کرنا اور سب امور میں حق تعالیٰ پر توکل کرنا اور استغفار بہت کرنا صلی اللہ علی خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔"

ترقیمہ :-

"کتاب ریاض النسوان فقہ شافعی بتاریخ بست و پنجم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۳ھ روز دوشنبہ فقیر عبد اللہ نیازی برائے حافظ محی الدین حسین صاحب در بندر پیلاپور باتمام آمد"

کتاب پر حافظ محی الدین حسین (۱۲۴۶) کی مہر ثبت ہے۔

ریاض النسوان کئی مرتبہ بمبئی، مدراس اور حیدرآباد میں طبع ہوئی ہے اب بھی اس کی جنوبی ہند، مدراس کوکن وغیرہ میں مانگ ہے۔ اب بیسیوں مرتبہ طبع ہوئی ہے یعنی سنہ ۱۳۰۰ھ میں اس کی طباعت ہوئی ہے۔

قلمی نسخے بھی بعض کتب خانوں میں موجود ہیں چنانچہ ادارہ ادبیات اُردو میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۱۳۰) تکملہ ریاض النسوان

نمبر کتاب (۱/۱۷۷ جدید) سائز ½۹ × ½۶ انچ، تعداد صفحات (۱۱) تعداد سطور (۱۶) خط نستعلیق خوشخط تاریخ کتابت سنہ ۱۳۲۹ھ۔

حالات مصنف :- معلوم نہیں ہوئے

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . . اما بعد شافعی مذہب کے چند مسائل کو اس عاصی نے بعض عزیزوں کی خواہش پر لکھ کر ریاض النسوان کا تکملہ بنایا الخ"

یہ مختصر رسالہ فقہ شافعی کی کتاب ریاض النسوان مؤلفہ (قاضی بدر الدولہ) کا تکملہ ہے جس میں اضحیہ و نکاح و محارم و رضاعت کے بعض مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

"اور شہادت میں دودھ پیا سو عمر اور دودھ پیٹ میں جانا اور کتنے بار پیا سو ذکر کرنا واجب ہے۔"

ترقیمہ :-

تمت تمام شد المرقوم ۱۹ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۰ فروردی سنہ ۱۳۲۰ف۔

(۱۳۱) رسالہ حقیقت الصلوات

نمبر تصوف ۹۰۹، سائز ۱۲×۷، صفحہ (۱۵)، سطر (۱۷)
خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۰۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دل کو روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسے نبی مقبول کو خلق اللہ کے ہدایت کے واسطے بھیجا کہ جس کی ادنیٰ شفاعت سے دو نو جہاں کی نعمت پاوے۔"

اس رسالے میں نماز کے فضائل اور قرأت کو سمجھ کر پڑھنے کا تذکرہ ہوا ہے۔ اللہ اکبر، سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص کے معنی لکھے گئے ہیں۔ نماز کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

اختتام:-

"اور عوام جو اس بات سے بے خبر ہیں خواص کو واجب ہے کہ ان کو آگاہ کریں کہ جو منہ سے اقرار کریں اس کو عمل میں لاویں۔"

(۱۳۲) مصباح الصلوٰۃ ترجمہ مفتاح الصلوٰۃ

نمبر کتب ۳۳ جدید، سائز ۸×۵، ۳ انچ، تعداد صفحات (۹۸) تعداد سطور (۹)، خط نستعلیق۔ مترجم۔ شاہ سید الدین۔ تاریخ ترجمہ ۱۲۴۱ھ

مترجم دکن کے ایک قابل شخص تھے، عربی فارسی میں کامل دست گاہ رکھتے تھے۔ آپ کی ایک اور کتاب 'تکمیل الایمان' ہے، جو فارسی سے ترجمہ ہوئی ہے۔

آغاز:-

"شکر و سجدہ خاص اس معبود مطلق کو سزاوار ہے جو اپنے فضل و کرم سے اس مشت خاک کو اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی خلعت پہنا کر اور لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ کا جوہر دے کر مسجود ملائک کیا۔"

کتاب مفتاح الصلوٰۃ جو فارسی زبان میں تھی اوس کو اکثر دوستوں کی خواہش پر مترجم نے اردو میں ترجمہ کیا۔ اور ترجمے کو چار باب اور چالیس فصل پر منقسم کیا۔ یہ کتاب آخر سے نا تمام ہے۔ اور عنوانات نہیں لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اگر معنے میں کچھ فرق نہ آیا تو مضائقہ نہیں والا جائز نہیں"

اس ترجمہ کی تاریخ وغیرہ کے متعلق کتب خانہ سالار جنگ کے نسخے میں مترجم نے صراحت کی ہے جو حسب ذیل ہے:-

"یہ بندہ کمترین شاہ سید الدین کو "تکمیل الایمان" کے ترجمہ سے فراغت پایا اور دو عقاید حجتر کو فضل الٰہی سے اختتام کیا۔ اکثر دوستاں مہربان اور صاحبان کرم فرما بجد ہوے کہ اگر مفتاح الصلوٰۃ کو جو فقہ فردی اور مقبول تر ہے ترجمہ کریگا تب میں اس بات کو فائدہ کے واسطے جان کر اپنے حوصلے کے موافق ۱۲۴۱ھ بارہ سو اکتالیس ہجری میں صاف ہندوستانی زبان سے ترجمہ کیا او نام مصباح الصلوٰۃ رکھا۔"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کتاب کے دو نسخے محفوظ ہیں۔

(۱۳۳) مجموع المسائل

نمبر دفتر فقہ حنفی (۹۲۰) سائز (۸×۵) صفحے (۲۰۲) سطر (۱۵)
خط نستعلیق مصنف شمس الدین [illegible]

تصنیف قریب [illegible]

مصنف کے کوئی حالات بدست نہیں ہوئے۔
بیان کیا ہے کہ اس کتاب کو عربی فارسی کی معتبر کتابوں سے ہندی میں اپنے لڑکوں کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔
آغاز کتاب نظم سے ہوتا ہے مگر چند اشعار کے بعد پوری کتاب نثر میں ہے۔

آغاز :-

کہوں میں حمد رب العالمیں کا
کہ اوسر حرف ہے اسلام دیں کا
محمد کے اوپر صلوات بولوں
دل و جاں سو میرے دن رات بولو
مجھے سب فارسی عربی سہج ہے
ولے یو نسخہ ہندی بہت سہج ہے
رکھیا ہوں ناؤں مجموع المسائل
نہیں حاجت دوجی پڑنا رسایل
کیا تالیف فرزند کے خاطر
سعادت مند دل بند کی خاطر

اس کے بعد کتابوں کی فہرست دی ہے۔ فہرست کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی شروع اول کرتا ہوں میں اس کتاب کوں یا شروع کرتا ہوں میں ہر ایک کام کوں اللہ تعالیٰ کے نام سوں"

یہ فقہ کی کتاب ہے اس میں "۲۲" بائیس باب کے تحت ضمنی مسائل عبادات اور کچھ معاملات کا بیان ہوا ہے اور چند عقاید کے مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔

اختتام :-

"بحور شفاعت کی برکت سوں ہو ماں باپ پیر استاد کی دعا سوں سب مومنوں کو عطا کرے آمین یا رب العالمین
قوله تعالیٰ خالدین فیها ابدا یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ جو بہشتی بہشت میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سوں نکلنے کے نہیں
واللہ اعلم بالصواب"
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۱۳۴) مجمع المسائل دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۲) ۲۰۲ جدید، سائز (۷½ × ۵) انچ، تعداد صفحات (۲۵۲) تعداد سطور (۱۳) بخط جلی نستعلیق۔
تاریخ کتابت ۱۲۶۵ھ

آغاز :-

کہوں میں حمد رب العالمیں کا کہ اوسر حرف ہے اسلام دیں کا
محمد کے اوپر صلوات بولوں دل و جاں سوں میری دن رات بولو

باب اول ایمان کے بیان میں۔

اختتام :-

" یعنی اللہ تعالیٰ فرمایا جو بہشتی بہشت میں رہیں گے وہاں سوں نکلنے کے نہیں "

ترقیمہ :-

ایں کتاب مجمع المسائل نعمان الدین بتاریخ یازدہم ماہ شوال ۱۲۶۲ھ بوقت دوپہر روز دوشنبہ اختتام یافت۔

تمت تمام شد۔

(۱۳۵) رسالہ تجہیز و تکفین

نمبر (فقہ حنفی ۲۵۴) سائز (۱۳ × ۹) صفحہ (۲۳) سطر (۲۵) خط شکستہ۔ مصنف مولوی محمد عمران ابن محمد عفران۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ کتابت ۱۲۶۱ھ

کتاب سے مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوتے۔ البتہ اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ مصنف مولوی محمد حیدر صاحب کے ہمراہ ۱۲۳۰ھ میں رام پور سے کلکتہ آئے تھے اور ان سے سنے ہوئے حالات تجہیز و تکفین اس رسالے میں جمع کئے ہیں۔ عام طور سے چونکہ لوگ مسائل تجہیز و تکفین سے واقف نہیں ہوتے اس لیے مصنف نے ایک بڑی اچھی خدمت انجام دی تھی۔

آغاز :-

الحمد للہ رب العالمین الخ

" قال الرسول کی طلب میں سرگرم لیکن بسبب نقص بیرایہ الہی کے کہ لاینال الانسان الا ما قدرہ علم سے بے بہرہ تھا جس کو سنتا کہ وہ عالم فاضل پرہیزگار دیندار مقبول درگاہ الہی ہے اوس نے جا کر استفسار کرتا ۔۔۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے یہ رسالہ تجہیز و تکفین کے حالات پر مشتمل ہے ان کو گیارہ فصل کے تحت لکھا گیا ہے۔ تجہیز و تکفین کے علاوہ بعض دیگر مسائل جو موت اور بعد موت سے متعلق ہیں ان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اختتام :-

" میں اپنے باپ کو دیکھ تو پوچھا کہ کیوں کر گزری اوس نے کہا کہ جب مجھ کو قبر میں رکھ دیا اور فرشتے عذاب کے آئے میرے ہاتھ اور سینہ پر جو شتوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوا دیکھ کر کہا کہ در ہو تو عذاب سے تمام ہوا "

ترقیمہ :-

" الحمد للہ رسالہ تجہیز و تکفین اموات تصنیف مولوی محمد عمران خلف الصدق مولوی محمد عفران مصطفیٰ بادی غفرلہ ابیہ کا ۱۲۶۱ھ ہجری میں مولوی عبد الفتاح صاحب لکھنوی کی فرمائش سے جزیرہ اسعمورہ بمبئی میں بندہ بے دستگاہ عبد اللہ محمد پوری کے اہتمام سے مطبع ابراہیمی میں جو جناب فضیلت مآب حضرت قاضی محمد یوسف صاحب دام برکاتہ کے دولت خانے کے سامنے واقع ہے چھپ کر اختتام کو پہنچا۔ سوا اس کے یہ ہے میں نے حسب خواہش خاطر اپنے اور واسطے دلچسپ ہونے مسائل کی جتنی بندۂ درگاہ صمد خطیب غلام احمد ولد غلام محی الدین صاحب قینہ متوطن قصبہ دبلولہ کا سترھویں تاریخ

صفر المظفر کے ۱۲۳۵ھ میں پیر کے دن اس رسالہ مفید کو تمام کیا۔
اس عبارت سے واضح ہے کہ رسالہ بمبئی میں طبع
ہو گیا تھا۔ اس مطبوعہ نسخے سے خطیب غلام احمد نے اس کو
نقل کیا ہے۔

(۱۳۶) مفتاح الایمان

نمبر (مجامع ۱۴۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۷۵) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
۱۲۴۴ھ

مصنف سید محمد حیات اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے،
عربی فارسی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے، شاعر بھی تھے اور
نثار بھی، مذہب سے زیادہ شغف تھا ۔ انھوں نے نظم و نثر میں
متعدد رسالے تصنیف کیے ہیں جن میں فقہ عقاید کے مسائل کا تذکرہ
ہے۔ چنانچہ اس کتب خانہ میں ان کی کئی کتابیں موجود ہیں جو میرے
کے متوسلین تھے۔

آغاز:-

کروں میں نام اللہ درد جان کا
کہ او معبود ہے دونوں جہاں کا
وہی مقصود اور مشہود وہی او
جہاں نابود ہے ہے موجود ہے او
وہی اول وہی آخر وہی ہے
وہی باطن وہی ظاہر وہی ہے

اس منظوم رسالہ میں حمد و نعت مناجات کے بعد علم
ایمان، اقرار و تصدیق، فرضیت ایمان، کلمہ طیبہ، اثبات حق،
حدوث عالم، وحدت سبحانہ تعالیٰ، موجود، ناظر وغیرہ یعنی خدا
کی تمام صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور عقاید کا تفصیل سے ذکر ہے۔
کتاب کا نام اور سنہ تصنیف کی صراحت۔

بحمد اللہ کہ یہ مفتاح الایمان
ہوئی آخر بحق شاہ عرفان
سن ہجری اتھا اس وقت اے یار
ہزار و دو صد و چالیس پہ چار
۱۰۰۰ ۲۰۰ ۴۰ ۴

اختتام:-

کبھو یک بیت دکھنی میں لکھا ہیں
ضرورت اس کتیں دکھنی کہا ہیں
عوام الناس کی ہیں گفتگو پر
لکھا ہوں صاف اس کو اے برادر
تکلف نیں کیا ہوں دیکھ منظوم
کہ تا ہر ایک کو ہووے حال معلوم
الٰہی کر مری خاطر کتیں شاد
دو عالم سے میرا دل کر تو آزاد

(۱۳۷) عقاید صوفیا

نمبر (مجامع ۱۴۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۹۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
۱۲۴۴ھ

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ظاہر ہووے کہ جو ہر ایک پر فرض ہے یہ تین حال پر ایمان

لانا جو حقیقت میں کلمہ توحید پڑھنا۔"

اس مختصر رسالہ میں صوفیا کے چند عقاید، ودود، معبود، ہادی، مضل، علم، قدیر، صانع وغیرہ کی صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:-

جو کوئی یہ تین حال سے واقف ہوا او ولی خدا کا ہوا
اس کو جنت ہے اور دیدار خدا کا ہے۔ نظم:-

اس عقاید کو لکھا سید حیات
مصطفےٰ پر ہو درود اور صلوات
جان باب المغفرت ہے اس کا نام
یاد اس کو جن رکھا پایا نجات

(۱۳۸) رسالہ دستور الایمان

نمبر مجامع ۱۷۹، سائز (۱۰×۶)، صفحہ (۸)، سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ۔ کتابت ۱۲۷۵ھ۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعت مصطفےٰ کے ظاہر ہووے جو دستور ایمان لانے کا اور اسلام میں آنے کا یہ ہے جو پہلے ان باتوں کو دل میں ثابت کرتا اور برحق جانتا جو کوئی کہ ان باتوں کو دل میں ثابت نہیں کیا اور برحق نہیں جانتا ایمان و اسلام اس کا درست نہیں ہے۔"

اس میں مذہب اسلام کے چند شرائط کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

ہوا یہ رسالہ بیاں سے تمام
جو دستور الایمان ہے اس کا نام
لکھا ہے ضرورت سے اس کو حیات
ہو ہردم نبی پر درود و صلوات۔

ترقیمہ:-

دستور الایمان بتاریخ پانزدہم ربیع الاول ۱۲۷۵ھ

(۱۳۹) زاد الایمان

نمبر مجامع ۱۷۹، سائز (۱۰×۶)، صفحہ (۶)، سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ

آغاز:-

"بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفےٰ کے ظاہر ہووے کہ کلمہ میں دو بات ہیں، ایک لا الٰہ الا اللہ ہے، دوسرا محمد الرسول اللہ ہے، جو کوئی لا الٰہ الا اللہ ہزار بار پڑھے محمد الرسول اللہ صدق دل سے نا پڑھے اوکافر ہے۔"

اس کتاب میں چند عقاید کے مسائل بیان کئے گئے ہیں جو رسول اللہ صلعم کو پیغمبر برحق جاننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اختتام:

یہ رسالہ ہوا بیاں سے تمام — زاد الایمان ہے جو اس کا نام

بفروت لکھا ہے اس کو حیات ہو نبی پر درود اور صلوات

(۱۴۰) رسالہ نور الایمان

نمبر (مجامع ۱۴۶) ماپ (۱۰×۶) صفحہ (۳۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق مصنف سید محمد حیات، تاریخ تصنیف
۱۲۲۳ھ کتابت ۱۲۳۰ھ۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہو وے جو ہر ایک پر فرض ہے اصول ایمان پر عمل کرنا اور کفر شرک سے دور ہونا جو کوئی کہ اصول ایمان پر عمل نہیں کیا اور کفر و شرک سے دور نہیں ہوا۔ اگرچہ کلمہ ہزار بار پڑھے۔"

اس رسالہ میں چند عقیدہ کا بیان ہے جو ایمان کے لیے ضروری ہیں۔

اختتام:-

یہ رسالہ یہاں تمام ہوا
نور ایمان اسی کا نام ہوا
بصد فروت لکھا ہوا اس کو حیات
ہو نبی پر درود اور صلوات

ترقیمہ:-

الحمد للہ و المنہ کہ بوسیلہ حسنات کتاب مصباح الحیات کہ تصنیفات سے قدوۃ المحققین و زبدۃ المفسرین امام محدثین قطب العارفین خلاصہ علمائے عصر سر دفتر فضلائے دہر شیخ فیوضات لم یزلی حضرت کثیر البرکات علو الدرجات حضرت مولوی میر حیات صاحب ادام اللہ فیوضانہ کی ہے موافق خواہش طرۂ تارک ارادت شمع شبستان . . . ارادت خاں جمعدار مند وزنی بخط میر عباس علی میسوی سولھویں شہر ربیع الاول ۱۲۷۵ھ تمام ہوئی۔

(۱۴۱) نجات نامہ

نمبر (مجامع ۱۴۶) ماپ (۱۰×۲۰) صفحہ (۱۸) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۳۰ھ

آغاز:-

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ الخ معنی کلمہ کے یہ ہیں تحقیق عبادت کا لیئنا اللہ کو سزاوار ہے او ایک ہے اس کو شریک نہیں محمد پیغمبر برحق ہیں، شرطاں ایمان کی دو ہیں عقل اور بلوغ۔"

اس رسالہ میں کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق حدیثیں لکھی گئی ہیں اور ہر حدیث کے بعد اس کا ترجمہ اُردو میں لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"اگر حلال ہے تو نذر حق تعالیٰ کی ہے ثواب اس کا رسول علیہ السلام کو پہنچے، ان کے طفیل سے خلائق کی ارواح کو پہنچے نظم

ہو گیا ہے نجات نامہ اب
کر تو مقبول اس کو تیں یا رب

بہ ضرورت لکھا ہے اس کو حیات
ہو نبی پہ بہ درود اور صلوات
تمت رسالہ نجات نامہ۔

(۱۴۲) ہدایت نامہ

نمبر (مجامع ۱۲۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۵ھ

آغاز:۔

"ایک روز عیسائی اور محمدی یکجائے بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی محمدی سے کہا میرے چند سوال ہیں اگر اس کا جواب دیوے تو میں تمھارے دین کو برحق جانوں گا۔ لیکن جواب مختصر ہو"

اس رسالہ میں اسلام اور آنحضرتؐ کے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات درج ہیں مثلاً سوالات یہ ہیں۔ خدا کو تم نبی کیوں کر جانتے اور نبوت پر دلیل کیا ہے۔ معجزے کیا ظہور میں آئے وغیرہ۔ اس کے مختصر جواب دیئے گئے ہیں اور آخر میں بتایا گیا ہے، عیسائی محمدی کے تمام جوابات سے مطمئن ہو گیا۔ اور دین اسلام کو قبول کیا۔

اختتام:۔

"اے بھایاں بہوت ڈرو اُن سے جو جسم کو مارتے ہیں اور جان کو مار نہیں سکتے۔ تم اس قادر مطلق سے ڈرو جو جان اور جسم دونوں کو جہنم میں ہلاک کرے حفظکم اللہ من المیزان"
خاتمہ تمت تمام شد۔

(۱۴۳) رسالہ شرف الایمان

نمبر (مجامع ۱۲۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۳۵ھ

آغاز:۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ تصدیق دل سے بولتا ہوں میں، جو نہیں ہے کوئی معبود اور موجود مگر اللہ ہے جو اور ایک ہے شریک ہے اور تصدیق سے بولتا ہوں میں، جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بندے خدا کے اور پیغمبر خدا کے ہیں۔"

اس میں اہلِ بیت، رسالت صحابہ کی فضیلت کے حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ اول عربی میں حدیث ہے اس کے بعد اس کا ترجمہ اُردو میں کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

"پیغمبر علیہ السلام فرماتے جو کوئی کہ گالی دیا اصحاب کو میرے پس تحقیق گالی دیا او میرے تئیں جو کوئی کہ گالی دیا میرے تئیں پس گالی دیا او اللہ کے تئیں۔ نظم

یہ حدیثاں صحیح ہیں اور مشہور
ہے لکھا اس کے تئیں حیات فرد
شرف الایمان ہے جو اس کا نام
ہو نبی پہ بہ درود اور سلام

خاتمہ:۔ تمت رسالہ شرف الایمان۔

(۱۴۴) رسالہ نور الاسلام

نمبر (جامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۷) سطر (۱۵) خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

"بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فقیر عرض کرتا ہے جو جس قدر حدیثاں سیکھنا اور سکھانا ہر ایک مومن پر لازم اور واجب ہے، اس قدر مختصر کہا ہے مومن راہ ہدایت کی لیویں اور امید نجات کی پاویں۔"

اس رسالہ میں چند حدیثیں جو اسلام کے متعلق ہیں جمع کی گئی ہیں ان کو فصل واری تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں کلمہ کا بیان ہے، دوسری میں نماز کا بیان تیسری میں روز جمعہ کی فضیلت، چوتھی میں روزے کا بیان، پانچویں زکوٰۃ، چھٹی معدد، زنا اور حرام۔ ساتویں فصل نشہ کا تذکرہ آٹھویں فصل والدین کا ذکر۔ نویں فصل میں متفرق حدیثیں جمع کی گئی ہیں یعنی ہر ایک فصل میں عنوان کے لحاظ سے حدیثوں کا ذکر ہے اول عربی میں حدیث لکھی ہے، اس کے بعد اس کا ترجمہ ہے۔

اختتام:۔

"پیغمبر علیہ السلام فرماتے جو کوئی کہ آغاز کرے تمہارے سے ساتھ سلام کے پس وہ بہتری ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ کے اور شفاعت رسول کے صلی اللہ علیہ وسلم۔ رباعی:۔

ہوگئی اب یہاں حدیث شریف
ہے لکھا اس کے تئیں حیات نحیف
نور الاسلام ہے جو اس کا نام
ہو نبیؐ پر درود اور سلام"

ترقیمہ:۔ تمت رسالہ ہذا نور الاسلام

(۱۴۵) تاج العقیدہ

نمبر (جامع ۱۷۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

حمد رب کے بعد ہے نعت رسولؐ
اس بیاں کو دل سے اپنے کر قبول
یاد جس کو اس قدر جب نا رہے
عالماں سب اس کے تئیں کافر کہے
چھ برس کا طفل جب ہو جائی جاں
سیکھنا اس کے تئیں ہے باپ ماں

اس میں چند عقائد کا بیان ہے جو چھوٹے بچے کے لیے ضروری ہیں۔

اختتام:۔

کوئی قسم کا پاک ہووے جانور
ذبح کر اللہ اکبر بول کر
ہوگیا تاج العقیدہ اب حیات
پڑھ درود اں مصطفیٰؐ پر ہے نجات

(۱۴۶) تاج الفرائض

نمبر د مجامع ۱۲۶، سائز (۱۰×۶)، صفحہ (۱۰)، سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

اللہ اللہ ہے تو خیر الوارثین
ہے محمد رحمۃ اللعالمین
اب بحق مصطفےٰ اے نیک ذات
تو بچا آخر مجھے ایماں کے سات

اس میں چند عقاید کا ذکر ہے۔

اختتام:-

گرچہ ہے یہ مختصر تفصیل سات
اس قدر بچوں کے تئیں ہے بس حیات
بھائی جان تاج الفرائض ہوئی تمام
مصطفےٰ پر ہو درود اں اور سلام

(۱۴۷) نور الہدایہ

نمبر د مجامع ۱۲۶، سائز (۱۰×۶)، صفحہ (۱۸)، سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
۱۲۵۰ھ۔

آغاز:-

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم یا علیمی یا حکیمی یا کریم
اب بحق مصطفیٰ اور فاطمہ تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ
مصطفیٰ پر جان میرا ہے نثار آل اور اصحاب پر بھی بارہا

اس رسالے میں چند عقاید ایمان، خلقت انسان، علامت موت و روح، سکرات، روح کا بدن انسان سے نکلنا، منکر و نکیر کا سوال و جواب وغیرہ امور کو بیان کیا ہے۔

اختتام:-

رنج و راحت کا بیاں کب تک حیات
شرک سے تو دور ہو جائے نجات
بھائی جان نور الہدایہ ہوئی تمام
مصطفےٰ پر ہو درود اں اور سلام

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۴۸) شفاعت نامہ

نمبر د مجامع ۱۲۶، سائز (۱۰×۶)، صفحہ (۷)، سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:-

اللہ اللہ ہے تو رحمان اور رحیم
تو عطا کر ہم کو راہ مستقیم
ہے محمد خاتم پیغمبراں
ہے محمد شفیع خواہ عاصیاں
جان میرا ہے محمد پر نثار
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

اس رسالہ میں شفاعت رسول کریم کا بیان ہے۔

اختتام:-

کب تلک یہ گفتگو بس کر حیات
مانگ رب سے یہ دعا اب دل کے سات
رکھ مجھے اُمت میں اس کی اے رحیم
موت دے ملت میں اس کی اے رحیم
اب شفاعت نامہ یاں سے ہے تمام
مصطفےٰ پہ پڑھ درود اور سلام

(۱۴۹) دیدار نامہ

نمبر (جامع ۱۰۶) سائز (۷×۱۰) صفحہ (۴) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

اللہ اللہ اول آخر تو ہی	اللہ اللہ باطن ظاہر تو ہی
اللہ اللہ غیر نہیں موجود ہے	حق تو ہی موجود اور معبود ہے
کیا حقیقت دو جہاں کی ہے عدم	اس پہ چمکا جب ترا نور قدم

اس میں روز قیامت خدا کے دیدار کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

اس مقدس نور کے بس شوق سے
ہو رہیں گے مست بیخود ذوق سے
اس میں پایا جائیں گے صورت تمام
یک تجلی پھر کرے گا سب پہ عام

ناقص الآخر ہے۔

(۱۵۰) شفاعت نامہ دوسرا نسخہ

شریک (در سیر ۴۹۶) سائز (۷×۹) صفحہ (۵) سطر (۱۱)
خط شکستہ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

اللہ اللہ ہے تو رحمان اور رحیم
تو عطا کر ہم کو راہِ مستقیم
ہے محمد خاتم پیغمبراں
ہے محمد عذر خواہ امتاں

اس مثنوی میں آنحضرت صلعم کی شفاعت روز قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

کب تلک یہ گفتگو بس کر حیات
مانگ رب سے یہ دعا اب دل کے سات
رکھ مجھے اُمت میں اس کی اے رحیم
موت دے ملت میں اس کی اے رحیم
اب شفاعت نامہ یہاں سے ہے تمام
مصطفےٰ پہ ہو درود اور سلام

(۱۵۱) دیدار نامہ دوسرا نسخہ

نمبر (ادبیر ۲۹۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۱)۔

مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ ۱۲۵۰ھ

آغاز:۔

اللہ اللہ اول و آخر تو ہے
اللہ اللہ باطن و ظاہر تو ہے
اللہ اللہ غیر نہیں موجود ہے
حق تو ہی موجود اور معبود ہے

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں روز قیامت میں خدا کے دیدار کا ذکر ہے۔

اختتام:۔

مختصر اس کو لکھا سید اس کنیں
اس کے حق میں کر دعا تو دل سات
ہوگیا دیدار نامہ اب تمام
مصطفیٰ پر ہو درود اور سلام

(۱۵۲) تاج العقیدہ

شامل ایضاً۔ کل ۳۱ شعر ہیں۔ مصنف حیات۔
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

حمد رب کے بعد ہے نعت رسولؐ
اس بیاں کو دل سے اپنے کر قبول
یاد جس کو اس قدر جیتا رہے
عالماں سب اس کنیں کا فر کہے

اختتام:۔

کوئی قسم کا پاک ہو وے جانور
ذبح کر اللہ اکبر بول کر
ہوگیا تاج العقیدہ اب حیات
پڑھ درود اں مصطفیٰ پر ہے نجات

(۱۵۳) سراج العقاید

نمبر (مجامع ۱۰۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ ۔ ۔ مصنف سید محمد حیات
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:۔

کروں ابتدا میں بہ حمد خدا
عدم تھے ہمیں ہم کو پیدا کیا
ہے برحق محمدؐ خدا کا رسول
کرے حکم اس کا دل و جاں قبول
کہا ہم کو دے کر خدا زندگی
پچھانو مجھے اور کرو بندگی

اس رسالہ میں جو منظوم ہے عقاید کے بعض مسائل کا ذکر ہے۔

اختتام:۔

ادا کا فر ہوا ہے سُن اسے نامور
عقاید سے ہرگز نکو پھیر سر

حیات یہ عقاید لکھا مختصر
کہو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج العقاید ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے
اور جامعہ عثمانیہ میں بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۵۴) سراج العقاید دوسرا نسخہ

نمبر (مثنوی ۵۳۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۷) سطر (۱۲)
خط شکستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف سید محمد حیات
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز :-

ارے دیوانے مت رہیو غافل
صبا تو یہاں سے چلنا ہے سب کام کر۔
کر سب کام نیکی کے یہاں
صاحب سے جا ملنا ہے وہاں

اس رسالے میں چند مسائل جو عقاید سے متعلق
ہیں درج ہیں۔

اختتام :-

حیات اللہ عقاید لکھا مختصر
کہو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج العقاید ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

(۱۵۵) رسالہ عقاید

نمبر (مثنوی ۵۳۳) سائز (۶×۹) صفحہ (۱۳) سطر (۱۵)
خط شکستہ ۔ مصنف حسینی ۔ تاریخ تصنیف ابجد ۱۱۵۰ھ

آغاز :-

مسلماناں تمیں کو نیں بتو لتے
امر بر حق اد پیشیں چلتے
لگا وے حق لقا کا تو پیار
تجھے خاوند کرنے کا وہاں بڑا پیار
ہمیشہ یاد میں معبود کے رہنا
فراموش اوسے دنیا میں نہ ہونا

اس رسالہ میں چند عقائد کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

حسینی کر ہمیشہ یہاں توں توبہ
گنہ سارا تیرا بخشے ایگا خدا
اپنا بد فعل سوں حق کن پناہ منگ۔
نیکی کے کام کراتے سریکا دعا مانگ
نیکی کے کام کرایا رب میرے سوں
ایماں سوں منجکوں لے کر جا دنیا سوں

(۱۵۶) سراج الفقہ

نمبر (میر ۳۶۷) از ورق (۱۳۹) سائز (۶×۹) صفحہ (۲۵)

سطر (۱۱) خط شکستہ ۔ مصنف حیات ۔ تاریخ
تصنیف ۱۲۴۴ھ

مصنف کا نام محمد حیات تخلص حیات تھا ۔ علاقہ میسور
سے تعلق رکھتے تھے ۔

آغاز :-

کہوں دم بدم حمد سبحان کا
کہ ہے قوت میری دل و جان کا
ہے برحق محمد خدا کا رسول
میرا جان و دل اس پہ ہر دم فدا
در بیان عقیدہ گوید
کہوں دل سے ایمان لایا ہوں میں
خدا ایک ہے نہیں شریک اس کتیں

یہ ایک مختصر فقہ کی کتاب ہے، جس میں وضو،
نماز، غسل، روزہ، حج وغیرہ کا بیان ہوا ہے ۔

اختتام :-

زراعت سے حاصل ہو غلہ اگر
عشر اس سے دیا سن لے نامور
حیات اس فقہ کو لکھا مختصر
کہو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج الفقہ اب ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود
ہیں ۔

(۱۵۷) تاج النصائح

مجموعہ جامع (۱۷۶) سائز (۱۰×۲۴) صفحہ (۱۵) سطر (۱۰)
خط نستعلیق ۔ مصنف محمد حیات ۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ
مصنف کے حالات دوسری جگہ درج ہیں ۔

آغاز :-

رَبَّنَا یا رَبَّنَا یا رَبَّنَا
کیوں زباں سے ہوسکے تیری ثنا
یا رحیمی یا رحیمی یا رحیم
یا کریمی یا کریمی یا کریم
راہ ایسی کر ہمارے تئیں عطا
جس میں راضی تو رہے اور مصطفیٰ

اس رسالہ میں جو منظوم ہے چند نصائح درج ہیں
علم، محبت، ذکر، شکر حق، رضا حق، شرم و عزت، احسان
حسن نیت، سخاوت وغیرہ کا ذکر ہے ۔

اختتام :-

جز خدا کے کوئی نہیں معبود ہے
دو جہاں نابود خود موجود ہے
بھائی جان تاج النصائح ہوئی تمام
مصطفیٰ پر ہو درود اور سلام

ترقیمہ :-

تمت رسالہ تاج النصائح ۔

(۱۵۸) تاج النصائح دوسرا نسخہ

نمبر (دبیر ۳۶۰) از ورق (۱۴) ساز (۹×۶) صفحہ (۲۰) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت ندارد۔

آغاز:-

رَبَّنَا یا رَبَّنَا یا رَبَّنَا
کیوں زبان سے ہو سکے تیری ثنا
یا رحیمی یا رحیمی یا رحیم
یا کریمی یا کریمی یا کریم
راہ ایسے کر ہمارے پر عطا
جس میں راضی تو رہے اور مصطفیٰ

اس مثنوی میں چند نصائح کو لکھا گیا ہے مثلاً محبت فکر، ذکر، رضائے حق۔ شرم و عزت وغیرہ۔

اختتام:-

اس بیان طول کو بس کر حیات
بول دے باقی رہی ہے ایک بات
شرک دو ہیں یک خفی دوسرا جلی
جب ہوا تو دور اس سے ہے ولی
جز خدا کے کوئی نیں معبود ہے
دو جہاں نابود حق موجود ہے
بھائی جان تاج النصائح ہوئی تمام
مصطفیٰ پر ہو درود اں اور سلام

(۱۵۹) نور الہدایہ دوسرا نسخہ

شریک (در نمبر ۳۶۰) ساز (۹×۶) صفحہ (۲۵) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم
یا حکیمی یا حکیمی یا کریم
اب بحق مصطفیٰ اور فاطمہ
تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ
مصطفیٰ پر جان میرا ہے نثار
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

اس مثنوی میں چند اخلاقی عنوان پر روشنی ڈالی ہے۔ مسئلہ ایمان، خلقت انسان، وقت سکرات، حالت سکرات، میت پر رونا، بیان حشر، شفاعت آنحضرت وغیرہ

اختتام:-

رنج و راحت کا بیاں کب تک حیات
شرک سے تو دور ہو جا ہے نجات
بھائی جان نور الہدایہ ہوئی تمام
مصطفیٰ پر ہو درود اں اور سلام

(۱۶۰) مراۃ الاحکام (۳)

نمبر (مجامع ۱۶۶) ساز (۱۰×۶) صفحہ (۱۲) صفحہ (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف قریب
سنہ ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:-

اللہ اللہ ذکرِ حق ایمان ہے
مصطفیٰ کا نعت میرا جان ہے
مصطفیٰ کے واسطے اے پاک ذات
تو لے جا آخر مجھے ایمان کے سات
مصطفیٰ پر ہو درود حال بے شمار
آل اور اصحاب پر ہو بار بار

اس میں بعض فقہی مسائل ایسے درج ہیں جو عورتوں سے متعلق ہیں مثلاً نکاح، رضاع، طلاق، محصنات، نفقہ مادر وغیرہ۔

اختتام:-

اس فقہ کو ہے لکھا سید حیات
تو دعا کر حق میں اس کے دل کے سات
اے خدا ایمان پر کر خاتمہ
اب بحق مصطفیٰ اور فاطمہ
مرات الاحکام ہو گئی اب تمام
مصطفیٰ پر ہے درود اور سلام

(۱۶۱) سراج الفقہ دوسرا نسخہ

نمبر مجامع (۱۷۶) سائز (۶×۱۰) صفحہ (۱۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۵۰ھ۔

یہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے پہلے نسخے کا ذکر سلسلہ (۵۲)، پر کیا گیا ہے۔

آغاز:-

کہوں دم بدم حمد سبحان کا
کہ ہے قوت میرے دل وجان کا
ہے برحق محمدؐ رسولِ خدا
میرا جان و دل اس پر ہر دم فدا

فقہ حنفی کا منظوم رسالہ ہے غسل، وضو، طہارت، نماز، زکوٰۃ وغیرہ امور کی صراحت ہے۔

اختتام:-

زراعت سے حاصل ہو غلہ اگر
عشر اس سے دینا سن اے نامور
حیات اس فقہ کو لکھا مختصر
کہو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج الفقہ اب ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

تمت تمام شد سراج الفقہ۔

(۱۶۲) تاج الفرائض

نمبر کتاب (۱۷۵۶) جدید سائز (۷×۴½ انچ)

تعداد صفحات (۲۰)، تعداد سطور (۱۱) خط طبی نستعلیق
نام مصنف حیات تخلص۔ تاریخ تصنیف قریبہ ۱۲۵۰ھ
تاریخ کتابت ندارد۔

آغاز:-

اللہ اللہ تو ہے خیر الوارثین
ہے محمد رحمۃ للعالمین
اب بحق مصطفٰے اے نیک ذات
تو لے جا آخر مجھے ایمان سات
در بیان احکام مدارج الفرایض
اب فرائض کا بیان قرآن میں
یوں کہا ہے یاد رکھ تو ایمان میں

اس مختصر نظم میں فرائض یعنی میراث اور ورثاء کے حصص کی تقسیم کے مسائل شرعی بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

گرچہ ہے یہ مختصر تفصیل سات
اس قدر بچوں کتیں ہے بس حیات
بھائی جان تاج الفرایض ہوئی تمام
مصطفٰے پر ہو درود اں اور سلام
تمت تمام بالخیر

(۱۶۳) ترجمہ مصباح الصلوٰۃ

نمبر دفتہ خفی ۳ (۲/۳) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۸۸) سطر (۱۳)

خط ثلث۔ مترجم قائد علی کمتر۔ تاریخ ترجمہ ۱۲۴۳ھ۔ کتابت ۱۲۴۵ھ۔

مصنف اپنے وقت کے عالم متبحر تھے، شاعر بھی تھے۔ کمتر تخلص تھا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ اسی غرض سے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

آغاز:-

"تمام تعریف سزاوار ہے اوس پروردگار عالم کو کہ اپنی بلطف عنایت سے امر و نہی کا حکم فرمایا ہے اپنے کرم و نوازش سے ماہِ راستی شریعت کی بتلایا جل جلالہٗ۔ عمّ نوالہٗ اور درود اں اوپر سرور عالم بہتر و بہترین مردم محمد مصطفیٰؐ پر جن کے باپ عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف"

اس کتاب میں فقہ کے (۸۸) عنوان پر صراحت ہوئی ہے۔

بعض عنوان یہ ہیں:-

فرائض ایمان۔ واجبات ایمان، سنت ایمان، مباح ایمان، حرامات، مکروہات، بناء اسلام، فرض، واجب، سنت، فرائض نماز، وضو، تیمم، غسل، وقت نماز، نیت، سجدہ، فضیلت امام، سجدۂ سہو، جلوس حج، ذبح، کلمات کفر وغیرہ۔

کتاب میں اولاً عنوانات کی فہرست ہے اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوا ہے۔

اختتام:-

"تمام مسلمان بھائیان کو عبادت کی توفیق شوق سے اس کتاب کی سعادت رفیق کریجو
ترقیمہ:-

عنایت سے اللہ تعالیٰ کی کتاب مصباح الصلوٰۃ کا ترجمہ
کیا گیا میرے بڑے بھائی اور استاد حضرت قادر علی صاحب
قبلہ مرحوم کا تخلص کمتر واسطے اپنے پڑھنے کے لکھا ہوں بیسویں
تاریخ کو ماہ محرم ۱۲۴۹ھ۔
نواب سالار جنگ کے کتب خانہ میں اس کا ایک نسخہ
موجود ہے۔

(۱۶۴) کشف الخلاصہ

نمبر کتاب (۲۱۳۵ جدید) سائز (۵½×۸ انچ) تعداد
صفحات (۳۱) تعداد سطور (۱۳) خط جلی نستعلیق
مترجم حافظ مولوی شجاع الدین . . . تاریخ
ترجمہ ۱۲۳۶ھ۔ کتابت ۱۲۵۵ھ۔

حالات مصنف :-

مولوی شجاع الدین کا مشاہیر علماء حیدرآباد میں شمار
تھا۔ آپ شاہ رفیع الدین قندھاری دکنی کے مرید اور خلیفہ
تھے۔ آپ کے مفصل حالات مناقب شجاعیہ میں درج ہیں۔
آپ کے ولادت ۱۱۹۱ھ اور انتقال ۱۲۵۵ھ میں ہوا مدفون آپ
میں میر جملہ کے تالاب کے قریب مدفون ہیں۔ سولہ کتابوں کے
مصنف تھے، عالم بھی تھے اور صوفی بھی، شاعر بھی تھے تخلص شجاع تھا۔

آغاز :-

سب ثنا ہے حضرت رحمان کو
جان و عقل و دیں دیا انسان کو
فضل سے اپنے ہمیں قرآں دیا
اس میں امر و نہی سب روشن کیا
عقل دے کر خط سمجھایا ہمیں
راہ وہ نیکی کی دکھلایا ہمیں

اس کتاب میں فقہ اور عقاید کا بیان ہے کسی فارسی کتاب
سے ترجمہ کی ہے۔

اختتام :-

ہے شجاع الدین حافظ کا کلام
تم سنو سب یہ خلاصہ کو تمام

ترقیمہ :-

والحمد للہ رب العالمین تمام شد بتاریخ ہفتم ماہ ذیحجہ
۱۲۵۱ھ روز جمعہ۔
این نوشتہ بدست محمد غالب . . . ۲ بتاریخ چہارم
ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ ہجری روز جمعہ تمت کتاب۔
(نوٹ) زیر نسخہ، ۷ ذیحجہ ۱۲۵۱ھ کے مکتوبہ نسخہ سے ۱۲۵۵ھ
میں نقل کیا گیا ہے)
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے نسخے موجود ہیں اور
ادارہ ادبیات اردو میں بھی نسخے ہیں۔ کتاب کا اصلی نام
ہندی کشف خلاصہ ہے اور یہ تاریخی نام ہے اس سے (۱۲۳۶ھ)
نکلتے ہیں وضاحتی فہرست کتب خانہ سالار جنگ میں سن ترجمہ
کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

(۱۶۵) کشف الخلاصہ دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۸۲۵ جدید) سائز (۵½×۸ انچ) تعداد صفحات
(۲۷) تعداد سطور (۱۱) خط جلی معمولی۔ نام مصنف
حافظ مولوی شجاع الدین۔

آغاز:-

سب ستائش ہے حضرت رحمان کو   [illegible]

جان و عقل و دیں دیا انسان کو

فضل سے اپنے ہمیں قرآں دیا

اوس میں امر و نہی سب روشن کیا [illegible]

جابجا اس نسخے میں اشعار غیر موجود ہیں۔

اختتام:-

فرض ہیں جمعہ کے دو رکعت تمام

جہر پڑھنا اوس میں واجب ہے تمام

عید کی واجب ہے دو رکعت نماز

عید الضحیٰ عید الفطر رہے سرفراز

ترقیمہ:- ندارد۔

(۱۶۶) یادگار احمدی در ذکر محرمات مجتبدی

نمبر کتاب (۲۰۶ جدید) سائز (۴ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۱۴۳) تعداد سطور (۱۰) خط عمدہ نستعلیق۔ نام مصنف سید احمد بن سید درویش۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۹ھ تاریخ کتابت ۱۲۵۹ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف کے والد سید درویش اور دو نواسے تھے۔ اور ان کے والد سید علی محمد قادری نقوی حنفی مذہب کے پیرو تھے مؤلف مدراس کے متوطن تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ اما بعد کہتا ہے سید احمد ابن سید درویش ابن سید محمد ابن سید علی محمد قادری نقوی حنفی کہ ان دنوں جو ایک ہزار دو سے ستانوں سال ہے دور حکومت میں امیر زماں، رئیس جہاں سحاب جود و سخا . . . . نواب عظیم جاہ بہادر یہ رسالہ محرمات کے مسائل کے بیان میں ہے" اس میں مذہب شافعی و مذہب حنفی کے متفقہ مسائل محرمات بیان کئے ہیں۔ یہ رسالہ مؤلف نے نواب عظیم جاہ بہادر والی مدراس کے عہد ۱۲۵۹ھ میں ایک عزیز کی فرمائش پر جو احکام محرمات کے جزئیات و کلیات چاہتے تھے بزبان ہندی میں تالیف کیا۔ اور شرف الملک بہادر کے کتب خانے کے کتب فقہ و فتاویٰ مثل بحر الرائق و در المختار و طحاوی فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ قاضی خاں اور ما فتوح جو شافعی مذہب کی معتبر کتاب ہے اس کے متعلقہ مسائل کو چن کر ہندی میں تفصیل وار بیان کیا ہے۔ اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور تین فصل اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا اور ہر فصل میں دونوں مذہبوں کے مسئلے جدا جدا بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اور اجنبیہ کہ حرام نہیں رضاعی فرزند کے بھائی بہن کو لیکن نسب میں جائز نہیں۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

ترقیمہ:

کتاب یادگار احمدی بماہ شعبان المعظم بتاریخ بست و چہارم ۱۲۴۶ھ نبوی صلعم بروز پنجشنبہ بوقت اخیر ظہر بید فقیر حقیر محمد ابراہیم ابن صوبیدار شیخ متین ساکن شیخ علی المعروف سرحلی پیٹھ باتمام رسید . . . .

(۱۶۷) علم الفرائض

نمبر کتاب (۱۹۴ جدید) سائز (۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۲۴) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف محمد عنایت احمد۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۲ھ۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:-

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . . .

بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اکثر علمائے دین نے کتابیں دین کی اُردو میں تالیف کیں"

رسالہ موسوم بہ جامع منظوم فارسی مصنفہ سید نواز علی ساکن نگینہ کی اُردو زبان میں شرح کی گئی ہے۔ اس میں فرائض یعنی میراث کی تقسیم کے مسائل اور حصص کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ تاکہ تقسیم میراث میں آسانی و سہولت ہو۔

اختتام:-

"یہ شرح محض اوس کی توفیق و عنایت سے انجام کو پہونچی اور مطالب علم فرائض کے اس میں بہ کمال توضیح مع مثالوں کے درج ہوئے بفضلہ تعالیٰ . . . . .

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سید الانبیاء محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ تمت تمام شد"

ترقیمہ:- ندارد۔

(۱۶۸) مفتاح الجنتہ

نمبر کتاب (۲۶۷ جدید) سائز ۸×۵½ انچ، تعداد صفحات (۲۵۸) تعداد سطور (۱۰) خط طبعی نستعلیق نام مصنف مولوی کرامت علی جونپوری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۷ھ۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:-

مولوی کرامت علی جونپوری ایک جید عالم تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

آغاز:-

"سب تعریف اللہ کے واسطے ہے اور وہی ہے حمد و ثنا کے لائق جو تمام عالم کا پالنے والا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور نہایت مہربانی کرنے والا اور اپنے مسلمان بندوں کو جو اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

اس میں مؤلف نے نماز کے مسائل عورتوں اور مردوں کے لیے، مستند فقہی کتابوں سے جمع کرکے دکھنی زبان میں بغرض سہولت ذکور واناث تالیف کیا ہے۔ ابتدا میں فہرست مضامین کتاب ہے اوس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ فہرست کے بعد ایک ورق پر نسب نامہ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی

تحریب ہے۔

اختتام :-

مسئلہ : مستحب ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلے لا إله إلا الله اس کو سکھلاوے اس واسطے کہ اس کی پہلی بات کلمہ ہووے واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد رسالہ مفتاح الجنۃ من تصنیف مولوی کرامت علی صاحب جونپوری سلمہ اللہ تعالیٰ نقل از کتاب ملک التجار حضرت محمد عظیم الدین صاحب سوداگر فرزند محمد سالار فرخندہ بنیاد حیدرآباد . . . . ختم یافت بتاریخ ہفتم شہر جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ ہجری نبوی صلعم۔ بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ روز سہ شنبہ غلام نبی ولد محمد رضا نزد حضرت محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب قبلہ . . . . بیعت نمودہ در زمرۂ غلامان قادریہ شریک شدہ خدائے تعالیٰ بتصدق حبیب خود قبول کند۔"

بیت

حمداً للہ فخر دارم تا شدم من قادری
جان و تن کردم فدائی خاندان قادری

(۱۶۹) رسالہ فقہ (وعظ نامہ)

نمبر (فقہ حنفی ۱-۱۱) سائز (۹×۵) صفحے (۳۶) سطر (۹) تا (۱۰)، خط شکستہ ...... مصنف معصوم

تاریخ تصنیف قریب ۱۳۰۰ھ۔ کتابت نہ دارد۔ ناقص الاول اور ناقص الآخر ہے۔

دکن میں چند شاعر معصوم تخلص گزرے ہیں، مگر یقین کے ساتھ کسی شخص کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا تذکرہ کسی تذکرے میں نہیں ہے، اور نہ ان کی کتاب سے کچھ روشنی پڑتی ہے۔

آغاز :-

جو کہ باطن میں ہے وہی ہے ذات
ہے جو ظاہر سمجھ اوسی کی صفات
مالک الملک لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا إله إلا هو
ہو سے ظاہر ہے پنجتن کی ذات
جس سے پیدا ہوئے یہ سبع صفات

یہ کتاب فقہ حنفی ہے، عبادات کا تذکرہ ہے۔ فرض، واجب، ایمان، غسل، طہارت، حیض، وضو، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہر بیان کے پہلے قرآن کی آیت یا حدیث عربی میں لکھی گئی ہے اس کے نیچے نظم میں (اس) مضمون کی صراحت ہے۔

خاتمہ :-

بات کا اوس کے تو لکھا زنہار
یہ نصیحت یاد رکھ اے یار
امر گر ترک کر نہی کے رسوم
وعظ نامہ میں لکھ معصوم
نہیں کچھ کذب اور کہانی ہے
یہ معصوم کی نشانی ہے

خاتمہ کے اشعار سے مصنف کے تخلص اور کتاب کے

نام کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

حیدر آباد کے کسی دوسرے کتب خانے میں اس کا نسخہ نہیں ہے۔

اس کتاب کا دوسرا نام حدیقۃ الاسلام بھی ہے۔ اس کا ایک اور نسخہ کتب خانہ ہذا میں ہے۔ ان دونوں کے اشعار میں کمی و بیشی بھی ہے۔

(۱۷۰) وعظ نامہ (حدیقۃ الاسلام)

نمبر (فقہ حنفی ۲۲۶) سائز (۹×۸) صفحہ (۳۳) سطر (۱۲) خط نستعلیق ...... مصنف معصوم

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ کتابت درج نہیں ہے

آغاز:-

اے حبیب اب کلام میرے سُن
دست کا فوسے وعظ کے دُرّ چُن

یہ حدیث اور دلیل میں ظاہر
اس سے منکر جو ہو وہی کافر

کذب اس میں نہیں ہے راست لکھا
کیونکہ کاذب پہ لعن حق نے کیا

اس مثنوی میں عنوانات کے تحت فقہی مسائل لکھے گئے ہیں۔ بعض عنوان یہ ہیں:-

شرائع اسلام، نوع ایمان، حکم ایمان، غسل، حیض، نفاس، فرض کفایہ، واجب، وقت نماز، وصف نماز، فرض حج وغیرہ۔ بعض جگہ عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اس کے نیچے بطور شرح نظم میں صراحت لکھی گئی ہے۔

مصنف کا تخلص اور کتاب کا نام۔

گر امر ترک کر نہی کے رسوم
وعظ یہ تجکو کہہ دیا معصوم

غور کر خوب اس کا رکھا نام
سرو تر ہے حدیقۃ الاسلام

نہیں یہ کذب اور کہانی ہے
صدق معصوم کی نشانی ہے

اختتام:-

فاتحہ اور درود سے تجھ کو
یاد کر تا کہ ہو اجر تجھ کو

تجھ زباں کے تجھے فیض سے اے یار
خاتمہ خیر تا کرے غفار

کر ختم بھیج اب درود و سلام
بر محمد و آل اں کرام

خاتمہ میں ایک عربی دعا لکھی گئی ہے صفحہ اول پر چند شعر درج ہیں

(۱۷۱) منافع القلوب

نمبر (فقہ حنفی ۹۴۸) سائز (۵×۸) صفحہ (۲۹) سطر (۱۵) خط نستعلیق ...... مصنف احمد بن حجاج

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۶۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکے اور ان کی کتاب بھی کوئی رہنمائی نہیں کرتی۔

آغاز:-

"تعریف زیادہ اور شناہت خاص پیدا کرنے ہارے کتیں ساتھ صنعت قدیم اور حکمت مستقیم اپنے چھت اسمان کا بغیر انکھام کے اوپر سرجہان بے معلق رکھا اور روزگتیں روشنی آفتاب کے سرد اور ہود ستاروں کا روشن کیا۔"

یہ فقہ کی کتاب ہے اس میں ابواب کے تحت معاملات یعنی نکاح، طلاق، اظہار، نفقہ، التقدیر، وکالت، احکام شراب، احکام گشتی وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"اگر شخص ایک چاہے گا جو کہے گا سوگند کھایا میں ساتھ خطاکے کا فسر نہیں ہوتا ہے کے بیچ ہر ایک خطاکے بھی واللہ اعلم بالصواب۔"

ترقیمہ:-

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ بست چہارم ذیحجہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری نبوی روز دوشنبہ بمقام ایلور الراقم عبدالمجید قیم

(۱۷۲) تقسیم المیراث (نثر)

نمبر (حنفی فقہ ۲۵۰) سائز (۹x۷) صفحہ (۶۰) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔۔۔۔۔۔ مصنف محمد ناصر خاں ولد محمد یوسف خاں مصطفےٰ آبادی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۳ھ کتابت ۱۲۵۰ھ۔

مصنف نے اپنے نام ولدیت اور وطن کی صراحت کر دی ہے ساتھ ساتھ اپنے اُستاد حضرت عبدالاحد خاں قاضی زادہ گنج پور کا نام لکھا ہے معلوم ہوتا ہے مصنف فقہ خصوصاً معاملات کے حصہ سے دلچسپی رکھتے تھے اور اچھی مہارت حاصل تھی۔ اس سے زیادہ کچھ اور حالات نہیں معلوم ہوے۔

آغاز:-

"الحمد اللہ الخ۔

بعد اس کے جان تو کہ علم دین کا پڑھنا اوپر مسلمان مرد و زن کے فرض ہے اسی سبب کہ رفع حاجت دین اور دنیا کے کا علم ہے۔ فی الحدیث طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم رواہ البیہقی نے شعب الایمان یعنی بیچ حدیث کے ہے کہ طلب علم کا فرض ہے اوپر مسلمان کے۔"

اس رسالہ میں اول علم کے حاصل کرنے کی احادیث پھر علم فرائض کے جاننے کے احکام درج ہیں اس کے بعد میراث کو تقسیم کرنے کے مسائل ہیں اور تمثیل دے کر مسائل کو واضح کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"پس اگر کوئی صاحب نظر سے دیکھے اس کتیں سات نگاہ غور کے اصلاح ضرورتاً اور خطا معلوم کرے بیچ مسئلہ کے یا عبارت کے تحقیق تو اصلاح دے صلاحاً عین کان یاد فرمانے دعا وا خلاصی۔"

ترقیمہ:-

اختتام پایا اس نسخہ نے بتاریخ ست میں شہر جمادی الثانی روز پنجشنبہ بوقت چہار گھڑی روز سنہ ۱۲۵۰ھ کے مقام امراوتی

(۱۷۳) مسائل ثلثین

نمبر (فقہ حنفی ۴۳۵) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۳) خط نستعلیق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کرم خوردہ مصنف محمد یوسف بن محمد مظہر علی تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۵ھ

مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان کو چند فقہی مسائل میں شبہ تھا اور ان کے بعض دوستوں کے چند باتیں مشکوک تھیں ان کو انھوں نے جمع کر کے مولوی محمد عبد الرب صاحب کے پاس جواب کے لیے پیش کئے، موصوف نے کہا کہ صراط مستقیم ایک رسالہ وہ قلمبند کر رہے ہیں اس میں ان مسائل کا حل موجود ہے مگر مصنف نے خواہش کی کہ ان سوالات کے جواب لکھے جائیں۔ مولوی محمد عبد الرب صاحب نے جو جواب دیے وہ اس رسالے میں جمع ہیں۔ مصنف کے متعلق مزید حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"الحمد للہ الذی الخ

مابعد عرض کرتا ہے عاجز خوار ناپائدار محمد یوسف بن محمد مظہر علی خاں کہ ایک مدت سے چند سوال میرے ذہن میں آتے تھے اور چند سوال اور جو نقص دوستوں نے در پیش کئے تھے وہ سب میں نے جمع کر کے بیچ خدمت فیض درجت مولوی محمد عبد الرب صاحب کے لے گیا"

اس کتاب میں چند فقہی مسائل کا جواب دیا گیا ہے۔ معاشرتی امور مذہب کے متعلق بعض سوالات اور ان کے جوابات ہیں۔ مثلاً دریافت کیا گیا ہے جس حدیث میں فضیلت مسجد جامعہ کی ہے اوس سے یہ ثابت بھی ہے کہ جس مسجد میں جمعہ ہو وہی جامعہ مسجد ہے۔ یا سوال کیا گیا ہے کہ اگر عوام الناس ایک امام بنا کر نماز ادا کریں جمعہ کی نماز اس کے ساتھ بلا حکم بادشاہ کے درست ہے یا نہیں۔ اس قسم کے سوالات اور جوابات ہیں۔

اختتام:۔

"غیبت مسلمان کی نہ چاہئیں اگرچہ فاسق ہے اس واسطے احادیث صحیح غیبت کے مذمت میں وارد ہیں دور نہیں اند غیبت مسلماں و شدت زجر و تشنیع آں احادیث صحیح وارد شدہ و بہ نہایت تت شہرت مشہور شدہ اگرچہ فاسق باشد"

ترقیمہ:۔

تمت ہذہ النسخہ المتبرکہ بسوال العلماء والفقہاء والشرفا المسمیٰ بہ تثلیث مسائل بید احقر العباد غلام محمد"

(۱۷۴) صراط النجات

نمبر مجامع (۸۳) سائز (۹×۱۶) صفحہ (۲۳) سطر (۲۲) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۳۱۲ھ۔

صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ صراط النجات اور نیاز نامہ حضرت جعفر صادق دونوں ان ہی کی تصنیف ہیں۔

آغاز:۔

الحمد للہ الخ

"جان لے عزیز علم دین سیکھنا ہر مسلمان پر عورت ہو یا مرد فرض ہے اور اس کی خوبیاں بے حد ہیں، حدیث دین کے علم کا ایک مسئلہ سیکھیں ہر روز رکعت نماز پر فضیلت رکھتا ہے"

اس کتاب میں مختصر فقہ حنفی کا تذکرہ ہے عبادات کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

"تین گروہ پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا، پہلے مرد والد پر ماں باپ کے دوسرے زنا کرنے والے تیسرے شرک کرنے والے سوائے اس کے اس باب میں بہت سے احادیث ہیں بہ سبب اختصار کے فروگذاشت کی گئی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنے ماں باپ کے سایہ میں اعمال نیک سے خوش رکھے"

(۱۷۵) رسالہ تحقیق الایمان

نمبر (فتاوی ۱۱۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۰) سطر (۱۷)

خط شکستہ .... مصنف نامعلوم تاریخ

تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۹۳ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ آدمی سارے اللہ کے بندے ہیں اور بندے کا کام بندگی ہے کہ جو بندہ بندگی نہ کرے وہ بندہ نہیں ہے"

اس رسالے میں ایمان کے متعلق چند سوال اور اس کے جواب درج کئے گئے ہیں مثلاً تم کون ہو، تم کو کس نے بنایا وغیرہ۔

اختتام :-

"اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمیں عنایت کر اور دنیا اور آخرت میں ہمیں نیک رکھ آمین یا رب العالمین"

(۱۷۶) رسالہ دربیان گریستن بر بیان شہادت امام حسین رض

نمبر (ملات کلام ۸۵) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۰) سطر (۹)

خط ثلث .... مصنف سید نصیر الدین تاریخ

تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۵۸ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوسکے اعرف یہ پایا جاتا ہے کہ مصنف امامیہ مذہب کے مجتہد تھے اور اچھی قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز :-

"بعد حمد پروردگار اور صلوٰۃ اور سلام اوپر سید مختار اور آل اخیار اور اصحاب ابرار اور اہل بیت اطہار کی کہتا ہے خادم علماء الدین سید نصیر الدین کہ یہ گفتگو ہے ذکر میں رونے کے اوپر بیان شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی"

اس میں سوال جواب کے طور پر مرید اور مرشد کا مکالمہ ہے اور یہ ثابت کیا ہے بیان شہادت امام حسین علیہ السلام پر رونا ضروری ہے۔

اختتام :-

"اور جن باتوں سے اور جن چیزوں سے کہ وہ راضی اور

خوش ہوتا ہے اون کی توفیق زیادہ کرے اور اپنی طرف صراطِ مستقیم پر قائم کرے۔"

ترقیمہ:-

تمت الکتاب تصنیف حضرت والد صاحب بتاریخ بست دوم محرم ۱۲۵۶ھ بدست احقر سید فیض علی از اصل کتاب بکار تحویل محمد جعفر قلمی شود۔

(۱۷۷) ثمرۃ الفواد

نمبر (مواعظ ۵۳۸) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۲۵) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ سرخ جدول۔ مصنف۔ سید مرتضیٰ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۲ھ۔

مصنف کے باپ کا نام سید صادق علی اور دادا سید ابراہیم رضوی تھے دکن کے متوطن تھے، اجداد کا وطن بیجاپور تھا پھر مدراس میں آکر بس گئے، عربی فارسی میں کافی مہارت رکھتے تھے۔

اُنھوں نے بیان کیا ہے کہ چالیس سال کی عمر تک مختلف افکار، اور بیماریوں وغیرہ میں عمر گزری، کوئی نیک کام نہیں ہوا اس لیے خیال ہوا کہ ایسی کتاب تالیف کی جائے جو حمد اور رسول اور اہلِ بیت طاہرین کے احوال پر مشتمل ہے۔ بعض عربی اور فارسی کتابوں سے انتخاب کر کے یہ کتاب تالیف کی گئی۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

بعد حمد و صلواۃ کے یہ فقیر سراپا تقصیر سید مرتضیٰ ابن صادق ابن ابراہیم الرضوی غفر اللہ لہم مدراس کا رہنے والا اس رسالے کے مطالعہ کرنے والوں کے حضور میں گزارش کرتا ہے کہ میں نے آج تک اوقات اپنے ہوا و ہوس میں ضائع کیا اور نفسِ امارہ کی پیروی میں گزرانا۔"

اس کتاب میں ایک مقدمہ اور پندرہ باب ہیں اور کئی ضمنی فصل بھی ہیں، ابواب کے عنوان حسبِ ذیل ہیں:-

مقدمہ (۱) علم حاصل کرنے اور عالموں کی فضیلت (۲) بے علم اور جاہل کی خدمت باب اول (۱) دنیا کی بے وفائی (۲) مال جمع کرنے کی مذمت (۳) ضرورت کے مطابق طلب دنیا (۴) حرام خواری (۵) خود کو سنوارنا۔ (۶) شرابی کی مذمت (۷) گانے بجانے اور راگ کی برائیاں (۸) جوا بازی اور شطرنج کی مذمت (۹) غیبت (۱۰) جھوٹ اور ریا کی مذمت (۱۱) چغلی (۱۲) لمس کی برائی (۱۳) نظر کو بچانا (۱۴) عصمت و پاکدامنی (۱۵) نکاح (۱۶) زن و شوہر کے حقوق (۱۷) تکبر اور غرور کی مذمت (۱۸) تواضع اور عاجزی کی خوبی (۱۹) ریا کی مذمت (۲۰) بغض و عداوت (۲۱) حسد (۲۲) حرص و طمع (۲۳) بخل کی مذمت (۲۴) سخاوت کی خوبی (۲۵) احوالِ قیامت۔

اختتام:-

"حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کچھ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک کالا داغ پیدا ہوتا ہے پھر اگر توبہ کر لیا تو محو ہو جاتا ہے اگر اور گناہ کرے تو وہ داغ بڑھ جاتا ہے۔ جب دل تمام کالا ہو جاوے تو پھر ہرگز توفیق توبہ کی نہیں ہوتی۔" اس کے بعد ایک عربی دعا بھی ہے۔

(۱۷۸) خلاصہ الہدایہ (کفایہ العارفین)

نمبر (کلام ۵۹۷) سائز (۶×۱۰) صفحہ (۳۲۲) سطر (۱۰)

خط شکستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف نامعلوم تاریخ

تصنیف ۱۲۷۳ھ کتابت ۱۲۷۳ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

حمد اوس ذات معلیٰ پاک کو

جس نے پیدا کیا اس خاک کو

اس میں پیدا کر دیئے سنگ و شجر

آب رحمت سے کیا ان سب کو تر

آدمؑ و حواؑ کئے اسس خاک سے

محتسب کو ذاتی وہ اشتراک سے

اس مثنوی میں چند عقائد اور اصلاحی امور نظم کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

وہ تو ایسے اہل بدعت کو مدام

لعن کہتا تھا نہ کرتا تھا سلام

اہل دنیا چہ کے تیں ۔۔۔ ہیں

لعنۃ الباری عسلیہم اجمعیں

جو وہ ہوتا اون میں یوں کہتا نہ وہ

شمس تبریزی کا ہوں کہتا نہ وہ

ترقیمہ:-

خلاصہ الہدایہ الملقب بالکفایہ فی تاریخ عشرین من الجمادی الاول ۱۲۷۳ھ ثلث وسبعین بعد الالف

(۱۷۹) رسالہ فتاوی

نمبر (فتاوے ۱۱۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۱۴)

خط شکستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف غلام رسول تاریخ

تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کے نام کی کوئی تحقیق نہ ہوئی۔

آغاز:-

"الحمد للہ الخ اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ یعنی صحیح مسلم میں تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ دین نصیحت کرتا ہے یعنی دین میں بہت عمدہ چیز نصیحت ہے"

اس رسالہ میں ایک سوال یعنی اذان کے وقت دو سنت کے جمع کرنے کے متعلق سوال اور اس کے جواب میں فتویٰ دیا گیا ہے۔

اختتام:-

"الحمد للہ کہ حق بات کی حقیقت بخوبی ثابت ہوئی اور آنحضرت صلعم پر سے تہمت دفع ہوگئی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

(۱۸۰) کتاب فتاویٰ

نمبر (فتاویٰ ۲۲۲) سائز (۲/۱×۸) صفحہ (۲۷۰) سطر (۲۱) خط نستعلیق ۔ مصنف محمد صدرالدین تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۵۰ھ کتابت سنہ ۱۲۷۹ھ . . .

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہ ہوسکے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ وہ حیدر آباد کے سررشتہ عدالت میں ملازم تھے جب قانون تعزیرات آصفیہ نافذ ہوا تو انھوں نے اس کو فقہ اسلام کے منافی پاکر یہ کتاب مرتب کی ہے۔

آغاز:۔

"الحمد اللہ الخ اما بعد منتسبان شریعت پر مخفی نہ رہے کہ عقل بشری منجملہ موہوبات حضرت فیاض ایسا عطیہ ہے کہ انسان کی شرافت اور اس کا امتیاز اسی سے ہے۔"

اس کتاب میں چند ابواب کے تحت جرائم اور اس کے قصاص اور اسلامی تعزیرات کے احکام درج کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

کہے ہے دیکھ تو کیا مرد ہشیار
الٰہی رکھ عقیدہ ایماں نگہدار
کہ ایمان است اصل جاہ و اعتبار

ترقیمہ:۔

تمت بالخیر کمترین احقر العباد غلام مصطفیٰ خاں تحریر نمود

(۱۸۱) حقوق المسلمین

نمبر کتاب (۳۵۱۵ جدید) سائز (۳/۴ ۷×۱۶ انچ) تعداد صفحات (۲۳۶) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق نام مصنف میر محمد ۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۲۳ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۶۵ھ . . .

مصنف میر محمد ان کے والد سید حافظ اور دادا سید بدرالدین تھے بیجاپور وطن تھا اس کے بعد رستم آباد عرف ... میں اقامت کرلی تھی۔

آغاز:۔

"بعد حمد پروردگار و نعت سید ابرار، رد مناقب آل اطہار و مدائح اصحاب کبار جو بے حد و بے شمار ہے . . . . "

چار صفحے دیباچہ نثر کے بعد۔

بول بسم اللہ صدف کے منہ کو کھول
اس خدا کے حمد کی موتیاں کو رول
جن نے آدم کو کو پیدا خاک سے
مرتبہ بخشا بلند افلاک سے
کل کیا انساں ستے دھرتی کا چمن
پر ستاریاں سے فلک کا انجمن

اس کتاب میں حق دار عل کے حقوق کے مسائل شرعیہ کو قرآن و احادیث و اقوال بزرگان دین کے معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے دکھنی زبان میں منظوم کیا گیا ہے۔ اور دس ابواب اور چند فصول پر کتاب کو منقسم کیا۔ اور اس مثنوی میں (۵۲۰۷) ابیات ہیں۔ اشعار خاتمہ سے سنہ تالیف و تعداد ابیات ظاہر

ہوتی ہے۔

اختتام:-

فضل حق سے جب کیا ختم کتاب
تب کہا میں عقل سے اے نکتہ یاب
تب کہے مجھ سات بالطف و کمال
یکہزار و دو صد و باویس سال
جب تمامیت کو پہونچی یہ کتاب
تب کیا میں اوس کے بیتاں کا حساب
ہوگئے ابیات جملہ در شمار
پنج ہزار و ہفتصد اوپر چہار
ختم ہے یہ نسخہ اب پایا وجود
بول پیغمبر پو لاکھاں سے درود

ترقیمہ:-

"یہ کتاب بہتر حقوق المسلمین بتاریخ نہم شعبان المعظم روز سہ شنبہ ۱۲۷۵ھ میں بیچ شہر نیلود کے باغ میں برادر قاضی مولوی محمد نظر محی الدین صاحب مد اللہ عمرہ کے ہاتھ سے فقیر حقیر خادم الطلبہ سید برہان الدین عفا اللہ عنہ کے لکھی گئی۔"

(۱۸۲) تحقیق مسیح و دجال

نمبر کلام ۱۲۲۹ سائز (۱۵×۹) صفحہ ۲۴۹ سطر (۱۶) خط نستعلیق ۔۔ مصنف نامعلوم
تاریخ تصنیف بعد ۱۳۰۰ھ کتابت ندارد

اس رسالے کے مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔

آغاز:-

"لفظ مسیح مصدر مساحت سے نکلا ہے اور یہ اسم مشترک ہے درمیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دجال کے اور مسیح بہ زیادہ سیاحت و مساحت کرنے والا اور یہ وصف بھی مشترک ہے درمیان عیسیٰ و دجال کے۔"

اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ حضرت عیسیٰ اور دجال کے متعلق قرآن تفسیر اور حدیث وغیرہ سے روشنی ڈالی گئی ہے اور دجال کے خروج وغیرہ کی صراحت کی گئی ہے پیشین گوئیاں اور آثار وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"اور ایک اعتبار سے اب ہوگی کیونکہ یہ آگ اب بھڑک رہی ہے یا اس آگ سے طاعونی بخار بھی مراد ہوسکتی ہے۔ جو پھیل رہی ہے۔ یا بجائے نار کے ریح سے بھی وہ وبائیں مراد ہوسکتی ہیں جو اپنا سمی اثر ہوا کے ذریعے سے پھیلاتی ہیں، یا اس ریح سے طوفان کی بلا بھی مراد ہوسکتی ہے، جو بہتوں کو دریا برد کر دیتی ہے اور کوئی طوفانی عذاب واقع ہونے والا بھی مقدر ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

(۱۸۳) عقاید ضروریہ در بیان آثار قیامت

نمبر کتاب (۲۳/۷۶ جدید) سائز (۴×۸½ انچ) تعداد صفحات (۳۰) تعداد سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی نام مصنف محمد نعیم مسکین شاہ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۰ھ تاریخ کتابت ندارد

حالاتِ مصنف :-

مسکین شاہ حیدر آباد کے ایک مشہور صوفی بزرگ تھے سنہ ۱۲۱۳ھ میں انتقال ہوا، ایک سو چودہ سال کی عمر ہوئی، آپ کی زندگی کا بڑا حصہ اذکار اور اشغال میں بسر ہوا۔ شاعر بھی تھے آپ کی کئی کتابیں ملتی ہیں۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا الخ "

اس مختصر رسالے میں قیامت کے نشانیاں اور قیامت کے دن کا حال اور خلق اللہ کے فنا کے بعد پھر زندہ ہونے اور شفاعت محمدی صلعم اور حساب و کتاب و سوال و جواب اور اعمال نامہ کا ذکر اور پل صراط اور حوض کوثر وغیرہ کا حال بیان کیا گیا ہے۔

اختتام :-

" عنایت سے اللہ تعالیٰ کے اور تصدق سے نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالہ عقاید کا سن بارہ سے پینسٹھ ہجری میں تمام ہوا نام اس کا عقاید فردیہ رکھا گیا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کتیں مقبول اہل زمانہ کرے۔ ۔ ۔ ۔ آمین یا رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " آخر میں روزہائے نحس تمام سال کے بیان کئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ذیقعدہ کی دوسری اور تیسری ذالحجہ کی تیسری اور بیسویں۔

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک نسخہ موجود ہے۔

(۱۸۴) فضائل مکہ معظمہ

نمبر (مواعظ ۲۰۱) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۹۴) سطر (۱۰)

خط نستعلیق۔ مصنف محمد قایم۔ تاریخ تصنیف ما بعد سنہ ۱۲۵[illegible]ھ کتابت درج نہیں ہے۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

" اعلم یا اخی الخ

جان تو اے بھائی میرا کہ فضیلت دیا اللہ تعالیٰ مکہ کو اوپر تمامی بلاد کے اور اوتارا ذکر اس کا بیچ کتنے موضع کے کتاب بزرگ میں اپنے "

در اصل یہ رسالہ حضرت حسن بصریؒ کے ایک رسالہ کا ترجمہ ہے جس میں مکہ معظمہ کی فضیلت اور فضائل وغیرہ کا بیان ہے۔

اختتام :-

" سمجھ اے بھائی میرا ایسا سب نیکوئی کو اور پرہیز کریں پرہیز کریں پرہیز کر اس بات کو کہ فوت ہوئے تیرے تئیں بعض اوس کا اور السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکتہ اور برکت سب اللہ کا۔ "

ترقیمہ :-

" تمام ہوا رسالہ جمع کیا ہوا حضرت تابعینے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا اس کو مسکین محمد قایم عفو کرے اللہ تعالیٰ اس کو اور باپ ماں کے اس کو "

حیدر آباد کے کسی اور کتب خانے میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۱۸۵) اصل ایمان

نمبر کلام ۱۶۲۵ سائز (۹×۸) صفحہ (۵۲۶) سطر (۱۲)
خط نستعلیق . . . مصنف محمد طاہر۔ تاریخ
تصنیف ۱۲۵۳ھ۔

مصنف کے والد کا نام شاہ محمد شاکر تھا، ارکاٹ کے متوطن تھے، محمد سعید اسلمی کے شاگرد تھے۔

اس کتاب کو انھوں نے اپنے اُستاد کی تصنیف سفینۃ النجات اور شاہ عبدالحق دہلوی کی بعض کتابوں اور ملک العلماء عبدالعلی فرنگی محل کے بعض تصنیفات سے مدد لے کر مرتب کیا ہے۔ مصنف نے اپنے والد کے متعلق بتایا ہے وہ بڑے بلند مرتبہ بزرگ تھے۔

آغاز:-

"خدائے عزوجل کے لائق وہی حمد ہے جو خود کیا اس مشت خاک مخلوق کو کیا طاقت کہ زبان خالق اکبر کی تعریف میں کھول سکے۔"

اس کتاب میں گیارہ باب ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) علم فرض، عقیدہ، اقسام کفر، دین و شریعت، ملت، امر و نہی و اقسام احکام شرع (۲) مذہب، مجتہد، طریقہ، اقسام عباد گنج مخفی، پیدائش و شرف آدم، کیفیت روح، (۳) ایمان و اسلام، کفر و کلمات و اقسام گناہ کبائر، معہ ذکر مجاز ہونے صغائر (۳) علم غیب، نجوم، فال، استخارہ، توحید و اقسام شرک و مباہلہ، شکر و احسان وغیرہ (۴) واجب الوجود، وتجدد، امثال رد مجسمہ و دہریہ قضا و قدر وغیرہ (۵) جسم جوہر، تدبیر و تقدیر، حکومت حق و ملائک وغیرہ (۶) اقسام معجزات، کرامات اور مقامات اولیاء، کیفیت علم الیقین وعین الیقین وغیرہ (۷) معراج، خصائص معہ بیان عہد پیغمبران اور امت عالم ارواح، امام، خلیفہ، بیعت خلفائے راشدین، پیروی خلفائے و چہار امام وغیرہ (۸) فضیلت و محبت اصحاب و آل و ازواج و علم تقویٰ و ذکر خیر و فضیلت تابعین و علماء وغیرہ و لعن یزید و تکفیر اہل قبلہ وغیرہ (۹) نزع، موت روح، گور، پرسش عذاب قبر وغیرہ (۱۰) صور قیامت، حشر، اقسام بدعات وغیرہ (۱۱) دوستی بزرگان، رسومات محرم، نشان، عرساں، زیارت قبور وغیرہ

اس تفصیل سے واضح ہے کہ یہ کتاب عقائد اور مذہب اخلاق تصوف وغیرہ عنوان سے متعلق ہے۔

اختتام:-

"اور خیر خاتمہ ہوئے حشر میں شفاعت جنتی کہ مومناں ہیں قیدی جرم و آفت مقبول یہ دعا ہو حرمت سے مصطفیٰ کی ہے آل وچہار یاران اور کل اولیائے۔"

یہ اصل مسودہ مصنف کا ہے اس میں اضافہ کاٹ چھانٹ کمی و بیشی کی گئی ہے۔

(۱۸۶) تکمیل الایمان

نمبر کلام ۵۰۹ سائز (۱۴×۹) صفحہ (۴۰) سطر (۲۵)
خط شکستہ . . . . . . مصنف محمد عمران رامپوری
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۷۰ھ۔

ناقص الاول ہے۔

مصنف کے متعلق صرف اس قدر معلومات ہیں کہ وہ رام پور کے باشندے تھے، اور تلاش معاش کے ضمن میں کلکتہ گئے

سے اسی مقام پر اس کی تصنیف ہوئی ہے۔

آغاز:-

"اور عام مومنوں کو جمعہ کے روز بعض لوگ عورات کو عام لوگوں میں داخل کئے ہیں یعنی عورت کو عام لوگ کے برابر جمعہ کو دیدار ہوگا۔ یہ دیدار بہشت میں داخل ہونے کے بعد ہے۔ کافران اور منافقان کو دیدار ہوگا لاکن جلال اور قہر کے صفت سے اور دیدار کے بعد از محجوب ہوں گے۔"

عقاید کے کئی مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں، ایمان کے اجزا اور شروط کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"اعلموا ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم، یعنی واقف رہو تم کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ بخشنے ہارا ہے اور رحمت کرنے والا ہے۔ شکر اللہ تعالیٰ کا یہ رسالہ کا ختم خدا کی خوف اور امید اور اس کی رحمت پر ہوا عاقبت بخیر باد۔"

ترقیمہ:-

"الحمد للہ والمنۃ ہذا رسالہ تکمیل الایمان بزبان اردو بخط خام عاصی پر معاصی غلام احمد عرف احمد میاں خطیب قصبہ ویلور ولد غلام محی الدین صاحب دام ظلہ در بلدہ حیدرآباد بوقت چاشت بتاریخ دویم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۶ھ بروز جمعہ باختتام رسانیدہ۔"

آخری صفحہ میں ایک مہر غلام احمد ۱۲۵۵، کی ثبت ہے

اور ایک نوٹ یہ بھی درج ہے کہ ۱۳۱۱ھ مطبع براہیمی میں یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔

ایک اور عبارت بھی آخری صفحہ پر ہے جس میں حمد و نعت کے بعد مصنف نے حسب ذیل عبارت لکھی ہے۔

"بندہ کثیر العصیان ضعیف البنیان محمد عمران غفر اللہ لہ و لوالدیہ متوطن شہر مصطفیٰ آباد عرف رام پور کا کہنا ہے کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بے اعتبار و درحقیقت میں دیانت اور تقویٰ سے آراستہ کمال دیندار رہتے و دار الامارت کلکتہ کا بنگال الاصل نسب و روز قال اللہ اور قال الرسول" اس کے بعد اوراق نہیں ہیں۔

(۱۸۷) کتاب عقاید شیعہ

نمبر کلام ۴۹۰، سائز (۸×۵) صفحہ (۲۲) سطر (۹) خط نستعلیق کاغذ ولایتی۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

الحمد للہ رب العالمین الخ

"اما بعد کتاب معارف الانوار میں لکھا ہے کہ شیخ بابویہ ابن شیخ مفید شیخ طوسی و شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہم روایت کئے ہیں اور صدوق رضی اللہ عنہ کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں اور کتاب عقاید میں قاسم بن ایوب علوی روایت کیا ہے"

اس میں شیعہ مذہب کے چند عقاید ہیں جن کو حضرت امام

علی رضا رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کیا گیا ہے، توحید اور نبوت و رسالت کا بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

"پس حضرت فرمانے کہ توحید وہ ہے کہ جو چیز کہ مخلوقات پر جائز ہے اور روا ہے وہ چیز اللہ پر جائز نہیں، اور روا نہیں اور عدل وہ ہے کہ نسبت نہ دینا خالق کو اپنی اوس چیز سے کہ ملامت کریں مخلوقات کو اوس چیز سے۔"

(۱۸۸) رسالہ نکاح ثانی

نمبر (مواعظ ۳۰) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۷) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف مولوی ولایت علی۔ تاریخ تصنیف مابعد [illegible]ھ۔

مولوی ولایت علی عظیم آباد پٹنہ کے ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔ مذہبی علوم میں کافی دستگاہ رکھتے تھے، ہندوستان میں ہنود بیوہ کے عقد ثانی نہ کرنے کے باعث مسلمانوں میں بھی اس قسم کا دستور عام طور سے رائج ہو گیا تھا، نوجوان عورتیں بیوہ ہو جاتی تو دوبارہ ان کی شادی نہیں ہوتی تھی، مولوی ولایت علی صاحب نے اس قبیح رسم کو دور کرنے کا ارادہ کیا تھا اور رسالہ کے ذریعے اس خصوص میں عام فہم زبان میں شرعی احکام لکھے۔

آغاز:-

"سب خوبیاں اللہ ہی میں ہیں اور اللہ کے سوا دوسرے کی تعریف کرنا اللہ کی قدر دانی سے بعید ہے اور درود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اُن کی آل و اصحاب کو کہ سوائے ان کی پیروی کے کسی طرح نجات نہیں اور ناس کی التماس یوں ہے اول تو انسان کو لازم ہے دنیا کی حقیقت کو سمجھ کر اگلے لوگ دنیا سے کیا لے گئے۔"

اس رسالے میں نکاح ثانی کے فوائد اور احکام درج کیا۔

اختتام:-

"رحم کر اپنی جوان بیٹی پر کسی کو ڈھونڈ کر اسکا نکاح جلدی کر دو گر نہ دیکھو مستی میں جس دن آوے گی ضرور گھر میں تیرے آگ وہ لگائے۔"

ترقیمہ:-

اس رسالہ نکاح ثانی تصنیف مولوی ولایت علی واعظ ساکن عظیم آباد سید محمد شرف الدین۔

(۱۸۹) ترجمہ مفتاح الصلوٰۃ

نمبر کتاب (۱۳۱-۲ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) تعداد صفحات (۲۹۰) تعداد سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی نام مصنف سید امام الدین علی دہلوی عرف فقیر اللہ متخلص بہ کامل۔ تاریخ تصنیف [illegible] تاریخ کتابت [illegible]

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

حق حمد دم بہ دم ہزار کردن
شکر ہر لحظہ بے شمار کردن

"مابعد ہمی گوید امیدوار رحمت حضرت غنی سید امام الدین علی دہلوی عرف فقیر الہند کامل تخلص ہرگاہ از کتاب الخ"

کتاب مفتاح الصلوٰۃ مصنفہ حضرت شیخ محمد برہان پوری کا یہ ترجمہ ہے۔ اس میں پہلے حمد و نعت نظم دکھنی میں ہے اس کے بعد ترجمہ نثر میں ہے۔

اختتام:-

نعت حق پو واجب از ہر مو سجدہ شکر ہے دوگانہ ہے
یادگاری سوں تیرے اے کامل نسخہ چند در زمانہ ہے
الحمد للہ علیٰ ذالک . . . . . آمین یارب العالمین"

ترقیمہ:-

"اتمام یافی کتابت کتاب ترجمہ مفتاح الصلوات کی بتعداد دویں تاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۷۰ہجری روز جمعرات کے ہاتھ سے بندہ بندگی اساس محمد عباس کے۔
بلغت المقابلہ الاصل ۲۴ جمادی الثانی ۱۲۷۰ روز چہارشنبہ"

(۱۹۰) چار کرسی

نمبر کتاب (۱۲۰۰/۲ جدید) سائز ۶½ × ۹ انچ تعداد صفحات (۸) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف عبدالقادر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۵ھ تاریخ کتابت ندارد

آغاز:-

"چار کرسی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن الہاشم بن عبدالمناف۔ چار مذہب امام حنفی و امام شافعی و امام مالکی و امام حنبلی۔ صفت ایمان کے سات ہیں"

اختتام:-

"اللہ تعالیٰ ہر مصلی کو نماز کی صحت کی توفیق دیوے آمین یارب العالمین۔ این چار کرسی ترتیب دادہ کثیف العبد عبدالقادر عاصی غفر ذنوبہ است مورخہ دہم شوال ۱۲۷۵ھ"

(۱۹۱) رسالہ در بیان فضیلت نماز

نمبر کتاب (۳۳۹۳ جدید) سائز ۶½ × ۴ انچ تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق یلم مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف تقریباً ۱۲۷۵ھ تاریخ کتابت ندارد

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

"الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دل کوں روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسے نبی مقبول کو" الخ

اس مختصر رسالہ میں نماز کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ وہ حضور قلب سے نماز پڑھنے کے متعلق ہدایات ہیں۔ آخر میں ایک رسالہ تصوف کا فارسی زبان میں بھی منسلک ہے جو نا تمام معلوم ہوتا ہے۔

اختتام رسالہ اصل:-

"پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان پھٹکارے سے

حاصل اوس کا ذائقے گئے ہے۔

اختتام رسالہ فارسی:- یجرق الارض ولن تبلغ الجبال طول۔

ترقیمہ:- ندارد۔

(۱۹۲) مصباح الصلواۃ

نمبر کتاب (۳۹-۲۰ جدید) سائز (½۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۸) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

" الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ بدانکہ اسعدک اللہ فی الدارین خیرا، اس کتاب کا نام مصباح الصلواۃ ہے۔ سوال اگر تجھ کو پوچھے وضو سوں کئی ہیں جواب بول وضو حضرت آدم علیہ السلام کئے "

چند مسائل وضو و نماز و عقاید وغیرہ سے متعلق بطور سوال و جواب مبتدیوں کے لیے لکھے گئے ہیں۔ مصنف کا نام نہیں ہے۔ آخر میں ایک ورق پر آمنت باللہ کی شرح تحریر ہے۔

اختتام:-

" جواب بول فرشتے واسطے ثواب میت کی پیشانی پر بسم اللہ دیکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں اس سبب سے یوں لکھتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

(۱۹۳) ترجمہ قیامت نامہ

نمبر کتاب (۱۳۵-۲ جدید) سائز (½۸×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۵۸) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف بعد ۱۲۲۵ھ۔ تاریخ کتابت ۹ محرم ۱۲۳۲ھ

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

" خداوندا ہزاراں شکر تیرا کہ تو نے محض اپنے عنایت سے احوال قیامت کا اور کیفیت دوزخ بہشت کی ہم پر ظاہر کئے اب ہم کو توفیق دے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طریق پر چلیں "

اس میں مصنف کا نام نہیں ہے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ ترجمہ رسالہ قیامت نامہ کا ہے زبان ہندی سلیس میں کہ جسے مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی نے قرآن واحادیث صحیح سے زبان فارسی میں جمع کیا تھا لیکن مترجم نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

اختتام:-

" اور اپنے کرم اور فضل کے ساتھ صحیح سلامت جنت کو پہنچاوے اور رضامندی اپنی روزی کرے۔ ۔ ۔ ۔ آمین آمین "

ترقیمہ:-

این رسالہ قیامت نامہ روز ہفتہ بتاریخ نہم محرم شریف

۱۲۴۵ھ رقمی یافت . . . . .

(۱۹۴) کتاب فقہ

نمبر (۲۰۴۱) جدید ۔ سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۷ تا ۱۳) خط نستعلیق ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ ۔

مصنف کا نام ظاہر نہیں ہوتا ۔

آغاز :-

الحمد للہ رب العالمین الخ

"اگر کوئی پوچھے گا تو بندہ، کس کا ہے ۔ جواب بول اللہ تعالیٰ کا ہوں ، اللہ تعالیٰ کہاں ہے ، بول سب جاگا ہے ، اللہ تعالیٰ کیسا ہے ، بول اس سریکا کوئی نیں ، تو اولاد کس کا آدم پیغمبر کا ہوں ۔"

اس کتاب میں فقہ کے چند مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے ۔

اختتام :-

"چوبیسواں خبر نیک سن کر اس کا جواب دینا یعنی الحمد للہ بولنا ۔ پچیسواں خبر بد سن کر اس کا جواب دینا یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون بولنا ۔"

(۱۹۵) تنبیہ الغافلین

نمبر (مواعظ ۹۰) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲۷۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق ۔ مصنف ۔ عبداللہ ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۲۶ھ ۔ کتابت ۱۲۹۵ھ ۔

مصنف کے والد سید بہادر علی تھے جو کلکتہ کے فورٹ کالج میں مترجم تھے ۔ مولوی عبداللہ اپنے باپ کی طرح عربی اور فارسی خصوصاً تفسیر حدیث فقہ میں بڑی اچھی مہارت رکھتے تھے ۔ اس کتاب کو اونھوں نے ایک دوسرے شخص کے ترجمہ شدہ نسخے کو صحت کر کے اور اضافہ کر کے طبع کیا ہے ۔

آغاز :-

"اچھی اچھی تعریفیں اور صفتیں اللہ تعالیٰ کو ثابت ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے ہارا تمام خلق اور عالم کا ہے اور صلواۃ اور درود اوس کے پیغمبروں پر خصوصاً محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیا و سرور اصفیا ہدایت کرنے والے لوگوں کے بخشانے والے گناہ گاروں کے ۔"

تنبیہ الغافلین فارسی کی کتاب ہے جس میں قرآن مجید حدیث اور مشایخوں کے کلام سے مواد لے کر بیس باب میں اس کو قلمبند کیا گیا تھا ۔ بقول مصنف ہذا پہلا ہندی ترجمہ بے محاورہ اور غلط تھا آیتیں اور حدیثیں بھی صحیح نہیں تھیں اس کو اونھوں نے درست کیا اور جا بجا اضافہ کر کے طبع کر دیا تھا اور نیز چار باب کا اضافہ بھی کیا ۔

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے اس میں چوبیس باب ہیں ان کی تفصیل یہ ہے :-

(۱) ایمان کا بیان (۲) سنت (۳) علم اور عالم (۴) دُنیا کی دوستی (۵) قیامت (۶) دوزخ (۷) بہشت (۸) ماں باپ اور ہمسایہ کا حق (۹) سود (۱۰) زکواۃ (۱۱) شراب (۱۲) نماز (۱۳) قرآن شریف کی تلاوت (۱۴) روزہ رمضان

(۱۵) حج (۱۶) خاوند اور بی بی (۱۷) جھوٹ اور کذب (۱۸) غیبت اور چغلی (۱۹) حسد اور دشمنی (۲۰) تکبر اور غضب (۲۱) خلق نیک (۲۲) نیک لوگوں کے قصّے (۲۳) ابو شحمہ (۲۴) ماتم اور نوحہ خاتمہ توبہ کا بیان ابتدائی فصلوں میں کئی ضمنی باب بھی ہیں۔

اختتام :-

"کیونکہ وہ لوگوں کا مال ظلم سے لینا ہے جیسا حاکم دفتر عمل اور اس کے نوکر کہ مسلمانوں کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہیں اگر مسلمان ان کی دعوت قبول کریں گے تو ان کی دولت اور عزت نہ رہے گی اور عوام کو کھا لینے کی دستاویز ہوں گے۔"

ترقیمہ :-

"تمام شد کتاب تنبیہہ الغافلین بتاریخ بست و سوم ماہ ذیحجہ ۱۲۵۹ھ ہجری نبوی آخر پر ایک نوٹ بھی درج ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کی مندرجہ اکثر حدیثیں مشکواۃ شریف اور احیاء العلوم وغیرہ سے تصحیح کی ہوئی ہیں آغاز کتاب میں فہرست مضامین کے علاوہ ایک عربی قصیدہ درج ہے۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۹۶) نیاز نامہ حضرت امام جعفر صادقؓ

نمبر (مجامع ۸۳) سائز (۶×۹) صفحہ (۱۳) سطر (۲۳) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"راوی روایت کرتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک لکڑہارا نہایت غریب اور مفلوک تھا کہ جب لکڑیاں جنگل سے لاتا تو اوس روز کچھ کھانے کو مل جاتا اگر لکڑیاں نہ لاتا تو اس روز بھوکا رہ جاتا۔"

اس میں امام جعفر صادقؓ اور لکڑہارے کا قصہ درج ہے جو عموماً ماہ رجب میں کونڈوں کی فاتحہ کے لیے پڑھا جاتا تھا۔

اختتام :-

"گمراہی سے بچے راہ راست ہدایت ہو اور مجھ گنہگار کو اس کوشش کے بدلے غفور الرحیم اپنے فضل و کرم سے نجات دے اور اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے آمین۔"

(۱۹۷) ترجمہ اتمام الداریہ

نمبر (کلام ۲۷۹) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت ندارد۔

یہ دراصل امام جلال الدین سیوطی کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد یہ رسالہ ہے مختصر عقاید اور تصوف میں خلاصہ کئی نقایہ اور اس کی شرح اتمام الدرایہ کا جو دونوں تصنیف امام

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، معلوم ہونے کے لیے عام لوگوں کو جو عربی اور فارسی نہیں جانتے ہیں دکھنی زبان میں ترجمہ ہوا۔"

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے، اس میں عقاید اور تصوف کا بیان ہے، کتاب دو فصل میں منقسم ہے، پہلی فصل کو دو عنوان پر تقسیم کیا ہے۔ پہلی فصل میں عقاید کی تفصیل کی گئی ہے اور دوسری فصل میں علم تصوف کا بیان ہے۔ پہلی قسم میں عقائد کے ان امور کو بیان کیا ہے جن کو جاننا ضروری ہے اور ایمان کے لیے وہ لازمی ہیں مثلاً خدا کی ذات اس کے صفات، رسالت، نبوت امور آخرت وغیرہ۔ دوسری قسم میں ان عقاید کا بیان ہے جس کا جاننا ضروری نہیں ہے جیسے فضیلت دنیا، فرشتوں کا علم یعنی وہ امور جو حادثات اور نو پیدا ہیں، دوسری فصل میں تصوف کی چند مسائل بیان کیے گئے ہیں اور "مومن کامل" کے لیے (۳) امور کا ہونا ضروری بتایا گیا ہے اور (۴) امور کی صراحت کی گئی ہے،

اختتام :-

"یا اللہ ہم کو اور تمامی مومنوں کو دنیا میں سچا تابعدار اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کر اور صراط مستقیم پر قائم اور مضبوط رکھ اور خاتمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کر اور آخرت میں دیدار پاک اپنا اور شفاعت اپنے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب کر آمین یا رب العالمین۔"

تمت تمام شد

(۱۹۸) مسئلہ ربا

نمبر (فتاوی ۲۴۸) سائز (۴×۶) صفحہ (۲۲)، سطر (۱۴)

خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۱۱ھ کتابت سنہ ۱۳۲۲ھ۔

آغاز :-

"دفتر صدارت عالیہ سے شایع کیا ہوا ایک استفسار ربا القرض کے مسئلہ میں وصول ہوا۔ استفسار کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوال قرض کے نفع کا ربا القران ہے یا نہیں اور لفظ ربا مجمل ہے یا نہیں ہے۔"

اس کتاب میں مختلف عنوان قرار دے کر ربا (سود) کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے اور آغاز میں مضامین مندرجہ کی فہرست بھی ہے۔

اختتام :-

"الدین کے ربا حقیقی ہے۔ جس طرح اذان و امامت کے معارضہ کا حکم ہے۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔"

ترقیمہ :-

بقلم خاکسار عبد اللہ بن مسعود مدنی ۱۵ ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۵ھ

(۱۹۹) رسالہ در فوائد گوشت

نمبر (فقہ حنفی ۷۰۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۳۰) سطر (۱۱)

خط نستعلیق   مصنف۔ نامعلوم۔

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۱ھ۔

کتاب سے مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوسکے۔ معلوم ہوتا ہے سنہ ۱۳۱۰ھ مابعد جبکہ حیدر آباد میں مولوی محمد حسین صاحب

نے پردہ کے خلاف آواز بلند کی تھی اس زمانہ میں کسی نے اپنا نام ظاہر نہ کرکے یہ رسالہ قلمبند کیا ہے۔

آغاز :-

"بعد حمد اور نعت کے معلوم ہووے کہ نامحرموں کے سامنے بے پردہ اور بے گوشہ ہوتے اور ان کو جھانک تانک کر دیکھنے کے رد میں رسالہ چہار ورقی لکھا گیا، جاننا چاہئے کہ بی بیوں کو لازم ہے کہ اپنے کو نامحرموں کے روبرو آنے سے بچائے رکھیں"۔

اس میں بے پردگی کے رد میں قرآن اور حدیث سے روشنی ڈالی گئی ہے، مصنف کی رائے میں بے پردہ ہونا گناہ عظیم ہے۔

اختتام :-

"اور بی بیوں کو چاہئے کہ ایسے شہدوں لچوں کو فرزند ہو یا برادر گھر میں نہ آنے دینا، باندیوں کے ہات سوپ جھاڑو دے کر ایسے لوگوں کو مارنے فرمانا لازم ہے۔ اللہ توفیق دینے ہار ہے"۔

(۲۰۰) کتاب فقہ

نمبر (فقہ حسبی ۸۰) ۳۷ سم ٹر (۱۲×۶) صفحہ (۴۹۰) سطر (۱۵ تا ۱۶) بخط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔
تاریخ تصنیف ۱۳۰۳ھ۔ کتابت ۱۳۰۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکے۔

آغاز :-

"ہذا الکتاب مشتمل علی عشرہ ابواب . . . .

اس کتاب میں دس باب ہیں پہلا باب متعلق بیع کے بیان میں، اس میں دس فصل ہیں، فصل پہلی انعقاد بیع کے بیان میں اور رکن اور شرط اور حکم اوس کے انعقاد کا معنی لغت میں گرہ دینا ایک چیز کو دوسری چیز سے اور شرع میں عبارت ہے دو عاقل کے کلام سے"۔

اس میں مسائل فقہ دس باب میں بیان کئے گئے ہیں مسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، ایک احکام نماز، روزہ، حج وغیرہ دوسرے معاملات یعنی بیع گرو، با نکاح، طلاق، خلع وغیرہ مسائل میں۔ یہ تیسری جلد ہے۔ ہر مسئلہ میں اول عربی عبارت بھی لکھی گئی ہے اس کے بعد اس کی تشریح اردو میں ہوئی ہے۔

اختتام :-

"اور واجب ہے قیمت اون اشیاء کی غیر صالحہ کہیں کے یعنی کھیل کے کام کی شرط میں جو قیمت ہوگی اس قدر دلادیا جاوے، جیسا کہ لڑکی گانے والی اور بکرا سینگ مارنے والا اور کبوتر گرہ باز اور مرغ لڑائی کا اور غلام خصی کہ قیمت اون کی غیر صالحہ واسطے اون کاموں کے دلائی جاتی ہے ویسا ہی یہ"۔

ترقیمہ :-

"شکر پروردگار مالک انام کہ یہ جلد سوم سلخ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ میں انجام کو پہنچی"۔

جیسا کہ آخری عبارت سے واضح ہے یہ کسی کتاب کی جلد سوم ہے۔ آغاز کی عبارت سے پہلے ایک طویل عبارت بطور یادداشت درج ہے۔

(۲۰۱) فتح المجتہدین

نمبر کلام ۱۶۰، سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۶۲) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف محمد خلیل الرحمٰن۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۶ھ

مصنف حضرت مسکین شاہ صاحب کا مرید ہے۔ مسکین شاہ حیدرآباد کے ایک عالم اور صوفی بزرگ تھے، جن کی ایک کتاب کا تذکرہ صفحات گزشتہ میں کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ مصنف کے حالات تفصیلی معلوم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین وہو ارحم الرحمٰن والسلام علیٰ شفیع المذنبین سید المرسلین ورحمۃ للعالمین محمد المصطفیٰ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد معلوم ہو کہ جناب مرشدنا و سیدنا پیشوائے دین متین مقتدائے اہل صدق و یقین حضرت مولانا محمد نعیم صاحب المعروف جناب حضرت مسکین شاہ صاحب مدظلہ نے رسالہ ردِ وہابیہ فروری تحریر فرمائے تھے۔"

اس رسالہ میں ۶۵ عنوان کے تحت مختلف النوع امور پر بحث کی گئی ہے جو عقاید وغیرہ سے متعلق ہیں بعض عنوان یہ ہیں:-

ایصال ثواب و نذر و نیاز، کیفیت صلوٰۃ غوثیہ۔ حال مرثیہ و ذکر وفات شریف امام حسین، احوال توسل و علم غیب کیفیت سماع و مزامیر، کیفیت بدعت، قیاس عقلیہ، اجتہاد کے واسطے پانچ لاکھ حدیث ضروری ہیں، تذکرہ مولوی اسمٰعیل صاحب و صدیق حسن خاں، شفاعت انبیاء، شفاعت علماء و شہدا اقسام تقلید وغیرہ۔

اختتام:-

"یہاں واسطے اختصار کے تبرکاً چند اکابرین دین کے اسمائے مبارک تحریر ہوئے اس پر کچھ حصر نہیں ہے۔ الحمد للہ الخ"

اصل مصنف کا نسخہ ہے کاٹ چھانٹ اور حاشیہ پر اضافہ وغیرہ موجود ہے۔

(۲۰۲) رسالہ مختصر الکلام

نمبر کلام ۲۵۳، سائز (۹×۶) صفحہ (۳۵) سطر (۹) خط نستعلیق۔ مصنف سید احمد بن سید محمد ابراہیم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۱ھ

مصنف نے اپنے باپ کو حجۃ الاسلام جیسے بلند لقب سے یاد کیا ہے۔ مصنف محمود آباد (یوپی) کے باشندے تھے اس کتاب کو راجہ سر محمد امیر حسن رئیس محمود آباد کے نام معنون کیا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد پس از حمد حضرت آفریدگار و شکر نعمت ہائے کردگار و نعت حضرت رسول مختار و ائمہ اطہار علیہم صلوٰۃ الملک الغفار الخاطی المعتبر الی رحمۃ رب الاحد السید احمد بن جناب فردوس مکان حجۃ الاسلام سید محمد ابراہیم اعلی اللہ مقامہ فی الدار النعیم عرض پرداز ہے۔"

اس مختصر رسالہ میں چند عقائد دینیہ کا بیان ہے یہ عقائد

شیعہ مذہب سے متعلق ہیں۔

اختتام:-

"اور تمام کتب ان سب کا اقرار کرے اور جس چیز کو انبیا علیہم السلام یا ائمہ علیہم السلام نے ارشاد فرمایا ہے اوس کی تصدیق کرے۔ واللہ اعلم۔

ک، ت، ب، ہ، س، ی، و، ا، ح، م، رضی عنہ۔"

(۲۰۳) رسالہ استرقاق

نمبر (کلام ۱۰۶۰) سائز (۱۵×۸) صفحہ (۲۵) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف چراغ علی تاریخ

تصنیف ۱۸۶۷ء کتابت ۱۸۶۷ء۔

مولوی چراغ علی کے اجداد کشمیر کے متوطن تھے، ان کے دادا پنجاب میں ملازم رہے اور والد مولوی محمد بخش صاحب مرحوم میرٹھ آکر بس گئے، مگر پھر سہارنپور میں تبادلہ ہوا۔ عربی فارسی کے ساتھ انگریزی سے بھی واقف تھے، اور ہیڈ کلارک کی جگہ مامور تھے پھر محکمہ بندوبست میں مہتمم بندوبست ہو گئے اور ۱۸۹۵ء عالم جاودانی میں انتقال کر گئے۔ مولوی چراغ علی کے حالات دوسری جگہ درج ہیں۔

آغاز:-

"استرقاق اور تسری

یعنی انسان کو غلام بنانا اور لونڈیوں پر بلا نکاح تصرف کرنا استرقاق فقہا نے یہ امر قرار دیا ہے کہ کفر کے باعث سے کفار کی عصمت اور حرمت جاتی رہتی ہے۔ اور اون کی ولایات و کرامات بشری سلب ہو جاتے ہیں۔"

اس میں ان حدیثوں اور فقہی مسائل سے بحث کی گئی ہے جو آغاز میں بیان کئے گئے ہیں یعنی غلام بنانا اور لونڈیوں پر بلا نکاح تصرف کرنا۔

اختتام:-

"اور تاویل و تسویل تو ہر کوئی اپنے اتباع ہوائے نفسانی کے لیے کر لیتا ہے مگر ہم نے جہاں تک ہم کو معلوم ہو سکا ان تاویلوں کا ضعف بھی ظاہر کر دیا ہے اور آئندہ جو کچھ پیش ہوں گی وہ بھی دیکھے جائیں گی سیتاپور اودھ راقم چراغ علی ماہ مارچ ۱۸۷۷ء

حیدرآباد آنے کے پہلے کی تصنیف ہے جبکہ سیتاپور میں سلسلہ ملازمت قیام تھا،

مصنف کا اصلی نسخہ ہے۔

(۲۰۴) الاذبال الطاہرہ لجبہ النظاہرہ فی خسریہ الہاجرہ

نمبر (کلام ۱۰۹۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۳۲) سطر (۱۲)

خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف مولوی چراغ علی

تاریخ تصنیف ۱۸۷۷ء کتابت ۱۸۷۷ء۔

آغاز:-

"اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

بعض مسلمانوں نے ایک قسم کی عصبیت سے یہ شیوہ اختیار

کیاہے کہ جس طور سے ممکن ہو حضرت ہاجرہ اُمِ اسمٰعیل کو لونڈی ثابت کریں اس بدنامی کی ابتدا تو بعض حق کوش یہودیوں سے ہوئی تھی۔"

یہ مضمون مولوی خدابخش خاں کے مضمون "موعظۃ التاجر" کا جواب ہے، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے بی بی ہاجرہ لونڈی نہیں تھیں۔

اختتام:-

"پس امام رازی کے مقابلہ میں علامہ قسطلانی کا خلیس سے الحدیث صحیح ثابت لکھ دینا اک طغیان قلم ہے یا دعویٰ بے دلیل ہے

سیتاپور مارچ ۱۸۷۶ء

چراغ علی"

یہ بھی سیتاپور کی ملازمت کے زمانہ کی کتاب ہے، اس کا ایک خوش خط صاف نسخہ بھی اسی میں شامل ہے۔

(۲۰۵) انتظام الکلام فی بیان حیوانات الحلال والحرام

نمبر کتاب (۲۲۶۳ جدید) سائز (۹×۶) ، پانچ تعداد صفحات (۱۶) تعداد سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف احمداللہ خاں بہادر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۸۰ھ تاریخ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

حالاتِ مصنف:-

مصنف مدراس کے رؤسا میں شامل تھے نبی یار جنگ عظیم جاہ انتظام الملک منتظم الدولہ خطاب تھا۔ والاجاہ کی اولاد میں تھے، اور مدراس کے بے ملک والی قرار پائے تھے۔

آغاز:-

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد الخ ۔ ۔ ۔ مسئلہ ذبح دو قسم پر ہے۔ اختیاری اور اضطراری ذبح اختیاری وہ ہے کہ مابین صدر اور تھڈی کے چار رگوں کو کاٹیں۔"

مذاہب اربعہ (یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) میں جن جانوروں کا کھانا حلال یا حرام ہے اون جانوروں کے اسما ہندی فارسی عربی و ترکی زبان میں حروف تہجی پر مرتب کرکے جدولوں میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں ہر مذہب میں جو جانور حلال یا حرام ہیں کو آئینے کی طرح ظاہر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"ایک روایت میں تین روز تک اور ایک روایت میں چالیس روز تک قید کریں اور دانہ اور چارہ نا دیویں۔ تمت بالخیر"

(۲۰۶) مشتے نمونہ از خروارے

نمبر (مواعظ ۱۸۹) سائز (۹×۸) صفحہ (۵۷۶) سطور (۱۳) خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف سید لطف علی حسینی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۲ھ کتابت ۱۳۱۲ھ

مصنف نے اپنے وطن ایران سے آکر اولاً پنجاب میں اقامت کی اس کے بعد حیدرآباد آگئے ہندوستان آنے کے بعد اُردو سیکھی خاندان چشتیہ اور قادریہ میں ان کو بیعت حاصل تھی۔

آغاز:-

"الحمد للہ الخ امابعد پس کہتا ہے احقر العباد حسینی مزر

خادم العلماء الفقراء والفقراء العبد سید لطف علی الحسینی المودودی
اباً والحسینی القادری اماً والچشتی وسہروردی وطناً والحیدرآبادی
غفراللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ کہ بعضے احباب اس فقیر
کے بہت دن سے مستدعی اس امر کے تھے کہ یہ فقیر وعظ کرے۔
اور اس لیے کہ زبان وطنی اس فقیر کی فارسی ہے۔"

یہ کتاب مختلف مباحث پر مشتمل ہے۔ بعض ابواب یہ ہیں۔
توبہ کی حقیقت، توبہ کے اقسام، گناہوں کا کفارہ، مرید ہونے
کی احتیاط، شراب کی وعید، دشنام وغیبت کی ممانعت،
ظلم سے بچنے کے حدیث، بیعت کے فوائد، مرشد کے آداب،
فقیر کی صحبت، فقیر کی حقیقت وغیرہ زیادہ تر احادیث کہے گئے
ہیں، چند حکایتیں بھی درج ہیں۔

اختتام:-

"مشائخ مجددیہ نقشبندیہ کہ وہ بتدریج مقامات ذکر کو
طے کرا کر آخر میں سلطان الاذکار جاری کراتے ہیں اور مراقبات
علیحدہ ہیں۔ اب فقیر مؤلف مودودی اس ضمیمہ کو دعا پر ختم کرتا
ہے۔ یا الٰہی بحرمت حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے اس رسالہ کو موجب نفع مسلمین فرما۔"

ترقیمہ:-

تمت ہذہ الرسالہ فی بلدہ حیدرآباد فی التاریخ ۲۴ شہر
ذیحجہ الحرام ۱۳۱۲ھ۔

اس کے بعد چند صفحوں میں شجرہ بیعت مؤلف اور بعض
تقریظیں درج ہیں جن میں ایک مولوی حسن الزماں صاحب کی ہے
مظفر الدین معلی نے نظم میں تاریخ لکھی ہے۔

۱۳۱۵ھ میں اس کے طبع ہونے کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

(۲۰۷) تحیۃ المومنین المعروف بہ رسالہ خرواری نمونہ انباری

نمبر کتاب (۲۲۸۴ جدید اسناد ۸۰ ۲ تاریخ) تعداد
صفحات (۶۳۹) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط
نام مصنف۔ خواجہ لطف علی الحسینی المودودی۔
تاریخ تصنیف ۱۳۱۲ھ۔ تاریخ کتابت ندارد

آغاز:-

"الحمد للہ الودود المودود۔ ۔ ۔ ۔ اما بعد مخفی نہ رہے کہ
جب فقیر کس مپرس ہیچ مرز مؤلف اس رسالہ کا۔ ۔ ۔ ۔
تبییض رسالہ مشتی نمونہ خرواری سے جو کہ کتاب معدن
الجزات فی المنجیات والمہلکات کا ایک باب ہے فارغ ہوا"

اس مبسوط کتاب میں عقاید دینیہ اہل سنت کو تفصیل
سے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں معتزلہ وکرامیہ وشیعہ وغیرہ
کے عقاید سے بھی بحث کی گئی ہے۔ اس میں علامات قیامت اور
روز حشر و پل صراط اور بہشت و دوزخ وغیرہ کے متعلق مستند
کتابوں سے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ابتدا میں ایک صفحہ پر
غالباً مؤلف کتاب کی قلمی تحریر ہے جس میں کتاب کے مطالعہ
کرنے والوں کو ضروری ہدایات کئے گئے ہیں۔ اور آخر میں دو
ورق پر تقریظات علما ہیں۔

اختتام:-

"قد تمت ہذہ الرسالہ المعروف بخروارے نمونہ انباری فی
بلدہ حیدرآباد دکن صانہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن فی اواخر

ٹیپو خاں فی التاریخ احد و عشرین من شہر صفر المظفر یوم الاثنین ۱۳۱۶ھ۔ جس کتاب مطبوعہ پر جو یہ مہر مؤلف اس رسالہ کی طبع نہ ہوگی تو وہ کتاب بغیر اجازت مؤلف کے مطبوعہ سمجھی جائے گی۔

(مہر مؤلف)

(۲۰۸) کنز السعادت مضامین سر سید ۱۹۱۸

نمبر کتاب (۸۹۱ جدید) سائز (۱۳×۸ انچ) تعداد صفحات (۸۲) تعداد سطور (۱۸ و مختلف) خط نستعلیق خوشخط معمولی۔ نام مصنف سید بدر الدین احمد قمر سندیلوی

تاریخ تصنیف ۱۳۳۶ھ ۱۹۱۸ع

حالات مصنف:-

مصنف کا وطن سندیلہ ملک اودھ تھا، شاعر تھے، قمر تخلص تھا کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے بعض یہ ہیں:- مثنوی نشتر غم، یادگار قمر، نظم ہائے مسافر، لیڈی آف دی لیک، دیوان بھی مرتب کیا تھا۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ الخ

الٰہی جہاں کر یہ سر نہاں — ہماری یہ ہستی ہے ایک چیستاں
پہیلی یہ بوجھی ہوئی ہو اگر — بتا دے ہمیں پھر کوئی اس قدر
سبب سے یہاں آئے یا بے سبب — طلب سے یہاں آئے یا بے طلب

سر سید احمد خاں مرحوم کے مضامین جو تہذیب الاخلاق وغیرہ میں شائع ہوئے تھے اون کو ناظم نے ہر مضمون کے عنوان کے ساتھ نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ اور ہر مضمون کے تحت حوالے اور واقعات کی شرح بھی کی ہے۔ اور اس کتاب منظوم کو سید راس مسعود صاحب نبیرہ سر سید کے نام پر معنون کیا ہے۔ اس میں خصوصاً بچوں کی تعلیم و تربیت و درس و تدریس و شادی بیاہ و اخلاق و آداب وغیرہ سے متعلق مضامین ہیں۔ اور اس نظم کے تین نام تاریخی قرار دیئے گئے ہیں۔ نغمۂ تربیت ۱۳۳۶ھ . . . . مثنوی معارف قمر ۱۳۳۶ھ . . . کنز السعادت مضامین سر سید ۱۹۱۸ع

اختتام:-

یہ سید کی تھی خدمت مذہبی — اسی چاند کی یہ بھی ہے چاندنی
صلہ دیگا تجھکو بھی رب رحیم — بداہل را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
نوشتہ بماند سیہ بر سفید — نویسندہ را نیست فردا امید
قمر ختم گردید سعی طریق — حوالیہ من کل فج عمیق

تمت بالخیر

(۲۰۹) فتوائے علمائے دہلی بجواب استفتائے اہالی حیدرآباد دکن

نمبر کتاب (۲۶ ۱۸ جدید) سائز (۶×۹ انچ) تعداد صفحات (۹) تعداد سطور (۷) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ندارد

تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

آغاز:-

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بات میں کہ زید عقیدہ رکھتا ہے اس بات پر کہ وہ مالک الملک اسمان اول پر عرش کے اوپر ہے اور علم اوس کا عرش کو گھیر لیا ہے۔"

اس میں خداوند تعالیٰ کے عرش اعلیٰ پر ہونے کے نسبت علمائے دہلی سے فتویٰ طلب کیا گیا تھا اوس کا جواب آخر میں تحریر ہے۔

اختتام :-

"کہ باتباع ظنون بیرون از مسلک گزاشتہ راہے دیگر پیمودند ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین"

اس کے بعد علمائے دہلی کے چند مواہیر کے نقول ہیں۔ ایں مہرہائے علمائے متبحر و فضلائے نامور برائے تصحیح ایں استفتا ثبت نمودہ شدہ بہر خواص و عوام بلا ارتیاب و شک و بلا تفحص و تصفح کتب تحقیقات حاصل شود۔

جن میں غلام محمد، سید احمد حسن، سید محمد نذیر حسین، محمد عبد الحلیم، سید شریف حسین، محمد غلام اکبر۔ شامل ہیں

(۲۱۰) توشہ ہدایت

نمبر جدید (۲۲۲۴) سائز (۵ × ۶) صفحہ (۱۱) سطر (۲۳)
خط نستعلیق۔ مصنف ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

کتابت ۱۲۷۳ھ۔

آغاز :-

"الا ان اولیاء اللہ الخ
کل اولیاء اللہ کو خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے ہوں نہیں خوف ہے"

اس میں مسلمان کی ہدایت کے لیے قرآن اور حدیث سے نصیحتیں کی گئی ہیں۔

اختتام :-

"نقص الآخر" سے صفحہ تک ہو گیا ہے۔

ترقیمہ :-

احمد سعید صاحب قبلہ بتاریخ سلخ ذیقعدہ ۱۲۰۶ھ یوم دوشنبہ در قصبہ ۔

(۲۱۱) توشہ نعمت

نمبر (۲۲۲۵) جدید سائز (۵ × ۹) صفحہ (۱۲) سطر (۲۰)
خط نستعلیق۔ مصنف ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

آغاز :-

"محمد رسول اللہ والذین الخ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہیں۔

اختتام :-

اور ان کے افزات مثل اوصاف ہمہ ہوں گے اور متوسل اس کو بالارادہ تا قیامت مامون عذاب الٰہی سے اور مطمئن سوال قبر سے ہوگا۔"

(۲۱۲) توشہ امانت

نمبر جدید (۲۲۲۶) سائز (۲ × ۹) صفحہ (۱۷) سطر (۲۳)
خط نستعلیق۔ مصنف ! تاریخ مابعد ۱۲۰۰ھ

آغاز :-

"محمد رسول اللہ والذی اشداء علی الکفار الخ
محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم رسول اللہ کہتے ہیں۔

میلاد حقیقت محمدی کا منشا"

اختتام:۔

"برکت قدم حضرت نبوی جو منقوش تھا حضرت غوثیت
کے پشت پر جاری ہوا"

(۲۱۳) توشہ کرامت

نمبر جدید (۲۲۲۷) سائز (۵ × ۷) صفحہ (۱۲) سطر (۱۹)
خط نستعلیق۔ مصنف . . . تاریخ مابعد ۱۲۵۰ھ
کتابت۔ نادر۔

آغاز:۔

محمد رسول اللہ الخ
میلاد حقیقت محمد صلعم کا منشا اوس کا حضرت وجود محبت
سے خاص ہے۔

اختتام:۔

"وہ لوگ رخصت ہوے اور وطن تک پہنچے، قدرت رب
سے مقبول ہو گئے"

(۲۱۴) توشہ حفاظت

نمبر جدید (۲۲۲۸) سائز (۱۵×۷) صفحہ (۱۱) سطر (۲۲)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟ مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:۔

محمد رسول اللہ۔

محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہتے ہیں۔

اختتام:۔

"اور بعد اوس کے اور تب اون کے مسلم المعاوضہ ہونے
کے بالاجماع پائے گئے بے شک اون کی ولایت کا منکر کافر ہوگا"

(۲۱۵) توشہ فضیلت

نمبر (۲۲۲۹ جدید) سائز (۱۵×۷) صفحہ (۱۰) سطر (۲۰)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:۔

محمد رسول اللہ الخ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلا وہ انسان جامعیت"

اختتام:۔

"یہ کہہ کر روانہ ہوے اپنے بلدہ میں پہونچ کر وفات پائی
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم"

(۲۱۶) توشہ حکمت

نمبر جدید (۲۲۳۰) سائز (۱۵×۹) صفحہ (۱۲) سطر (۲۰)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:۔

محمد رسول اللہ الخ

محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پہلا و اشان جامعیت اللہ جل شانہ کے ہیں۔

اختتام :-

"اہالیان مدینہ بہت تعظیم و توقیر سے پیش آئے اور مسجد نبوی میں حضرت نے سکونت فرمائے۔ والحمد للہ"

(۲۱۷) توشہ رحمت

نمبر (۲۲۳۱ جدید) سائز (۶×۱۵) صفحہ (۱۰) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد رسول اللہ الخ

پہلا و اشان جامعیت اللہ جل شانہ کے ہیں۔

اختتام :-

"کئی مہینے کے عرصے میں آپ گیلان کو پہنچے اور وہاں سکونت فرمائی"

(۲۱۸) توشہ سلامت

نمبر (۲۲۳۲ جدید) سائز (۶×۱۵) صفحہ (۱۳) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"پہلا و اشان جامعیت"

اختتام :-

اللہ نے تمھارے تابعداران اور مرید کو قیامت تک لگا دے شیطان کے اور عذاب آخرت سے اَللّٰھُمَّ الخ

(۲۱۹) توشہ برکت

نمبر (۲۲۳۳ جدید) سائز (۶×۱۰.۵) صفحہ (۱۱) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پہلا و اشان جامعیت

اختتام :-

"آپ سے جاری ہیں اور ماہیت دنیہ تو آپ سے بہت ہوئے ہیں"

(۲۲۰) توشہ مغفرت

نمبر (۲۲۳۴ جدید) سائز (۶×۱۵) صفحہ (۱۲) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پہلا و اشان جامعیت"

اختتام :-

"اور آپ بلند آواز تھے چہرۂ مبارک آپ کا نورانی اور روشن تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

ترقیمہ :-

الحمدللہ کہ رسالہ ہٰذا حسب ایماء قبلہ برادران مولوی سید احمد سعید صاحب بتاریخ ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰ ہجری نبوی وصلو والتسلیمات الی الف مرۃ بروز جمعہ وقت عصر در قصبہ موہان بخط بے ربط محمد فخر الحسن بہ تمام رسید
خاکپائے جاں نثاران سرکار حضرت غوثیت رضی اللہ عنہ انجام مرام کاتب رسالہ فرماویں بحرمت طٰہٰ و یٰسین۔

(۲۲۱) مفیدۃ النساء

نمبر کتاب (۸۱۸ جدید) سائز ۳/۴ ۶×۷ انچ، تعداد صفحات (۲۴)، تعداد سطور (۱۰)، خط نستعلیق معمولی
نام مصنف غلام قادر، تاریخ تصنیف مالیہ سنہ ۱۲۵ھ
تاریخ کتابت ندارد۔

حالاتِ مصنف:-

مصنف کو مدارس سے تعلق تھا، عربی، فارسی کے عالم تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین۔ . . . عزیز جاننا چاہیے کہ اکثر دین دار عورتوں کو عبادت اور ریاضت کا شوق بہت ہے لیکن مسائل پاکی کے خصوصاً حیض اور نفاس کے معلوم نہ ہونے کی سبب اس نعمت عظمیٰ سے بے نصیب ہیں۔"
اس مختصر رسالہ میں حیض و نفاس کے مسائل جمع کر کے چھ فصلوں پر مرتب کیا ہے۔
آخر سے رسالہ ناقص ہے۔ آخر میں دو ورق پر نسخہ جات خاک ستودن نقرہ و طلاء وغیرہ تحریر ہیں۔ یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے
اور رسالہ مطبوعہ مطبع مظہر العجائب سنہ ۱۲۷ھ سے یہ نقل کی گئی ہے۔

اختتام:-

"مسئلہ ناخن ٹوٹنے یا پاؤں تڑکنے سے کسو نے دوا لگائی ہے تو . . . . . ناقص الآخر ہے۔

(۲۲۲) تحفۃ الصالحین

نمبر کتاب (۸۵۰ جدید) سائز ۱/۲ ۱۲×۸ انچ، تعداد صفحات (۱۵۶)، تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نسخ و نستعلیق۔
نام مصنف سید امداد حسین بن سید علی حسن۔
تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۰۶ھ، تاریخ کتابت سنہ ۱۳۲۲ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین۔ . . . اما بعد ضمائر اولی البصائر طالبان دین و پیروان شریعت مبین پر ظاہر و باہر ہو کہ اس خوشہ چیں خرمن ارباب فضل و کمال سید امداد حسین"
اس کتاب میں فقہ امامیہ کے مسائل ضروریہ واجبات و مستحبات طہارت اور نماز و روزہ کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اور تیسری یا چوتھی مرتبہ میں وہ بھی مستحق قتل کا ہوگا الحمد للہ الکریم الوہاب والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الطیبات"

ترقیمہ:-

بخط خام خاکسار کونین سید شفقت حسین

سید محمد تقی نقل کردہ شد۔ تاریخ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۲ھ

(۲۲۳) رسالہ فقہ

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۷۵۹ جدید) سائز ۸×۵ انچ
تعداد صفحات (۱۶) تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق
نام مصنف۔ بسمل تخلص تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ
تاریخ کتابت ندارد

آغاز:-

خدا کی ثنا اور صفت کہہ تمام
کہوں میں نبی پر درود اور سلام
صفت میں کروں آل و اصحاب کی
کہ تابع ہیں جن کے سبھی امتی
ابوبکر و صدیقؓ و عادل عمرؓ
کہ تس بعد عثمانؓ علیؓ باخبر
سنو مومنو یہ بیان حل ستی
کہ ہے یادگاری یہ بسمل ستی

اس مختصر رسالہ میں فرائض و واجبات نماز و غسل و مفسدات نماز روزہ و زکواۃ وغیرہ نظم کئے ہیں

اختتام:-

سخن ہے مرا گر سراپا خطا
بزرگوں سے ہے چشم لطف و عطا
کیا بیتیس میں اس مختصر کو تمام
محمد نبی پر درود اور سلام

(۲۲۴) نور الہدایا

نمبر کتاب (۱۳۱۴ جدید) سائز ۵×۷ انچ تعداد صفحات (۳۶) تعداد سطور (۱۱) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف حیات تخلص۔

حالات مصنف:- دوسری جگہ کر دیے گئے ہیں۔

آغاز:-

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم — یا علیمی یا حکیمی یا کریم
اب بحق مصطفیٰ و فاطمہؓ — تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ

اس مختصر رسالہ میں سکرات و موت و پرسش و گورستان وغیرہ کے حالات نظم کئے ہیں۔ ختم رسالہ کے بعد دو تین مناجات فارسی و اردو میں منظوم تحریر ہیں۔ اس کے بعد صراط النجات و صراط الاسلام کا انتخاب چار صفحوں پر مشتمل وظائف تحریر ہے۔ اور پھر اردو نظم میں مناجات ہیں۔

کتاب کا نام اور مصنف کا نام
رنج و راحت کا بیاں کیا یکمہ حیات
شرک سے ہو دور تو پاوے نجات
یعنی جان نور الہدایا ہوئی تمام
مصطفیٰ پر ہو درود اور آل اوپر سلام

اختتام:-

اے ختم انبیا تو میرا دستگیر ہو
مشتاق کا بجز ترے حاجت روا نہیں

ترقیمہ:۔ ندارد

(۲۲۵) تیسیر الصلوٰۃ

نمبر کتاب (۳۹۶ جدید) سائز (۲/۱ ۹ × ۲/۱ ۶ انچ) تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۷) خط نسخ و نستعلیق معمولی نام مصنف مولوی ظہور الحق عظیم آبادی۔ تاریخ تصنیف ندارد۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:۔ ندارد۔

آغاز:۔

"اللہ کا رحم بنی آدم پر نہایت ہوا کہ اُس کی ہدایت کے واسطے انبیاء رسل مقبول بھیجا کہ جب وہ معراج سے مشرف ہوے تو نماز پنجگانہ پر تو معراج کا رکھتی ستھے۔"

اس میں نماز کے ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ اوس مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے جو مدراس کے مطبع احمدی میں طبع ہوا تھا۔

اختتام:۔

"اے پروردگار ہمارے دے ہم کو بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہم کو عذاب سے آگ کے۔"

ترقیمہ:۔

این نوشتہ محمد سلطان است این کتاب مالک حالاً میجر محمد حسین صاحب۔

(۲۲۶) مسائل اربعین فی بیان سنت سید المرسلین

نمبر کتاب ذخیرہ تاج ۳۹۶ جدید سائز (۲/۱ ۹ × ۲/۱ ۶ انچ) تعداد صفحات (۱۱۵) سطر (۱۷) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔ نام مصنف مولانا محمد اسحاق دہلوی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۴ھ

آغاز:۔

"الحمد للہ الذی خلق من الماء . . . . . . ان دنوں کہ سن بارہ سو چپن ہجری ہے سلالہ خاندان عالیشان . . . محمد زمان خاں مرحوم کے رہنے والے بھیکم پور . شاہجہان آباد میں پہنچے مسئلہ بطریق استفتاد۔"

اس کتاب میں محمد زماں خاں مذکور نے (۳۵) مسئلے بطریق استفتاء کے مولانا محمد اسحق کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ اوس پر سید ابو محمد صاحب پانچ مسئلے اور اضافہ کر کے (۴۰) مسئلے کر کے اس کا نام "مسائل اربعین فی بیان سنت سید المرسلین" رکھا۔ ان مسائل کے یہ جوابات اس میں ہیں۔

یہ کتاب مطبع محمدی بمبئی میں ۱۲۷۰ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ اوس کی یہ قلمی نقل ہے۔

اختتام:۔

عبارت دستخطی مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہلوی زاد اللہ برکاتہ کہ منقول عنہ کے خاتمہ پر لکھی تھی بعینہ وہ لکھی گئی ہے۔

(۲۲۷) فتاوائے ہندی

نمبر کتاب (شامل نمبر ۳۹۶ جدید) سائز (۲/۱ ۹ × ۲/۱ ۶ انچ)

تعداد صفحات (۳۹) تعداد سطور (۷) خط نستعلیق معمولی
نام مترجم : سید عبداللہ ۔ تاریخ تصنیف
مابعد ۱۲۶۳ھ ۔

آغاز :-

"یہ وہ سوالات ہیں جن کو مولوی سراج الدین نے درست کر کے مدرسہ کلکتہ وغیرہ کے دستخطون پر کروائے تھے اب ان کو حاجی سید عبداللہ صاحب غفر اللہ ولوالدیہ نے ہندی عبارت میں عوام لوگوں کی سمجھ کے لیے ترجمہ کر کے چھپوا دیئے ۔"

یہ رسالہ در ۱۲۶۳ھ مطبع محمدی بمبئی میں طبع ہو چکا ہے اوس کی یہ قلمی نقل ہے ۔

اختتام :-

"اور اس کے موافق خود بھی عمل کرے اور جو کرے اس کو کسی طرح کا شبہ خاطر میں نہ لاوے بلکہ نیک اور بہتر سمجھے ۔"

ترقیمہ :-

لیونہ از دست بندہ عاصی پر معاصی یعنی محمد سلطان بروز شنبہ جمعہ بوقت ظہر اتمام گردید ۱۲۷۵ھ ماہ رجب المرجب ۔

(۲۲۸) چشمہ حفاظت

نمبر کتاب (۲۸) جدید سائز (۳ × ۶ ۱/۲ انچ) تعداد صفحات (۱۹) تعداد سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف ۔۔۔ قدرقدرت ۔۔۔ تاریخ تصنیف ندارد ۔ تاریخ کتابت ۱۳۰۱ھ ۔

آغاز :-

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ یعنی اللہ اور سب فرشتے اوسی اللہ کے اہتمام شان کرتے ہیں ۔ بنا بر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے لوگوں کو مشرف بہ اسلام ہوے ۔"

اس مختصر رسالے میں آنحضرت صلعم کے نام سے بے ادبی کرنے اور مثل آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کے آپ کا نام لے کر پکارنے اور اللہ اور آنحضرت صلعم کے مماثل نام رکھنے وغیرہ کو قرآن اور احادیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا عمل کرنے والا بے شبہ بے ایمان ہوتا ہے وغیرہ ۔ ہاں اسم محمد بہ خیال تبرک نام کا جز کرنا اقسام تعظیم آنحضرت ہے ۔ اور یہ جائز ہے ۔

نام مصنف اور نام رسالہ متن میں کہیں نہیں ہے ۔ صرف ابتدائی صفحہ پر "چشمہ حفاظت از حضرت قدر قدرت رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے ۔

اختتام :-

اپنے نام میں مندرج کرنے میں دوسری آیتوں سے تصریح کی گئی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ فقط

ترقیمہ :-

رقمہ السید حیات الحسن الرضوی المولانی الحنفی القادری فی السابع من الشوال السنہ الف وثلثمائۃ احدی عشر من الشمال

بالیوم الثانی وقت احدی الساعۃ بعد الزوال۔

(نوٹ: غالباً مولف رسالہ سید حیات الحسن ہی معلوم ہوتے ہیں۔ قدیر قدرتؔ کی نسبت انھیں کی طرف معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم)

---

(۶) پند و نصائح

(۲۲۹) نجات نامہ

نمبر فقہ حنفی (۲۹۳) سائز (۷×۱۲) ق (۱۸) سطر (۱۵)

مصنف محمد امین ایاغی تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔

کتابت ۱۱۲۰ھ۔

محمد امین نام ایاغی تخلص دورِ عادل شاہی کا شاعر ہے نصرتی کا ہمعصر تھا۔ ایاغی ایک مذہبی شخص تھے اور نقشبندی طریقہ میں بیعت حاصل تھی، موسیقی اور گانے کو حرام قرار دیتے تھے بیجاپوری تاریخ "احوال سلاطین بیجاپور" میں ایاغی کا تذکرہ نصرتی کے ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

ایاغی نے کوئی عشقیہ مثنوی اپنے زمانے کے رواج کے مطابق نہیں لکھی۔ ان کی مثنوی نجات نامہ پند و نصائح پر مشتمل ہے۔ اس میں اپنے بادشاہ کی مدح بھی کی گئی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ ان کو دربارِ عادل شاہی سے توسل تھا، انتقال کا سنہ معلوم نہیں ہوا۔

"دکن میں اردو" میں ایاغی کا تذکرہ درج کیا گیا ہے۔

آغاز:-

اول کچھ نہ تھا اور نہ کچھ کار تھا
دو نو جگ کون پیدا کرنہار تھا

تو قدرت تے پیدا کیا یک رتن
کہ جس تے لیا روپ یو دو جن

کیا اوس او پر ایک جلالی نظر
جو ہیبت سوں پانی ہوا سر بسر

اس مثنوی میں حمد و نعت کے بعد صفت روز قیامت کا عنوان ہے۔ بادشاہ (علی عادل شاہ) کی مدح ہے۔ اس کے بعد چند نصائح درج ہیں۔ شریعت کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے روز حشر، جنت، دوزخ کا بیان ہے۔

بادشاہ کی مدح کے شعر ملاحظہ ہوں۔

کرو ہر گھڑی شکر پروردگار
اس دور میں ہے علی شہریار

زہے شاہ عادل زہے بادشاہ
کہ سنت کوں جوں فرض کرتا ادا

کدہیں ترک ہرگز کیا نیں نماز
کہ حق سات دھرتا ہے راز و نیاز

شب و روز ہے دین پر استوار
تو خوشنود اوس پر ہے پروردگار

الٰہی اچھے جب تلک آسماں
شہنشاہ عادل کوں رکھ درامان

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے علی عادل شاہ نیک نیک بخت نیک سیرت پابند مذہب بادشاہ تھا۔ اس کے کردار کی تعریف ایاغی جیسا کہ مذہبی شخص کرتا ہے۔

شاعر کے تخلص کا شعر:-

ایاغی کدھر توں چلیں بات چھوڑ
سر رشتہ کو اس پند کوں توں نہ توڑ

اختتام:-

محمد امین ایاغی اوپر	الٰہی کرم کی نظر کر نظر
الٰہی بحق رسولِ انام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

اختتام کے بعد چند فارسی اشعار بھی درج ہیں ممکن ہے ایاغی کے ہوں۔

اس مثنوی کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے اور کتب خانہ سالار جنگ میں دو نسخے ہیں۔

(۲۳۰) نجات نامہ دوسرا نسخہ

نمبر مثنوی ۱۰۵، سائز ۹×۶، صفحہ ۱۹، سطر ۱۲ تا ۱۰

خط نسخ شکستہ کتابت ۱۱۲۰ھ

آغاز:-

اول کچھ نہ تھا او نہ کار تھا
دو جگ کوں پیدا کرنہار تھا
کہ قدرت تے پیدا کیا یک رتن
کہ جس تے لیا روپ اوتر بدن
کیا اوس اوپر یک جلالی نظر

جو بیت سونا پانی بھا سر بسر

اختتام:-

محمد امین ہے ایاغی اوپر	الٰہی کرم کی نظر کر نظر
الٰہی بحق رسولِ انام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام
بصدیق فاروق نے اختتام	بہ عثمان حیدر دوازدہ امام

درآں دم کہ باشم بہ زیر زمیں
ز فیضم تو باشی اے جہاں آفریں

ترقیمہ:-

تمت تمام شد نجات نامہ شریف بتاریخ بست و پنجم جمادی الاول سنہ ۱۱۳۶ھ۔

(۲۳۱) مثنوی نصیحت دل

نمبر مثنوی ۲۲۷، سائز ۱۰×۶، صفحہ ۹۶، سطر ۱۱ تا ۱۳

خط نسخ، کاغذ دیسی، مصنف شیخ داود ضعیفی۔ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۱ھ۔ کتابت۔ ندارد

مصنف کے حالات قبل ازیں درج کر دیے گئے ہیں۔

آغاز:-

اول نام اللہ ہے رحمان رحیم
پروں پاؤں اور دل سے اسم کریم
جمیع حمد اوس کوں سزاوار ہے
کہ دو جہاں کا اوادھار ہے

اپنا ذوالجلالی کا غفور و حلیم	قدیر و بصیر و سمیع و علیم

تخلص کے اشعار :-

بن کمیا سنگہ دل جیئو سوں
ضعیفی توں مل آپ سے پیؤسوں

ضعیفی تماری مریداں میں آ
ہوا جمع دو جگ کے دولت کوپا

بدل جان ضعیفی فدا ہو گیا
دہے شہ کے روضہ مبارک اوپر

اس مختصر مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت اس کے بعد خلفائے راشدینؓ کی مدح اس کے بعد امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی ستائش پھر سیدنا عبد القادر جیلانیؒ کی توصیف ہے اس کے بعد اپنے مرشد کی مدح کی ہے۔ مگر ان کا کوئی نام نہیں ہے صرف "حسینی" بیان کرتا ہے۔ ممکن ہے سید محمد حسینی گیسو درازؒ کے اولاد میں کوئی شخص ہوں پھر نفس مضمون شروع ہوتا ہے اس میں چند اخلاقی نصائح بیان کئے گئے ہیں، اور چند حکایتیں بطور تمثیل درج کئے گئے ہیں :-

اختتام :-

منگوں پاک رب میں تیرے کن اتیا
توں کر میری زبن کوں نیں سنبھلا
کہ دھرتی سے دل میں گلوت یو
جو دیکھوں لگر اپنا پت یو

ناقص الآخر ہے۔

ترقیمہ :-

ایں کتاب مالک قادر محی الدین عطار است۔

(۲۳۳۲) ترجمہ گلستاں موسوم بہ باغ اُردو

نمبر (اخلاق ۱۹۲) سائز (۱۶×۸) صفحہ (۲۸۹) سطر (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ مصنف میر شیر علی افسوس

تاریخ تصنیف ۱۲۱۵ھ کتابت ۱۲۱۶ھ :

مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہیں۔

"باغ اردو" سے اس کی تاریخ تصنیف بھی نکالی گئی ہے۔

آغاز :-

"شکر و احسان ہے خدا کا کہ غالب ہے سب پر اور بندگی ہے سب سے اطاعت اس کی سبب ہے قرب کا اور شکر زیادہ کرنے والا ہے نعمت کا۔"

صفحہ (۲۸۱) پر نفس کتاب ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد باقی آٹھ صفحوں میں ترجمہ کے چند اصول اور قواعد بتلائے گئے ہیں، اعراب وغیرہ کا ذکر کیا ہے اسی صفحہ (۲۸۱) پر حسب ذیل عبارت بھی شامل ہے۔

"خاتمہ باغ اُردو کا ۱۰ ذی حجہ یکشنبہ کلکتہ، عہد سلطنت شاہ عالم مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل ۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۲ء تمام ہوا۔"

"تاریخ تصنیف کے متعلق مولوی سید محمد صاحب لکچرار جامعہ عثمانیہ نے اپنی کتاب "ارباب نثر اُردو" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ۱۸۰۲ء / ۱۲۱۷ھ کو طباعت کا سنہ قرار دیا ہے اگرچہ اس عبارت سے واضح ہے کتابت کی تکمیل ۱۸۰۲ء کو ہوئی تھی مگر "باغ اُردو" کے اعداد کے لحاظ سے ۱۲۱۵ھ صاحب موصوف نے اخذ کیا ہے جو صحیح معلوم ہوتا ہے۔

میر شیر علی افسوس کے حالات اور کتاب کے متعلق مزید
معلومات کے لیے ملاحظہ ہو "ارباب نثر اردو" صفحہ (۹۱ تا ۱۰۶)
طبع ثانی۔

کتاب صفحہ (۱۸۹) پر ختم ہوتی مگر نفس مضمون یہاں ختم
نہیں ہوتا بلکہ صفحہ (۲۰۰) کے حاشیہ پر ختم ہوتا ہے۔ جہاں ترقیمہ
بھی درج ہے۔

ترقیمہ:-

"الحمد للہ والمنہ کتاب گلستان ہندی کی عنایت اللہ
تعالیٰ سے و توجہ سے جناب مرتضیٰ علی علیہ السلام تمام ہوئی"

کتب خانہ کا یہ مخطوطہ دو خط سے لکھا گیا ہے۔ (۸۲) صفحہ
تک خط کسی قدر صاف ہے اور اس کے بعد شکستہ ہو گیا ہے۔

۱۸۰۲ء میں یہ کتاب طبع ہو کر شائع ہوتی ہے۔ اس کا
ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔

(۲۲۳) ترجمہ گلستاں

نمبر (اخلاق ۱۰۶) سائز (۱۳×۹) صفحہ (۳۲۰)
سطر: (۱۳) خط نستعلیق وسط۔
مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۳۵ھ۔

مترجم کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔ پہلا صفحہ جو بسم اللہ سے
شروع ہوتا ہے اس میں نہیں ہے۔

آغاز:-

"خوب ہے بندہ وہی جو عجز سے
ند یہ صاحب کے کرے عذر خطا
ورنہ لائق صاحبی کے اس کے یہاں
کیسے ہو سکتا ہے جو ٹلا سے بچا"

یہ مکمل گلستاں کا ترجمہ ہے البتہ کسی قدر اختصار سے کام
لیا گیا ہے، پہلے باب کی (۲۲) حکایتیں، دوسرے باب کی (۳۹)،
تیسرے باب کی (۲۹) چوتھے باب کی (۱۴) پانچویں باب کی (۲۱)
چھٹے باب کی (۹) ساتویں باب کی (۲۰) اور آٹھویں باب کا مکمل
ترجمہ ہے، اگرچہ آغاز میں چند شعر ہیں اس کے بعد نثر کا ترجمہ
نثر میں اور نظم کا ترجمہ نظم میں کیا ہے۔

گلستاں کے مختلف ترجمے مختلف زمانے میں ہوئے ہیں چنانچہ
انڈیا آفس اور پیرس وغیرہ میں اس کے چار مختلف ترجمے ہیں،
جن کا تذکرہ ہم نے یورپ میں دکھنی مخطوطات میں کر دیا ہے ملاحظہ
ہو صفحہ (۱۰۶)۔

یہ ترجمہ ان میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ عبارت کے طرز سے
معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۰۰ھ کے بعد کا ترجمہ ہے، ایک حکایت کا
ترجمہ بطور نمونہ پیش ہے۔

"ایک سائل رہنے والا مغرب کا حلب کے بازار میں کہتا
تھا اگر تم کو انصاف ہوتا اے صاحبان نعمت اور ہم میں قناعت
تو رسم سوال جہان سے اٹھ جاتی۔ اے قناعت مجھے تونگر کر کہ
تیرے کچھ نہیں نعمت، صبر لقمان نے اختیار کیا۔ صبر جس کو نہیں
نہیں حکمت۔" (ب ۳ ح ۱)

اختتام:-

"عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل
عیب کو اس کے کہیں سب برملا
گو ہو آلودہ گنہوں میں کریم
پر کرم اس کا انھیں رکھے بچا"

کتاب کے ابتدائی دو صفحے پر تین فارسی خطوط درج ہیں
جن میں سے ایک کسی میر محمد تقی کے نام ہے اس میں چودہ روپیہ
تنخواہ سکہ حالی کا ذکر ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب
کسی فوجی شخص کی ملک رہی ہے "سکہ حالی" کی صراحت سے
ظاہر ہے کہ حیدرآباد ہی میں یہ لکھی گئی ہے۔

(۲۳۴) پند نامہ

شریک دہ نمبر (۲۶۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۶۰) سطر
(۱۱) خط شکستہ۔ مصنف۔ حیات تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت۔ ندارد۔
مصنف کے حالات صفحات ما قبل میں گزر چکے ہیں۔

آغاز:-

حمد بے حد ہے اوسی سبحان کو
جو کیا پیدا جسم اور جان کو
دو جہاں کا خالق و دائم ہے وہ
سب فنا آخر کے تیں قائم ہے وہ

اس مثنوی میں پردہ، شرم، حرام و حلال وغیرہ امور
کو بیان کیا ہے۔

اختتام:-

ہم دیکھا تارہ تیجا درکار ہے
کوئی چلو کوئی نا چلو مختار ہے
گر چلیں گے تو خدا دیوے جزا
نا چلیں گے تو یقیں پاویں سزا

عقاید ہوئے ہیں یہاں سے تمام
بحق محمد علیہ السلام

(۲۳۵) شمس النصائح

نمبر (قصص ۲۲۴) سائز (۶×۱۰) صفحہ (۳۶۱) سطر (۱۱)
خط نستعلیق اوسط۔ کاغذ دیسی۔ مصنف نامعلوم
تاریخ تصنیف ۱۲۶۹ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔ کتاب شمس الامرا
کے دارالترجمہ سے متعلق ہے ممکن ہے شاہ علی اس کے مصنف ہوں
مگر یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا۔

آغاز:-

"سزاوار حمد وہ خالق اکبر ہے کہ جس نے وجود خاک کو
قدرت سخن گوئی اور سخن دانی کی دی اور قابل نعت وہ
سرور کائنات ہیں کہ جس نے کتاب دین اسلام کے ساتھ
احادیث ہدایت کی مرتب ہوئی۔ اما بعد ابالیان دانش و بینش
پر مخفی نہ رہے کہ یہ ایک رسالہ چند حکایات نصیحت آمیز حسب
الحکم نواب صاحب قبلہ نواب شمس الامراء بہادر امیر کبیر مدظلہ
العالی کے سن بارہ سو انہتر ہجری میں مرتب ہوا۔ الحمد
للہ رب العالمین"
جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے کہ اس میں چند
نصائح اور نصیحت آمیز حکایتیں درج ہیں۔

اختتام:-

"خلاصہ یہ ہے کہ جو کوئی ان نصیحتوں کے اوپر عمل رکھے گا

دین اور دُنیا کی سعادت اور سرخروئی میں حاصل کرے گا۔"

(۲۳۶) ترجمہ کریما یعنی پندنامہ سعدیؒ (بزبان دکنی منظوم)

نمبر کتاب (۲۴۴ جدید) سائز (۱/۲ ۸ × ۱/۲ ۵ انچ) تعداد صفحات (۴۰) تعداد سطور (۱۱ - ۱۲) خط نستعلیق شفیعہ آمیز معمولی - نام مصنف مظہر علی خاں ولاؔ - تاریخ تصنیف ۱۲۱۸ھ - تاریخ کتابت ندارد۔

حالاتِ مصنف:- مظہر علی خاں ولاؔ فورٹ ولیم کالج کے مترجموں میں شامل تھے۔ مولوی سید محمد صاحب نے اپنی کتاب ارباب نثر اردو میں موصوف کے حالات تفصیل سے لکھ دیئے ہیں۔

آغاز:-

پندنامہ شیخ سعدی + ترجمہ مظہر علی خاں ولاؔ

کریما ببخشای برحال ما ۔۔ کرم سے ہمیں اپنے بخش اے خدا

کہ ہستم اسیر کمند ہوا ۔۔ کہ ہیں ہم گرفتار حرص و ہوا

نداریم غیر از تو فریاد رس ۔۔ نہیں ہے داد رس تجھ سوا

توئی عاصیاں را خطا بخش و بس ۔۔ تو ہی بخش دے عاصیوں کی خطا

شیخ سعدیؒ کے پندنامہ معروف بہ کریما کا اُردو زبان میں منظوم ترجمہ ہے۔ اصل کریما کا ایک مصرع لکھ کر اوس کے محاذی ترجمہ نظم میں تحریر ہے۔ آخر میں سنہ تالیف کی ایک رباعی حسب ذیل تحریر ہے۔

کریما کا جب ترجمہ کر چکا ۔۔ تو مجھ سے میری طبع نے یہ کہا

کہ تاریخ کہہ یادگارانہ طرح ۔۔ سنہ عیسوی کے موافق ہو

اسی فکر میں تھا کہ آئی ندا ۔۔ ہوا ترجمہ نظم میں یہ بولا

۱۸۰۳

مصرعہ تاریخ میں لفظ ترجمہ کو مع الیمین یعنی ترجمو لکھا ہے اوس کے لحاظ سے شمول عدد مین ۱۲۱۸ھ برآمد ہوتا ہے۔

اختتام:-

ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار ۔۔ یہی بات رکھ یاد سعدی سے یار۔

(۲۳۷) ترجمہ منبہات ابن حجر

نمبر کتاب (۶۹۱ جدید) سائز (۱/۲ ۸ × ۱/۲ ۵ انچ) تعداد صفحات (۴۰) تعداد سطور (۹) خط طبی نستعلیق نام مصنف محمد عتیق اللہ - تاریخ تصنیف ۱۳۰۲ھ

حالاتِ مصنف:-

محمد عتیق اللہ لقب اور حافظ غلام حسین نام، غوثی تخلص تھا اور ان کے باپ محمد امام قادری، دکن میں دکنی شاعر غوثی تخلص گذرے ہیں نہیں معلوم یہ کون سے غوثی ہیں۔

آغاز:-

الحمد للہ الذی علم بالقلم۔۔۔ بعدہ کہتا ہے یہ فقیر محمد عتیق اللہ حافظ غلام حسن غوثی غفر اللہ تعالیٰ ابن محمد امام قادری۔"

عربی کتاب منبہات ابن حجرؒ جس میں احادیث نصیحت آمیز جمع کئے گئے ہیں۔ اوس کا دکنی زبان میں بعض فوائد کے اضافہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔

اختتام:-

کہ محتاج ان کے نہیں کسی کا ۔۔ امن رکھ ز آفات دوری

بحمد اللہ ذو التوفیق ، تمام ۔ ہوئی ترجمہ منہیات تمام ۔ تمت تمام شد

بے ہوش گر بخطائی رسی وطعنہ مزن

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

(۲۳۸) ترجمہ کریما سعدیؒ

نمبر (مجامیع ۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۴) سطر (۱۳)

خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم ۔ تاریخ تصنیف قریب

سنہ ۱۲۱۸ھ ۔ کتابت سنہ ۱۲۷۵ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے ۔

آغاز :-

اے کریم بخش اوپر حال ہمارے کر مں بندیوں ہیچ

یلندہ ہونکہ نہیں رکھتے ہیں ہم سو ۔ ہے تیرے فریادیوں کا پہونچنے

ہارا ۔ توں ہے گنہ گاران کا خطا بخشنے ہارا ہور بس نگہ

رکھ ہمارے تیں راہ سے خطا کے خطا چھوڑدی ہونگے

میرے تیں دکھا ۔"

یہ کریما کا لفظی ترجمہ ہے ۔

اختتام :-

"قائم نہیں رکھتا ہے جہاں اے فرزند غفلت سے

مت لے جا عمر ہیچ اس کے آخر ۔ مت رکھ دل اوپر اس

زمانے قائمی کے سعدی سوں ہے یک بات یاد رکھ ۔"

خاتمہ :-

تمت وقت عصر در سنہ ۱۲۷۵ھ ہجری مسلم ۔

---

(۷) مناظرہ وکلام

(۲۳۹) سیف قاطع

نمبر (کلام ۲۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۳)

خط نستعلیق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف عبد الکریم ۔

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۷۰ھ

مصنف کا نام دراصل عبد الکریم تھا اور حسن کے فرضی

نام سے اونھوں نے اس کتاب کو لکھا ہے ۔ علماء بریلی میں آپ

شامل تھے اصل وطن قنوج تھا ۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں ۔

آغاز :-

کروں میں شکر پہلے اس خدا کا

کہ جو خالق ہے سب ارض و سما کا

کئے جن و بشر اس نے ہی پیدا

نبی مرسل گئے ان پر ہلا دیا

کہ تا پاویں ہدایت ہوں نہ کافر

عبادت میں رہیں حق کے وہ حاضر

یہ ایک مختصر مثنوی ہے جس میں شیعہ عقاید کا رد لکھا گیا ہے رد میں سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

مصنف کا تخلص و نام کتاب اور تاریخ تصنیف:-

لیے ستی حسن خاموش ہو رہ

نصائح بس سے زیادہ ان سے مت کہہ

نواقص رفض کے سب لکھ چکا تو

پر اب تاریخ نام ان کا سنا تو

سن ہاتف نے جب مضمون سارا

رکھا تب سیف قاطع نام اس کا

بدل تاریخ بھی یوں ہووے قابض

کہ ہے یہ مثنوی سہم الروافض

اختتام:-

توقع ہے محبوں سے دعا کی

کریں گے عفو گر میں نے خطا کی

محب تو سن کے ہوں گے شاد و خرم

خجالت سے مخالف ہوں گے بےدم

صد و ہشتاد و یک شہ رہیں گے ابیات

معزز ہو ویں ان سے روافضی مات

خاتمہ:-

تمام ہوئی مثنوی رد روافض بنائی ہوئی مولوی حسن صاحب کی ہے۔ تمت تمام۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۰) مثنوی فصیح (برق لامع)

نمبر کلام (۵۹۵) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۳۰) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ کاغذ دیسی۔ مصنف مرزا جعفر علی فصیح۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۲۰ھ کتابت سنہ ۱۲۴۹ھ

مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہوئے ہیں۔

آغاز:-

پس از حمد خدائے حی قیوم

پس از نعت رسول پاک معصوم

زبان خامہ ہوتی ہے گہر بار

رقم کرتا ہوں مدح آل اطہار

نبی کا جانشیں شیر خدا ہے

ثنا میں جس کے نازل ہل اتیٰ ہے

اس مثنوی میں اہل سنت والجماعت کے بعض عقاید کے خلاف خیال آرائی کی گئی ہے، ایک ایک اعتراض جس کو قول سے موسوم کیا ہے نظم میں لکھا گیا ہے اور اس کا جواب نظم میں دیا ہے۔ سنت جماعت کے جس کتاب کا یہ رد ہے وہ کتاب سیف قاطع سے موسوم ہے۔

اختتام:-

ہوا اس نظم سے ہاتف جو آگاہ

صدا آنے لگی گردوں سے ناگاہ

کہ ہے تاریخ تو خورشید طالع

مگر ہے نام اس کا برق لامع

اس کے بعد مزید چھ شعر ہیں جن میں شیخین (ابوبکرؓ، عمرؓ) عثمانؓ اور معاویہؓ، شمر، ابوسفیانؓ پر لعنت کی گئی ہے ان کا آخری شعر یہ ہے:۔

لعنت کیا میں تام پہ اس بھڑوں کے
جو کے حق غصب کیا ۔۔۔۔۔۔

ترقیمہ:۔

"این مثنوی تصنیف مرزا جعفر علی المتخلص بہ فصیح مرثیہ گو ذاکر جناب سید الشہداء علیہ السلام ساکن بلدہ لکھنؤ الحال در کربلا معلی برائے زیارت رفتہ است مالک کتاب صاحب کاتب الحروف میر ابوالقاسم کربلائی المتخلص بہ تحسین ساکن چینا پٹن تمت الکتاب بتاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۲۶۷ھ روز چہارشنبہ اختتام شد۔

کتب خانہ سالارجنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔

(۲۴۱) رسالہ ردِ نصاریٰ

نمبر (کلام ۵۰۰) سائز (۸×۶) صفحہ (۸۹) سطر (۱۳)

خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف محمد ہادی۔

تاریخ تصنیف ۱۲۸۲ھ۔

مولوی محمد ہادی صاحب ایک اچھے عالم اور مناظرہ کرنے میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے پہلے انگریزی پادری عیسائی مذہب کی تبلیغ میں بڑی جد و جہد کرتے تھے، ان کے جوابات کے لیے جن اصحاب علم نے پیش قدمی کی تھی ان میں مولوی محمد ہادی صاحب بھی پیش پیش تھے۔

آغاز:۔

"یہ رسالہ بیان میں سوالات گدوین عیسوی اور جوابات محمد ہادی محمدی کے اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں تا سلسلے معلوم ہونے مسلمان بھائیوں کے سن بارہ سو بیاسی ہجری نبوی میں لکھا گیا۔ اور چند الفاظ معلومہ کے معنی اس رسالہ کے حاشیہ پہ لکھے گئے ہیں۔"

جیسا کہ عبارت بالا سے واضح ہے اس میں ایک پادری کے سوالات اور ایک مولوی صاحب کے جوابات درج ہیں آخر پر اس پادری کے مسلمان ہونے کا بھی تذکرہ ہے سوالات مذہب اسلام اور آنحضرت صلعم کی نبوت عیسوی مذہب کے متعلق ہیں۔ بائیس سوالات اور ان کے جوابات درج ہیں، بعض سوالات اور ان کے جوابات طویل ہیں، بعض مختصر۔

اختتام:۔

"میں آج سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے مذہب باطلہ سے باز آتا ہوں تم گواہ رہو تب اس کو کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا پڑھایا اور احکام و ارکان مسلمانی کے سکھلائے اور نام اس کا مرزا ہدایت بیگ رکھا۔"

کتب خانہ سالارجنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۲) ردِ نصاریٰ دوسرا نسخہ

نمبر (کلام ۱۰۱۴) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶۹) سطر (۸)

خط نستعلیق مصنف محمد ہادی تاریخ تصنیف ۱۲۸۲ھ۔ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:۔

"یہ رسالہ بیان میں سوالات گدوین عیسوی اور جوابات

محمد ہادی ہجری کی اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں واسطے
معلوم ہونے مسلمان بھائیوں کے سن بارہ سو بیالیس ہجری
نبوی میں لکھا گیا۔"

اختتام:-

" اور نام اس کا میرزا ہدایت بیگ رکھا" اس نسخے میں
خاتمہ کی عبارت کے بعد دو رباعیات درج ہیں۔

ایک رباعی یہ ہے۔

اگر کوئی اس رسالہ کو کرے یاد
رہے گا اپنے وہ اسلام پر شاد
ہے اس میں آگہی علم سوالات
جوانوں سے وہ ہوگا شہر آباد

اس کے بعد چند الفاظ کے معنی لکھے گئے ہیں جو اس رسالہ
میں آئے ہیں یعنی کاتب، راوی، سامرہ وغیرہ۔

(۲۴۳) رسالہ بدعت شکن

نمبر کتاب (۱۹، جدید) سائز (۸½×۶ انچ) تعداد صفحات
(۲۰۴) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق و نسخ۔ نام
مصنف۔ شیخ احمد۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ تاریخ
کتابت ۱۲۶۳ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف مفتی میاں جان کے لقب سے مشہور تھے۔ سورت
آپ کا وطن تھا۔

آغاز:-

" الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ بعد معلوم ہووے کہ
یہ رسالہ بدعت شکن تمام زبان پر جلد یاد ہونے کے لیے بیتوں
میں بنایا اور اوس کے شرح میں سے بھی کچھ کم و بیش اس میں
لکھا ہے۔"

مسلمانوں میں جو بدعتی رسوم عام طور پر جاری ہیں اور
خصوصاً دکھن میں بماہ محرم وغیرہ جو بدعتیں کی جاتی ہیں اون کی
نسبت بہ دلائل قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ
ایسی بدعتیں شرک و کفر تک پہنچ جاتی ہیں۔ اصل مطالب ابیات
میں اور اون کی مختصر شرح نثر میں ہے۔

مصنف کتاب لکھتے ہیں کہ اس سے پہلے سورت میں ایک
ہندی کتاب بنام سیف الاسلام سماع کی تردید میں لکھی تھی۔
جب سورت سے شولاپور دکھن میں وارد ہوئے تو یہ رسالہ
بدعت شکن تالیف کیا۔ اس میں (۹۴) ابیات ہیں۔ متعلقہ
ابیات درج ذیل ہیں جس سے سنہ تصنیف و نام مصنف و سبب
تالیف ظاہر ہوتے ہیں:-

بنائی ہے ہم نے ایک ہندی کتاب
کیا سیف الاسلام اس کا خطاب
پڑھے جو کوئی اوس کو کاٹے کفر
بہت مذہبوں کا ہے اوس میں ذکر
سورت سے شولاپور دکھن میں آ
جو دیکھا سو اُس کا بھی کچھ ایک لکھا
ہزار و دو صد اوس پہ چالیس و چار (۱۲۴۴)
جب ہجری سے گزرے لکھا یہ بچار
یہ بھی ایک فرض اپنے سر کا ادا
میاں جان احمد نے کر کے دیا

دسالہ جمع کر کے بیتیں شمار
ہوئیں سات سو نود اوپر چہار

ترقیمہ :-

کاتب الحروف شیخ فرید سپاہی نور ترپ شہر حیدرآباد عرف ناگپور بتاریخ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۰ھ بروز پنجشنبہ تمام نظر اختتام یافت . . . اس کتاب میں . . . کچھ کم و بیش بازیر و زبر یا پیش سے معاف کرنا معاف کرتا۔

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۴) مثنوی چشمۂ زمزم

نمبر (مثنوی ۵۲۸) سائز (۸×۵) صفحے (۸۷) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف۔ مرزا جعفر علی فصیح۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۱ھ سنہ کتابت ۱۲۶۲ھ

آغاز :-

پڑھ کے بسم اللہ کر حمد خدا
بعد نعت و منقبت مطلب پر آ
دل سے سن میری پہلے کان دکھ
ایک کو مت بھول دو کا دھیان رکھ
تین سے بیزار ہو اے ہوشیار
گر نظر آویں تو ستر بار مار

اس مثنوی میں اصول دین، شرح توحید، علم خالق حیات حق، صفت انسان اور روح، حوض کوثر، معرفت الٰہی سوال قبر وغیرہ، معاد کو بیان کیا گیا ہے۔ اور سنی عقائد کو رد کیا گیا ہے۔

اختتام :-

جس میں تاریخ تصنیف اور کتاب کا نام بھی آگیا ہے۔

وقت ختم نظم تھی اے مرد نیک
سال ہجری ساڑھے بارہ سو اور ایک
چشمۂ زمزم ہے اس نسخہ کا نام
خلق میں جاری رہے گا فیض عام
ہو لقب کا گر مصنف کا خیال
اٹھ اٹھارہ دھیان سے نکال

ترقیمہ :-

نقل از محررہ مولانا مفتی محمد عباس صاحب قبلہ مورخہ ۱۰ رمضان ۱۲۷۲ھ۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۵) راحت الکلام

نمبر کلام (۴۹۴) سائز (۸×۵) صفحے (۱۲۰) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف احمد سلطان مرزا تاریخ تصنیف ۱۲۵۲ھ کتابت ۱۲۵۲ھ۔

احمد سلطان مرزا یوپی کے باشندے تھے، معرکۂ آزادی ۱۸۵۷ء کے پہلے جس طرح عیسائیوں نے اپنے تبلیغ اور مذہب عیسائی کی اشاعت میں کوشاں تھے اسی طرح وہابی اور غیر وہابی کے بحث بھی جاری تھی، وہابیوں کے بیان زیارت قبور وغیرہ جائے

نہیں ہے، اس کا رد بعض لوگوں نے لکھا تھا، ان میں مصنف بھی شامل ہیں۔

آغاز:۔

"الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد میگوید ان فقیر حقیر سراپا تقصیر نالایق محض بندہ درگاہ الٰہی اضعف العباد مسمی احمد سلطان مرزا قادری چشتی رحیمی و حاجی عفی اللہ عنہ در مقدمہ استعانت و زیارت قبور اولیاء اللہ این رسالہ ترقیم کردم"

اس ابتدائی فارسی عبارت کے بعد نفس مضمون اردو میں ہے اس میں زیارت قبور کو احادیث سے ثابت کیا گیا ہے، احادیث عربی میں لکھے گئے ہیں اس کے بعد ترجمہ اور پھر مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام:۔

"یا الٰہی بطفیل آنحضرت صلعم کے اس رسالہ کو قبول کر اور پڑھنے والوں کو نور ہدایت کا نصیب کر بحق انبیا و اولیا اجمعین آمین ثم آمین"

ترقیمہ:۔

بتاریخ دوم ماہ رجب المرجب روز جمعہ در ۳۱ جلوس مطابق ۱۲۵۰ھ یکہزار و دو صد پنجاہ و دو ہجری اتمام یافت۔ اس کے بعد ایک نظم ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

پلا دو ار سے عشق کا مجکو جام
نہ دوزخ سے مطلب نہ جنت سے کام

(۲۴۶) شرف الصحابہؓ ترجمہ براہین قاطعہ

نمبر کلام (۵۰۷۲) سائز (۱۲x۶) صفحہ (۲۸۰) سطر (۱۳)
خط نسخ و نستعلیق۔ کاغذ ۔ مصنف سید محی الدین قادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ۔ کتابت مدارد

مصنف کے والد کا نام سید محمد علی ابو البرکات تھا، وہ سید شاہ شمس الدین کے فرزند تھے، پھلواری وطن تھا جو عظیم آباد پٹنہ کا ایک قصبہ ہے۔ موصوف اپنے وطن سے نکل کر حیدرآباد آئے اور یہاں آصف جاہ رابع ناصر الدولہ نے منصب جاری فرمایا۔ مصنف نے اب حیدرآباد کو اپنا مسکن بنالیا اور براہین قاطعہ کا ترجمہ کیا، مصنف کے یہ حالات کتاب میں درج کئے ہیں اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ آصفجاہ کے حضور تک رسائی کا ذریعہ حکیم سید محمد صاحب مشہور سید صاحب جو ہیں۔

آغاز:۔

"شکر و سپاس اوس پاک پروردگار کو لائق ہے کہ جس نے اٹھارہ ہزار عالم کو مخلوق کر کے اپنے قدرت کا تماشا دکھایا اور پیغمبران مرسل کو واسطے ہدایت مخلوق کے بھیجا اور امر فرمایا کہ بندگی و اطاعت میں پروردگار کے رات اور دن سرگرم رہیں"

یہ کتاب براہین قاطعہ کا اردو ترجمہ ہے اور براہین قاطعہ جو فارسی میں ہے دراصل صواعق محرقہ کا (جو عربی ہے) ترجمہ ہے اس میں صحابہؓ کی فضیلت کا تذکرہ ہے یعنی شیعہ مذہب کے مسائل کا رد تصور کرنا چاہیے۔ "صواعق محرقہ" علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے جو سنہ ۹۵۰ھ میں تصنیف ہوئی ہے۔ عربی کا ترجمہ سنہ ۹۹۳ھ میں ابراہیم عادل شاہ کے زمانے میں ملا کمال الدین

ابن فخرالدین نے فارسی میں کیا اور براہین قاطعہ نام رکھا اور اس فارسی سے محمد محی الدین نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے، اس میں سرخی سے عربی آیت یا عبارت درج ہے اور اس کے بعد اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

ترقیمہ:-

جب ان لوگوں نے مجھ سے کلمہ سنا جلدی نزدیک میرے آکر تکبیر پڑھنے لگے اور کہے بشارت ہو تجھ کو عمرؓ کہ رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے دن یہ دعا فرمایا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الاسلام باحب الرجلین الیک ابوجھل (او) عمر یعنی بارخدایا قوت دے اسلام کو . . . . . . گویا یہ کتاب ناقص الآخر ہے۔

اس کتاب کی دیباچہ میں مترجم نے صواعق محرقہ وغیرہ کے متعلق جو صراحت کی ہے اس کا مختصر اقتباس پیش ہے۔

"الشیخ شہاب الملۃ والدین احمد الشہیر بن الحجر الہاشمی المکی کتاب صواعق محرقہ تصنیف فرمائی . . . بیچ سنہ ۹۹۴ ہجری مولانا کمال الدین ابن فخر الدین جہری نے بیچ زمانہ ابوالمظفر ابراہیم عادل شاہ بادشاہ ملک دکن دیگر باپش وزیر بادشاہ مذکور ملا ورضا ل عادل شاہی کے صواعق محرقہ کو فارسی زبان میں ترجمہ کئے اور نام اس کا براہین قاطعہ در ترجمہ صواعق محرقہ رکھے . . . . . . سید محی الدین قادری . . . بیچ ۱۲۰۵ ہجری نبوی صلعم روز دوشنبہ غرہ شہر ربیع الاول میں اس کو زبان ہندی اردو سے اردو میں کیا۔"

(۲۴۷) قوت الایمان

نمبر (کالم ۵۹۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۳۹۲) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف مولوی کرامت علی جونپوری۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۶۰ھ کتابت ۱۸۴۵ء۔

مولوی کرامت علی جونپوری ایک قابل بزرگ تھے، معرکہ آزادی ۱۸۵۷ء کے پہلے، انگریز پادریوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں جد وجہد شروع کی تھی، اس فتنہ سے قطع نظر اہل حدیث اور غیر حدیث یعنی وہابی اور سُنی کی بحث زوروں پر تھی اس وقت جن صحاب نے اس مبحث میں حصہ لیا ان میں مولوی کرامت علی بھی شامل تھے۔

آغاز:-

"بعد پس جانو اے مسلمانو کہ اب زمانہ شر اور فساد کا آ پہنچا ہے اور سخت اختلاف دین میں آپڑا ہے کہ ان دنوں میں مسلمان کئی قسم کے ہو گئے ہیں ایک قسم کے ایسے لوگ ہیں کہ اپنے باپ دادے کے طریقے پر چلتے ہیں گو کہ ان کے باپ دادے کا طریقہ خلاف شرع کے ہو"

اس میں اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ مقلد کو کن کن امور میں تقلید کرنی چاہئے اور کن کن امور میں تقلید ناجائز ہے زیادہ تر حنفی مذہب کو موضوع بحث قرار دیا گیا ہے اور شیعہ مذہب کو رد بھی ہے۔ کتاب کئی حصوں میں منقسم ہے اور ہر فصل کئی ذیلی عنوان پر تقسیم کی گئی ہے۔ کتاب کے آخری چھ صفحوں میں مضامین کی فہرست دی گئی ہے۔

اختتام:-

"کیونکہ ایسی سمجھ والے تقویۃ الایمان کی بعض مسئلوں

سے بھی شیعہ نکال چکے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق نیک دے اور خاتمہ کرے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر"

ترقیمہ:-

یہ کتاب انجام کو پہنچی فضل سے اللہ تعالیٰ کے راقم الکتاب عاصی پر معاصی یعنی خوالدار عبد الغفور ابن محمد اسمٰعیل پیچ شہر کنیانور کے شعبان المعظم کی تیسری تاریخ کو سنہ ہجری ۱۲۴۶ھ

(۲۴۸) تقویۃ المومنین ہدایت الرافضین

نمبر کتاب (۲۴۳) جیبی سائز ۱/۲ ۴ انچ، چوڑائی ۵ انچ، تعداد صفحات (۲۳)، تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف مولانا کرامت علی واعظ جونپوری۔ تاریخ تصنیف تقریباً ۱۲۵۰ھ، تاریخ کتابت ۱۲۵۶ھ۔

آغاز:-

"جس طرح کا حمد کہ بارگاہ بے نیاز مطلق کی شان کے لائق ہے کسی مخلوق کو طاقت بیان کی نہیں اور نعمتیں بے شمار جو ہر لحظہ ابر رحمت رحمانی سے حدیقہ حال انسانی پر برستی ہیں"

یہ رسالہ مسائل شرعیہ فرقہ شیعہ کے رد میں بطور سوال و جواب کے ہے۔

یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔ مطبوعہ نسخہ کی کسی نے نقل کرلی۔

اختتام:-

"اپنے مذہب کی صفائی اور راست بازی اسی سوال و جواب سے جو لکھ چکی دریافت کریں اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے اور سننے والے کو ہدایت کرے آمین رب العالمین تمت تمام شد"

ترقیمہ:-

مصنف کا نام مولانا کرامت علی واعظ جونپوری کتاب کا نام تقویۃ المومنین ہدایت الرافضین۔ چھاپنے والے کا نام عاصی عبد اللہ و پہلوان خان بتاریخ بست و یکم جمادی الاولیٰ ۱۲۵۶ھ ہجری نبوی۔

(۲۴۹) سوال و جواب مرید و مرشد

نمبر کلام (۲۹۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۴) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مترجم نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۵ھ۔

مصنف یا مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"بعد حمد خالق مفضل متعام اور صلوٰۃ سلام امام الانبیاء سید الانبیا علیہ و آلہ الصلوٰۃ و صحابہ الکرام الف الصلوٰۃ والسلام کہ یہ تقریر دل پذیر مرشد مرید کے مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی مرحوم کی تحریر کا جستہ جستہ ترجمہ ہے تاکہ اعلیٰ سے ادنیٰ تک سب کی سمجھ میں آوے"

جیسا کہ نام اور آغاز کی عبارت سے واضح ہے کہ اس میں مرشد اور مرید کے متعلق سوال و جواب ہے، لیکن درا صل شیعہ مذہب کے اعتراضات اور اس کے جوابات ہیں۔

اختتام:-

"سنی بڑے بغض رکھنا بین ایمان ہو بہ بہلائے جو جو تم نے

ہم سے پوچھا ہم نے تم کو بتائے۔ اب تشریف لے جاؤ تمھارا حافظ ناصر خدا ہے۔"

(۲۵۰) ترجمہ سراج القلوب

نمبر کلام ۶۵۹ ، سائز (۸×۵) صفحہ (۱۹۶) سطر (۱۳)

مترجم محمد جعفر۔ تاریخ ترجمہ ما بعد ۱۲۵۰ھ ...

مترجم نے خود کو طالب علم محمد پور ظاہر کیا ہے، اور یہ بھی لکھا ہے ان کے بعض دوست مثلاً سید قاسم وغیرہ نے اس کے ترجمہ کرنے کی جانب توجہ دلائی، اصل کتاب فارسی میں تھی اس کا ترجمہ (محمد) جعفر نے دکھنی میں کیا ہے۔

آغاز:-

"حمد لایق ہے رب العالمین کو و نعت سزاوار ہے سید المرسلین کو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اجمعین، بعد اوس کے کہتا ہے جعفر طالب علم محمد پوری نے کہ کتاب سراج القلوب تالیف خواجہ ابو نصر سعد بن محمد القطان الصیفوری کی کہ عجائب احوال و قصہ پیغمبران کہ جنھیں یہودان توریت سے نکال کر جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ صلعم سے سوالاں کئے ہیں، اور جواباں ان کے جبرئیل علیہ السلام آکر حضرتؐ کو اطلاع دیتے ہیں۔"

جیسا کہ عبارت بالا سے واضح ہے کہ یہ کتاب در اصل سراج القلوب کا ترجمہ ہے، اس میں وہ سوالات درج ہیں جن کو یہودیوں نے آنحضرت صلعم سے کئے تھے اور آنحضرت نے ان کا جواب جو دیئے ان کو درج کیا گیا ہے۔ لیکن صرف آنحضرتؐ کے جواب درج نہیں ہیں بلکہ اس کے بعد صحابہؓ نے جو اضافہ کیا اس کو بھی درج کیا ہے، اس میں (۴۲) سوالات اور جواب درج کئے گئے ہیں، پہلا سوال یہ ہے کہ خدا نے اس جہان کو کتنے دن میں پیدا کیا جواب میں بتایا گیا ہے چھ روز میں پیدا کیا اور پہلا دن اتوار کا تھا اور آخری دن جمعہ کا تھا پھر ہر روز کی تفصیل کی گئی ہے۔ مثلاً اتوار کو آسمان و زمین پیدا ہوئے، پیر کو آفتاب اور مہتاب، منگل کو جانوراں اور فرشتے، چہار شنبہ کو دریا، سمندر پیدا ہوئے درخت اگے جمعرات کو بہشت دوزخ اور حوراں پیدا ہوئے اور جمعہ کو آدمؑ اور حوا پیدا ہوئے۔

اختتام:-

"اور علم دس جز ہیں نو جز سلیمان علیہ السلام کو ہیں ایک جز عالم کو اور خصلت نیک دس جز میں نو جز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والسلام کو ہیں باقی یک جز تمامی خلق اللہ کو امت تمام ہوئی یہ کتاب۔"

خاتمۂ کتاب کے بعد ایک عبارت بطور ضمیمہ درج ہے جس میں ہر پیغمبر کی عمر بتائی گئی ہے مثلاً آدم علیہ السلام زمین پر آکر ۹۳۰ برس جیئے۔ نوحؑ ۱۰۰۰ برس زندہ رہے وغیرہ۔ ... آدم علیہ السلام کے دنیا میں نازل ہونے کے (۸۶۸۸) برس کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔"

(۲۵۱) ردّ نصاریٰ

نمبر کلام ۲۹۵ ، سائز (۸×۶) صفحہ (۵۶۴) سطر (۱۱)

خط نستعلیق کاغذ ولایتی۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ۔ کتابت ۔ ندارد۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعتِ رسول مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم کے، بعد سب اہلِ انصاف و شعور کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ قدیم زمانے سے دشمنانِ دین ذوات و صفات انبیا علیہم السلام ہیں جو کہ وسیلے خلق کے خدا تعالیٰ کے پاس ہیں اور جن سے قواعد بہبودی دنیا و دین کا سلسلہ ہے سرگرم طعنہ زنی اور عیب جوئی ہیں۔"

اس کتاب میں جیسا کہ نام سے واضح ہے عیسائیوں کا رد لکھا گیا ہے، قرآن سے توثیق کی گئی ہے۔

پادریوں کے بے جا اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"گو کہ پادری اس کی انکاری تاویلیں کر کے کم سمجھوں کی فہمائش کرائیں مگر خدا تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ اس راقم کے رسالہ کے دیکھنے والوں پر ان کی داد فہمائش اثر نہ کرے گی۔ آمین"

(۲۵۲) دقائق الایمان

نمبر کلام (۵۹۱) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۰) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ قلندر علی
شاہ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

قلندر علی شاہ ایک بڑے صوفی اور صاحب علم تھے صابریہ طریقہ میں بیعت حاصل تھی۔ صاحب حال و قال بزرگ تھے، اس کے ساتھ علمی قابلیت بہت اچھی تھی، مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا، انگریزی تعلیم سے جو بے دینی پھیل رہی تھی اس کے انسداد کے لیے جن بزرگوں نے کوشش کی ان میں قلندر علی شاہ کا بھی حصہ تھا، وہ مسلمانوں کے لیے انگریزی تعلیم کو مضر اور نقصان دہ سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ انگریزی تعلیم کے بعد مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ اس کو مذہب میں شکوک نظر آنے لگتے ہیں۔

آغاز:-

"حمد و ثنا اس خدا کو سزاوار ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو اپنی قدرت کاملہ سے بنایا اور زمین و آسمان کو فرشتوں اور آدمیوں سے رونق و زینت بخشی اور ہم سب لوگوں کی ہدایت کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔"

اس میں شیعہ مذہب کے بعض عقائد کا رد کیا گیا ہے، کتاب تین باب میں منقسم ہے اور ہر باب میں کئی فصل ہیں۔

اختتام:-

"توریت عبرانی زبان میں موسیٰ پر اور انجیل سریانی زبان میں عیسیٰ پر اور زبور یونانی زبان میں داؤد پر اور فرقان مجید عربی زبان میں محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئی تھی۔"

ترقیمہ:-

"اللہ کی مہربانی سے یہ رسالہ بخوبی تمام ہوا اور ایک تصنیف الاسلام سے حقیقت بحول کر شامل رسالے میں کیے گئے۔ تمت تمام شد نوشتہ باد سیہ بر سفید۔"

---

(۲۵۳) دقائق الایمان دوسرا نسخہ

نمبر د کلام ۶۰۶، سائز (۸×۶)، صفحہ (۹۲)، سطر (۱۳)
خط شکستہ،

آغاز :-

"حمد و ثنا اس خدا کو سزاوار ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو اپنی قدرت کاملہ سے بنایا اور زمین و آسمان کو فرشتوں اور آدمیوں سے رونق و زینت بخشی و ہم سبھوں کی ہدایت کے واسطے رسول بھیجا۔"

اختتام :-

"پہلے سے ہی کی بھلائی یہ بات ثابت ہے، بُرے کے کہتے آخر بڑی ندامت ہے، جو کچھ بھی دانش و بینش سے راہ . . . تو میری بات کو دل میں تھوڑا تم سوچو۔ بحمد اللہ تمام ہوا رسالہ دقائق الایمان منقول چھاپے سے۔"

(۲۵۴) سوط العقاب لمن تبع الاسمٰعیل و عبد الوہاب (ردِّ وہابیہ)

نمبر کتاب (۴۸۲ جدید) سائز (۴½×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۴۴) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف معین الدین متوطن دھاروار، تاریخ تصنیف ۱۲۶۲ھ

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"شکر اس خدا کا کہ جس نے نبیوں کے وسیلے سے ہمارے ایمان کو نجات کا سبب بنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق سے محشر کے دن ہم گناہگاروں کی شفاعت کے لیے وعدہ کیا اور اپنی اطاعت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ہم پر واجب کر دے کر آپ کے اصحابوں کے چین کی تابعداری کو ہمارے اسلام کی زیب و زینت کا باعث ٹھہرایا۔"

مؤلف نے فرقہ وہابیہ کے افراد یعنی مولوی خرم علی جونپوری و مولوی اسمٰعیل دہلوی خلیفہ سید احمد و بعض دیگر وہابی مولویوں کے تصانیف مثل رسالہ تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و نصیحۃ المسلمین و متعدد رسائل جو گمراہ کن ہیں اون کی تردید میں (مؤلف کے ایک مشفق مفتی میر قادر علی صاحب کرنولی ساکن ارکاٹ کی ترغیب دلانے سے) عربی، فارسی و ہندی رسالوں سے مختلف مسئلوں کو بطور اختصار جمع کر کے عام مسلمانوں کے مطالعہ کے لیے یہ دلائل تالیف کیا۔ اور یہ رسالہ بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔

اختتام :-

"البغی فی دلائل النبوۃ" و بالا این حدیث در حدیث دیگر است و از رش علی قبر ابنہ ابراہیم واللہ اعلم۔

(۲۵۵) ردِّ مہدی

نمبر د کلام ۱۲۸۸، سائز (۹×۶)، صفحہ (۹۶)، سطر ۱۶ تا ۱۸، خط ثلث۔ مصنف محمد اسمٰعیل

کونکنی، تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ، کتابت ۱۲۴۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے، کوکن جو بمبئی کے قریب ہے یہاں کئی شافعی علماء اہل نوائط سے عادل شاہی

دور سے متوطن ہیں۔ ممکن ہے کسی بزرگ کی تصنیف ہو۔ تاریخ
نوائط میں ان کا تذکرہ نہیں ہے۔

آغاز :-

" ان الدین عند اللہ الاسلام ‘ رد ہندی او سوالات
او جوابات مسلمانی ؛ ور ہندو کے تصنیف کی ہو امسکین خادم
الطالب محمد اسمٰعیل کو کن رتناگیری آغاز میں رد مسلمان اور
ہندو کا سوچنا چاہیے۔"

اس میں ہندو عقائد کے جوابات اسلامی عقائد سے دیئے
گئے ہیں، مختلف قسم کے سوال و جواب ہیں مثلاً ایک سوال :
کیا گیا ہے کہ ہندو کو کافر، مشرک کہنے کی وجہ کیا ہے۔ جواب میں
بتایا گیا ہے مسلمان کا خدا ایک ہے اور تم لوگوں کے خدا ایشورا
برہما، وشنو، نارائن وغیرہ ہیں، اکثر سوالات ناواقفیت پر
مبنی معلوم ہوتے ہیں۔

اختتام :-

" خدا تعالیٰ ہر یک کافر و مشرک کو بھی نیک توفیق دیوے
کہ یہ اسلام لاویں اور سب کا خاتمہ کلمۂ طیب لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ پر ہووے آمین

ترقیمہ :-

این نوشتہ بشیخ سلطان کمتر ہیں ۱۲۷۲ھ۔
یہ نسخہ ایک مطبوعہ نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس
ضمن میں بھی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی میں ۱۲۶۲ھ میں
طبع ہوئی ہے اور محمد ادریس نے اس کو مسلمانوں کے فائدے
کے لیے شائع کیا تھا۔ طباعت کی صراحت یہ ہے۔

" خادم الطلاب محمد ادریس بن عبد اللہ جیلانی نے یہ کتاب
رد ہندو بمبئی میں ۱۲۶۲ھ میں چھپا چھپوائے تا مسلمان بھائیوں
کو اس کے مطالعہ سے کفر و شرک کی برائی اور سوال اور جواب
کا طریق معلوم ہو۔"

کتاب کے آخر میں ایک مثنوی ناقص الاخر (۲۹) شعر کی درج
ہے اس کو شمائل نامہ سے موسوم کیا ہے۔ اس میں چند معجزات نبوی
کو متعارف کیا گیا ہے۔ آغاز کے دو شعر یہ ہیں۔

الٰہی سچا توں ہے پروردگار
دو نو جگ میں قدرت تیرا آشکار
سچا تو ہے صانع سچا توں رحیم
سچا توں ہے قادر سچا توں علیم

یہ مثنوی ناقص الآخر
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۵۶) رسالہ رد ہندو

نمبر کتاب (۲۰۰ جدید) سائز (۵ × ۱۰ ۱/۲ انچ) تعداد
صفحات (۸۹) تعداد سطور (۱۰) خط نستعلیق معمولی
مصنف محمد اسمٰعیل۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۶۲ھ

حالات مصنف :-

؟

آغاز :-

کب ثنا اس کی ادا ہووے کسی انسان سے
مدح جس نور خدا کی زیور قرآن سے

اس کے جو نور محبت سے ہوا ہے بہرہ مند
در دو عالم بے شبہ وہ قابل رضوان ہے

مصنف کا یہ دوسرا رسالہ ہے۔ اس میں بطور سوال جواب ہندو عقائد کا رد کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

وہ ہندو نے بصد خوشی کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوا خدائے تعالیٰ ہر ایک کافر و مشرک کو بھی توفیق دیوے کہ اسلام لاویں اور سب کا خاتمہ کلمہ طیب ۔ ۔ ۔ پر ہووے آمین۔"

آخر پر ۱۲۶۱ھ میں اس کے طبع ہونے کی صراحت کی گئی ہے اور طباعت کے قطعہ تاریخ درج ہیں۔ دوسری مرتبہ کی طباعت قاضی ابراہیم اور قاضی نور محمد صاحب نے کرائی ہے۔

(۲۵۷) رسالہ رد ہندو دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۰۳/۷ جدید) سائز (۹×۱۶ انچ) تعداد صفحات (۱۰۲) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔

حالات مصنف:۔

؟

آغاز:۔

"نبی واجب الشان ہے اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جنہوں نے تیغ زبان و زبان تیغ سے دین کی تائید کر کے کفر و شرک کے رد و بدحال و مدد کئے۔"

یہ کتاب نمبر (۲۰۳) کا دوسرا نسخہ ہے۔ مگر اس میں عبارت کم و زیادہ ہے۔

اختتام:۔

وہ ہندو نے بصد خوشی کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوا، خدائے تعالیٰ ہر ایک کافر و مشرک کو بھی توفیق دیوے کہ اسلام لاویں اور سب کا خاتمہ کلمہ طیب پر ہووے آمین۔

ترقیمہ:۔

خادم محمد ادریس بن عبد اللہ چلپائی ۔ ۔ ۔ نے یہ کتاب رد ہندو مبئی میں ۱۲۶۱ھ ہجری میں چھپوائی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نسخہ رد ہندو در قصبہ جیدواڑہ بتاریخ بست و چہارم شہر ربیع الثانی ۱۲۵۷ھ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صورت اختتام پذیر رفت۔

(۲۵۸) تحفہ حنفیہ جواب تحفہ اثنا عشریہ

نمبر کتاب (۲۳۹۴/۲ جدید) سائز (۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۳۲۲) تعداد سطور (۲۱-۲۲-۲۰) مختلف) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ زین العابدین خاں۔
تاریخ تصنیف ۱۲۷۰ھ۔

مصنف کے والد شیخ کرامت علی خاں تھے، دہلی وطن تھا مگر لکھنؤ میں آکر بس گئے تھے واجد علی شاہ کے حکم سے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

آغاز:۔

وہ حمد و ثنائے بے حد و ستایش و نیایش لا تعداد وسمی خالق ارض و سما کو زیبا و سزاوار ہے کہ جس نے لفظ کن میں عالم کون و مکان

کو بتایا" اور ذات با صفات حضرت رسول مجتبیٰ محمد مصطفےٰ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عاصیان عالم ایجاد کی ہدایت کے واسطے مبعوث کر کے سید نبیین خاتم مرسلین لقب فرمایا۔"

تحفۂ اثنا عشریہ مؤلفہ شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کی تصنیف جو مذہب شیعہ کی تردید میں ہے۔ اوس کا یہ جواب ہے جو بادشاہ اودھ محمد واجد علی شاہ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔

اختتام :-

" جناب امیرؑ بھی شہید ہوے اور حسنینؑ بھی شہید ہوے اور تا قیامت اولاد رسولؐ کے واسطے صورت تب ہی موجود ہے۔ تمام شد رسالہ "

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۲۵۹) کتاب الاولیاء

نمبر کتاب (۲۵) جدید) سائز ۸ × ۱۶ انچ، تعداد صفحات (۲۲۰) تعداد سطور (۹) خط نیم نستعلیق۔ نام مصنف محمد خلیل الرحمان برہان پوری۔ تاریخ تصنیف ابجد ۱۲۰۰ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے کوئی حالات معلوم نہیں ہوے۔

آغاز :-

الحمد للہ رب العالمین۔ ... بندہ محمد خلیل الرحمن برہانپوری عفا اللہ عنہ صاحبان باصفا سے عرض کرتا ہے، لوگوں نے بیعت بزرگان طریقت وو صلان علم حقیقت کو خلاف سنت کہا ہے" اس کتاب میں مؤلف نے بعض لوگوں کے اُن عقاید کا کہ (بیعت بزرگان کو خلاف سنت اور آداب کرو شغل و مراقبات و توجہ و توسل و استمداد کو بدعت سیئے قرار دے رکھا ہے) ابطال کیا ہے۔ اور اولیائے کرام سے بد اعتقاد بنانے اور تبع ائمہ اربعہ مجتہدین شریعت سے باز رکھنے کے لیے بہت سے رسایل مخالفین نے چھاپے ہیں اون کے جواب میں قرآن مجید اور احادیث شریفہ سے اور بزرگان دین و علمائے کرام کے اقوال سے اس کا جواز مدلل طور پر ثابت کر کے مؤلف نے اس کا نام کتاب الاولیا رکھا اور تیرہ فصلوں میں منقسم کیا ہے۔ یہ اصل مسودہ مصنف ہے جا بجا مؤلف نے اپنے قلم سے ترمیمات کئے ہیں لیکن افسوس کہ آخر سے کچھ ناقص ہے۔

اختتام :-

" اور جو فعل مباح حسب مصلحت وقت نیک نیتی سے کیا جاتا ہے بحکم انما الاعمال بالنیات "

(۲۶۰) اظہر الصلاح

نمبر (کلام ۵۹۰) سائز ۱۲ × ۸ صفحہ (۹۲) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف محمد تاج الدین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۰ھ۔ کاتب ندارد۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز :-

سبحانہ وتعالیٰ الخ

اما بعد جمیع اہل اسلام و ایقان و ارباب اتقان و ایمان پر مخفی نہ رہے کہ یہ گروہ غیر محمدیہ جو ابتداء میں مشہور بہ فرقۂ اسمٰعیلیہ تھے بالفعل بندگان حرمین شریفین نے نادہا اللہ شرفاً و تعظیماً جماعت وہابیہ جیسی نام رکھا ہے۔ انہیں میں سے کئی ناخواندہ ہیں۔"

اس کتاب میں وہابی یعنی اہل حدیث کا رد لکھا گیا ہے کئی مسئلے بطور سوال لکھے گئے ہیں اور اس کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔

مصنف کا نام کتاب کے نام اور سنہ تصنیف کی صراحت

" خاکپائے علمائے مجتہدین محمد تاج الدین نے رب اغفر وارحمہ ولوالدیہ رسالہ مختصر لکھا مشعر تاریخ نام اس کا اظہر الصلاح رکھا۔"

اختتام :-

" طول کلام کی کچھ حاجت نہیں ایسی قطعی الثبوت شفاعت کا جو منکر ہو سو قرآن حدیث کا منکر ہے وہ کیوں نہ کافر ہو اعوذ باللہ منہا الخ

(۲۶۱) رسالہ ردّ وہابیہ

نمبر کتاب (۳۲۲ جدید) سائز (۸½×۱۲¾ انچ) تعداد صفحات (۱۳) تعداد سطور (۲۰) خط طبعی نستعلیق۔

نام مصنف ؟ ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

تاریخ کتابت ۱۲۸۶ھ۔

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز

" دور سے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص نام احمد اور نام والد کا عبد اللہ اور نام دادا کا ہاشم اوسی مکہ میں رہتا تھا اور ہمیشہ مجلس مبارک میں حاضر ہوا کرتا تھا۔"

اس رسالے میں مذہب وہابی کی تردید ہندوستان کے وہابیوں کے سرغنہ یعنے سید احمد و سید اسمٰعیل وغیرہ کے عبرت انگیز حالات بیان کئے ہیں۔ اور فرقہ وہابیہ کی تردید دلائل سے کی گئی ہے۔

اختتام :-

" اے برادران دینی یہ رسالہ ردّ وہابیہ برائے رد کرنے وہابیوں کے سوال کو تحریر کیا۔ . . . . . اس فقیر کو دعائے خیر سے یاد فرمانا بتوفیق معبود حقیقی کے تاریخ اکیسویں شہر جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری با تمام رسید ردحسانہ سرد اسماعیل نوشتہ۔"

ایں کتاب حاجی محمد امین اللہ شاہ قادری توحیدی است۔

(۲۶۲) سیف المسلمین ردّ نصاریٰ

نمبر (کلام ۵۷۴) سائز (۵×۸) صفحہ (۲۷۸) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۰ھ۔ کتابت ۱۲۷۰ھ۔

آغاز :-

" ہزار ہزار شکر اس خدا کا کہ جس نے ہم کو مٹی سے بنایا اور

انسان کر کے نام رکھا، اور صلوات اور درود اس کے تمام پیغمبروں پر خصوصاً سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیا، سرور اصفیا، ہادی گمراہوں کے، شفیع گناہگاروں کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے جمیع اولاد اور اصحاب اور ان کی امت کے تمامی پرہیزگاروں اور نیک کاروں پر۔"

یہ کتاب رد نصاریٰ کے موضوع پر مشتمل ہے انجیل، توریت اور زبور سے استدلال ذکر کیا گیا ہے اور قرآن مجید سے توثیق کی ہے، ۱۸۵۷ء کے پہلے عام طور سے انگریز پادری لوگ کو عیسائیت کے طرف متوجہ کرنے کے لیے بہ سر بازار وعظ کرتے اور اسلام پر حرف گوئی کر کے عیسائی مذہب کی تبلیغ کرتے تھے اس زمانہ میں اکثر مسلمانوں نے بھی مقابلہ کے لیے پیش قدمی کی اور میدان میں نکل آئے عیسائی پادریوں کا جواب دینے لگے اور ردنصاریٰ میں کتابیں تصنیف کیں اس قسم کی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

اختتام:۔

"دوراست بازوں سے دوستی اور شریروں سے دشمنی رکھتا ہے، وہ تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر ہے۔"

ترقیمہ:۔

اے فرقان والو ہزار ہزار شکر اس خدا کا جس کے حبیب کی۔ . . . اس کی قدرت ہے پر یہ مٹی خاک کی کیا قدرت ہے۔ تمت تمام شد ۱۲۸۰ھ۔

اصل مصنف کا نسخہ معلوم ہوتا ہے

(۲۶۳) ردّ النواصب

نمبر کلام ۱۵۷۲، سائز ۷×۱۰، صفحہ ۲۹۳، سطر ۹

خط نستعلیق۔ مصنف رضا حسین بن سید پیر علی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۷۵ھ کتابت ۱۲۹۹ھ

مصنف مالوہ کے باشندے تھے اپنے چھوٹے بھائی باقر حسین کے خواہش پر یہ رسالہ لکھا ہے۔ مصنف امامیہ مذہب کے پیرو تھے۔

آغاز:۔

"الحمد بارگاہ احدیت و شکر درگاہ صمدیت و صلی اللہ جناب نبوت و نعت حضرت رسالت و منقبت خاتم ولایت و توصیف شاہ امامت"

اس رسالہ میں سنی اور شیعی کے اختلافات کو ظاہر کیا گیا ہے سنیوں کا رد ہے۔

اختتام:۔

"اور حضرت علیؑ کو ہزار دشمنوں کے بیچ میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جایا کرتے تھے یہ حال ہے شیخ صاحب آپ کے آقاؤں کا۔"

ترقیمہ:۔

از کتاب نواب محمود حسن خاں صاحب نقل شد بتاریخ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ تمام شد۔

(۲۶۴) ردّ نصاریٰ

نمبر قلم ۱۰۳۸، سائز ۸×۱۲، صفحہ ۱۹۹، سطر ۱۰/۱۳

خط شکستہ۔ مصنف سید احمد حسین۔

تاریخ تصنیف ۱۲۸۸ھ م ۱۳۰۲ھ

آغاز:۔

ابتدائی چار صفحے فہرست وغیرہ کے ہیں۔

استدعا مصنف:۔

"میں نے جب عیسائیوں کی تصانیف مشعر تردید اسلام بکثرت دیکھیں تب یہ تصور کیا کہ عربی کتب کے علماء دین نصرانیت سے کما ینبغی واقف نہیں ہیں اور پادریان دین اسلام سے خوب واقف ہیں"۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں عیسائیوں کا رد کیا گیا ہے خود انجیل وغیرہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث سے بھی استنباط کیا ہے۔ آخری صفحات میں عربی حدیثیں لکھی گئی ہیں۔

اختتام:۔

"شرح تجرید علامہ قوشجی و لوامع الانوار امام عبدالوہاب شعرانی قال علیؑ لا تجعلوا بطونکم مقابر الحیوان۔۔۔۔ کتاب ناقص الآخر معلوم ہوتی ہے۔۔۔۔

(۲۶۵) بوارق حقیہ

نمبر (کلام ۵۵۲) سائز (۱۲×۱۸) صفحہ (۲۲۰) ۱۵ سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف میر احمد علی عصر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۹۰ھ کتابت ۱۲۹۳ھ۔ جلد اول میں مصنف کے حالات درج ہیں۔

آغاز

الٰہی کیا تیری شان ہے متحیر جس میں انسان ہے نور العین نظارہ جمال میں سر دھنتا ہے ذوالعقل بادیہ ادراک حقیقت میں تنگے چنتا ہے نہ ہدایت ہے تیری کسی کو خبر نہ نہایت کا تیری کہیں اثر"

اس کتاب میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ پیری مریدی کے سلسلوں میں کونسا سلسلہ افضل اور برتر ہے، طریقہ نقشبندیہ اور طریقہ قادریہ کا مقابلہ کیا گیا اور طریقہ قادریہ کو فضیلت دی گئی ہے، حضرت علیؑ کے مراتب اعلیٰ کا تذکرہ ہے، مصنف نے درج کیا ہے ایک مرتبہ کسی دعوت کے موقع پر لوگوں میں بحث درپیش تھی، ایک صاحب طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بیان کر رہے تھے اور مباحث گرم ہو رہا تھا مصنف نے اس موقع پر لوگوں کے جوش کو ٹھنڈا کر کیا اور یہ کتاب قلمبند کی۔

اختتام:۔

قطعہ تاریخ نتایج دھن رسا میاں خواجہ سمیع اللہ شاعر شیریں کلام تخلص شاکر شاگرد مؤلف۔

کرد تالیف کتابے بدلیل
حضرت عصر من استاد زمن
فکر تاریخ مرا بود کہ تام
گفت گو نسخۂ زیبا روشن

ترقیمہ:۔

تمام شد نسخہ ہذا من تالیفات عارف کامل عزیز ہر دل فارق حق و باطل حدیقہ مروت میوہ دوحہ فتوت سخنور نازک خیال ماہر بر فضل و کمال اخی سیدی و سندی و استادی: مولائی مقبول بارگاہ لم یزلی جناب میر احمد صاحب المتخلص بہ عصر

دام ظلہم علی ادبی کل طالب بتاریخ دوم بروز یکشنبہ و وقت
سہ پہر بماہ ذی قعدہ ۱۲۹۳ھ در عہد نواب میر محبوب علی خاں
بہادر رئیس دکن و بہ وزارت نواب مختار الملک بہادر وزیر اعظم۔
برائے یادگار بخط میر بندہ علی سادات حسینی زیب سطیر یافت

من نوشتم صرف کردم روزگار
من نمانم خط بماند یادگار

(۲۶۶) رسالہ در ردِ عقیدہ فرقہ اسمٰعیلیہ

نمبر (کلام ۵۵۹) سائز (۶×۸) صفحے (۲۵) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔مصنف مولوی محمد سعید
خاں ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ ۔ کتابت مذارد

مولوی محمد سعید خاں صاحب مرحوم، قاضی بدر الدولہ مولوی محمد صبغتہ اللہ مرحوم کے فرزند تھے۔ مدراس میں ۱۲۶۲ھ میں تولد ہوئے اپنے والد اور دیگر علما وقت مثلاً قاضی ارتضا علی خاں، مولوی محمد حسین خاں راقم شیریں سخن وغیرہ سے تحصیل علم کیا اور ایسی قابلیت پیدا کی کہ اس زمانہ میں مدراس اور حیدرآباد میں کوئی آپ کا مدِ مقابل نہیں تھا، ہندوستان اور ہندوستان کے باہر بھی آپ کے تبحر علمی کا شہرہ تھا، نواب مختار الملک کے حسب ایما ۱۲۹۸ھ میں حیدرآباد آئے، اور مجلس عالیہ عدالت کی رکنیت (جج) پر مامور کئے گئے، مگر جب برٹش انڈیا کے ماثل عدالتوں میں قانونی ترمیم ہوئی تو آپ "سود" کی ڈگری کے لیے فیصلہ صادر نہ کرنے کے عذر سے "مفتی" کی خدمت قبول کر لی، اپنے انتقال تک اسی خدمت پر مامور رہے۔

۱۳۱۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا، مسجد الماس دروازہ چادرگھاٹ میں دفن کئے گئے، دفتری اوقات معینہ کے سوا آپ کا دیگر وقت علم حدیث، فقہ اور تصوف کے درس دینے میں صرف ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سالکان طریقت کے ساتھ ذکر اور اشغال، اور تصنیف و تالیف میں آپ کا وقت بسر ہوتا تھا، آپ میں تین امور ایک ساتھ جمع ہو گئے تھے جو اکثر ایک جگہ جمع نہیں ہوتے، یعنی علم کے ساتھ عمل، دوسرے عرفان ارشاد کے ساتھ سوم حکومت تواضع کے ساتھ۔

مولوی محمد سعید صاحب کے تصانیف کی تعداد اُنیس [۱۹] ہے ان میں چھ عربی زبان میں دو فارسی اور گیارہ کتابیں اردو میں ہیں۔ آپ کے تصانیف کا بڑا حصہ شائع ہو گیا ہے بعض غیر مطبوعہ بھی ہیں۔ آپ کا کتب خانہ جو نادر روزگار ہے آج بھی کتب خانہ سعیدیہ کے نام سے حیدرآباد میں مشہور ہے۔

آغاز:۔

"الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد عاصی پر معاصی محمد سعید بن صبغتہ اللہ الشافعی المدراسی کان اللہ لہ یہ کہتا ہے کہ ان دنوں میں علما کا وجود کالعنقا ہو گیا ہے اور ظلمہ فجرہ کا تسلط چو طرف پھیل گیا۔ مبتدعین اور مغلین فساد برپا کیے"۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے اس میں فرقہ اسمٰعیلیہ کے بعض عقائد کا رد لکھا گیا ہے ان کے بعض عقائد کو باطل قرار دیا ہے۔

اختتام:۔

"کہیں ختمیت کی صفت سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو عاری سمجھتے ہیں کہیں جنھوں نے بالتخصیص مبشرہ جنت ہو گئے ہیں ان پر برخلاف ارادہ الٰہی کے تبرا محال جائز رکھتے

ہیں۔ نعوذ باللہ من ہٰذہ العقاید۔۔۔۔۔

یہ رسالہ شائع نہیں ہوا، کتب خانہ سعیدیہ میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۲۶۷) جواب شہادت قرآنی

نمبر (کلام ۱۰۲۵) سائز (۶×۱۰) صفحہ (۲۳۴) خط شکستہ۔۔۔ ۔مصنف مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کا چراغ علی نام اور حکومت آصفیہ سے اعظم یار جنگ خطاب ملا تھا، ۱۸۴۴ء میں ولادت ہوئی، اپنے والد کے انتقال کے وقت سات برس کے تھے، ماں اور دادا کی نگرانی میں تعلیم پائی، مطالعہ سے اپنے معلومات کو وسعت دی۔ شمالی ہند میں اہلکاری سے ملازمت کی ابتدا ہوئی اور پھر حیدرآباد آئے اور ترقی کرتے ہوئے صوبہ دار اور پھر معتمد فینانس ہوئے۔ ۱۳۱۳ھ میں انتقال ہوا، کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ سرسید سے کافی مراسم تھے۔

آغاز:-

"بعد بر مخفی و مستتر نہ رہے کہ خرافات باطلہ و ترہات رکیکہ و ستائہ و اہیہ و لغولات عامہ جو مؤلف رسالہ شہادت قرآنی بر کتب ربانی نے بہ ہوائے نفسانی و وساوس شیطانی و تندا حات شیطانی لکھے ہیں۔"

اس رسالہ میں قرآنی شہادت کے متعلق اعتراضات کا جواب لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

خاروخس کو کریا داشتندت الدع کر دیا ولیکن اجن العیون الباصرہ الخ۔

مصنف کا اصلی نسخہ ہے دو جگہ چراغ علی عفی عنہ کی دستخط ثبت ہے۔

(۲۶۸) رسالہ جمال الملۃ الدین فی رد عقائد الوہابین

نمبر (کلام ۱۲۸۲) سائز (۱۳×۸) صفحہ (۷) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ ۔ ۔ ۔مصنف محمد عنایت اللہ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

آغاز:-

"حمد وافر سزاوار ہے خالق برحق کو جس نے حق کو باطل شکنی کے لیے پیدا کیا جل شانہ و عظم برہانہ

مقدور ہمیں کب تیرے وصفوں کی رقم کا
یہاں سر ہی نگوں لوح تحریر قلم کا

"احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ و آلہ و اصحابہ کو ہماری ہدایت کے لیے بھیجا، تا راہ صواب کی بتلائیں۔ اور تمیز حق و باطل کی سکھلائیں۔"

محمدؐ ہی ساری خدائی کا نور
نہ ہوتے محمدؐ نہ ہوتا ظہور

اس کتاب میں فرقہ وہابیہ کے عقیدہ کا رد لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"توفیق رفیق ہے تو اپنا ایمان درست کریں، کیوں شیطان کی سنت پکڑے پھرتے ہیں، بے ایمان مرتے ہیں۔"

مصرع :۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس"
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے ۔

(۲۶۹) سیف الاکبر

نمبر کلام ۶۰۹، سائز (۹×۷)، صفحہ (۶۸) سطر (۱۶) خط شکستہ۔ مصنف۔ عبد الصمد تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۱۱ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے ۔

آغاز :۔

لاکھ تہمت کریں بدنام کریں کیا ہے ڈر
چاند کو کتوں کے غوغو سے کیا ہے خوف خطر
اس کتاب میں پادری گورلڈ احمد، نظام الدین وغیرہ کے مناظرہ اور مباحث درج ہیں کتاب کئی باب اور فصل میں تقسیم ہے ۔ فصل کو "ناسور" سے موسوم کیا گیا ہے ۔
کتاب ناقص الآخر ہے ۔

اختتام :۔

"اور تم وہی مومن حضرت رسالت پناہی . . . بتلانے فرنگی گنڈے . . . اس . . . موسج . . . "

(۲۷۰) رسالہ علم کلام

نمبر کلام ۱۶۶۰، سائز (۱۲×۸) صفحہ (۲۸) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف۔ محمد خلیل الرحمن
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۱۱ھ۔

آغاز :۔

"بعد حمد و ثنائے جناب الہٰی و صلواۃ و سلام نامتناہی بروح پاک حضرت رسالت پناہی سید المرسلین و خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ التماس یہ ہے کہ فرقہ . . . مشبہہ جو اپنے اعضاء کے مانند حق سبحانہٗ کو جسم و اعضاء ثابت کرتے ہیں"
اس رسالے میں خدا کے اعضاء اور جسم عرش و مکان کی سکونت کے خلاف دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

اختتام :۔

قطعہ تاریخ۔ تمام رسالہ ہذا از محمد سعید الرحمن ابن محمد خلیل الرحمن مؤلف ہذا۔

از فضل حق ایں جواہر دین
یا حق بینی مضغفش سفت
پیر خرد از برائے سالش
تحقیق عمیق استوار گفت
۱۳۰۶ھ

(۲۷۱) تحفۂ خان معتزی

نمبر کتب (۱۸۲۲ جدید) سائز (۵×۸ انچ) تعداد صفحات (۲۲) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف سید محمد الحسینی بن سید جعفر الحسینی۔
مصنف کے حالات بدست نہیں ہوئے ۔

آغاز :۔

"حامداً للمن ہدینا الی صراط المستقیم . . . . اما بعد کہتا ہے"

یہ عاصی... سید محمد الحسینی بن سید جعفر الحسینی مرحوم.... کہ
ہم سنتے تھے کہ ملک خان معتز ہر مجلس میں رو برو ہر شیعہ کے
مسائل فروعیہ کو ان کے بیان کرکے اکثر ہتک میں مومنان
کی بیجا سعی کرتے ہیں۔

یہ مناظرہ کا ایک رسالہ ہے جس میں ایک صاحب مسمی
بہ خان معتزی کے اس سوال کے جوابات ہیں کہ (فرقہ شیعہ میں
چار عورتیں کرنا حلال ہیں۔ اس طرح کہ ایک منکوحہ دوسری ممتوعہ
تیسری کنیز مملوکہ چوتھی کنیز تحلیل کہ مالک اوس کا ایک شب کے
لیے بغیر استبرا کے اس کو دوسرے پر حلال کرتا ہے) آخر میں
قطعہ تاریخ تالیف ہے لیکن نصف صفحہ ضایع ہے اوس کی جگہ
سادہ کاغذ چسپاں کر دیا گیا۔ ابتدائی شعر موجود ہے جو درج
ذیل کیا جاتا ہے۔

بارک اللہ یہ نسخہ جس دم
فیض یزداں سے ہوا جب پورا

اختتام:-

بارک اللہ یہ نسخہ جس دم
فیض یزداں سے ہوا جب پورا
اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

(۲۷۲) مباحثہ مولوی محمد عثمان صاحب مدراسی و مولوی عبد الوہاب لکھنوی

نمبر کتاب (۳۰۸ جدید) سائز (۸½ × ۶½ انچ) تعداد صفحات
(۲۵) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مصنف
عبد العزیز۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۰۲ھ

مصنف کے حالات درست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین.... اما بعد ناظرین نیکو آئین
پر روشن ہے کہ آج کل زمانہ کے کیسے نیرنگیاں ہیں اور جماعت
اسلام میں تفرقہ اندازی کے لیے کون کون لوگ بستہ میان ہیں"
یہ ایک مناظرہ کا رسالہ ہے جو طبع ہو چکا۔ لیکن مرتب نے
اس کو طبع شدہ رسالہ سے نقل کیا ہے۔ اس میں مرتب رسالہ
نے بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۳۰۲ھ لشکرگاہ بنگلور میں زمرہ محمدیہ کے اراکین
سے موحدوں کے ایک گروہ کی خواہش پر مولوی محمد عثمان صاحب
مدراسی کو بلوا کر توحید و اتباع سنت کا وعظ کروایا گیا۔ مولوی جی
نے عام مجمع کے سامنے بیان کیا کہ حضرت امام اعظم سارے مجتہدوں
و محدثوں سے افضل ہیں ان کے مذہب کی تقلید کرنی چاہیے لیکن
جب دوسری بار مولوی صاحب موصوف وارد ہوئے تو بالکل
بیان اول کے خلاف تقلید ائمہ کو شرک بیان کیا وغیرہ اس بنا
پر حنفی المذہب مولوی عبد الوہاب صاحب لکھنوی اور محمد عثمان
صاحب کے درمیان تقریری مباحثہ ہوا اور بعد ازاں تحریری
سوال و جواب ہوئے۔ لہذا مرتب صاحب نے اون تمام مباحث
کو ایک جا کر کے طبع کروا دیا۔ یہ وہی رسالہ ہے۔ آخر میں عبد الحق
صاحب کی ایک مختصر مثنوی ہے۔

اختتام:-

"جس کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جہت میں ہے یا جہت تحت ہی
میں ہے کافر ہوا انتہا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

احادیث ضروری ہے۔

اختتام:-

"پس چاہئے کہ ہر انسان کا ظاہر درست اور شرع کے موافق ہو، کیونکہ درستی و نیکی ظاہر میں دوسروں کی ہدایت اور اس کی خرابی و زشتی میں دوسروں کی ضلالت متصور ہے۔"

خاتمہ:-

تحریر فی تاریخ ۲۹ خورداد ماہ الٰہی ۱۳۱۹ف مطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ یوم سہ شنبہ سید عباس رضوی۔

(۲۷۳) رسالہ ہادی ثبوت حجاب

نمبر کلام ۱۲۹۰ سائز (۵×۸) صفحہ (۳۸۴) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔ مصنف میر مہدی حسین آلم

تاریخ تصنیف ۱۳۱۲ھ۔ کتابت ۱۳۲۵ھ۔

میر مہدی حسین آلم حیدر آباد کے ایک مشہور شاعر اور ذاکر تھے ۱۲۸۳ھ میں تولد ہوئے، داغ سے تلمذ حاصل کیا۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے، مرقع سخن جلد دوم میں ان کے حالات اور کلام کا نمونہ پیش کیا گیا ہے (صفحہ ۲۱۶ تا ۲۲۳) اگر تعجب ہے کہ کتابوں کی فہرست میں اس رسالے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حالانکہ یہ کافی ضخیم کتاب ہے۔ آلم پرگو شاعر تھے، جملہ اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے، ان کے شاگردوں کی فہرست خاصی طویل ہے

آغاز:-

"بعد حمد و صلوٰۃ بندہ حقیر و فقیر الراجی الی رحمت رب ذی کرم ابن میر جعفر علی رضوی مدظلہ تعالیٰ ابن میر حشمت علی مرحوم و مغفور الخ

خدمت میں جمیع مومنین مشفقین کی عرض پرداز ہے کہ چند روز قبل میں نے اپنے ایک مخدوم کرم کے ہاں ایک پرچہ رسالہ موسوم معلم نسواں بابتہ ماہ رجب ۱۳۱۲ھ دیکھا۔"

اس کتاب میں مولوی محب حسین کے پردہ کے خلاف تحریر کا جواب دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ پردہ موجب

(۲۷۴) وجیہ صحیح فی رد قول مثیل المسیح

نمبر کتاب (۶۳۳ جدید) سائز ۷½ × ۵½ انچ تعداد صفحات (۱۰۰) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی شکستہ آمیز۔ نام مصنف۔ وجیہ الدین احمد نبیرہ سید شاہ احسن اللہ البیجاپوری۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۵ھ در حیدرآباد۔ تاریخ کتابت ۱۳۱۶ھ بخط مؤلف۔

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"حمد اللہ و نستعینہ ۔ ۔ ۔ اما بعد سب اہل اسلام خواص و عوام پر یہ واضح و لائح ہو کہ سب مسلمانوں کے پاس یہ مسئلہ ثابت ہے کہ زمانہ قیامت کا جس قدر نزدیک ہوگا اسی قدر دنیا میں خرابی اور تباہی ہوگی۔"

اس رسالے میں مسیح موعود ہونے کا جو دعویٰ میرزا غلام احمد قادیانی نے کیا تھا اوس کی تردید اس میں کی گئی ہے۔ چنانچہ آخر کتاب میں مصنف کے اس شعر سے پتہ چلتا ہے:۔ لراقمہ

زروئے شرع حقیقت عیاں شد مشہود
کجاست عیسیٰ پنجاب و عیسےٰ موعود

یہ رسالہ اصل مسودہ مصنف معلوم ہوتا ہے۔

اختتام:۔

واقوال علمائے دین و ملت محمدیہ کے نصیب فرمائی بفضل عمیم و کرم جسیم اپنے اور بطفیل حضرت سید المرسلین . . . . و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین . . . . . ہذا وجہ صحیح فی رد قول مثیل المسیح . . . فی بلدہ حیدرآباد صانہا اللہ عن الشرور والفتن والشکر والحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔

---

(۸) تصوّف و اخلاق

(۲۷۵) دُرّ الاسرار

نمبر (۱۰۵۴) جدید ۔ سائز (۸×۴½ انچ) صفحہ (۱۹) سطر (۱۱) خط نستعلیق ۔ مصنف حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز تاریخ تصنیف قبل ۸۲۵ھ ۔ کتابت ۱۲۴۳ھ ۔

حضرت گیسو دراز سید محمد حسینیؒ جو عام طور سے خواجہ بندہ نواز سے بھی موسوم ہیں سید شاہ یوسف راجو حسینیؒ کے فرزند تھے، حضرت گیسو دراز کو خواجہ نصیر الدینؒ چراغ دہلی سے بیعت اور خلافت حاصل تھی، خواجہ بندہ نوازؒ اپنے کئی مریدوں کے ہمراہ ۸۰۱ھ میں دہلی سے گلبرگہ آئے یہ زمانہ سلطان فیروز شاہ بہمنی کا تھا سلطان نے آپ کی بڑی عزت اور توقیر کی اُس مقام پر آپ کا قیام ہوا جہاں آپ کا روضہ ہے گلبرگہ میں آپ اپنے مریدوں کو تعلیم بھی دیا کرتے تھے چونکہ دکن میں عام طور سے اب دکھنی زبان یعنی قدیم اردو کا رواج ہوگیا تھا اس لیے آپ نے فارسی کے علاوہ کئی کتابیں دکنی میں تصنیف فرمائی ہیں ۸۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا اب تک ماہ ذیقعدہ میں آپ کا عرس ہوتا ہے، بلا تفریق مذہب و ملت لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے، عرس کے علاوہ سال کے بارہ مہینے روزانہ زیارت کرنے والوں کا مجمع رہا کرتا ہے۔

آپ کے حالات تذکرہ اولیائے دکن اور دکن میں اُردو وغیرہ کتابوں میں درج ہیں۔

آغاز:۔

"کنت کنزاً مخفیاً الخ یعنی وہ سلطان اپنی ذات کے دریا میں چھپا رہ کا گنج رکھتا تھا بقا کے موتیاں سو بھر کر اس حال میں یکایک اس گنج کی طرف نظر کیا ہوا. س موتیاں کا اُجالا دیکھ کر عاشق ہوا۔"

اس مختصر رسالہ میں جو دکنی زبان کا ابتدائی نمونہ ہے قرآن مجید کی آیات سے کنت کنزاً مخفیاً کی تفسیر کی گئی ہے۔

اختتام :-

"تو اسے راہ زن کر جان زیادہ کہنا حاجت نیں لے سالک اتیچہ اشارت بس ہے۔"

ترقیمہ :-

کاتب الحروف میر احمد علی برائے مطالعہ نمودن حضرت سید عبد اللہ صاحب بروز جمعہ بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر ۱۲۳۳ ہجری قدسی اگر کسے دعوی کند باطل است۔

کعبۂ مردانہ وز لب و گل است
طالب دل شو کہ بیت اللہ دل است
حج زیارت کردن خانہ بود
حج رب البیت مردانہ بود

اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ اور ادارۂ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔

(۲۷۶) درالاسرار دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۸۸ ۳ جدید) سائز ۱۰۱/۴×۱۱ انچ، تعداد صفحات (۸) تعداد سطر (۲۳) خط نسخ معمولی۔

آغاز :-

"کنت کنزا مخفیا فاجبت ان عرف خلقتہ یعنی او سلطان اپنی ذات کی دریا میں چھپا راز گنج رکھیا تھا۔ بقا کے موتیاں سوں بھر کر ہور اس حال میں یکا یک اس گنج کی طرف نظر کیا۔"

اختتام :-

"کوئی کچھ اپنے سمجھ سوں تو کاملا نسوں پوچھنا ہور بوجھنا ہے قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر الخ بھائی دیکھا مانند احوال اگر خواہی بپرس از صاحب حال۔ تمام شد ایں طریق احتمال است۔ ... چوں ایں پنج مرتبہ تمام شد۔

باتاں تی کچھ کار نہیں یہ کرنی تی بیکار
کرنی تی کچھ پھل نہیں بن لوڈی مرحیا ر

تمام شد

(۲۷۷) رسالہ درالاسرار تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف شطاریات ۲۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۲) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف۔ خواجہ بندہ نواز۔

آغاز :-

"کنت کنزا مخفی فاجبت ان عرف فخلقت الخلق یعنی او سلطان اپنی ذات کے دریا میں چھپا راز گنج دیکھا تھا، بقا کی موتیاں سوں بھر کر ہور اس حال میں یکا یک اس گنج کی طرف نظر کیا۔"

اس رسالہ میں تصوف کے بعض مسائل سالک، روح، نفس ظاہر و باطن وغیرہ امور کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام :-

"ہور یہ تمام راز تجھے جو کھولے اسی رہنما کر جان اس راز کو نا سمجھا سکیا تو اس رہ زنی کر جان زیادہ کہنا حاجت نیں

سالک کو اتنی اشارت بس ہے۔"

(۲۷۸) جواہر اسرار اللہ

نمبر (تصوف ۱۶۶۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۹۸) سطر (۱۳)

خط نستعلیق خوش خط۔ جدول مطلا۔ مصنف شاہ علی محمد گانوں دھنی۔ تاریخ تصنیف قبل ۹۷۳ھ کتابت ۹۹۰ھ

شاہ علی محمد گانوں دھنی شاہ ابراہیم جان اللہ کے فرزند تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب سید احمد کبیر رفاعی سے ملتا ہے اور ننہیال کا سلسلہ سیدنا عبدالقادر جیلانی پر منتہی ہوتا ہے۔ شاہ علی محمد احمد آباد گجرات میں تولد ہوئے اور وہیں نشو و نما ہوا۔ علماء گجرات سے علم حاصل کیا اور باپ کے مرید ہو کر خلافت پائی۔ اپنے وقت کے صوفی صافی تھے۔ اور گانوں دھنی (گانوں کے مالک) کے لقب سے موسوم تھے۔

شاہ علی محمد ارشاد اور ہدایت کے ملجا و ماویٰ تھے۔ تبلیغ دینِ اسلام میں بہت بڑا حصہ لیا۔ سیکڑوں نے اسلام قبول کیا۔ درس و تدریس کا مشغلہ بھی جاری تھا اور تبلیغ و ہدایت کا بھی۔ مصنفین نے آپ کے کشف و کرامات کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔

"جواہر اسرار اللہ" دراصل آپ کے کلام کا مجموعہ ہے، جس میں تصوف کے اسرار اور مسائل کو نظم میں بیان کیا ہے۔ ان کو پہلے آپ کے ایک مرید شاہ ابوالحسن نے مرتب کیا، پھر کے بعد آپ کے پوتے شاہ ابراہیم ابن شاہ مصطفیٰ نے دوبارہ ترتیب دیا۔ ۹۷۳ھ میں شاہ علی محمد کا انتقال ہوا۔ شاہ صاحب معشوق اللہ کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔

شاہ علی محمد معشوق اللہ کا تذکرہ اکثر تذکروں میں موجود ہے۔ کتب خانہ ہذا میں شاہ ابراہیم کے مرتب کردہ جواہر اسرار اللہ کے دو نسخے ہیں۔ ایک میں ابتدائی دیباچہ کس قدر ضائع ہو گیا ہے۔ دوسرا نسخہ مکمل اور نہایت خوش خط ہے۔

اس موقع پر دیباچہ کا مختصر اقتباس بھی پیش کیا جاتا ہے۔ دیباچہ فارسی میں لکھا گیا ہے مگر آغاز پر تین صفحے عربی خطبہ ہے اس کے بعد :-

"اما بعد فیقول العبد الضعیف سلطان العارفین شاہ علی محمد معشوق اللہ المسمیٰ سید ابراہیم ابن سلطان الصالحین شاہ مصطفیٰ حبیب اللہ ابن غوث الاعظم سلطان العارفین شاہ علی محمد معشوق اللہ الحسینی۔ الاحری ابا الحسینی القادری جدی و پیری و شیخی و شیخ العالم در بحر حقیقت الحقایق و معانی غواصی فرمودہ دل خود را الجواہر و مرجان و لولو و لالا حقیق پر کردہ آوردہ آں را در سلک سلوک منظم ساختہ مسمیٰ بمکاشفات و نکات کردپس آں را بلسان دریا و گوہر نثار بطریق نظم بالفاظ ہندی کہ گاہی بقرب نوافل و گاہے بقرب فرائض یعنی گاہے بزبان حق بطریق ترجمان و گاہے حق بزبان انسان بوقت مکاشفات و مشاہدات و معاینات و معانیات فرمودہ در بیان اسرار اللہ کہ در اثبات توحید وجود واحد وجود مطلق بدلائل و براہین عقلی و نقلی و وجدانی و تمثیل آں اریں مختصر آوردہ وجمع کردہ شدہ کہ ایں درج منظوم بر جواہر اسرار اللہ است کہ عشاق حق در کشفت ایں خود را بجواہر اسرار اللہ مزین و مرصع و مکمل سازند تا رف معارف کردند و قتی بعض طلبات وجود واحد ایں فقیر را گفتہ کہ ایں دیباچہ جواہر اسرار اللہ کہ ابوالحسن شیخ محمد القریشی حدری فرمودہ بغایت مختصر است تو دیباچہ دیگر کن بعد از تامل بسیار التماس ایشاں قبول کردہ بمقدار حصول حوصلہ خود عرض نمودم"

اس اقتباس سے یہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کو سید

منجہ علی جیو ہتیہ چندائی

ان جیت جوری جگ سبہائی

ساری اپنیں لنگی لائی

نکتہ ہشتم در تخلص

شاہ علی جیو کیسوں راتا

آپ بن کھیلی آپ سنگھاتا

دور کرے گا ہیں سولیاوی

لاہنی دور دیہ او دادی

اختتام :-

جیو کندا لا دیکھی عالم تیو ہیں جان

جہاں جیو نہ دکھائے جیوں تیو نری کندالانا

ترقیمہ :-

"جواہر اسرار اللہ من تصنیفات قطب الاقطاب شاہ علی محمد معشوق اللہ، در روز دوشنبہ بتاریخ شہر ذی قعدہ ۱۰۹۵ھ"

ترقیمہ کی عبارت کے بعد کچھ اور کلام بھی ہے اس کا پہلا اور آخری شعر درج ہے :-

ہموں نیہ کی بات تو تب بوجھی جد ہاں خوب محبوب سوں اسکیتا

دیکھ مجھ تی تن تے من دو فو اس کری پر سدچنچ کیتا

کہیں تبلی جوت پکڑلی دہن جگی جگا د جیاں سوتیا دولویں

خوب خوب سورت یوں کہہ کریں تد جنہلا جیون تک لویں

کتب خانہ سالار جنگ، اور عجائب خانہ حیدرآباد میں بھی اس کے نسخے موجود ہیں۔

---

(۲۷۹) جواہر اسرار اللہ دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۲۰۸) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۸۳) سطر (۱۴)

خط نسخ۔ مصنف شاہ علی محمد معشوق اللہ تاریخ تصنیف قبل ۱۰۹۵ھ۔

اس نسخے کے آغاز کے صفحے ضائع ہو گئے ہیں۔

آغاز :-

. . . . . . کاشفات الجلال

. . . . والمثال نہ اشبہ

. . . . امابعد فیقول العبد الفقیر الحقیر

یکے از کمینہ مریداں وخاک رہ بان فرزنداں حضرت سلطان العارفین شاہ علی معشوق اللہ"

آغاز کلام

آپیں کیسوں آپ کھلاؤں

آپیں اپس لے کل لاؤں

اختتام :-

نیر ہیں اے پھریں سوا ولی پھر پھر سائیں دھونڈھن

نولی کھل پھول آپ لاتویں چولی

خاتمہ :-

تمام شد کار من نظام شد کاتب الحروف فقیر حقیر محمد ولد محمد رحیم بن سلطان مسعود بن محمد رحیم۔

کاتبوں کی سہو سے دونوں نسخوں میں کچھ کلام کم وبیش ہے۔

(۲۸۰) کلمۃ الحقایق

نمبر (تصوف ۱۳۵) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۹۱) سطر (۱۴) خط نسخ و نستعلیق۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۹۹۰ھ کتابت سنہ ۱۱۵۵ھ

شاہ برہان الدین جانم کے والد شاہ میراں جی شمس العشاق تھے جو مکہ معظمہ سے آکر بیجاپور میں بس گئے تھے، شاہ برہان الدین جانم کی ولادت بیجاپور میں سنہ ۹۵۰ھ میں ہوئی۔ اور سنہ ۹۹۰ھ کے بعد انتقال ہوا، بیجاپور میں مدفون ہیں، شاہ برہان الدین اپنے باپ کے مرید اور خلیفہ تھے ان کے مرنے پر مسند ارشاد اور ہدایت پر متمکن ہوئے، آپ اپنے وقت کے ایک بڑے صوفی بزرگ اور صاحب علم عالم متبحر تھے، ایک طرف درس اور تدریس کا سلسلہ جاری رہتا اور دوسری طرف ارشاد اور ہدایت سلوک اور باطن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ شاہ صاحب صاحب تصنیف تھے عربی اور فارسی کے علاوہ دکھنی میں کئی کتابیں اور رسالے قلمبند کئے تھے ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) کلمۃ الحقایق (۲) وصیت الہادی (۳) سکھ سہیلا۔ (۴) منفعت الایمان (۵) نکتۂ واحد (۶) نسیم الکلام (۷) رمز الواصلین (۸) بشارت الذکر (۹) حجت البقا (۱۰) بیان خلاصہ (۱۱) ارشاد نامہ منظوم (۱۲) ارشاد نامہ (نثر)

ان کتابوں میں سے اکثر نظم میں ہیں اور بعض نثر میں ان سب کا موضوع تصوف ہے، تصوف کے مختلف مسائل و اسرار کو اس وقت کی عام زبان میں آپ نے قلمبند فرمایا تھا، شاہ برہان الدین جانم کے حالات کئی کتابوں میں درج ہیں مثلاً تذکرہ اولیائے دکن (عبدالجبار) روضۃ اولیا بیجاپور (شاہ سیف اللہ) اردو کے نشوونما میں صوفیاء کا کام (ڈاکٹر عبدالحق) اردوئے قدیم (ڈاکٹر زور) دکن میں اردو وغیرہ۔

آغاز:-

"اللہ کرے سو ہوے، کہ قادر توانا قوی کہ او قدیم القدیم اُس قدیم کا بھی کرنہار، ہیچ ہیچ سو تیرا تھا ہاتھ او ہیچ ہوے گا تج تجیا یار جد جا کچ نہیں بھی تھا تہیں دو جا شہ یک کوئی نہیں ایسا حال سبج نا خدا نے خدا کوں جس پر کرم خدا کا ہوے۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے اس میں بعض مسائل تصوف توحید، وجود وغیرہ کا تذکرہ ہے، سوال اور جواب کے طرز پر تصنیف کیا گیا ہے، وجود کے اقسام، شاہد عقل، صفات ذات، طالب، یقین، ایمان، عشق، عشق اللہ وغیرہ امور کے متعلق سوالات ہیں اور ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

اختتام:-

وا گر از یں دانائی ترا شرک رسد۔

"تا ایں ساتی از من بردار ورنہ من ایں ماندہ من آلا ما بر چہ تو خواہی بکنی یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہی۔"

ترقیمہ:-

"ہذا الکتاب کلمۃ الحقایق بالاتمام رسید ایں رسالہ۔۔۔ تصنیف حضرت شاہ برہان الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔۔۔ کاتب الحروف عبد الضعیف حقیر سید محمد خواجہ ابن حضرت سید عبد القادر معروف حاجی الحرمین شریفین محمد میراں شاہ دریا حسنی الحسینی القادری ابن محمد خواجہ شاہ دریا۔۔۔ اپنے

نسب کے چند اصحاب کا نام لیا گیا۔

اس کے قلمی نسخے حیدر آباد کے بعض کتب خانوں میں موجود ہیں، ادارۂ ادبیات اُردو (زور ۵۳) جامعہ عثمانیہ میں اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

(۲۸۱) کلمۃ الحقایق دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۰۲۶ جدید) سائز (۹ × ۵ انچ) تعداد صفحات (۱۱۰) تعداد سطور (۱۲) خط طلبی نسخ۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللہ کرے سو ہوے کہ قادر توانا قوی کہ او قدیم القدیم اس قدیم یکا بھی کرہار۔
تسبیح تسبیح سو تیرا اظہار سبیح ہوا بھی تجھی یا رجد عان کچ ہئیں بھی تھا تیں۔"

ترقیمہ:-

تصنیف قطب الاقطاب حضرت شاہ برہان وسلطان العارفین قدس سرۃ العزیز ۔ از فضل باری تعالی الشود مرتب حال از فریاد واللہ تعالی فرصت اوراد و یا اللہ یا اللہ یا اللہ تمت تمام شد۔

(۲۸۲) کلمۃ الحقایق تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۶۵ جدید) سائز (۷ × ۴½ انچ) تعداد صفحات (۱۰۴) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ معمولی۔

آغاز:-

"اللہ کرے سو ہوے کہ قادر توانا سوائے کہ قدیم القدیم اس قدیم کا بھی کرہار سبیح" الخ

اختتام:-

"یا الہی یا الہی یا الہی ہذا الکتاب کلمۃ الحقایق نوشتہ مرتب بہ فرمان اللہ تعالی الکتاب کلمۃ الحقایق کاتب حروف اضعف العباد تمت تمام ہذا الکتاب نوشتہ دکیمان با فرمان حق عرفان۔"

(۲۸۳) رسالہ وصیت الہادی

نمبر (تصوف شاملات ۵۰۰) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۴) سطر (۱۵) خط نسخ۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب ۹۹۰ھ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:-

سکتا قادر قدرت سوں سمجے تج کوئی کیا
جس کوں نوری دیوی راہ دکھیا یہدی من یشا
جو رعیب پر کہٹ آپ چھپایا کوئی نہ پایا انت
ما پامن میں سب جگ باندھا کیونکہ سوجی بینت

یہ ایک تصوف کا منظوم رسالہ ہے۔ اس میں چند ابواب کے تحت تصوف کے بعض مسائل کا ذکر ہے ابواب کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) ذکر جلی راہ شریعت منزل ناسوت
(۲) ذکر قلبی راہ طریقت منزل ملکوت
(۳) ذکر روحی راہ حقیقت منزل جبروت

(۴) ذکرِ ستری معرفت منزل لاہوت۔
(۵) ذکرِ خفی ذاتِ مطلق مقامِ قرب۔

اختتام:-

وہو شاہد علی کل شئی
ظاہر باطن کا او نہ انا سکتا ہے سبحان
سب پر شاہد مطلق پناتج پر لی برہان

کتاب پر ایک مہر ثبت ہے جس میں صرف لفظ محمد پڑھا جاتا ہے
کتب خانہ جامعہ عثمانیہ میں اس کا نسخہ موجود ہے اور
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔

(۲۸۴) رسالہ وصیۃ الہادی دوسرا نسخہ

نمبر (۱۹۳۱ جدید) سائز (۹×۹) صفحہ (۹) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ مصنف شاہ برہان اللہ جانم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۹۹۰ھ کتابت سنہ ۱۲۷۵ھ

آغاز:-

سکتا قادر قدرتسوں سبھی تجگوں کیا
جس کوں لوری دیوی راہ ہیدی من بھیا
بھروپ پر کہٹ رب چھپایا کئی نہ پایا انت
پایا موہ میں سب جگ باندیا تا پایا انت

اختتام:-

اپنے دل پر انصاف ہو کر بچار ہیا کیجے
جس رہ مقام اچھی ثابت قدم کیجے

رد کے تو یو بات بھلی نہیں ثابت راکھی بجا!
دل کی ساتی سوں نے ہے چوری کیونکر چلی سے پاؤ
ظاہر و باطن کا او دانا سکتا ہے سبحان نا
سب پر شاہد مطلق تنہا تجہ پر لی برہانا

ترقیمہ:-

الحمد للہ رسالہ وصیت الہادی بتاریخ ہشتم جمادی الآخر سنہ ۱۲۷۵ھ بندہ قاصر سید عبدالقادر در شہر ویلور زیور اختتام پوشانید۔

(۲۸۵) سوکھ سہیلا

نمبر (تصوف شاطات ۸۰۵) سائز (۹×۵) صفحہ (۸) سطر (۱۴) خط شکستہ۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۹۹۰ھ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:-

لوکا یہ مست کچ الاوے جن بوج بجھوں لادی
بہود بات یو کی کریں بچار کریں ندیاں سوی
ساد ہو جنکر سیو الہی تو یہ ہرایت ہوئی
کر پر ساز ہو کوئی یک جلنے دیکھت برا کوئی
لوکا یہ مست کچ الاوے جن بوج بجھوں لادے

یہ بھی تصوف کی کتاب ہے چند مسائل کا تذکرہ اس رسالہ میں ہوا ہے۔

اختتام:-

سکھ کا سرور شاہ میرانجی انت کرن لے مالی

سہس ہوے تک کمو میرے نہ پورے کرت بکھانے

دکھیں جانم سو کہو سہلا چا لکھیپ ہوئی سو جانی

لوکا یہ مست کچ تجنوں، نادی جن فوج بختوں سے

تمت تمام

اس کتاب پر ایک مہر محمد قمر الدین ۱۱۶۲ھ کی ثبت ہے اس سے

ظاہر ہے کہ اس کی کتابت ۱۱۶۲ھ کے پہلے ہوئی ہوگی۔

پہلے صفحہ پر کسی نے اس کو تصنیف شاہ میرانجی لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

جامعہ عثمانیہ اور سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کے نسخے موجود ہیں۔

اس کو ڈاکٹر حفیظ سید (الہ آباد) نے شائع کر دیا ہے۔

(۲۸۶) ارشاد نامہ ذکر جلی و ارشاد نامہ ذکر خفی و ارشاد نامہ وحدت

نمبر کتب (۱۵۱ اجید) سائز (۵×۳ انچ) تعداد صفحات (۹۰)

تعداد سطور (۹) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف شاہ برہان الدین

جانم تاریخ تصنیف قریب ۹۹۰ھ۔

آغاز:-

ارشاد نامہ ذکر جلی: ہست کلید در گنج حکیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاد نامہ شریعت کا اس میں فیض ہے رحمت کا۔

جسکوں دیوی ہادی راہ کہتا یھدی من یشاء۔

فاتحہ فکر کا ختم ہے اس ذکر کا۔

اس جلد میں تین رسالے مجلد ہیں جن کا ذکر عنوان کتاب میں کر دیا گیا ہے۔

رسالہ اولیٰ کا نام ارشاد نامہ ذکر جلی ہے۔ اس میں ذکر جلی کے متعلق

چند مسائل بیان کئے گئے ہیں اور حکایتیں بھی درج کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

قلبی ذکر کرے تو سکن گھڑی ملکوتی کا رنگ چیڑی

وناہوری طالب دانا ترکن ہو کر بنیا ہو

تمت تمام شد

(۲) ارشاد نامہ ذکر روحی:-

آغاز:-

ارشاد نامہ حقیقت کا اس میں تن ہے ظلمات کا

ظلم اندھارا کر لیا مجھ پر تو یو جا چپ پڑیا

(اس رسالے میں ذکر روحی کا بیان ہے۔)

اختتام:-

روحی ذکر کرے تو سکن گھڑی جبروتی کا رنگ چیری

تائب ہوے عاشق تائب ہو ترکن ہو کر صاف ہو

(۳) ارشاد نامہ ذکر سری:-

آغاز:-

ارشاد نامہ معرفت کا اس میں تن ہے وحدت کا

قرب مقام کا اسے ہے شہ پایو دے نقش مالک خالق پاؤں

اختتام:-

کہوں اسے ذکر ہے سری نام ظاہر باطن ایک کلام

اسے ذکر کوئی تو سکن گھڑی لاہوتی کا رنگ چیری

(۴) ارشاد نامہ وحدت:-

آغاز:-

ارشاد نامہ وحدت کا اس میں نور ہے شاہد کا

شاہد تو ہے جان ظہور جس کی نور سوں کل معمور

اختتام:- دو تو چھوڑ ہو کا نکتہ بینو جوڑ

آخر پر ایک شجرہ حضرت علیؓ سے شروع ہو کر شاہ محمد رفیق چشتی تک درج ہے۔

(۲۸۷) ارشاد نامہ

نمبر (تصوف شاملات ۲۲) سائز (۸×۶ انچ) صفحہ (۱۵) سطر (۱۳) خط نستعلیق

مصنف شاہ برہان الدین جانم تاریخ تصنیف قریب ۹۱۰ھ۔

آغاز:-

ارشاد نامہ شریعت کا اس میں فیض ہے رحمت کا

کر جن کر یکا سوی خاص اپنی شہ کا ہوی داس

. . . . ذکر جلی ہے نام جس کو کہتی کرو مدام

" بسم اللہ نام خدا الرحمٰن مہربان الرحیم بخشنہارا ادبخشارا " اللہ محمدؐ کی باتاں راز رموز کہاں یاتاں کسی نامحرم کے آگے نا بولنا۔ بولیں گے سو کافر ہوں گے۔"

آغاز میں چند شعر ہیں، اس کے بعد نثر میں باقی مضمون ہے اس میں تصوف کے بعض مسائل کا ذکر ہے۔ توحید، واجب الوجود وغیرہ امور کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

" یو بھی ہور حرام جانے کیا۔ . . . تو ہے واجب الوجود کا اظہار عام ساس کے بعد عربی میں ایک دعا ہے۔ تمت تمام شد کتب خانہ سالار جنگ اور ادبیات اُردو میں ارشاد نامہ کے نام سے جو رسالہ ہے وہ نظم میں ہے یہ صحیح ہے مگر یہ نسخہ نثر میں ہے۔

(۲۸۸) رسالہ اربعہ طریق ارشاد نامہ

نمبر (تصوف ۳۹، ۱) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲۸) سطر (۱۶ تا ۱۸) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم

آغاز:-

اولاً پانچ شعر ہیں۔

ارشاد نامہ شریعت کا	اس میں فیض ہے جس کا
جس کو دیوے پاوے گا	کیا یہدی من یشاء

پانچ شعر کے بعد

" بسم اللہ ناؤں اللہ کا الرحمٰن مہربان الرحیم بخشنہارا محمدؐ کی راز رموز کیا باتاں کسی نامحرم کے آگے بولتا بولیں گے تو کافر ہوویں گے "

تصوف کے مختصر اسرار اور مسائل لکھے گئے ہیں نفس اماّرہ پاکیزگی کے شروط وجود، ممکن الوجود، وغیرہ امور کی صراحت ہوئی ہے۔

اختتام:-

واللہ اعلم یہدی من یشاء و یضلی من یشاء

شب بہانے درخت بخواب شدم

خواب دیدم کہ آفتاب شدم

ترقیمہ:-

رسالہ اربعہ طریق حسب فرمایش حضرت پیر و مرشد مولانا محمد حسن قادری عرف حضرت غلام میاں قبلہ دام ظلہ۔ کاتب عبدالمجید ۹ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ اختتام یافت۔

(۲۸۹) کلمۃ الاسرار

نمبر (تصوف ۹۲۳) سائز (۶×۹) صفحہ (۲۲) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب ۹۹۰ھ۔

آغاز:-

" عجب درد نے سچوں کو کیا ہے لاہوت یو دیکھیا ہے عرفوں کے تیں اے عارفوں دیکھو نہ دس کوں شاد کر

دستا بھوت گھیرا ہے ۔ اور دریا ہے جو اوس کا انت لینے گئے
ہر کم کشت فانی اور دریا لا الہ کا ہے جسے حد اور نہایت نہیں"۔

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے اس میں گنج مخفی یعنی کنت
کنزاً مخفیاً کی تشریح کی گئی ہے، دنیا اور انسانی جسم کو دریا
قرار دے کر تفصیل درج ہے، بیان کے ثبوت میں حکایتیں بھی
پیش کی گئی ہیں ۔

اختتام :۔

" مرشد صاحب نے کلمت الاسرار اس رسالے کا
ناؤں رکھے ہور کہے جو کوئی اس رسالہ کوں صدقِ دل سوں
پڑھے گا یا سنے گا ہور اوس کی معنی یاد کرے گا یا یاد رہے گا
تو اوسی وقت وصل کوں پہنچے گا ہور اصل اپنی کوں اٹھے گا۔

رباعی :۔

الٰہی توں اپنی کلمہ کا یو معنی کا نور
شتابی سوں کر سب دلاں پر ظہور
جو اوس نور عرفاں سوں دیکھے تجے
ہر ایک شئی میں اون کو محمدؐ سوجھے

ترقیمہ :۔

الحمد للہ علی کل حال تمت تمام شد بعون اللہ تعالیٰ ۔
پہلے صفحے کے حاشیہ پر حسب ذیل عبارت ہے ۔
" رسالہ حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس اللہ سرہٗ
برائے رحیمی کہ مرید رسائل کلمہ کا آیا تھا "

(۲۹۰) رسالہ وجودیہ

نمبر (تصوف ۴۱۲ (۲)) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۶) سطر (۱۳)

خط نستعلیق ۔ مصنف حضرت سید شاہ محمد
نور دریا قادری ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۸۳ھ کتابت ۱۲۰۷ھ

حالات :۔

سید شاہ محمد نام اور نور دریا لقب تھا، شاہ امین الدین اعلیٰ
بیجاپوری کے مرید اور خلیفہ تھے، بیجاپور سے رائچور آئے، وہیں
اقامت کرلی صوفی بھی تھے اور عالم بھی، درس و تدریس کا سلسلہ
بھی جاری تھا اور تبلیغ و ارشاد کا بھی۔ صاحب تصنیف تھے
رائچور میں ۱۰۸۳ھ میں انتقال فرمایا۔ اسی مقام پر دفن کئے گئے
اب بھی زیارت گاہ عام و خاص ہے۔

آپ کی اولاد آج بھی موجود ہے چنانچہ سید رسول قادری
مرحوم آپ کے اولاد میں تھے جن کی پوتی زینت ساجدہ ایم اے
زنانہ کالج حیدرآباد کی اردو کی لکچرار ہیں ۔

آغاز :۔

" انی انا اللہ رب العالمین احد، احمد محمد تحت الثریٰ محمود
گنج مخفی نقطہ ذات مطلق یو تینوں ذات کے مرتبے ہیں وہاں
سوں چاہا کہ آپ کی مراتب کا کہ ظہور کردن کر خود دیکھی دیکھنی
میں یو ج پیدا ہوا کیا واسطے جہاں ایک ہے وہاں یو ج ہے"

اس رسالے میں تصوف کے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں
خدا، اس کی ذات وجود، نور، نور محمدی نفاس، نور اسلام
کی تشریح باطن کے ارکان اور ان کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام :۔

" پیر مرشد کامل ملا تو یو مقام معلوم ہوتے ہیں :۔

اور تو روح سوں پر تقی ہیں

مقیم جاری ہیں دو نور اس میں محیط ذات ظہید

نورانے سوں پر نورانے آنکھ ہے نورانے آنکھ پہ

روحانی یہ ہے ؟

ترقیمہ :-

"ہذا کتاب وجودیہ من تصنیف حضرت نور دریا قادری رحمۃ اللہ علیہ نقل از کتاب پیرو مرشد قبلہ سید شاہ عبد اللطیف قادری مدظلہ العالی بندہ فدوی خاکسار فقیر حقیر یکے از غلامات پیرو مرشد سید محب حسین ولد سید تراب علی بتاریخ چہاردہم شہر جادی الاول ۱۲۸۳ھ بہ اختتام یافت۔

ختم ترقیمہ کے بعد کچھ اور مسائل تصوف ایک صفحہ پر لکھے گئے ہیں۔

دو مہر سید محمد حسین کے ثبت ہیں۔

(۲۹۱) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاہات ۳۸) سائز (۱۱×۸) صفحہ (۵۱)

سطر (۱۳) خط نسخ ۔مصنف شاہ محمد

نور دریا۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۹۲ھ ۔کتابت ۱۱۹۲ھ

آغاز :-

اللہ اسم ذات ہے تیرا یقیں

کہ ہر گہت میں پستا ہے دو دیس دیں

کہ اس اسم سوں انبیا اولیا

سدا دل کوں اپنیں کیے ہے صفا

یہ تصوف کا رسالہ ہے حمد و نعت کے بعد وصف مرشد اس کے بعد بیان وجود، ہفت خاصیت وغیرہ چند عنوان سرخی سے لکھے گئے ہیں اس کے بعد عنوان کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے تصوف کے بعض مسائل اس میں مذکور ہیں۔ نفس لوامہ، قلب انسان، عقل، نفس اور عشق، نفس امارہ وغیرہ امور پر اظہار خیال ہوا ہے۔

مصنف کے نام کی صراحت

ولیکن بنتی نیں ہے کچھ تجھ کوں

کہ ہے شاہ محمد تجے راہ پر ...

اختتام :-

جو کچھ ان کرایا سو کرتا رہوں

ولیکن نجانوں کہ میں کچھ بھی ہوں

مرتب کروں اوس کوں اس کا کلام

بحق محمد علیہ السلام

خاتمہ :-

کتبہ العبد المذنب محمد حافظ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ تحریر غرہ شہر ذیحجہ یوم دوشنبہ ۱۱۹۲ھ ارقام یافت۔

(۲۹۲) رموز الکاسبین

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف شاہ صدر الدین تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۰۰ھ ۔کتابت ۱۲۳۱ھ ۔

حالات :-

دکن کے ایک صوفی بزرگ شاہ صدر الدین کا تذکرہ

مؤلف اولیائے دکن (ص ۱۰۳۳، ج ۱)، اردو، کرزوور (ص ۱۰۶) نے کیا ہے جن کا زمانہ ۱۰۳۰ھ قرار دیا ہے، مگر معلوم ہوتا ہے ان کے بعد اس نام کے ایک اور بزرگ بھی دکن میں موجود تھے، افسوس ہے کہ ان کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہ ہو سکے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ وہ عالم بھی تھے اور صوفی بھی، ارشاد اور ہدایت کا سلسلہ بھی جاری تھا اور تصنیف و تالیف کا بھی، مسلمانوں کی ہدایت اور تبلیغ اسلام آپ کے مقاصد تھے، زبان کے لحاظ سے۔ آپ کے تصانیف کو ۱۰۵۰ھ کے بعد کی کتابیں قرار دے سکتے ہیں، تذکرہ اردو مخطوطات (ص ۱۰۶، ج ۱) میں جس کتاب کا تذکرہ ہے وہ بھی تصنیف غالباً انہی کی ہو سکتی ہے کتب خانہ آصفیہ میں آپ کی تین کتابیں موجود ہیں، معلوم ہوتا ہے شاہ صاحب نے نظم اور نثر دونوں میں تصانیف کرتے تھے۔

آغاز:-

نام لے اللہ محمد کا اول
کب کا سب کوں کہوں دو ہر محل
گوش جاں سوں اب سنو صاحب یقیں
کیا کتا ہے نظم میں شہ صدر دیں
اولاً بانفس و دل قلب و مثالی
خواہش ودنا نیکا یوں بوج حال

تصوف کے بعض مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں اول علم کی تعریف ہے پھر تصوف کے چند مسائل کا ذکر ہے۔

تخلص کا ایک شعر:-

صدر الدین تواں کسب پر ثابت اچھے
حرف سوں صفتاں کی تب ساکت اچھے

اختتام:-

بس کر اسے شہ صدر دین اسرار کو
دید میں دیدار پا آپس کو کہو
سو لیو پیدا نظم میں بیتاں تمام
یاد رکھنا یہ زباں ایں خاص و عام

ترقیمہ:-

بتاریخ بستم ربیع الاول ۱۳۱۲ھ راقم محمد بدر الدین خان لکھی، یہ کتاب شائع نہیں ہوئی۔ آقا حیدر حسن صاحب کے کتب خانہ میں ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۹۳) رموز السالکین دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف شطاریات ۴۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۳۲) سطر غیر معین۔ خط شکستہ۔ مصنف شاہ صدر الدین۔
تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

آغاز:-

. . . . اللہ محمد کا اوّل
. . . . کا سب کون در ہر محل
. . . . جان سے آپ سنو صاحب یقیں
کیا کتا ہے نظم میں شہ صدر دیں

یہ ایک تصوف کی نظم ہے جس میں خدا کے اسماء اور صفات۔

کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

اصل نقد کا سیاہی ہے پہچان
اوسیا ہی غیب ہو یک ہے جان
گر آئے صدرالدین رہے در غیب مل
تب تو تم المختصر کا پاوے محل

ترقیمہ :-

تحریر فی التاریخ نہم شوال المعظم ۱۲۸۱ھ نوشتہ سید حسین علی شاہ قادری اس پر دو مہریں ہیں ایک سید محب حسین ۱۲۸۵ھ اور دوسرے کسی سید شاہ . . . حسینی کی ہے صاف سمجھ میں نہیں آئی۔

(۲۹۴) مرات حق نما

نمبر تصوف شاذات ۲۳ سائز (۹×۶) صفحہ (۱۳) سطر (۱۲) خط شکستہ۔ مصنف شاہ صدرالدین تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ

آغاز :-

"اوسلطان دو جہان کا جب عالم بیہوشی میں تھا اوسی مقام کا نام ہاہوت اور اوس بے ہوشی سوں نظر کے حال میں آیا سو اس مقام کا نام لاہوت یعنی فنا ہے"

یہ ایک مختصر رسالہ تصوف ہے جس میں خدا کے نور وغیرہ کا بیان ہے۔

اختتام :-

وہاں سے نور میں نور سے ذات قدیم و السلام اس کے بعد اس میں ایک اور رسالہ دو صفحہ کا شامل ہے جس میں ایک نظم ہے جس کا پہلا اور آخری شعر یہ ہے۔

سب ذات اس کے ذات کے پرتو
سب صفات اوس صفات کے پرتو
پر مرات حق نما ہے تمام　　کن مکان لا الٰہ الا ہو

(۲۹۵) مرات حق نما دوسرا نسخہ

نمبر تصوف ۸۲۹ سائز (۸×۵) صفحہ (۵) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ صدرالدین۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز :-

اوسلطان دو جہان اور بے خود بے ہوش تھا اس مقام کوں ہاہوت کر نام رکھا ہور اوسے بے ہوش سوں نظر میں آیا سو مقام کوں لاہوت کر نام رکھا۔

اختتام :-

ہو بندے کا گھر سو چہ فنا ہے جہان۔

(۲۹۶) رسالہ تصوّف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۳) سطر (۱۱)
خط نستعلیق ۔ مصنف ۔ نامعلوم تاریخ تصنیف
مابعد ۱۰۵۰ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوسکے ۔

آغاز :-

لَا اِلٰہ نہیں ہے کوئی بندگی کنے کے لایق اِلَّا اللہ مگر اللہ تعالیٰ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ محمد پیغمبر خدا کے ہیں ۔
اس میں لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی توضیح
کی گئی ہے ۔

اختتام :-

" ذات کی کسوٹت سر سر کی کسوٹت نور نور کی کسوٹت
روح روح کی کسوٹت نفس نفس کی کسوٹت "

(۲۹۷) نظم تصوّف

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۵) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔ مصنف صدرالدین تاریخ تصنیف
مابعد ۱۰۵۰ھ
ناقص الاول ۔

آغاز :-

ہوا اس شخص کو علم خودی جب
اپنے موجود بوجیا آپ میں تب
ہوا اوس بوجھے اعتبار وجود تام
مجرد بوج ہوا یہاں خود سوں انجام
خودی کی بوج سوج ہے علم ذاتی
پچھانت نیں ہے یہاں ذرہ صفاتی

علم تصوف کے چند مسائل کو نظم کیا گیا ہے ، انسانی
حواس خمسہ کی تشریح کی گئی ہے ۔

اختتام :-

اتیا بس کرتوں اے شہ صدرالدین بات
کہا تمثیل میں یہ پانچ حضرات
یو ذکر اُن کا بیاں ہے مختصر خوب
دو سو تیئس بیت بولیا خوب اسلوب

(۲۹۸) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۷) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔ مصنف شاہ صدرالدین تاریخ
تصنیف قریب ۱۰۵۰ھ ۔

آغاز :-

طالب حق ہے تو سن دھر گوش دل
جی انا وحدت میں ہے جا اوس سوں مل
زندگی دنیاں کی گویا وہم ہے
او سمجھتا ہے جس سے کچھ فہم ہے
وہم سوں تا دل اپس کا باندنا
یوں سمجھ گویا ہے شب کا چاندنا

اسمیں تصوف کے چند مسائل نظمائے گئے ہیں۔

اختتام:-

صدر الدین توں کہوں کو ہرگز انا

اس .. میں آپ کون کرنا فت

توں انا ہورہ انا ہورہ انا

بجنوں میں ہر بار پھیر پھیر کیا کنا

اس کتاب میں چند تعویز کے نقش بھی درج ہیں۔

جو کچھ اختلاف ہے تو اس میں اگر

کرم کے کرو تم مرے پر نظر

(۲۹۹) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ابعد ۱۰۵۰ھ

ممکن ہے اس کے مصنف بھی شاہ صدر الدین ہی ہوں۔

آغاز:-

کہو ابتدا احد احمد منور

کہو راز مولا جو کا سبکوں اظہر

سمیع ہو بسامع بدل ماں ستے

پچھانت کرو اس نظم گیان ستے

اس منظوم رسالے میں تصوف کے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

جو کوئی ہیں خدا کی جو منزل میں پور

کہا ہوں ہو گستاخ اون کے حضور

(۳۰۰) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۵) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ابعد ۱۰۵۰ھ

ممکن ہے اس کے مصنف شاہ صدر الدین ہوں۔

آغاز:-

گنج مخفی ذات مطلق احدیت وحدیت، واحدیت، عالم مثال شہادت یو مرتبے ذات کے نیز دل کے ہیں۔"

اس رسالہ میں چند مسائل تصوف درج ہیں۔

اختتام:-

"ہو المحیط یعنا خرد کل پر ہے ہو الاول ہو الاخیر ہو الظاہر ہو الباطن ہے۔"

(۳۰۱) رسالہ علم موحسی (کیمیاگری)

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۸) سطر (۱۳)

خط نستعلیق۔ مصنف شاہ صدر الدین۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۰۵۰ھ۔ کتابت۔

آغاز:-

سنو ہے یک نقل ہے سامو خوب

موحسی کا علم ہے خوب اسلوب

پوچھے نواب دلاور خاں یک روز
سخن شیریں یگانت کا دل افروز
کہئے میں پوچھتا ہوں تم سوں یک بات
ہے بعوت عالم کو کیمیا کے سورات

"علم تصوف کے لحاظ سے بعض عملیات کا ذکر کیا گیا ہے اور اسم اعظم کے متعلق صراحت کی گئی ہے یعنی خود کو فنا کردینے کی تعلیم دی گئی ہے اور چند مسائل لکھے ہیں ہر مسئلہ کے آخر شہ صدرالدین کا تخلص لایا گیا ہے۔"

مثلاً

وزن ترتیب سب اوستاد کے ہات
صدرالدین سر بہ سر بولیا ہے یو بات
کہا شہ صدرالدین یو ہے عمل ایک
نہیں شک اس میں عامل تو کر دیک
کہا ہے شاہ صدرالدین یو عملاں
نظر میں رکھو توں یو در ہے گا تو باں

اختتام:-

سگل ابیات اس نسخے کے جانو
عدد کے بیچ نو دسے پچھانو
اب اس ابیات کے اعداد کے در
اپس سر حرف کے کر حرف میں پر

ایک شعر میں نواب دلاور خاں کا نام آیا ہے اسلئے ممکن ہے کہ یہ عادل شاہی دور کا شاعر ہو۔۔

(۳۰۲) ترجمہ رسالہ خواجہ بندہ نواز"

نمبر تصوف شاملات ۲۱) سائز (۸×۶) صفحہ (۷) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف شاہ صدرالدین تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۰۰ھ۔

آغاز:-

نام لے اللہ کا کہتا ہوں میں
کس کچھ ہوے سمجھ کا سب کے تیں
ذات کس کو بولتے ہور کیا صفات
ہور سگل اصفات کے سن لو بات
نفس و دل ہور روح کس کا نام ہے
نور کیا ہور کیا بندے کا کام ہے

اس میں تصوف کے مسائل یعنی روح، نفس اور دل، نور وغیرہ کا بیان نظم میں ہوا ہے۔

اختتام:-

محویت کمال تو ایسا ہے جان
اب وہاں کیوں کر کرے حق کی پہچان
جب ہووے گا کل من علیہا فان
شیخ وجہ ربک ہے کر پہچان
بس کر اب شہ صدرالدین۔۔۔کو
دید میں دیدار کے پا آپس کو کھو۔
تمت تمام شد

(۳۰۳) رسالہ تصوف

نمبر تصوف شاملات ۱۹) سائز (۸×۶) صفحہ (۲۶) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف بعد ۱۱۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے، بلحاظ زبان اس کو ۱۱۰۰ھ کے قبل کی کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔

آغاز :-

"کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف یعنی وہ ذات سبحانہ جل شانہ اپنے ہستی سوں اپنے ایسا مخلوظ تھا کہ کسی چیز کے خبر سوں کام نہیں رکھتا تھا۔"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے جس میں بطور سوال جواب چند مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے، جواب میں حدیثیں بھی پیش کئے گئے ہیں۔

کتاب ناقص الآخر ہے۔

اختتام :-

" قاب قوسین او ادنا یعنی کمان کے دو کوسین کی بھی پے نزدیک ہے انو کے نزدیک یو مرتبہ ہے تاکہ ہر سالک ناقص کے تیں اے عزیز راہ رسم منزل۔"

کتاب میں چند اردو فارسی غزلیات بھی ہیں۔

(۳۰۴) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۰۰۱ جدید) سائز (۳/۴ ۸ × ۳/۴ ۵ انچ) تعداد صفحات (۲۳) تعداد سطور (۱۱) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف حضرت شاہ صدرالدین . . . . تاریخ تصنیف ماقبل ۱۲۰۵ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ

ناقص الاول۔

آغاز :-

بہی یو بوجہہ محل تنزیہ جان
بہی دے کر بوج ان تفصیل کی شان
ہوا ہر شخص کو علم خودی جب
علم ساتو صفاتوں کا ہوا تب

اس مختصر منظوم دکھنی رسالہ میں خداوند تعالیٰ کے سات صفات کا ذکر ہے۔

ابتدا سے یہ رسالہ ناقص ہے۔ خاتمہ رسالہ کے بعد آٹھ اشعار اور بعد میں دو شعر حضرت شاہ اللہ کے مرید کے نظم کئے ہوئے ہیں جن کے مصنف منظوم رسالے ذیل اندراج میں ضبط تحریر میں آچکے ہیں۔

اختتام :-

جلی خفی علم حق الیقین
نظم میں کہے شہ صدرالدین
منظور نظر شاہد کے جان
ہر ہر بیت میں دیکھ عرفان

ترقیمہ :-

بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ بخط حقیر مسکین رائے شاہد الہی۔ . . . .

میرا پیر شاہ ہے عالی جناب

او ہے دو جہاں کا یقیں آفتاب

رسالہ شاہ صدر الدین صاحب سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز بادشاہ دکھن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آخری عبارت میں کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے اس لیے معنی پورے واضح نہیں ہوتے۔

(۳۰۵) ارشادات عبدالقادر جیلانی موسوم بہ معراج العارفین

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۷) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ

اس رسالہ کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"یو نہہ مرتبہ ذات کے نزدیک ہیں ملا ہر کا تن واجب الوجود اوس کی دیکھ روح جاری اوس کا شاہد حق نور یو تینوں مل بندہ باطن کا تن ممکن الوجود اوسکی دیکھ روح مقیم"

یہ تصوف کا رسالہ ہے نثر میں چند مسائل تصوف واضح کیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"معشوق شاہد کا اصل شہود سوں شہود کا اصل شہود سوں اے تائی ہیں اپسکوں کو گنتی ہیں ماں باپ بھائی پھوپا، خالہ۔ تمام شد"

(۳۰۶) رسالہ سوال جواب غوث الاعظم

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۰) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔

اس رسالے کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اے عزیز چار باتیں چار وجود مان چار نقصان چار عقلاں چار منزلاں، پانچ عناصر"

اس رسالے میں بطور سوال جواب تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے، واجب الوجود، ممکن الوجود، ممتنع الوجود، اندر موت، قدرت، نفس، عشق اصغر، مکاں لامکاں وغیرہ کے متعلق سوالات ہیں اور ہر ایک کا مختصر جواب دیا گیا ہے۔

اختتام:-

"اندھارے دیس میں اوجالی رات

یو لطافت . . . . . مشکل بات

یعنی اندھارے دیس روح ہے اور اس میں اوجالی رات نور ہے۔"

(۳۰۷) پنج تن

نمبر (تصوف شاملات ۳۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف۔ پیر محمد چشتی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ کتابت ۱۲۰۸ھ۔

مصنف کے والد محمد اکبر نام ایک بلند پایہ صوفی بزرگ تھے، آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا عبد القادر جیلانیؒ سے ملتا ہے بیجاپور کے عادل شاہی دور میں موجود تھے۔ آپ کے فرزند شاہ حبیب اللہ قادری اور ان کے فرزند شاہ ولی اللہ قادری نے بھی آپ کے بعد خاندانی روایات کو برقرار رکھا تھا، صاحب کشف و کرامات تھے، جن کا تذکرہ مؤلف اولیائے دکن نے کیا ہے۔

آغاز:-

"یہ تن واجب الوجود مقام شیطانی بات شریعت ذکر جلی نفس امارہ دل سنگ ہے عقل قیاس فرشتہ موکل میکائیلؑ شہادت مبدا منزل ناسوت دوسرا تن ممکن الوجود"

اس رسالے میں تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے۔ جن کو پانچ باب میں منقسم کیا گیا ہے اور ہر باب کو "تن" سے موسوم کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) واجب الوجود (۲) ممکن الوجود (۳) ممتنع الوجود (۴) عارف الوجود (۵) منزل لاہوت۔

اختتام:-

"ہمیں خواہی کہ بدانی چگونہ مسطور است پاک کردن دل است از شرک وجدان وضو یک نور پرتو راست باعی نوشتہ بماند سیہ بر سفید نوسفیدہ را نیست فردا امید الٰہی بحق بنی فاطمہؓ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ"

ترقیمہ:-

تحریر فی التاریخ بست و ششم شہر ماہ ربیع الاول مبارک ۱۲۸۱ھ

اس کتاب پر ایک مہر سید حسین علی قادری جعفری ۱۲۸۱ھ خلیفہ شاہ عبد اللطیف قادری ثبت ہے۔

(۳۰۸) رسالہ تصوف (پنج تن) دوسرا نسخہ

نمبر تصوف شاطات ۵۸۲ سائز (۶×۸) صفحہ (۲) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف پیر محمد چشتی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۰۰ھ۔

آغاز:-

اسے رسالہ تصنیف پیر محمد چشتی قدس اللہ سرہ

"اسے تن واجب الوجود اس کا مقام شیطان ہے بات شریعت ذکر جلی نفس امارہ عقل قیاس فرشتہ موکل میکائیلؑ شہادت مبدا منزل ناسوت"

ترقیمہ:-

"فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید وفی انفسکم افلا تبصرون وھو معکم اینما کنتم یعنی اپس میں ذات خدا کے ہے ہور ہر یک چیز میں یو بچ ہے"

(۳۰۹) ذکر نامہ، وجود نامہ، وصل نامہ

نمبر تصوف شاطات (۴۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۶) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف۔ شاہ امین الدین علی تاریخ تصنیف قبل ۱۰۸۶ھ۔

تینوں نام ایک ہی کتاب کے ہیں۔

شاہ امین الدین علی جن کو شاہ امین الدین اعلیٰ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، شاہ برہان الدین جانم کے فرزند اور شاہ میراں جی شمس العشاق کے پوتے تھے، اپنے باپ سے خلافت حاصل کی، مسندِ ارشاد و ہدایت پر متمکن ہوئے۔ علمِ عرفان اور سلوک میں یدطولیٰ رکھتے تھے، آپ کے مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا، نظم اور نثر میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں جو سب کے سب تصوف کے موضوع پر ہیں۔

شاہ امین الدین کے جن تصانیف کا پتہ اب تک چلا ہے وہ حسبِ ذیل ہیں۔

ذکر نامہ، محبت نامہ (محب نامہ) نظم وجودی، رموز السالکین گنج مخفی، رموز العارفین، نور نامہ، عرفان العشاق، رسالہ قربیہ چکی نامہ وغیرہ۔

... میں آپ کا انتقال ہوا بیجاپور میں باپ کے مقبرہ میں دفن ہیں۔ شاہ امین الدین کے مفصل حالات تذکرۂ اولیائے دکن مؤلفہ عبدالجبار خاں، اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام مولف ڈاکٹر عبدالحق صاحب، اُردو شہ پارے ڈاکٹر زور صاحب اور دکن میں اردو مولف ہاشمی میں درج ہیں۔

آغاز:-

"مزید یہ ارشاد دیا در کنا عارف ہوا تو پچھانے گا دس کتاب کے تین ناؤں ہے، اول ذکر نامہ، دوسرا ناؤں وجود نامہ، تیسرا ناؤں وصل نامہ، حدیث نبیؐ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اوس کا معنی اپس میں خدا کو پچھانا ہور خدا کوں دیکھنا سو اوس کا بیاں بولتے ہیں کہ عارف کون اس حدیث کی خبر سوں باہر خدا کوں نہ پایا تو کچھ غرض نہیں۔"

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے اس میں خدا تعالیٰ کی ذات اور اپنے نفس کی پہچان کا تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

" دس ہات میں پانی بھرتا ہے دس ہات اترے خانی اچھتے ہے تل برابر بڑا مک میں ہے جو برابر ہر نفس اندام میں سے بجھنا۔

امین مرشد جس کو بھاگ اوس کے سر پر جنم سہاگ"

شاہ امین الدین علی کے تصانیف، کتب خانہ سالار جنگ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ، اور ادارۂ ادبیات اُردو میں موجود ہیں۔

(۳۱۰) ترجمہ شمائل الاتقیا

نمبر تصوف (۶۶۳) سائز (۶۷۹) صفحہ (۲۳۲۴) سطر (۱۷ تا ۱۹) خط شکستہ۔ مصنف میراں یعقوب۔

تاریخ ترجمہ ... کتابت ...۔

میراں یعقوب قطب شاہی دور کے ایک صوفی بزرگ تھے، سید میراں حسینی چشتی کے مرید اور خلیفہ تھے، سید میراں حسینی چشتی "خدا نما" کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں، صاحبِ تصنیف تھے سید میراں حسینی خدا نما کے فرزند سید امین الدین حسینی تھے جو اپنے باپ کے انتقال پر ... میں ان کے جانشین ہوئے اور مسندِ ارشاد پر بہ حیثیت خلیفہ متمکن ہوئے۔

ان ہی سید امین الدین حسینی کے فرمائش پر میراں یعقوب نے شمائل الاتقیا کا ترجمہ دکھنی زبان میں کیا ہے،

اس زمانہ میں ایک اور صوفی بزرگ بابا ابراہیم خلیل بھی تھے جو صاحب باطن ہونے کے علاوہ عالم بھی تھے میراں یعقوب نے اپنا ترجمہ ان کو بھی بتایا، موصوف بھی اس کو سطالعہ کر کے خوش ہوئے، میراں یعقوب کے متعلق کوئی تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

"شمائل الاتقیا" فارسی شمائل الاتقیا کا ترجمہ ہے، فارسی شمائل الاتقیا کے مصنف شیخ رکن الدین عماد کاشانی ہیں۔۔۔ جو شیخ برہان الدین غریب کے مرید تھے۔

اور دیباچہ کا آغاز۔

"فہرست کتاب شمائل الاتقیا کا چہار قسم ہور نود بیان سوں کتاب جمع کی گیا تس مضمون کا آغاز

"حمد وثنا اتقیا و اصفیا کی کتاں ہور خصلتاں کے تمن تے سبے پایاں، ہور سراں، ہور پچھانت اولیا ہور انبیا کیاں نیکیاں ہور اس کے صفتاں کی پچھانت بے گنت ہور بے انت اس ایک پاک ذات کو واجب ہور سزاوار ہے کہ جن نے پرہیزگاراں کی ٹولی کوں اپنی نزدیکی کی بڑائی دیا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم"

یہ کتاب (۵۲) ابواب پر مشتمل ہے، جس میں تصوف کے مسائل، رموز اور نکات بیان کئے گئے ہیں، ابتدا میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ کتاب چہار قسم اور نود بیان پر مشتمل ہے، ان اقسام کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے۔

"پہلا قسم طریقت کے لوگاں کے افعال کے بیان میں ہے دو اگلے پچاس بیان سوں۔

دوسرا قسم، حقیقت کے لوگاں کے اقوال کے بیان میں دو اگلے تیس بیان سوں۔

تیسرا قسم، خدا تعالیٰ کے وجود ہور ذات کے صفات کے بیان میں ہور ازل ہور ابد کے بیان میں۔ ہور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ذات ہور نبوت میں چہار بیان سوں۔

چوتھا قسم، نہایت نہایت کے اچنبے ہور نازکیاں کے بیان میں ہور روز اوزا (وضع) کی حقیقت۔ ان کے رموزاں ہور باریکیاں کے بیان میں ہور بہتر آدم کی پیدائش کی صفت میں، ہور آدمیاں کی برائیاں ہور انسان کیاں خصلتاں ہور اینوکیاں، امیدواریاں ہور اینو کے حق میں خدا کی عنایتاں کے بیان میں، تین بیان سوں۔"

مترجم نے اس کے ترجمے کے متعلق جو صراحت کی ہے اس کا مختصر اقتباس یہ ہے۔

"یو کتاب پہلیں فارسی تھا۔ رکن عماد، پیر معنوی حضرت سلطان العارفین خواجہ برہان الدین غریب کے مرید تھے اول بہوت مدت تک بزرگاں کے بہوت کتاباں ہور رسالے مطالعہ کئے تھے، اس کتاباں تے ہر ایک بیان علاحدہ کر کر یو کتاب فارسی لکھے ہیں، ہور اس کا ناؤں شمائل الاتقیا کر رکھے ہیں یعنی پرہیزگاراں کے خصلتاں ہور اس تمام کتاباں میں جو کچھ ولیاں کا اقوال و احوال ہور خصلتاں ہور خارج کشف اپنے پیر کی زبان مبارک تے سُنے ہیں ہور تلقین پائے ہیں سو بھی تمام اس کتاب میں لیائے ہیں، جو طالب کوں اتنے کتاباں مطالعہ کرتا نا پڑے ہور آسانی سوں مطلب کوں اپڑے۔"

کتاب کے چند ابواب کی صراحت کی جاتی ہے۔

طریقت کا بیان، توبہ کا بیان، اچھی خصلت اور اچھے صفات، ہدایت اور ارشاد، حقیقی اور مجازی کا بیان وغیرہ

کے معنی، ارادت، در بیعت، مرید اور مراد، خرقہ۔ زہد۔
تصوف کے فضائل، تلاوت قرآن، عاشقاں اور محباں، شریعت
طریقت معرفت کا فرق۔

اختتام:۔

"آدم کوں پہلا گناہ اس سبب سوں بخشیا ہے تو ہمنا
کوں بی اسی سبباں سوں بخشنے گا، بخشنے گا۔ آمین۔ رباعی
تجھ لطف جلال ہور جمال تھے پل پل
امید کرم دیکھے رہے بیحد ز ازل
تیری مدد عام تھی نیں کوئی نراسی۔
جب قوم۔۔۔ جس جگ میں ہے سگل

ترقیمہ:۔

"تمت تمام شد کتاب شمائل الاتقیا، تحریر فی التاریخ بست و
یکم شہر ربیع الثانی ۱۱۶۳ھ ہجری بوقت سہ پہار روز جمعہ"
اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ، کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ اور ادارۂ ادبیات اُردو میں موجود ہیں۔

(۳۱۱) شمائل الاتقیا دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۰۷۸) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۷۸۸) سطر
(۱۹) خط نسخ۔

آغاز:۔

"حمد وثنا انبیا و اصفیا کی کہاں ہور خصلتاں کی نمن
بی بیدیں۔

اختتام:۔

"گناہ اس سبباں سوں بخشیا ہے تو ہمنا کوں بی۔
اس سبباں سوں بخشنے گا بخشنے گا بخشنے گا۔ آمین آمین آمین!"

ترقیمہ:۔

کتبہ اضعف عباد اللہ الغنی الکریم عبدالقادر بن ابراہیم
خلیل اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات
ختم کتاب فی العشرین وثامنین من رجب المرجب سنہ ثمان
وسبعۃ مایہ حامداً ومصلیاً وسلماً تسلیماً کثیرا۔
کتاب پر دو مہر ثبت ہیں فخر اللہ خاں ولد حاتم خاں
درج ہے اور دوسری مہر مٹ گئی ہے چھاپا صحیح مٹا ہے۔

(۳۱۲) رسالہ مشاہدہ

نمبر (تصوف شاملات ۷۵) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲) سطر
(۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف
مابعد ۱۰۸۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"واجب کا مشاہدہ نرکن سو ممکن کا مشاہدہ سکن ممکن
کا مشاہدہ نرکن ممتنع کا مشاہدہ سکن، ممتنع کا مشاہدہ
نرکن سو عارف کا مشاہدہ سکن۔"
یہ رسالہ تصوف کے بعض مسائل مشاہدہ، روح اور اس کے
اقسام پر مشتمل ہے، وجود اور اس کے اقسام بھی بیان کیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"جواب ۔ جیکچہ ماسوا اللہ ہے ہور مخلوقات ہور موجودات ہے ۔ ہور ظہور حق ہور علم جہاں تک ہے سو تمام مقید ہے ہور مطلق بیچوں بیچگوں بے شبہ بے نمونہ ہے ۔"

(۳۱۳) رسالۂ تصوف

نمبر (تصوف شتالمات ۵۸) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۰)
سطر (۱۲) خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم ۔ تاریخ
تصنیف قریب ۱۰۸۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں ۔

آغاز:-

"گنج مخفی　　نقطہ　　ذات مطلق　　احدیت
این وجود　　این شاہد　　این ایک　　روح مقیم
وحدت　　واحدیت　　ارواح　　مثال
انا نور　　ممکن الوجود　　روح جاری　　من نور
شہادت　　یو تو مرتبۂ ذات کے نزول ہے ۔"
واجب الوجود

تصوف کے چند مسائل ذات باری تعالیٰ وغیرہ کا تذکرہ اس میں ہوا ہے ۔

اختتام:-

"دو ہیں دو ہیں میں سوں میں ہیں نکلیا اس میں ہیں کون
حق تعالیٰ بیچ صورتی دیا سر پر تاج (علی) گلی میں تو سب پار (فاطمہ)
(وحدت)
کانوں میں در
حسن حسینؑ ۔"

آخر پر ایک نظم گھڑیال خسرو کے عنوان سے درج ہے

اے میر خسرو کرا یو گھڑیال
کہ دایم بجے روز شب ماہ و سال
دلی تجہ میں ہوتا تحیر تمام
کرتا چاشت کرتیں نہ بولیوں شام

(۳۱۴) مراۃ السالکین

نمبر (تصوف شتالمات ۵۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۳۰)
سطر (۱۱) خط نستعلیق ۔ مصنف عابد شاہ ۔
تاریخ تصنیف قبل ۱۰۹۸ھ

عابد شاہ گولکنڈہ کے ایک صوفی بزرگ تھے جو قطب شاہی دور کے آخری زمانے سے تعلق رکھتے ہیں ، شاہ راجو حسینی کے مرید اور خلیفہ تھے ، یہ شاہ راجو حسینی وہی بزرگ ہیں جن کا مرید ابو الحسن تانا شاہ بھی تھا ، اور آپ نے اس کو سلطنت کی خوشخبری قبل از قبل دے دی تھی ۔

عابد شاہ کی ایک اور مشہور کتاب گلزار السالکین بھی ہے جس کے دو نسخے کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں عابد شاہ کے کئی ایک کتابوں کا پتہ چلا ہے جن میں مراۃ السالکین اور گلزار السالکین ، کنز المومنین ، مخزن السالکین ہم کو معلوم ہیں ۔

عابد شاہ نہ صرف ایک صوفی بزرگ تھے بلکہ عالم متبحر بھی تھے "کنز المومنین" کو جو فقہ اور عقاید کی کتاب ہے اور سالار جنگ کے کتب خانہ میں موجود ہے ، مرتب کرنے کے لیے انھوں (۱۵۳) سے زیادہ کتابوں کو پیش رکھنے کی صراحت کی ہے ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ قال النبی صلعم الخ

یعنی فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی درود ایک بار مجھ پر بھیجے گا میں اوس پر ستر بار درود بھیجوں گا۔ بعدہٗ اے سالک اس رسالہ کا نام مراۃ السالکین رکھا یعنی رستہ طریقت کے جاننے والے کا ہے"

یہ تصوف کا رسالہ ہے اس میں روح، عقل، نفس اور اس کے اقسام۔ نور، وحدت، واحدیت وغیرہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"نام بوجہہ کر فقیر کے ذات سمجھ کر خاموش رہنا یقین ہے واللہ تمام۔

اللہ گھوڑا محمد زین حسن حسین رکاب، فاطمہ زیر لگام، علی خود چڑھایا"

(۳۱۵) مخزن السالکین

نمبر (تصوف ۱۹۰۰) سائز (۸×۶) صفحے (۱۰۰) سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف حامد شاہ حسینی۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۰۹۱ھ

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ بعد ازاں اے عزیز اول ثنا اور صفت کرنا اللہ تعالیٰ کی کہ وہ تمام چیز پر قادر ہے، اور ہر شئی میں حاضر و ناظر ہے جیسا کہ شکر میں میٹھاس ہے اور پھول میں باس اسی طرح سے سب میں صنعت گری رکھتا ہے"

اولاً طویل حمد ہے اس کے بعد نعت پھر اپنے مرشد شاہ یوسف ثانی شاہ راجو حسنی الحسینی کی مدح مثنوی میں کی ہے۔ کتاب کے موضوع کے متعلق مصنف نے حسب ذیل صراحت کی ہے۔

"اس میں طرح طرح کے جواب و سوال لایا ہوں اور سالک کے حب الوطن بوجنے کا بیان لایا ہوں جو کوئی اس رسالے پر عمل کرے گا اس کو درجہ عارفوں کا ملے گا۔ اور اس کی ذات میں لے گا جیسا کہ ندی جا کر دریا میں ملتی ہے۔

بعض سوالات حسب ذیل ہیں "س" اللہ کے ملنے کے کتنے راستے ہیں۔ "ج" تین راستے، "س" موت کتے ہیں "ج" قرآن میں آیا ہے کہ دو بار جلایا ہوں دو بار مارا ہوں "س" اوّل موت ہے یا حیات وغیرہ، "ج" اول موت ہے۔ "س" تو کہاں سے پیدا ہوا "ج" آب اور مٹی سے۔

اختتام:-

"جو کوئی فقیر یا شیخ یا خلیفہ ہو کر یہ کام نہیں جانتا ہے اس کو نہیں گنتے ہیں بوجنا اور جو جانتا ہے وہ گنتی میں ہے واللہ اعلم بالصواب"

(۳۱۶) رسالہ وجودیہ

نمبر (داخلہ ۲۷۴۳ جدید) سائز (۵×۹) صفحے (۲۸) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۸۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

"تلاوت الوجود لسے ہے حدیث میں من عرف اللہ نفسہ فقد عرف ربہ یعنی پیغمبر کہے جو کوئی اپنی نفس کوں پچھانے گا سو او خدا کوں پچھانے گا"

اس رسالے میں تصوف کے بعض مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ شغل، نفس، الوجود، واجب الوجود، نفس مطمئنہ وغیرہ امور کی صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:-

"یعنی اے یار خدا ارادت کر منجہ پر تا کہ تیری احدت میں فنا ہوں اس سات شغل سوں عارف الوجود کوں خدا کے حوالہ کرے" تمت تمام

ترقیمہ:-

تمت ہذا الرسالہ جودیہ بتاریخ ہشتم شہر شعبان المعظم روز یکشنبہ بوقت نماز عصر مرتب سنہ ١٢١٠ھ

شاہ عبداللطیف قادری۔ شیخ محمد قاضی زادہ قصبہ نلنگہ دادہ شد ہر کہ دعوا کند باطل عاطل است۔

(٣١٧) خلاصۃ الرویہ

نمبر (تصوف ٦١٠) سائز (٩×٦) صفحہ (٤٥٢) سطر (١٣) خط شکستہ۔ مصنف شاہ عبدالقادر عرف شاہ میراں جیلی۔ تاریخ تصنیف تقریباً سنہ ١١٥٠ھ۔ کتابت سنہ ١٢٦٠ھ

حالات:-

دکن میں گیارھویں صدی ہجری میں کئی اصحاب عبدالقادر نام کے گذرے ہیں جو صوفی تھے، اور صاحب سجادہ بھی، اگرچہ اس کتاب کے مصنف کے ساتھ ان کا عرف بھی موجود ہے یعنی "شاہ میراں جیلی" مگر اس خصوصیت کے باوجود تیقن کے ساتھ کسی مخصوص شخصیت کا ذکر کیا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ کئی عبدالقادر نام ایک ہی زمانہ میں حیدرآباد میں موجود تھے اور ہر ایک کو تصوف سے خاص دلچسپی تھی صاحب سلوک، اور عرفان تھے، ان کے حلقۂ ارادت کا سلسلہ وسیع تھا۔

بہرحال یہ امر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ صاحب تصنیف بزرگ سنہ ١١٥٠ھ سے تعلق رکھتے ہیں اور حیدرآباد سے متعلق ہیں، شاہ عبدالرزاق کے فرزند تھے اور ان کا سلسلہ شاہ اسماعیل قادری بن شمس الدین ابوالفتح محمد سے ملتا ہے شاہ عبدالرزاق سالک مجذوب تھے۔ ہمیشہ برہنہ تلوار ساتھ رکھتے اور خود بھی برہنہ ہوتے تھے۔ شاہ عبدالقادر مرتبہ سلوک اور شریعت دونوں کے حامل تھے، امور شرع اور تقوی میں بے نظیر تھے، ایک مرتبہ ناظم حیدرآباد نے آپ کا مکان ضبط کر لیا چند روز کے عرصے بعد خود اس کا مکان ضبط ہو گیا۔

آغاز:-

"اللہ لا الہ ہو الحی القیوم ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن وہو السمیع العلیم فقیر الحقیر حاجی الحرمین شاہ عبدالقادر عرف شاہ میراں جیلی القادری۔ بیان ذات اور صفات کا ہور مراقبہ اور مثال کے چند کلمے ظاہر کیا جاتا ہے اگر کوئی طالب خدا کا و سالک راہ کا اس بیان کتیں خوب تامل او تفکر سے دیکھے"

یہ بھی ایک تصوف کا رسالہ ہے، ذات اور صفات، مراقبہ کا بیان کیا گیا ہے۔ مراقبہ کرنے کے کئی "شغل" بیان کئے ہیں آخر پر چند حکایتیں بھی درج ہیں۔ کتاب ایک نظم پر ختم ہوئی ہے، یہ نظم شاہ صدر الدین کی ہے۔ چنانچہ

صدر الدین اب بیان زبان توں سنبھال
بیان عشق کے ہے دریا کوں اچھال

اختتام:-

جو ہے شاہ میراں ولی جس کا نام
کہے مجکوں سب بھید اس کا تمام
جتا کچھ جو طالب کوں درکار ہے
وہ سب نظر کے بیچ اظہار ہے
صدر الدین اپنا نظم کوں کر تمام
درود پر محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد کار من نظام شد ایں رسالہ خلاصۃ الروح در ماہ جمادی الثانی بتاریخ چہاردہم بروز دوشنبہ سنہ ١٢٦٠ھ بوقت دوپہر باتمام رسید از دست غریب حقیر ولی محمد عاصی پر معاصی"

کتاب پر ایک مہر محب حسین کی درج ہے، جس سے واضح ہے کہ یہ نسخہ حکیم محب حسین کے کتب خانے سے متعلق ہے۔

(٣١٨) وجود العارفین

نمبر (تصوف ٤٣٥)، سائز (٩×٥)، صفحہ (٩)، سطر (١١)

خط شکستہ، مصنف علی پیر، تاریخ تصنیف سنہ ١١٢٥ھ

اس کے مصنف علی پیر، امین الدین علی کے پوتے اور باباشاہ کے فرزند ہیں، صوفی اور شاعر تھے، اس خاندان کا شجرۂ نسب ڈاکٹر زور صاحب نے تذکرہ اردو مخطوطات پانچویں جلد میں قلمبند کیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

شاہ میراں جی شمس العشاق
شاہ برہان الدین جانم
شاہ امین الدین علی
شاہ باباصاحب
شاہ علی پیر

ناقص الاول

آغاز:-

"آدمی سیں بات کرو اوس کی عقل موافق۔ رباعی

وجود العارفین ہے ناؤں اس کا
وہی پاوے نصیب پر خوب جس کا
جو کوئی پیر کامل سوں یو دیکھے
علی آوس کا متاع ہے نیں پیر کس کا

اے عارف ہر ایک انسان کوں پانچ وجود ہیں"

یہ تصوف کا رسالہ ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کو پانچ وجود ہوتے ہیں، چار وجود بندگی کے ہیں اور ایک وجود خود باری تعالیٰ کا ہے، ہر وجود کے شرائط مع لوازمات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"مرنے کے آگے مرنا تو وہ کیوں مرنا یعنی اس پانچ حواس کے لذتاں سوں گزرنا تو جانو یو تن استے چھوٹنا . . . . ."

ناقص الآخر کتاب ہے۔

ادارہ ادبیات اردو میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۳۱۹) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۳۲) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۱) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"کل امر ذی بال لم یبدیہ باسم اللہ

پیغمبر کہے جکچہ کام کرے گا کوئی خدا کا نام نہ لے کر تو او کام ناتمام ابتر ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین سراتا نواز نا خدا کوں جو تے اور پالنے ہارا ہے عالم کا"

اس رسالے میں خدا کی شناخت، ایمان، امر بالمعروف وغیرہ کے متعلق صراحت ہے قرآن مجید اور چند احادیث سے استنباط کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"ہول طلباری اس پرکہہ کی جی ہالا مسجد جانی یعنی صدقہ ہول میں اس شخص کے کہ ازلی محبت الٰہی کے مست در مسجد جہتہ عبادت جاوے"

اس کتاب پر ایک مہر سید محب حسن ۱۲۰۵ھ ثبت ہے اور آخری صفحہ پر ایک عمل کی صراحت ہے جس پر رجب ۱۲۱۵ھ درج ہے اس سے واضح ہے کہ اس کتاب میں ۱۲۱۵ھ کے پہلے کتابت ہوئی ہے۔

آنحضرت صلعم کا نسب نامہ بھی درج ہے جو حضرت آدم سے ملایا گیا ہے۔

(۳۲۰) بشارت الانوار

نمبر (تصوف شاملات ۳۶) سائز (۸×۶) صفحہ (۹) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف سید میران حسینی۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

دکن میں سید میران حسینی و شاہ میران حسینی کے نام کے دو تین بزرگ گزرے ہیں جن کا زمانہ ۹۰۰ھ سے ۱۲۰۰ھ تک قرار پاتا ہے یہ ایک بزرگ جن کا انتقال ۱۱۲۵ھ میں ہوا ہے شاہ خداوند ہادی خلیفہ شاہ امین الدین اعلیٰ کے مرید تھے، حیدرآباد میں دروازہ علی آباد کے قریب مدفون ہیں، ممکن ہے کہ یہ کتاب ان ہی کی تصنیف ہو، مگر تیقن کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ بزرگ اول سپہ گری کرتے تھے، نیاگل کے قصبہ میں سکونت تھی، حیدرآباد آکر شاہ محمود شیرتن سے بھی فیض باطن حاصل کیا۔

آغاز:-

سب نیست کر آپس کوں نت ہست رہ توں میران

اب مست کر توں ہو سل نت ہست رہ توں میران

ہستی آپس کی دیتا ستے پیا سوں لیتا
نت ہوا ہوئی اپنا نت ہست وہ قول میراں
... کوں بسر تیں ہے یا پیو دھر توں
تن موت محبت مرتوں نت ہست قول میران

۶۰ شعر کی یہ مثنوی تصوف کے بعض مسائل پر مشتمل ہے۔

اختتام :-

دیتا دریا نشانی سید میراں حسینی
لیتا ہے دان گیان نت ہست وہ قول میراں
ہے یو بشارت الاقرار ہے عاشقاں کا گلہار
معشوق یتی یو بلہار نت ہست وہ قول میراں

اس کے بعد دو صفحے پر ایک تصوف کی عبارت درج ہے۔

(۳۲۱) رسالہ الف، ب

نمبر (تصوف شاملات ۵۳) سائز (۵×۸) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف میاں وجہی شاہ۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۱۰۰ھ۔ کتابت سنہ ۱۲۸۳ھ۔

دکن کے وجہی کا تذکرہ 'سب رس' کے تذکرہ میں ہو چکا ہے جس کو ہم نے افسانے کے ضمن میں جلد اول میں درج کیا ہے مگر یہ "وجہی" شمالی ہند کے معلوم ہوتے ہیں جن کے متعلق ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں۔

آغاز :-

الف ایک بجو رنگی سائیں
ہر گہت ماں وہ کی پرچھائیں
جہاں دیکھو تہاں روپ ہے نیارا
ایسا وہ بجو رنگی پیارا
وجہی کہیں تو کیا کہیے گہنے کی نہیں بات
سمندر سمایا بوند میں یہ اچرج بڑا دیکھات

اس منظوم رسالے میں اصلی پریم کی صراحت کی گئی ہے اور ابجدی حروف الف، ب، ج، د کے لحاظ سے اس کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

یہہ پادی ہر سے جو کرنا
یہی اکھر ہردی بیچ دھرنا
نیت نیت میں جیسی ایسا
کوئی وقت منصور تھا جیسا
وجہیا اچھے ایسی کرسا دھن کے ہتیار
بدھا کے میدان میں پتہ کے راکھتار

ترقیمہ :-

"ہذا نسخہ الف بے من تصنیف میاں وجہی شاہ انار اللہ برہانہ از اصل نسخہ مطبوعہ مطبع علوی بتاریخ بست ہشتم شہر محرم سنہ ۱۲۸۳ھ روز سہ شنبہ وقت عصر بمقام علی آباد پرگنہ اندری ضلع دریا آباد معمورہ از دست بندہ اشرف علی ولد یوسف علی لکھنوی صورت تحریر یافت۔"

(۳۲۲) ترجمہ دُر اسرار

نمبر (تصوف شاملات ۳۰) سائز (۵×۷) صفحہ (۵۵)

سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف نعمت اللہ شاہ۔ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۱۰۰ھ۔

مصنف خواجہ بدرالدین حسینی کے مرید تھے۔

ایک شیخ نعمت اللہ کا ذکر اولیا کے تذکروں میں ملتا ہے جو شیخ محمد بن فضل اللہ کے مرید تھے اسی طرح بدرالدین چشتی کا ذکر ملتا ہے جو سنہ ۱۱۰۰ھ کے قریب دکن آئے تھے، مگر زیر بحث نعمت اللہ اور ان کے مرشد خواجہ بدرالدین وہ نہیں پائے جاتے کیونکہ اس رسالے کے مصنف کا زمانہ مابعد کا معلوم ہوتا ہے۔

آغاز :-

"اوّل خدا جس کا ہزار ہور ایک نام جس کی نام سوں کل کائنات کون کام، عابد کوں نماز ہے عاشق کوں نیاز ہے ہور نماز ہے۔"

یہ رسالہ تصوف کے بعض مسائل پر مشتمل ہے۔

اختتام :-

"یو درالاسرار از حضرت سلطان ثانی صاحب فرماتے ہیں سوا دس کا شرح فقیر حقیر نعمت اللہ شاہ اپنے سمجھ کے موافق کئے ہیں مرشد خواجہ بدرالدین حسینی کے صدقے سوں کہا اگر شرح میں تفاوت آوے تو اپنے پرورشی کے نگاہوں سوں پردہ پوشی کرو حدیث المومنین مرات المومنین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ تمام شد۔"

(۳۲۳) رسالہ تصوف

نمبر دشانات تصوف ۳۷، سائز (۷×۵)، صفحہ (۴۴)، سطر (۱۱)، خط شکستہ۔ مصنف شاہ نعمت اللہ۔ تاریخ اوائل سنہ ۱۱۰۰ھ۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین تمام ثنا ہور صفت ہور سرانا ازل سوں ابد تک ثابت ہور سزاوار ہیں ذات کو او بیچوں و بیچگوں ہور بےشبہ بےنمود ہے۔"

ایک تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل کا تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام :-

"۔ ۔ ۔ ۔ اور کثرت بولتے ہیں اور ۔ ۔ ۔ ۔ اہمیت میں"

ناقص الآخر ہے۔

(۳۲۴) رسالہ دربیان چار پیر و چودہ خانوادہ

نمبر کتاب (۲۸۶۵) جدید، سائز (۶×۴) انچ، تعداد صفحات (۱۵)، تعداد سطر (۱۵)، خط طبعی بدخط۔ نام مصنف نعمت اللہ حیدرآبادی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ

آغاز :-

"بعد از حمد اور شکر پیدا کنندہ ہژدہ ہزار عالم کے کہ جوں بنی آدم کو خرقۂ خلعت وجود کی سرفراز فرمایا۔"

اس مختصر رسالہ میں چار پیر چودہ خانوادوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

اختتام :-

اکثر اپنے تئیں چشتیاں کہلاتے ہیں معلوم رکھن خوب ہے۔
مذکور مصنف کا یو ہے کہ عاصی معاصی خاکپائے ندرویشاں و
درویشِ فدائی علی نعمت اللہ بندہ حیدرآباد نشست گاہ است
واللہ اعلم بالصواب تمام شد۔ رقم شد ایں رسالہ سرکار حسینی پیر
صاحب ساکن سربات۔

(۳۲۵) رسالہ در بیان چار پیر چودہ خانوادہ دُوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۸۶۷ جدید) سائز (۶×۴ انچ) تعداد صفحات
(۳۴) تعداد سطور (۱۰) خط طبعی بدخط۔ نام مصنف
نعمت اللہ حیدرآبادی۔ تاریخ تصنیف ندارد

آغاز:۔

"بعد از حمد اور شکر پیدا کنندہ ہژدہ ہزار عالم کے کہ جو ہمیں تم
کوں سایۂ خرقۂ خلعت وجودگی سرفراز فرمایا۔"

اختتام:۔

"۔۔ مذکور مصنف کا یو ہے کہ عاصی خاکپائے درویش
درویش فدائی علی نعمت اللہ دبا بندہ حیدرآباد نشست گاہ است
واللہ اعلم بالصواب تمت تمام ارقام شد ایں رسالہ حسینی پیر شاہ
صاحب ساکن سرہبی است۔"

(۳۲۶) کنزِ مخفی

نمبر کتاب: ۲۶۶۳ جدید سائز (۶×۴ انچ) تعداد صفحات
(۹۲) تعداد سطور (۱۰) خط نسخ۔ نام مصنف شیخ محمد
صدیا؟ تاریخ تصنیف ۱۱۲۰ھ۔

حالاتِ مصنف:۔

دکن میں صدیا تخلص دو تین بزرگ ہوئے ہیں، ایک قاضی
محمود بحری کے والد بحرالدین گوگی کے قاضی اور دوسرے شاہ محمد
قادری خلیفہ شاہ امین جو نوردریا کے لقب سے موسوم تھے اور ۱۰۸۸ھ
میں وفات پائی۔ یہ رسالہ ان دونوں کی تصنیف نہیں ہے بلکہ یہ
تیسرے بزرگ ہیں۔ ان کی ایک اور تصنیف وفات نامہ بھی ہے
جس کے نسخے جامعہ عثمانیہ اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔

آغاز:۔

"قال النبی صلعم تکلم الناس علی قدر عقولھم یعنی
رسولؐ فرماتے ہیں کہ بات بولنا آدمیں سوں انو کی عقل کے موافق"
اس رسالے میں تصوف کے مسائل بطور سوال و جواب مرید
و مرشد بیان کئے ہیں۔ اس رسالے کے مرتب کرنے والے کا نام
پہلے صفحے کے آخر میں اسی طرح درج ہے:۔
"ترتیب دہنادی احد بیجد شیخ صدیا محمد مرید؟ اللہ سرہ
العزیز مسائل گنج مخفی کے"
"سوالاں کے برگزیدہ قادر قدیر شیخ المشائخ خوندمیراں
ابن شیخ احمد جنیدی ہیں۔"
اس رسالے کے آخر میں ایک اور رسالہ تصوف مجہول الاسم
والمولف۔ ۱ صفحات کا منسلک ہے۔

اختتام:۔

"اللہ تعالیٰ ذات کا ہے کل شی محیط توحید سوں شکر اس پیدا کنا
کوں پچھانیا کون بلکہ ہزار شکر بلکہ لاک شکر بے حد بے نہایت شکر

اس کلام لطیف بے کیف کوں جیناں میں جیناں رمضان المبارک
روز تاریخ ہور اگیارھویں ماس ہور ایک ہزار یک سو اگیارہ برس
کے ہجرۃ نبوی ۱۱۱۱ھ میں، ہور دکھنی زبان سوں پنجشنبہ کے روز
شروع ہور مرتب کیا یو کتاب کنز مخفی اپنے جمال کوں یا حضرت
رب العالمین یا خیر الناصرین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہور تمام واصلان
حق کے ہور عاشقاں مطلق کے برکت سوں آمین ۔ ۔ ۔ "

(۳۲۷) رسالہ وجود العارفین

نمبر (تصوف ۸۱۴) سائز (۹×۵) صفحے (۳۰) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف۔ شاہ برہان الدین قادری
راز الہی۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۰۸۳ھ۔

حالات :-

شاہ برہان الدین راز الہی عالمگیری عہد میں موجود تھے شیخ عیسیٰ جنید اللہ سے بیعت اور خلافت پائی تھی۔ عالمگیر کو نصیحت کی تھی کہ میرے بعد میرے اولاد کو کوئی وظیفہ اور یومیہ مقرر نہ کرنا۔ اسّی سال کی عمر ہوئی برہان پور میں مدفون ہیں، راز الہی آپ کا لقب مشہور تھا۔

سماع سے آپ کو دلچسپی تھی ساتھ ساتھ قانون شریعت کے سختی سے پابندی کرتے تھے، حلقہ ارادت وسیع تھا، ۱۰۸۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آغاز :-

"اے عارف خدا تعالیٰ قرآن میں فرمایا ہے کہ وفی انفسکم افلا تبصرون وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ضرور ہوا کہ کچھ حق کا معرفت بولنا جیوں آپس کو سمجھی گیا تبھی قال علیہ السلام کلموا الناس علی قدر عقولھم یعنی آدمی بات کرتا ہے اپنی عقل موافق وجود العارفین ہے اس لیے ناوں اس کا وہی پاوے نصیب ہے خوب جس کا"

یہ ایک رسالہ علم تصوف میں ہے اس میں بتایا گیا ہے پانچ وجود ہیں پہلا واجب الوجود، دوسرا ممکن الوجود، تیسرا ممتنع الوجود، چوتھا عارف الوجود اور پانچواں واحدۃ الوجود۔ اس کی تفصیل کی گئی ہے اور نیز نور محمدی اور انا مدینۃ العلم وعلی بابھا کی صراحت ہوئی ہے اس میں بطور سوال جواب چند مسائل کا جواب دیا گیا ہے۔

اختتام :-

"جو مجلس میں لوگاں کے ساتھ مل بیٹھ کر یاد کرتے رہنا او خدا کے یاد نہ بھولنا بس منگنا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دل جانتا روح دیکھتا۔ تمام شد"

ترقیمہ :-

این رسالہ وجودیہ مصنف صاحب حضرت سید شاہ برہان الدین قادری راز الہی۔ نوشت محمود خاں

اس نام کی ایک مثنوی کتب خانہ سالار جنگ میں ہے جو معظم کی تصنیف ہے۔

(۳۲۸) رسالہ التصوف در بیان نفس و روح

نمبر کتاب (۲۸ لاجدید) سائز (۷ × ۵ انچ) تعداد صفحات
(۱۸) تعداد سطور (۱۱) خط لیسی بدخط نام مصنف ×

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ . . . . .

آغاز

اَنَا وقت اَنَا رمن وُ نَدی فلکی   الخ

ترجمہ جیا ول نفس امارہ ماتیکا گمر لی   الخ

یہ رسالہ تصوف بہ زبان پشتو نفس و روح کی معرفت میں ہے۔ بین السطور دکھنی زبان میں ترجمہ ہے۔

اختتام:-

لے اِزگذ جَل رودہ اَریَا دَم ۂ ۂ واجب الوجود . . . .

. . . سجدے کا آیت یو ہے۔ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ تمت تمام شد۔

(۳۲۹) تلاوت الوجود (مرآۃ السالکین) دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (تشامل ۷۷۴ جدید) سائز (۷ × ۵ ½ انچ) تعداد صفحات (۱۰۲) تعداد سطور (۱۲) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف۔ سید مخدوم شاہ حسینی چشتی ملکاوری۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ

حالات مصنف:-

سید مخدوم شاہ حسینی ان شاہ میراں جی خدانما کے مرید اور خلیفہ شاہ میر اللہ حسینی کے مرید تھے۔ شاہ میراں جی خدانما قطب شاہی دور کے شاعر ہیں۔ سید مخدوم شاہ کا زمانہ سنہ ۱۱۰۰ھ کے بعد کا ہو سکتا ہے۔ "سوال نامہ" کے نام سے آپ کی ایک اور تصنیف ہے جو سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین قتل اللہ تعالیٰ۔ لا الٰہ الخالق والامر اس کا معنا خدا لکھیا تمن مجے بوجو میں تما کیوں پیدا کیا میرا امر تمارے پر ہوا، وہ امر خدا کا ہے۔ اس وقت قالو بلی کہے تمیں میرے سوں وعدہ کیے۔"

یہ رسالہ علم تصوف میں عقاید صوفیہ و عبادات و معراج مبارک وغیرہ کے بیان میں ہے اور تیرہ (۱۳) ابواب میں منقسم ہے۔ اس رسالہ کا نام حقیقت المعراج سرنامہ پر تحریر ہے اور دیباچہ میں تلاوت الوجود لکھا ہے۔ اس رسالہ کے باب ہفتم میں معراج کا بیان ہے۔ جس میں صوفیوں کے لیے معراج باطنی کی تلقین ہے۔ یہ نثر آخر میں ہے۔

یو باطن کا معراج ہوا یوں تمام ہے بحق محمد علیہ السلام۔

اختتام:-

یا اکرم الاکرمین و یا ارحم الراحمین و یا ذوالجلال و الاکرام۔

ترقیمہ:-

در شہر ماہ ربیع الاول بتاریخ پہلی روز چہار شنبہ سنہ ۱۲۴۳ھ بخط خاکپائے عالمان . . . . من بندۂ گنہگار مقام . . . . حاجی محمد نوشتم صرف کردم روزگار۔

پہلا نسخہ صفحہ ۲۰۲ پر درج ہوا ہے

(۳۳۰) تلاوت الوجود حقیقت المعراج تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۴۱۸ جدید) سائز (۴ × ۶ انچ) تعداد صفحات

(۱۰۶) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی۔ نام مصنف ×
تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۸۶ھ۔

آغاز:۔

"لقد من اللہ علی المومنین والمومنات۔ ۔ ۔ اوس کا معنے تحقیق خدا منت کیا ہے مسلماناں کوں۔

اس کا اور ایک نسخہ سابقاً مذکور ہوچکا ہے۔ یہ دوسرا نسخہ ہے۔

اختتام:۔

"ہمہ را امید وار درگاہ کریم اند کرم کن بر سر بندگان نام اوست یا اکرم الاکرمین ویا ارحم الراحمین۔"

اس کے ہمراہ ایک اور رسالہ تصوف مجلد ہے جس کا کوئی نام نہیں ہے اور آخر سے ناقص ہے۔ جو یوں شروع ہوتا ہے۔

آغاز:۔

"اول اللہ کیا پیدا کیا ہے جواب۔ اول کاف نون پیدا کیا۔"

اختتام:۔

"حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام۔ نسب نامہ آدم صفی اللہ۔"

دوسرے رسالہ کے بعد ایک نظم (۲۱) شعر کی ہے۔ اس میں تصوف کے بعض مسائل کو بیان کیا ہے:۔

ذکر جلی کرو بہ سم ذاتی
بجز اوس ہم کے کوئی نیں ہے ساقی
تو ہوتا ذکر پر ایسا جو مشغول
گویا گل پر شیدا ہوتا ہے بلبل

اختتام:۔

فنا فی الرسول اس حال کا نام
تیرا بیان بحث کرے حضرت انجام
نظر ناظر منظور علم بہ پہچان
روحی سری خفی اس سچ جان

اس نظم کے بعد ایک اور تصوف کا نسخہ (۵) صفحے کا ہے مگر ناقص الآخر ہے۔

آغاز:۔

"احد صاحب آپ ہی نور کوں اپنے۔ ۔ ۔ کے لیے یا ذات تے نور سے تکرار کیا۔"

اختتام:۔

"اس محل کے اندر مالک نبی اس محل سے اندر سیں کرنا۔ ۔ ۔"
اس کے بعد کا صفحہ نہیں ہے۔

(۲۲۱) تلاوت الوجود چوتھا نسخہ

نمبر کتاب ۲۴۹۳ جدید، سائز ۶ × ۱۱، صفحات (۴) تعداد سطور (۲۲) خط نسخ معمولی۔

آغاز:-

" ایں رسالہ تفاوت الوجود از تصنیف محمد مخدوم شاہ حسینیؒ قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق ولہ الامر یعنی اس کا معنی یوں ہے خدا کہا تمیں مجھے یو جو میں متا پیدا کیا " الخ

یہ رسالہ ناتمام ہے صرف ایک ورق ابتدائی ہے ، رسالہ کی ناتمام عبارت کے بعد حضرت شمس تبریزؒ کی ایک فارسی غزل اور کچھ متفرق اردو فارسی غزلیات ہیں۔

اختتام:-

" ہور علی رضی اللہ عنہ بولتے ہیں یوں قولہ تعالیٰ رأیت ربی بربی اوس کا۔ . . . "

(۳۳۲) کشکول رسائل تصوّف

نمبر کتاب (۵۰ / ۱۱ جدید) سائز (۱۲½ × ۸ انچ) تعداد صفحات (۷۰۰) تعداد سطور (۱۳، ۱۵) مختلف خط نستعلیق معمولی شکستہ آمیز۔ نام مصنف۔ شاہ کمال الدین وغیرہ جامع ولی الدین شاہ۔

آغاز:-

بسم اللہ ہر دم میں بولوں گی ، سات صفت کے موتیاں رولوں گی۔
الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد فقیر حقیر محمد ندیم اللہ شاہ قادری سجادہ نشین الخ

یہ ایک ضخیم کتاب تصوف کے رسائل اور شجرات پیری و مریدی اور حالات چہاردہ خانوادہ وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس میں پہلے نظم میں چکی نامہ اور مناجات ہے اس کے بعد شجرات حضوری شاہ اور محمد ندیم اللہ شاہ وغیرہ کے ہیں اور مدح و فاتحہ ہے۔ بعد ازاں خرقۂ فقراء کا بیان نظم میں ہے۔ اس کے بعد خانوادہ ہائے فقراء کے تفصیلی حالات مع مسائل تصوف مذکور ہیں۔ مصنف کا پتہ نہیں چلا البتہ ورق ۲ پر جو شجرہ ہے اوس میں محمد ندیم اللہ شاہ قادری لکھا ہے۔

اختتام:-

" اپنے رب کے طرف سے اس مراتب کو پہنچتا ہے اور یہ طور عالم جسمانی سے تعلق رکھتا ہے "

ایک جگہ جامع کا نام ولی الدین شاہ و تاریخ غرہ ذیحجہ ۱۲۳۳ھ مندرج ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے ولی الدین شاہ نے یہ کشکول مرتب کیا ہے۔

(۳۳۳) کتاب حسینی

نمبر کتاب (۸ / ۳۴۸ جدید) سائز (۷½ × ۴½ انچ) تعداد صفحات (۱۳۹) تعداد سطور (۱۷) خط نسخ۔ نام مصنف . . .

تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

ناقص الآخر۔

آغاز:-

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یو بڑا صاحب ہے اس کوں بہوت سراؤ ہور بہوت نواز نا کہ اس کی خدائی تھی دو عالم پیدا کرنے میں عقل گیان انکھیاں خد، نام قائم ہے "

یہ رسالہ مسائل علم تصوف میں ہے اور حضرت خواجہ بندہ نوازؒ اور حضرت جنیدؒ اور حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق و عین القضاۃؒ

بایزید" وغیرہ کے اقوال بھی ہیں۔ یہ رسالہ قدیم دکھنی زبان میں ہے آخر سے ناقص ہے۔ مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلا۔ نام کتاب ابتدائی صفحہ کے بالائی حصہ پر اس طرح لکھا ہے:۔

"ایں کتاب حسینی بہ تمہید معظم وکرم بہ روح پیر مرشد نام نہادہ"

اختتام:۔

"ہور مبتدی کوں یعنی پہلے دیکھناری کوں بعد کی نور میں باج"

(۳۳۴) تلاوت الوجود (مرات السالکین)

نمبر (تصوف ۱۹۲) سائز (۶×۹) صفحہ (۲۴) سطر (۹)
خط نستعلیق۔ مصنف مخدوم شاہ حسینی تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۲۵ھ
اس کے چند نسخوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

حالات:۔

مخدوم شاہ حسینی کا جیسا کہ کتاب سے واضح ہے کہ آپ شاہ میراں جی خدا نما کے خلیفہ شاہ عبداللہ حسینی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ شاہ میراں جی خدا نما کا زمانہ قطب شاہی دور سے تعلق رکھتا ہے اس لیے مخدوم شاہ کی تصانیف ۱۱۲۵ھ کے بعد سے تعلق رکھتی ہیں۔ افسوس ہے کہ مخدوم شاہ کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسے۔ اگرچہ بعض تذکروں میں "مخدوم" نام کے چند بزرگوں کا ذکر ہے مگر یقین کے ساتھ آپ سے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔

آغاز:۔

"ایں رسالہ تلاوت الوجود و مرات السالکین از تصنیف مخدوم شاہ حسینی رہنما قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر، اس کا معنی خدا کہا مجھے یو جو تنا کوں پیدا کیا میرا امر تھا سے پیدا ہوا اور امر خدا کا ہے اس وقت قالوبلیٰ کی تیں میری سوں وعدہ کیے۔"

اس میں تصوف کے مختلف مسائل بطور سوال و جواب درج ہیں (طالب، مرشد، عشق، حسن، جمال، ذات، صفات، روح، انوار، وجود، موجود) کا تذکرہ ہے۔

اختتام:۔

"قولہ تعالیٰ کل شئی ھالک الا وجھہ خدا کہیا اس کا معنی جکو جہ توں دیکھتا سو سب اوج جانے کا تیری بلا کی پسریگا"

ترقیمہ:۔

"تمت تمام شد ایں رسالہ تلاوت الوجود مراۃ السالکین نام رکھیا گیا ہے اگر خواہش پیرنے کی ہور اس بموجب عمل کرنے کی . . . تو نزدیک سالکان کے ہور عاشقان کے ہور محبوبان کے خدمت میں غلامی ہور عاجزی راہ سوں جانیا تجے . . . اسان کی ہور نیکی کرنے کی انشاءاللہ تعالیٰ تصنیف حضرت مخدوم شاہ حسینی تمت ہذالکتاب بعون لوہاب یوم پنجشنبہ بتاریخ چہاردہم ذیقعدہ ۱۲۳۲ھ فقیر حقیر سید کریم الدین ابن سید عبدالقادر مکی القادری مرحوم ساکن کرنول حالا ایں رسالہ بتاریخ یازدہم ربیع الثانی ۱۲۸۲ھ کاتب حقیر سید محب حسین ابن سید تراب علی ساکن ہندوستان قصبہ پالوڑی ضلع کاکوری تمام شدم"

اسی آخری صفحہ پر حسب ذیل نوٹ درج ہے۔

"از تصنیف حضرت مخدوم شاہ حسینی کہ یکے از مریدان سلطان المحققین حضرت شاہ برہان اللہ حسینی و ایشاں خلیفہ تاج السالکین . . . . لعاشقین حضرت شاہ میراں جی خدا نما است قدس سرہٗ"

(۳۳۵) ترجمہ کلمۃ الحق

نمبر کتاب (۲۳۷ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) تعداد صفحات (۲۴۹) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔

نام مصنف . . . .

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"الحمد لمن ھو اقرب الینا من حبل الورید الخ

یعنی سب تعریف اوس ذات پاک کو جو اگر جان سے زیادہ ہم سے نزدیک ہے . . . .

جیسا کہ اوس نے خود فرمایا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم اس کے دھڑکتے رگ سے زیادہ نزدیک ہیں"

ایک عربی تصوف کی کتاب موسوم بہ کلمۃ الحق مصنفہ عبدالرحمٰن (غالباً جامی) کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ مترجم کا نام اور تاریخ ترجمہ وغیرہ موجود نہیں ہے۔ اصل عربی عبارات لکھ کر اوس کا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"جس سے مشرکین اوس کو موصوف جانتے ہیں اور سلام تمام نبیوں پر علیہم السلام والحمد للہ رب العالمین"

ترقیمہ :-

کاتب فقیر بدر عالم چشتی القادری المعروف بہ سید فصیح اللہ۔

(۳۳۶) مرات الواصلین

نمبر کتاب (۲۳۱ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) تعداد صفحات (۲۴) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف شیخ لطیف چشتی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۱۳۲ھ۔

حالات مصنف :-

عہد عالمگیری میں موجود تھے، محمد عالم چشتی کے مرید تھے۔ رقعات عالمگیری میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد بعون امام الواصلین تاج العاشقین راہ نما محمد عالم چشتی بندہ اضعف اقل العباد شیخ لطیف کپتلہ دقیق تر پایاں انتخاب کیا ہوں"

اس مختصر رسالہ میں من عرف الخ کے متعلق تصوف کے رسالوں اور بزرگوں کے ارشادوں سے تحقیق کر کے اوس کی شرح کی گئی ہے۔

اختتام :-

"اگر یو بیان مرشداں سوں تحقیق کر کر کینگ روز برت

کرے گا تو خدائے تعالیٰ کا وصل ہووے گا۔

ترقیمہ :-

تمت تمام شد رسالہ بتاریخ رجب المرجب تاریخ بست و دوم
بروز پنجشنبہ تحریر یافت کتبہ میر محمد اسد سنہ ۱۲۳۳ھ۔

(۳۳۷) لوری نامہ

نمبر کتاب (۹۷۹ جدید) سائز (۹×۵ انچ) تعداد صفحات
(۵۹) تعداد سطور (۱۵) خط بد خطی۔ نام مصنف دائم
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے حالات بہم دست نہیں ہوئے

ناقص الآخر ہے

آغاز :-

"اللہ واحد ذات قدیم + مطلق مخفی گنج مقیم
اول آپیں آپ اتھا + اس بن دجنگ کچھ نہ تھا
آپ غنی صاحب ہے کروا + سب جگ تھے تھا بے پروا
مسائل تصوف کو لوری کے طور پر دکھنی میں نظم کیا ہے۔

اختتام :-

خوب کام کرتا دایم حال	یوں لوری دہوی وصال
دایم اُس کوں جا دیکھنا ہے	دیکھنے میں مجوبیکھنا ہے
مہدی بعد از عیسا آئے	یک روایت دو یک کھائے

(۳۳۸) مرآۃ المحققین

نمبر کتاب (۳۴۸۱ جدید) سائز (۱/۲ ۸×۱/۲ ۶ انچ) تعداد
صفحات (۴۰) تعداد سطور (۱۴-۱۷) خط نستعلیق
شفیعہ آمیز معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف بعد سنہ ۱۱۰۰ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"بحمد بے شمار تعریف اس ذات ذو الجلال کو سزاوار ہے
کہ جس کی قدرت کی نشانیاں دونوں جہان میں اور تمام آفاق عالم
اور نفسوں میں دیدہ بینا پر مثل آفتاب تاباں کے روشن ہے۔"
یہ رسالہ علم تصوف کے اس بیان میں ہے کہ جو اپنے نفس
کو پہچانا "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ"۔ اور سات
ابواب پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ نسخہ ابتدا سے ایک صفحہ ناقص ہے
اور آخر میں صرف باب ششم کے ناتمام بیان تک ہے۔ اس
وجہ سے مؤلف کے نام کا پتہ نہ چلا۔

اختتام :-

"اگر آنکھ کان ناک۔ منہ اور ہاتھ نہ ہوں یہ حواس بھی جو
سامعہ و باصرہ و شامہ و ذائقہ و لامسہ ہیں۔" (ناقص الآخر)

(۳۳۹) اسناد نور نامہ معہ نور نامہ

نمبر کتاب (۳۴۸۲ جدید) سائز (۱/۲ ۸×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۸)

تعداد سطور (۹) خط نستعلیق۔ نام مصنف شاہ عنایت۔ تاریخ تصنیف ۱۱۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۰۰ھ۔

حالات مصنف:۔

"شاہ عنایت حیدرآباد کے ایک صوفی بزرگ تھے جو حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں تھے آپ کی وفات ۱۱۵۵ھ میں ہوئی۔"

آغاز:۔ اسنادِ نور نامہ

الٰہی تو ہے نور اور تجھ سے نور — کیا نور تیرا نبی میں ظہور
تیرے نور نے کون صفت کیا کر — ازل سے ابد لگ کبھو نا مرے
تیرا نور نورِ علی نور ہے — تیرے نور سے جگ کون معمور ہے

اس رسالہ میں نورِ محمدی کا ذکر ہے:۔

غرض ساتواں نور نامہ کا یو — خبر ہے رسولِ خدا سے سنو

اختتام:۔

شفاعت نبی کی مجھے کر نصیب — نکو پوچھ مجھ کچھ حساب عجیب
الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را — مصنف نویسندہ خوانندہ را

نور نامہ کا آغاز:۔

الٰہی کرن ہار کرتار توں
سنوارا یا ہے قدرت سوں یو سار توں
تو قدرت سوں پیدا کیا سب جہاں
پون اور پانی زمیں و سماں
زمیں کو تو ایسی ہی خلعت دیا
رنگا رنگ اوس کوں تو گلشن کیا

اس میں نورِ محمدی کے ذکر کے ساتھ کئی حکایتیں بیان کی گئی ہیں۔ جنت کے درختوں کا تذکرہ۔ یہ روایتیں بیان کی گئی ہیں۔

اختتام:۔

مرتب کیا سر بسر یو کلام — کہ عاجز بندا ہے نبی کا غلام
ختم کر کے فاتحہ کیا نت مدام — بحقِ محمّد علیہ السلام

ترقیمہ:۔

"کتاب نور نامہ بحجت خواندن رحمت بی بی صاحبہ از دست خواجہ عبداللہ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد بتاریخ نہم جمادی الثانی بروز جمعہ ۱۲۸۰ھ ہجری بوقت چہار گھڑی روز باقی ماندہ بود صورت اتمام رسید۔"

ادارۂ ادبیات اُردو میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۳۴۰) تحفۃ الاسرار

نمبر کتاب (۲۴۷ جدید) سائز (۶½×۴ انچ) تعداد صفحات (۹۰) تعداد سطور (۱۴-۱۵، مختلف) بدخط نام مصنف محمد حسین ولد شیخ محی الدین ساکن قلعہ کلیانی صوبہ بیدر۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۹۳ھ۔

آغاز:۔

"در بیان روح انسانی یہ تعین ذات کا اول ہے۔ ۔ ۔ ۔"

. . . بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی خالق السمٰوات والارض . . . . . . آں بے نشان است کہ ہستی صرف عبارت اوست . . . الخ

پہلے دو ورق کسی رسالہ تصوف کے تحریر ہیں اوس کے بعد اصل رسالہ تحفۃ الاسرار شروع ہوتا ہے جس میں ابتداً فارسی زبان میں تین ورق ہیں بعد ازاں اس کی تشریح دکھنی زبان میں کیے اصل مطالب نظم و نثر میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ نسخہ مسودہ ہے خود مؤلف کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے۔

اختتام:-

"رہ نزدیک دوری . . . . اگر یکتا شوی بردی خدائی"

ترقیمہ:-

"تحریر فی التاریخ دوازدہم شوال روز چہارشنبہ سنہ ۱۲۹۳ھ بانصرام رسید۔ اس رسالہ کا نام تحفت الاسرار نام رکھی مصنف اس کا فقیر حقیر محمد حسین ولد شیخ محی الدین ساکن قلعہ کلیانی صوبہ بیدر دکھن حال در قصبہ لکاپور ضلع بلڈانہ است"

(۳۴۱) ترجمہ نقش رحمانی

نمبر تصوف شمالات ۳۹، سائز (۷×۱۰) صفحہ (۲۱۰) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ کلیم اللہ ابو المحی الدین قادری۔ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۱۰۰ھ۔

نقش رحمانی سید عبد الرحمٰن کی تصنیف ہے جو ابراہیم عادل شاہ کے عہد میں موجود تھے۔ اس کا ترجمہ شاہ کلیم اللہ نے کیا ہے۔ دکن کے دو شاہ کلیم اللہ کا تذکرہ عبد الجبار صاحب لکاپوری نے اپنے تذکرہ میں کیا ہے۔ مگر ان دونوں میں ابو المحی الدین قادری کی صراحت نہیں ہے، بہر حال تیقن کے ساتھ کسی کا حال نہیں لکھا جا سکتا صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ دکن کے باشندے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین کہ جمیع حمد و ثنا ثابت ذات اللہ تعالیٰ کے تیں کہ پرورش کنندہ عالم کا ہے کہ او اللہ الصمد والاحد الواحد یعنی موجد موجودات ہے تمام کائنات ستے"

یہ کتاب سید عبد الرحمٰن الحسنی الحسینی قادری کی کتاب نفس الرحمان کا ترجمہ ہے۔ لیکن ترجمہ میں مترجم نے اپنی جانب سے مزید اضافہ کیا ہے۔

تصوف کے مسائل اور اسرار اس میں بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"شیخ ابی اسحاق شہید ختلانی اون سے سید محمد المشہور بہ نوربخش اون سے شیخ محمد المشہور اون سے شیخ غیاث الدین محمد اون سے شیخ محمد الحسن اول سے . . . . ناقص الآخر ہے"

(۳۴۲) جامع الحقایق منظوم

نمبر تصوف ۱۵۰۲، سائز (۷×۹) صفحہ (۸۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف سید احمد قادری سبز پوش۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق تفصیلی معلومات نہیں ہوئے، اس قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے وقت کے ایک بلند پایہ صوفی بزرگ اور اچھے شاعر تھے۔

آغاز:-

ناؤں جس کو نیں اس کی ناؤں سوں
کر بنا اس لعد بھی کچھ بول توں
ناؤں اس کو نیں ولے پر ناؤں سات
سرا و عشاقی ہے دیکھو ذات وصفات
ناؤں شئی کا عین شئی نا غیر ہے
اہل باطن کے نزدیک سب خیر ہے

یہ مثنوی تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے، عنوانات کے تحت ہر ایک بیان ہوا ہے، چند عنوان یہ ہیں:۔
اسماء الٰہی، مرتبہ جامع انسان، وحدت وجود، سر وجود، مسئلہ میت، مسئلہ وصل، قضا و قدر، تجلیات الٰہی وغیرہ۔
اکثر عنوانات کے تحت سوال جواب کے تحت سوالات اور جوابات دیئے گئے ہیں، نیز بیسیوں حکایات بھی ان ہی عنوانات کے تحت آگئے ہیں جن کو علحدہ عنوان دے کر لکھا گیا ہے۔
عنوانات فارسی میں ہیں:۔
مثلاً حکایت رفتن سلطان سکندر در لباس حاجب۔
شیخ عبد الکریم جیلی در انسان کامل میفرماست۔
قال غوث الاعظم ۔
یکے شخص کہ نظر قرح، و شی گنجد بر سر نہادہ در راہ رفتہ بود، در آنجا شرقی دید۔
حدیث نبوی العلم نقطہ کثرتہا جہل شخصی طالب العلم بود و نزدیک کامل رفتہ۔
یک شخص در حالت شکرے در بازار رفتہ بود،
دریں باب (معراج) ابو الحسن نوری
دریں باب (معراج نبی) سید احمد قادری الحسینی بیجاپوری کہ مصنف ایں کتاب میگوید۔

اختتام:-

ہات میں تیرے جو دیوے ہات او
ہات او تیرا ہے نیں او سی کا دیکھ
گر او پکڑے گا جیسے اس ہات سوں
فیض کا ہے ہات تیرا دیکھ توں
دست بدست کوئی ایک کے یک ہو ویں اگر
ہات او تیرا ہے تا روز حشر

(۳۴۳) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف رسائلات ۵۵) سائز (۹×۵) صفحہ (۸) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ما بعد سنہ اللہ
اس رسالہ کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہے۔

آغاز:-

حمد و ثنا و نعت میں عز و جل اس حکم ارشاد نامہ اس رسالہ محبوب الاسرار کا مصنف سید محمد حسینی ارشاد خطاب من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو کوئی پہچانا ہے اپنے تن کو۔"
یہ تصوف کا رسالہ ہے جس میں چند مسائل کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

" کہ پیر اپنا لا کو سر پر سے تو تب پیر کا کلمہ پڑھے تو پیر ساتھی

نظر آوے گا۔ اور پیر مرید کو دیکھنا چاہا تو اس دستور مرید کا کلمہ پڑھا تو مرید نظر آوے گا۔"

آغاز کے دو صفحے ایک دوسری کتاب کے معلوم ہوتے ہیں۔

(۳۴۴) رسالہ تصوف

نمبر تصوف شمالات ۵۶، سائز (۹×۵)، صفحہ (۲۸)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نا معلوم۔ تاریخ
تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔ کتابت ۱۲۵۵ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"ذات جس حیثیت سوں کہ وہ ذات ہستی محض ہے اس ذات کو غیب ہویت ہور مجہول النعت ہور لا تعین ہور ازل والازال ہور غیب الغیب ہور وجود بحت ہور عین الکافور۔"

اس رسالہ میں خدا کی ذات اور صفات کا مختصر طور پر تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

"اپنے وجود سوں اب بھی دنیا میں محتاج ہے اپس کو دیکھنا خوب ہے ہور پھر فائدہ یو ہے بندہ منگیا تو خدا خوش ہوتا ہے جیسا کہ بعضے حدیثاں سوں یو بات ثابت ہوئی ہے ہم ہم ہم۔"

ترقیمہ:-

اختتام این رسالہ ۲۵ جمادی الاول ۱۲۵۵ھ اتمام شد بایں وجہ . . . . . بندہ کمترین غلام قادر صبغۃ الہی

• حسب ارشاد جناب فیضماب میراں سید شاہ محمد الحسینی القادری صبغۃ الہی اودگیری۔

اس رسالہ کے آغاز میں ایک اور رسالہ چار صفحے پر ہو اگیا ہے جو تصوف پر مشتمل ہے اور بطور سوال جواب لکھا گیا ہے۔

(۳۴۵) رسالہ تصوف

نمبر تصوف شمالات ۱۶، سائز (۹×۷)، صفحہ ۱۶، سطر ۱۵
خط شکستہ۔ مصنف نا معلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ
کتابت ۱۲۲۱ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"حضرت میراں محی الدین قدس سرہ العزیز روایت کے سو بیان ہولیا جاتا ہے کہ رمز سوں راز و نیاز کے باتاں ہور کلمہ کے بھیدانتاں معلوم کرنے کی لوگاں سوں معلوم کرتا ہیں تو کلمہ کی ظاہر ہے ہور اس ظاہر کوں باطن میں ثابت کرنا بہوت مشکل ہے۔"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے جس میں طالب کو مخاطب کر کے بعض تصوف کے مسائل روح، مصحف، تقریر کے مراتب وغیرہ کا بیان ہے۔

اختتام:-

"انسان کا اصل خدا کی ذات دنیا کا دروازہ ہوں آیا سو بے پناہ کیا سو توں بندہ رہا۔"

ترقیمہ:- فی التاریخ ۲ جمادی الآخر ۱۲۲۱ھ بروز جمعہ بلدہ نظر نگر بہ اتمام رسید۔

ختم کتاب کے بعد ایک صفحہ پر ایک یادداشت معراج کے متعلق ہے۔

(۳۴۶) رسالہ وحدت الوجود

نمبر (تصوف ۱۷۸۸) سائز (۱۲×۷)، صفحہ (۵) ۶ سطر (۱۷) خط شکستہ ۔ مصنف : نامعلوم تاریخ تصنیف بالعبد سنہ ۱۱۵۰ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوے ۔

آغاز :-

"جمیع اقسام حمد و ثنا ثابت ہے ذات ایک کیتی کہ وجود اس کا عین اوس کا ہے جل جلالہٗ اور اول ظہور اوس کا حقیقت محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہ سید المرسلین اور شفیع المذنبین"
یہ تصوف کا ایک رسالہ ہے اس میں وجودِ خدا اس کی ذات صفات، مرتبہ الوہیت ۔ وحدانیت وغیرہ کے مسائل کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام :-

" الشیخ سید شاہ قادر محی الدین فخری الصفوی مد ظلہ العالی وادام علینا الفیوض منہ فی الخفی والعلی فرمایند آمین ثم آمین"

(۳۴۷) مورکھ سمجھاوتی

نمبر (تصوف ۱۷۷) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۶) سطر (۱۳تا۱۴)
خط نستعلیق ۔ مصنف فقیرا تاریخ تصنیف بالعبد سنہ ۱۱۰۰ھ
ڈاکٹر زور صاحب نے دکن کے ایک مصنف فقیر اللہ شاہ حیدر کا تذکرہ اردو مخطوطات کے صفحہ (۱۶۰) پر کیا ہے۔ اور ان کو بارھویں صدی کا شاعر تسلیم کیا ہے، مگر زیر بحث کتاب کے مصنف کوئی اور شاعر معلوم ہوتے ہیں، جن کے متعلق ہمیں کوئی معلومات بدست نہیں ہوے ۔

آغاز :-

اللہ نام جپو رے بھائی — جو تمیں کچھ ہے چترائی
اللہ نام جپو دن داتا — غیر کا چھوڑو دل سے ناتا
اللہ نام جپو ہر سانس سا — جو چاہو بیکنٹھ کا باسا

یہ ایک رسالہ تصوف میں ہے جس میں چند قرآنی آیات کو عنوان قرار دے کر اس کے تحت نظم میں صراحت ہوئی ہے ۔ چند عنوان یہ ہیں :-

(۱) فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون۔
(۲) لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
(۳) انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔
(۴) کل شئی یرجع الی اصلہ۔
(۵) الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔

تخلص :-

اتنی بات کہی ہے فقیرا — واذکر ربک ذکر کثیرا

اختتام :-

نرک میں جاویں مہر سناویں
اپنی کیا کیا بدلا پاویں
فی انفسکم اوس دن جانوں
من عرف ہے رمز کوں مانوں
وفی انفسکم افلا تبصرون

حیدرآباد کے دوسرے کتب خانوں میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۴۸) گنج مخفی

نمبر (تصوف ۲۰۳۱) ساز (۹×۷) صفحہ (۱۵۴) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ محمد شریف۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۱ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۳۴ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"شکر بیحد ہور ثنا بیعد و تبارک اللہ تعالیٰ کوں کہ بی وحدانیت محبت کی صراحی حقی عشق کی پیالی میں بھر کر اپس کی خاص پاک اخلاص کے دوستاں حق ہور طالبان مطلق کوں پلا کر وصل کے مکان میں مست الست کیا ہور مرتبہ عالی ہور نبوت ہور ولایت غوثیت ہور قطبیت دیا۔"

یہ ایک تصوف کی کتاب ہے جس کو فارسی سے ترجمہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تصوف کے کئی مسائل اور نکتے بیان کئے گئے ہیں اولاً قرآن شریف کی آیت لکھی گئی ہے اس کے بعد حدیث اور اس کا ترجمہ کر کے مزید صراحت کی گئی ہے جس میں حکایات بھی شامل ہیں اکثی فصلوں میں بیان ہوا ہے پہلی فصل میں روح کا بیان ہے۔ دوسری میں دل کا بیان اور نفس کا بیان (تیسری خدا کی پہچان (چوتھی میں نماز کا بیان (۵) حج کا بیان وغیرہ۔

اختتام:-

"سگل بزرگاں کے جمع جس میں رہتی بھر نہیں کچھ طمع حکایت کہتے پاک بی رو بیا بھوت جب تب سات آپس میں لیا'. . . خاک میں ملکو توں جائے گا۔ اسم تزدہ اس کتاب میں پائے گا۔ بے لازم بھی ہوتا تجھ یک دن نگاہی ناؤں تیرا حشر لک تھا۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد بتاریخ چہارم شعبان ۱۲۳۴ھ اختتام شد۔

خاتمہ کے قریب مصنف نے بیان کیا ہے کہ ۱۱۱۱ھ میں ابن محمود نے فارسی سے دکنی زبان میں ترجمہ کیا ہے چنانچہ اس کا مختصر اقتباس پیش ہے:-

"بلکہ بیحد دلی نہایت شکر کہ اوس کام لطیف بے کیف کوں جہینیاں میں کا سب جہینا رمضان المبارک کے گیارہو تاریخ ہور گیارھویں برس ہور ایک ہزار ایک سو اگیار برس تے ہجری نبوی ۱۱۱۱ھ ہور دکنی زبان سوں پنجشنبہ کے روز شروع ہور مرتب کیا یو کتاب گنج مخفی اینہ جال نانوں . . . . . .

یو خادم کمینہ محمد شریف	مصنف ہے دل کا یو عاجز ضعیف
مرتب کیا یو مبارک کتاب	صفاتی و ذاتی کی سب کھول بات

مزید چند اشعار ہیں۔

(۳۴۹) من لگن

نمبر (تصوف ۲۶۰) ساز (۹×۶) صفحہ (۵۴) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف قاضی محمود بحری تاریخ تصنیف ۱۱۱۲ھ۔

محمود نام اور گوگی کے متوطن تھے جو گلبرگہ سے قریب کے

باپ کا نام بحر الدین تھا اور قضاءت کی خدمت تھی، اس لحاظ سے قاضی اور بحری کے لقب سے مشہور ہوگئے، گوگی بیجاپور کے علاقہ میں تھا۔ سلطنت عادل شاہی کے زوال پر قاضی محمود حیدرآباد آئے مگر یہاں بھی پھولنا پھلنا نصیب نہ ہوا اس لیے اورنگ آباد چلے آئے۔ "بحری" تخلص قرار دیا تھا مگر شاعری میں کسی سے تلمذ نہیں تھا۔

بحری روشن دل صوفی اور صاحب تصنیف بزرگ تھے، شاہ محمد باقر کے مرید تھے، چالیس سال کی عمر تک عشق اور شاعری کے نشہ میں مست رہے، وہ فطرتی شاعر تھے۔ فارسی اور اردو میں جس کو انھوں نے "ہندی" سے موسوم کیا ہے شاعری کرتے تھے، مثنویاں، غزلیات، رباعیات اور قصائد تصنیف کیے تھے۔ کل اشعار کی تعداد اندازاً پچاس ہزار ہوتی ہے۔ بیجاپور سے حیدرآباد آتے ہوئے راستہ میں چوروں نے لوٹ لیا، دیگر سامان اور اثاثہ کے ساتھ تصانیف کا صندوق بھی چھنا گیا۔ حیدرآباد آنے کے بعد یہاں ایک امیر کے انتہائی اصرار اور خواہش پر مثنوی من لگن تصنیف فرمائی، اس کے علاوہ ان کے جس قدر تصانیف کا پتہ چلا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

دیوان، مثنوی جنگ نامہ، مراثی، قصائد، مثنوی من موہن، ان کی وفات کے سنہ کی کسی نے تحقیق نہیں کی۔ ہماری تحقیق کے لحاظ سے ۱۱۳۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ سید نے کلیات بحری کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب شائع فرمائی ہے، جس میں قاضی صاحب کے حالات کے علاوہ آپ کی تصانیف اور آپ کے تصوف کا تذکرہ صراحت سے کیا ہے۔

آغاز:۔

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے
پربت میں ادک نہ کم رتی ہیں
یک سانس ہے خاص ہو رہتی ہیں

من لگن تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے، اولاً توحید باری تعالیٰ، پھر توحید ثانی، اس کے بعد نعت، صفت اور منقبت کے بعد اپنے مرشد شیخ محمد باقر کی ستائش کی ہے، اس کے بعد اپنے زمانے کے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی مدح کی ہے، اس کے عدل اور انصاف کا تذکرہ کیا ہے، بادشاہ کی مدح کے بعد سبب تالیف کا عنوان ہے جس میں حیدرآباد میں اس کی تصنیف کا ذکر کیا ہے، پھر حکایت روزگار کے عنوان سے زمانہ کی حالت بیان کی ہے۔

بیان کیا ہے کہ تصوف کی پہلی منزل تزکیہ اخلاق ہے، اچھے اخلاق کو اختیار کرنا اور برے اخلاق یعنی شہوات نفسانیہ عادات قبیحہ مثلاً دروغ گوئی، غرور، افترا پردازی وغیرہ سے دل کو پاک کرنا چاہئے، تمثیلات اور حکایات دے کر اپنے مضمون کو ثابت کیا ہے، چند عنوان یہ ہیں:۔

فضیلت انسان، عرفان غیر مرئی وجود روحانی، دانش و بینش، فتوح روح، اسرار دل، اسرار بیخودی، اولیاء اللہ کی بصیرت، نغمہ اور اس کا اثر، عشق وغیرہ، نفس مضمون کے تحت پندرہ حکایات بھی بیان کی گئی ہیں۔

اپنے مرشد شیخ محمد باقر کی مدح میں کہتے ہیں۔

مولا کے محب نبی کے نائب   مانس نہیں مظہر العجائب
ساگر میں سبو تے معرفت کے   مل عین ہیں نور معرفت کے
اس دور میں جو بایزید ہوتے   مل شیخ سوں مستفید ہوتے

ترلوک اپر تری امیری | دو حال کرے تو دستگیری
سب چھوڑ پکڑ پڑا ہوں کونا | یا پیر تو دستگیر ہونا

اورنگ زیب عالمگیر کی ستائش اس طرح کرتے ہیں

اب بول تو مدح بادشاہ کا | اور اس کی کمالیت کلاہ کا
جس کی یہ دو پن کی عادت | عالمگیری ہے اور عبادت
یک ملک نہیں جو ان لیا نین | یک قفل نہیں جو ان کہا نیں
ایسا نہ ہوا کسی شہاں میں | نا بلکہ بڑے سا گنوں میں
جس ناؤں لہے ابو المغازی | سلطان اورنگ زیب غازی
دیندار دلیر اور دانا | یک علم نہ سب تے سیانا

اختتام :-

بول نہ یو استی ہے اوسیں تے
یو بات نین نہ اور کس تے
اس جھوٹ کسی جیبا پڑے نہ تیری
ہور حق کوں چھوڑ کے نہ جھڑی

من لگن بڑی مقبول مثنوی تھی اس کے کئی نسخے حیدرآباد کے کتب خانوں میں موجود ہیں چنانچہ جامعۂ عثمانیہ کتب خانہ سالار جنگ، ادارۂ ادبیات اُردو کے کتب خانوں میں قلمی نسخے موجود ہیں۔
پہلے بمبئی سے شائع ہوئی اب دوبارہ پاکستان سے شائع ہوئی ہے۔
اس نسخہ میں حاشیہ پر جنگ نامہ بھی درج ہے جس کی صراحت علٰحدہ کی گئی ہے۔

(۳۵۰) من لگن دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۲۷۳) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۴۶) سطر (۱۰ تا ۱۳) خط نستعلیق کتابت ۱۲۲۶ھ ۔

آغاز :-

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربہت پتی پتی ہے

اختتام :-

بوجیا ہے عبث ہوس کے تیں ہوس
کر ہوش ہوس سبھی فراموش
اک اصل پہ چھت نہ چھاؤں اوپر
کر ختم خدا کے ناؤں اوپر

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد بعونہ نسخہ من لگن تمام شد بوقت صلوٰۃ تہجد مالک این کتاب شیخ احمد عرف محمد صاحب غفر اللہ ذنبہ ۱۲۶۵ھ"

اس کے ساتھ آخر میں ۲۰ صفحوں میں مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے گئے ہیں حروف تہجی کے لحاظ سے الفاظ کی صراحت ہوئی ہے۔

(۳۵۱) من لگن تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۰۰۱) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۱۲) سطر (۱۱) خط نستعلیق ۔ کتابت ۱۱۵۵ھ

آغاز :-

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے

اختتام :-

رکھ اصل پہ چیت نہ چھانوں اوپر
کر ختم خدا کے ناؤں اوپر

ترقیمہ :-

رسالہ من لگن من تصنیف سرچشمہ عاشقاں باری حضرت قاضی محمود بحری قدس اللہ مضجعہ ساکن گوگی روز دوشنبہ بتاریخ چہاردہم شہر رجب المرجب سنہ ۱۱۵۱ھ در زمان تصنیف توامان دین پرور دیانت گستر سلطان ابوالمغازی سلطان محمد شاہ بادشاہ سنہ جلوس ۲۰

اس کتاب میں بھی فرہنگ من لگن کے نام سے الفاظ کے معنی لکھے گئے ہیں۔

(۳۵۲) من لگن چوتھا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۵۸۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۱۷) سطر (۱۳ تا ۱۷) خط شکستہ۔ کتابت سنہ ۱۱۲۶ھ

یہ کتاب قاضی صاحب کی زندگی میں لکھی گئی ہے کیونکہ ان کا انتقال سنہ ۱۱۳۰ھ میں ہوا ہے۔

آغاز :-

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے

خاتمہ :-

رکھ اصل پہ چیت نہ چھانوں اوپر
کر ختم خدا کے ناؤں اوپر

ترقیمہ :-

ایں کتاب من لگن بید خیر حقیر غلام حسین بتاریخ ششم ربیع الثانی بوقت ظہر سنہ ۱۱۲۶ھ۔

آخر پر قاضی محمود کا کچھ اور متفرق کلام بھی ہے۔

(۳۵۳) مثنوی من لگن پانچواں نسخہ

نمبر (مثنوی شاملات ۸۸) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۲۳) سطر (۱۵) خط شکستہ۔

آغاز :-

کرم خوردہ   پربت پربت پتی پتی ہے
یک سانس ہے نہ کس ہوتی ہے

ناقص الاول ناقص الآخر ہے۔

اختتام :-

دیکھا ہے جنے سفر کی کچھ درد
سو بیا ہے سفر کی گرم ہور سرد
تن کچھ کرے آپ سے نمایاں
واں تو ہے جو نکہ حب ریاں

کرم خوردہ . . . . . . ناقص الآخر ہے۔

کی تنخواہ اپنے ذات سے دینے لگا۔

انور الدین خاں کے پہلی مرتبہ فتح کے متعلق بھی شاہ صاحب نے پیش گوئی کی تھی۔ مریدوں نے تاریخ اور دن قلمبند کرلیا تھا۔ جب انور الدین خاں واپس آئے تو اس کی تصدیق ہوگئی۔

شاہ ولی اللہ صاحب تصنیف تھے، علمی قابلیت بہت اچھی تھی، ۱۱۸۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا، حیدرآباد میں باغ گوردھن کے قریب مزار ہے، محمد علی خاں والاجاہ نے آپ کی قبر کا احاطہ سنگ سیاہ سے تعمیر کرایا تھا، تذکرہ اولیائے دکن میں شاہ ولی اللہ کے حالات درج ہیں (ص ۱۱۱۳)

زیر بحث کتاب کا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے اپنے باپ کی زندگی میں کیا تھا، اور موصوف کا انتقال ۱۱۳۵ھ میں ہوا اس لیے ترجمہ کی تاریخ ۱۱۳۵ھ کے قبل قرار دی گئی ہے۔

اصل کتاب معرفت السلوک شیخ بندگی معروف شیخ محمود کی تصنیف ہے، جو فارسی میں ہے اسی کا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے کیا ہے۔

آغاز:-

"صفت ہور سرانا بے غایت ہور شکر کرنے نہایت ثابت ہے، وس واجب الوجود کوں۔ جو ممکن الوجود کوں ممتنع الوجود کے دائرے میں پیدا، ہور اپنے واجب الوجود کوں بس دوتو وجود سوں موجود ہور ظاہر کیا۔ بزرگ ہے بزرگی اوس کی۔ ہور عام ہے نعمت اوس کی ہور بہوت ہے نعمت دینا اوس کا۔"

یہ تصوف کی کتاب ہے۔ اس میں قرآن مجید کے آیتوں کو پیش کر کے خدا کی وجود اس کی توحید کی تشریح کی گئی ہے نیز دیگر مسائل تصوف کی صراحت ہوئی ہے۔

دیباچہ میں اپنے والد کی مدح اور ستائش کی گئی ہے۔

اختتام:-

"ہور تمام ظاہر ہور باطن کے عالم کی نمایش کوں دیکھائے اپنے حبیب کی دوستی سوں، جو محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔"

ترقیمہ:-

"تمام شد معرفت السلوک برائے خواندن شاہ زین العابدین طال اللہ عمرہ کتبہ غلام مرتضی ابن شیخ علاء الدین بروز جمعہ شہر جمادی الاول ۱۱۹۵ھ۔"

اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ، ادارۂ ادبیات اردو اور جامعہ عثمانیہ میں موجود ہیں۔

(۳۵۶) ترجمہ معرفت السلوک دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۲۸۰) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۱۴۷) سطر (۱۹) خط شکستہ

آغاز:-

"صفت ہور سرانا بے غایت ہور شکر کرنا بی نہایت ثابت ہے اس واجب الوجود کوں جو ممکن الوجود کوں ممتنع الوجود کے دایرہ میں پیدا کیا۔"

اختتام:-

"اور تمام انہیں ظاہر اور باطن کی عالم کے تماشے کوں دیکھلاوے اپنی حبیب کی دوستی سوں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اصحابہ اجمعین الطاہرین وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً برحمتک یا ارحم الراحمین ۔"

ترقیمہ:-

تمام ہوئی یو کتاب چہارشنبہ کے روز ظہر کے وقت اکتیسویں تاریخ ربیع الاول ۔

(۳۵۷) پنچھی باچھا

نمبر (قصص ۶۴) سائز (۹×۹) صفحہ (۲۰۰) سطر (۱۳)
خط شکستہ ۔ مصنف وجیہہ الدین وجدی تاریخ تصنیف ۱۱۳۱ھ ۔

حالات:-

دکن کا ایک مشہور شاعر وجیہہ الدین وجدی ہے، کرنول اس کا وطن تھا۔ شاعری سے بڑی دلچسپی تھی تصوف کا صحیح ذوق رکھتا تھا۔ شیخ فریدالدین عطارؒ کی تصانیف سے شغف تھا، ان کی دو مثنویوں کو فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے وجدی کو شاعری کے ساتھ فنون لطیفہ کی دوسری شاخ موسیقی میں بھی دست گاہ حاصل تھی، شاعری کے لحاظ سے اس کا مرتبہ بہت بلند ہے، انھوں نے واقعہ نگاری، مرقع نگاری کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا ہے ۔

وجدی نے تصوف کے کئی مسائل مثلاً عشق الٰہی، جبر و اختیار، تائید غیبی، بے ثباتی، ترک دنیا، جود و کرم وغیرہ عنوان پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، دکن کے جدید تذکرہ نگاروں نے وجدی کا تذکرہ کیا ہے، 'اردوئے قدیم'، 'اردو شہ پارے'، 'دکن میں اردو' وغیرہ میں ان کا حال قلمبند ہو چکا ہے، ان کے علاوہ محمد بن عمر صاحب ایم۔ اے لکچرار جامعہ عثمانیہ نے ایک خاص مقالہ قلمبند کیا ہے جس سے ان کے حالات اور کلام پر روشنی پڑ سکتی ہے ۔

وجدی کی تین مثنویاں مشہور ہیں، پنچھی باچا، جو شیخ عطارؒ کے 'منطق الطیر' کا ترجمہ ہے۔ دوسری مثنوی تحفۂ عاشقاں یہ عطارؒ کی گل و ہرمز کا ترجمہ ہے، تیسری مثنوی باغ جانفزا ہے۔ پروفیسر سید محمد صاحب نے پنچھی باچا کو شائع کی ہے ۔

آغاز:-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے بلند آواز کر
شوق سوں الیا او چایا یک چہچہا
جو رہے تر لوک کا عالم لوبھا
گلشن وحدت ہے تیرا آشیاں
احدیت کا راز سب تجھ پر عیاں

یہ شیخ عطارؒ کی مثنوی منطق الطیر کا دکنی ترجمہ ہے لفظی ترجمہ نہیں ہے بلکہ کمی و بیشی کی گئی ہے۔

اختتام:-

اس میں یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جو ہوئی پنچھی باچھا تمام

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزان میں کیا خاصی کتاب

ترقیمہ :-

کاتب الحروف عاصی . . . . غلامان غلام
خادماں خاکسار خادم خاک پا نعلین حضرت رسول الثقلین
فدوی عاجز منشی نیاز محمد خاں ۔

پنچھی باچھا بڑی مقبول کتاب ہے مدراس میں ۱۲۷۳ھ و ۱۳۱۲ھ ، اور بمبئی سے ۱۲۸۰ھ و ۱۳۱۹ھ میں شائع ہوئی ہے ، کتب خانہ جامعہ عثمانیہ ، کتب خانہ سالار جنگ ، کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو میں ایک سے زیادہ قلمی نسخے موجود ہیں ، یورپ میں بھی اس کے نسخے پائے جاتے ہیں ۔
اس نسخے میں تاریخ تصنیف کیا خاصی کتاب کے نیچے (۱۱۴۶) لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے ۔

(۳۵۸) پنچھی باچھا دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۵۲۲) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲۸۶) سطر (۱۳) خط نستعلیق ۔

آغاز :-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے بلند آواز کر
شوق سوں ایسا او چا ایک چھا
جی رہے ترلوک عالم لوبھا

اختتام :-

اس منے یا رب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جی ہوا پنچھی باچھا تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوئی میزان میں خاصی کتاب

ترقیمہ :-

بدہ توفیق یا رب گنج مالا
جزاک اللہ فی دارین خیرا •
اس کتاب کے خاتمہ کے حاشیہ پر کسی نے ۱۲۲۴ھ لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے ۔

(۳۵۹) پنچھی باچھا تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۷۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۸۸) سطر (۱۳) خط شکستہ ۔

آغاز :-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے بلند آواز کر

اختتام :-

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزان میں خاصا کتاب
ترقیمہ :-
کاتب رحمان بندا تیرا ہے غریب
دے صفائی دل کی میری . . .

سب دیا تقدیر سوں مج گنج تمام
بخش دی میرے گناہ سب تمام

ترقیمہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب کا کاتب کوئی رحمان ہے شاید عبدالرحمن ہوگا۔

(۳۶۰) پنچھی باچھا چوتھا نسخہ

نمبر (جدید ۳۵۵) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۲۲۶) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف۔ وجدی تاریخ تصنیف ۱۲۱۳ھ۔ کتابت ۱۲۳۹ھ۔

آغاز:-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کی بلند آواز کر

اختتام:-

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزاں میں کیا خاصی کتاب
من نوشتم صرف کردم روزگار
من نماند خط بماند یادگار

ترقیمہ:-

"دیعون ملک الرحمان ترجمہ منطق الطیر کہ بہندوی پنچھی باچا عرف است بموجب فرمایش . . . خاں صاحب عرف اسمٰعیل خاں صاحب سرخیل زئی بوقت ریاست حضرت کرار نواز خاں بہادر مدظلہ۔ از خط احقر العباد سید میراں ساکن قلعہ نانڈرگ بتاریخ بست دوم شہر رجب روز دوشنبہ ۱۲۳۹ھ بوقت سہ پہر اختتام رسید۔

(۳۶۱) پنچھی باچھا پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۱۰۱۴) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۸۶) تعداد سطور (۱۳) خط شبہ نستعلیق کتابت ۱۲۳۱ھ ناقص الاوّل

آغاز:-

خار بولیں گے تو بے علت نہیں
گل کوں دیکھ بن کے تو بے حکمت نہیں
دوزخ و جنت نہیں بے مصلحت
خوب ہے معلوم اس کوں اس کی گت

اختتام:-

اُس منے یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جی ہوئی پنچھی باچا۔ تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزاں میں کیا خاصا کتاب
اوس طرح کا دل میں ہے میرے ہوس
فضل کر یارب کہ وجدی پو سرس
جب ہوا لکھنے ستی نامہ تمام
فضل نورانی سمجھ کر والسلام

ترقیمہ:-

الحمد للہ کہ این نسخہ منطق الطیر کہ تصنیف شیخ المشائخ الجعدنا

نور اللہ مرقدہ از دست خواجہ معین الدین در مقام پروال در ماہ شعبان المعظم بتاریخ بست پنجم بروز دوشنبہ بوقت عصر سنہ ۱۲۳۱ نبوی باتمام رسید۔ بموجب فرمائش حیاتی بی بی مکرمہ برائے خواندن ہمشیرہ نوشتہ گردید . . . . . .

(۳۶۲) پنچھی باچھا چھٹا نسخہ

نمبر کتاب (۳۰۱۰ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۲۷) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق

تاریخ کتابت سنہ ۱۲۰۱ھ۔

ناقص الاوّل۔

آغاز :-

علم ظاہر تو نہ تھا اس وقت پر ؛ صرف نحو فقہ تفسیر و خبر
کون او علم سے دی باشعور ؛ ڈھونڈتے جا جیسے آشنا فرد

اختتام :-

اس منے یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جے ہوئی پنچھی باچا تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزاں میں کیا خاصی کتاب

ترقیمہ :-

کتاب منطق الطیر عرف پنچھی باچا مقام جالنہ تحریر غرہ شہر ذیقعدہ بروز پنجشنبہ اتمام انصرام یافت۔ بدست کاتب قائدہ صاحب سنہ ۱۲۱۱ ہجری۔

(۳۶۳) پنچھی باچھا ساتواں نسخہ

نمبر کتاب (۳۵۰۷ جدید) سائز (۹×۶½ انچ) تعداد صفحات (۲۳۹) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق

تاریخ کتابت سنہ ۱۲۱۵ھ۔

آغاز :-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے سخن پرواز کر

اختتام :-

اس منے یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جی ہوئی پنچھی باچا سب تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزان میں کیا خاصی کتاب

ترقیمہ :-

چاشنی ہے جس کو . . . بات کا
تلخ ہے اس کوں سخن نابات کا
یارب نگہدار تو ایاں آں کسند
کیں خطمیں بخواند بر من دعا کسند
کاتب الحروف حیدر علی تمت تمام شد بحرمت النبی و آلہ الامجاد سنہ ۱۲۱۶ بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی۔

(۳۶۴) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۱۳۹۸) جدید ساز (۵ء ۹ء ۵ انچ) تعداد صفحات (۱۲) تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف ابعد ۱۱۰۰ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین وصلوٰۃ بر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے فرزند آدم کیتی باتاں خدا کی پچھانت کی نا محرم سے نا بولنا بول کرانی کا فرنا ہونا وسی دیوانہ نا کرنا نوذ باللہ منہا۔ اگر اس باتوں کو پچھانے ہور سمجھا ہور بوجھا ہوے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس باتاں سوں خدا کی ذات سوں واصل ہووے گا۔"

اس مختصر رسالہ میں خدا کی صفات کے پچھانے کا ذکر ہے۔ مصنف کا نام وغیرہ موجود نہیں ہے (اس کے ساتھ ایک فارسی رسالہ منسلک ہے)

اختتام:-

"دیکھنا جانا وسی ایک نکتہ سوں ساتوں صفتاں ہیں والسلام۔"

(۳۶۵) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاہلات ۲۵) ساز (۷ء ۶) صفحہ (۲۳) سطر (۱۲) خط ثلث۔ مصنف۔ نامعلوم۔

تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اول فقیری اور پنجتن کے اوپر ہے فقیری کی صفت یو ہے الفقر فخری والفقر منی ہور تاج اور محمد صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وسلم۔"

اس میں فقیری کے متعلق چند مسائل لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"ولا یشرک بعبادت ربہ احدا یعنی نکو کرو شریک . . . . ورد کار کے یاد میں کسی کوں۔"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۳۶۶) رسالہ تصوف شاہ قربی

نمبر (تصوف شاہلات ۳۹۲) ساز (۷ء ۵) صفحہ (۷) سطر غیر معین۔ خط شکستہ۔ مصنف شاہ قربی بابعد ۱۱۱۱ھ۔

شاہ ابو الحسن قربی کی پیدائش ۱۱۱۱ھ میں بیجا پور میں ہوئی مگر چار سال کے سن میں ویلور علاقہ مدراس آ گئے میاں ۱۱۹۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ شاہ صاحب علوم ظاہری اور باطنی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے، صاحب تصنیف تھے، شاعری سے شغف تھا، وہ اپنے زمانے کے عالم متبحر بھی تھے اور صوفی صافی بھی۔ قربی تخلص تھا عربی فارسی اور اردو میں طبع آزمائی کرتے تھے۔ آپ کے فیض باطنی سے مولانا

باقر آگاہ نے استفادہ کیا تھا شاہ قربی کی ایک مثنوی چکی نامہ بھی ہے۔ زیر بحث رسالہ نثر میں ہے۔

آغاز:-

"بعد از ثنا ہور صفت خدا تعالیٰ کے ہور درود وسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اے بھائی بوج توں کہ معرفت اللہ تعالیٰ کی تین روش پر ہے۔ پہلے معرفت مطلق عام دوسرے معرفت مفید عام تیسرے معرفت مطلق خاص"

اس کتاب میں تصوف کے چند مسائل یعنی معرفت خدا کی تفصیل کی گئی ہے اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام:-

"ایسے ملحداں و رافضیاں کے صحبت سے ہمن ہور ہمارے دوستاں کو پناہ دیوے آمین یا رب العالمین۔"

اس خاتمہ کے بعد ایک فارسی عبارت میں قال فی خصوص الحکم الوحدیث و افضل من نبوت کی تشریح کی گئی ہے۔

(۳۶۷) خزانۂ معرفت

نمبر (تصوف ۱۵۲۶) سائز (۶×۹) صفحہ (۲۶۲)

سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ محمدؐ۔

تاریخ تصنیف ما بعد ۱۱۰۰ھ کتابت ۱۲۱۵ھ

دکن میں شاہ محمدؐ نام کے کئی بزرگ ہوے ہیں ایک شاہ محمدؐ وہ تھے جو نور دریا کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں، دوسرے یہ بزرگ ہیں جن کا زمانہ نور دریا سے ایک صدی بعد کا ہے، زیر بحث شاہ محمدؐ کے والد کا نام میراں صاحب تھا وہ مرشد بھی تھے چنانچہ خود کہتے ہیں:-

میں آپیچ ہوں قبلہ گاہ کا مرید
ہے نام میراں صاحب سو روشن ضمیر
مراقبہ میں غرق شام و فجر
بھی ایسا سو کا سب نہ دیکھا دیگر

شاہ محمدؐ صوفی بھی تھے اور عالم بھی، آپ کی دو کتابوں کا پتہ چلا ہے یعنی خزانہ معرفت اور خزانہ عبادت۔

زیر بحث کتاب نظم میں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے بقول عبدالجبار خاں آپ کا انتقال سنہ ۱۲۰۰ھ میں ہوا، قلعہ گولکنڈہ کے قریب مزار ہے۔

آغاز:-

جمیع حمد ثابت خدا کو اچھو
درود وسلام مصطفےٰ کو اچھو
صحابیاں کو سارے اچھو برقرار
کہ یعنی سو رحمت پروردگار
بھی سارے ولیاں کو اچھو سر بسر
اچھو میرے بھی پیر و استاد پر

یہ مثنوی تصوف میں ہے۔ حمد و نعت کے بعد اپنے باپ اور پیر کی مدح ہے اس کے بعد عنوانات کے تحت تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں چند عنوان درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) مریدوں کو تعلیم دینا۔ (۲) حدیث کی سماعت۔

(۴) تعین اول (۴) سبعہ صفات (۵) مراتب روح۔
(۶) وجود ذات (۷) محیط ذات باری تعالیٰ (۸) مشاہدہ
(۹) الوہیت (۱۰) مراتب عالم مثال۔

اختتام:-

نکو پیر کے دل سے توں اُتر
کہ اترے سریکا نکو کام کر
اتا یاتاں سو کر شاہ محمد تمام
محمدؐ پو بھیج کر درود و سلام

ترقیمہ:-

کاتب الحروف غلام محمد ولد محمد خواجہ الدین تاریخ
بست و نہم شہر ذیقعدہ ۱۲۵۰ھ درمقام توکنڈہ نوشتہ شد۔
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۳۶۸) ارشادات الغافلین

نمبر (تصوف ۱۵۲۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۱۷) سطر
(۱۳ تا ۱۶) خط شکستہ۔ مصنف۔ سید محمد عاشق
وحشی تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۷۲ھ۔ کتابت ۱۲۲۲ھ
مصنف کی ایک کتاب کا تذکرہ پہلی جلد میں کیا گیا ہے۔

آغاز:-

قال علیہ السلام الشعراء تلمیذ الرحمان
الٰہی ہے سوں اس کا کرابتدا
خدا کے جو طالب کوں ہوے فایدا

اللہ نام اول ہے بولوں ان کے
توں دیتا ہے اوس کوں جو تجھ کن منگے
قال اللہ تعالیٰ واللہ غنی وانتم الفقراء
توں داتا ہے تیری یو منگتے ہیں سب
کو داتا ہے توں سب یو منگتا نکا رب

اس کتاب میں قرآن مجید کے آیات اور احادیث نبوی لکھ کر اس کی تفسیر اور شرح دکنی نظم میں کی گئی ہے۔ آیات اور احادیث وہ چنے گئے جن میں بیعت کرنے مرید ہونے کی ہدایت ہے۔

مصنف کا نام اور کتاب کے اندراجات سنہ تصنیف وغیرہ کے متعلق مصنف نے کتاب کے آخر میں تفصیل دی ہے اس کی صراحت بیان کی جاتی ہے:-

ختم اس سخن پر کیا میں کتاب
کہ عالم ادب پل جو ہوویں لاجواب
یو تصنیف محمدؐ سو عاشق نے کر
تخلص سو وحشی کا دھر اوس اوپر
ہے بارہ وطن مجھ سنو تم اے یار
بھی ست بڑولی کا موں لیجنا
دکھن میں سو دہ کرہ کھنی کی زباں
دکنی کے زباں میں کیا ہوں بیاں
کہ بعضی جو بی پیر مرتے ہیں گر
او نو واسطے یو لیکھا ہوں خبر
یو سن کر سو بے پیر نا کوئی مرے
بہوت صدق سوں دل کے بیعت کرے
جو بے پیر یاتاں بھی کیتے خراب

انو واسطے یو کہیا ہوں کتاب
محرم کی چھٹے بوقت عصر
او سنہ گیارا سو تھا چو ہتر اوپر
ہوا ختم شعر او دوشنبہ کے روز
دلے اس میں کہتا تھا باقی ہنوز

اختتام :-

الہی بخش لطف آیت حدیث
دفع ہوے دل میں سوں شیطان خبیث
کہا تو ہوں ناقص عقل سوں کتاب
کہ واللہ ہو رعالم بالصواب

ترقیمہ :-

تمت تمام این کتاب اشارۃ لعاقلین تاریخ ہژدہم شہر ذیحجہ ۱۲۲۲ھ

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۳۶۹) فقیر نامہ

نمبر (تصوف ۱۵۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۲) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف سید محمد عاشق وحشی تاریخ تصنیف ۱۱۶۹ھ

آغاز :-

ہو الاول ہو الآخر توں معبود
ہو الظاہر ہو الباطن توں موجود
اول کہوں حمد میں پروردگارا
کیا قدرت سوں جن چندان سارا
سو اوس کے لطف سوں اب لی کو کھولوں
محمد مصطفیٰ کا فقر بولوں

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں آنحضرت کی سیرت کے ایک پہلو فقر کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف نے تاریخ تصنیف وغیرہ کا تذکرہ کر دیا ہے۔

اتھا سنہ گیارا سو پر ساٹ ہور نو
ہوا تیار نامہ اس وقت جو
اگر پوچھے جو کوئی تاریخ کو تتی
تتی رمضان المبارک کی او پرچوتھی

اختتام :-

عنایت ہے اماماں پر شہادت
فقر ہے بخشش ہور خاتون جنت
درودان ہور صلواۃ نبی پر
کرو پڑ کر فقیر نامہ کوں آخر

ترقیمہ :-

تمت تمام شد کار من نظام شد

(۳۷۰) رسالہ تصوف

نمبر (ادعیہ ثلاث ۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۱ تا ۱۳) خط ثلث۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

بایزید یک نس شہر کے بجار آئے
شور ہور غوغا سوں خالی جگ کو پائے
چاند چھٹکیا ہے روشن جیوں کہ روز
نور سوں جس کی ہے نس عالم فروز
شیخ یتنا پھر کے دیکھے سب جنگل
کسی کی ہل چل کا، سیانیں دھان سجل

تصوف کی ایک نظم ہے جو بطور حکایت بیان کی گئی ہے۔

اختتام:-

او اگر تجھ کوں کرے اپس تے یاد
ہے وو تجھ کوں جو ہووے شاد شاد
اصل میں اوس کی کشش درکار ہے
نیں تو یو کوشش تیری بیکار ہے

(۳۷۱) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۲۱۵) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۸ تا ۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۱۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

" اے دوست عزیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہے سو سخن من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی آپس کو پچھانیا بنا سو تحقیق خدا کوں پچھانیا۔ یو پچھانت خدا کی کون بوجتا ہے "

ایک مختصر رسالہ تصوف کا ہے، نور الہٰی، ید الہٰی، نور محمدی کا ذکر ہے۔ دراصل آغاز میں جو کہا گیا ہے اس کی توضیح ہوتی ہے، کتاب کے خاتمہ پر ایک طویل مسلسل غزل بھی درج ہے۔ غزل میں تصوف کے مسائل نہیں ہیں بلکہ فقط "فقد عرف ربہ" کا بیان ہے، غزل کسی شاعر "سلیمان" کی ہے غزل کا پہلا اور آخر شعر درج ہے غزل کے چالیس شعر ہیں

ابتدا:-

الحمد للہ قادر سبحان عزوجل ہے
احد سوں لی احد لک نکی معنی حل ہے
باطن میں تھا سو قدرت ظاہر کیا محمدؐ
ان کا طفیل معراج مومن کو پل میں پل ہے

آخری:-

جب ہوئی فانی فی اللہ تب ہوئی باقی باللہ
کر ختم تو سلیماں ہر نکتہ شہ غزل ہے

اس غزل کے بعد ایک نثر ہے، اس میں ایک حکایت درج ہے اس کے بعد پھر ایک غزل فارسی اور ایک اردو درج ہے۔

رسالہ تصوف کا اختتام حسب ذیل عبارت پر ہوا ہے:-

" بندگاں کی شان میں سوں تو تجے معلوم ہووے گا میں کیا کہیا ہوں سو یوں خوبی خدا جانتا ہے۔"

اور ایک غزل ولی کی ہے

آغاز:-

سجن کے باج عالم میں ذکر نہیں
ہمن ہے ولی ہم کو خبر نہیں

اختتام:-

ولی اس کی حقیقت کیونکہ پوچھوں
کہ جس کا بوجنا حد بشر نہیں

(۳۷۲) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شمولات ۷۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۸) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

"یہی وجود کا بیان خدا کی مدد سے کرتا ہوں کہ عیاں ناسوت کے منزل میں فہم کی قیاس سے بوجھو اے عزیز خواجگان چشت اہل بہشت اس وجود عنصری کا نام واجب کر بولے ہیں۔"
اس رسالہ میں تصوف کے مسائل مثلاً اسمائے الٰہی، صفاتِ الٰہی، ایمان۔ تقوی کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

"اور طریقت کے راہ میں قدم مارے تا وہ راہ تجھے آسان ہو ملکوتی منزل کو اپڑاوے اور اپنی مقصود کو پاوے اور سب جہاں سے ہاتھ جھاڑے تو غلامی کے صورت نظر آوے۔"

(۳۷۳) رمز العشق

نمبر (تصوف ۹۰۱) سائز (۷×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۰) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۹۵ھ۔ کتابت ۱۲۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

وہی وہی تا دوجہاں کوئی
پر کہت ہو یا محمد ہوئی
احد محمد ایک پچھانوں
ایک ہی دیکھو یکو جانوں
حمد کہو اور بہت درود
فہو الحمد والمحمود

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا ذکر ہے، عنوان کے تحت چند مسائل کا تذکرہ ہے، بعض عنوان حسب ذیل ہیں:-
مراتب وجود، وحدت والیقین الاول، اتحاد حقیقت وتعدد مراتب، مراتب الحدوث، ایمان الی روح الروح، عالم المثال وغیرہ۔

اختتام:-

اپنے سنہ کا لے کر نام — کہا رمز العشق تمام

رمز العشق کوں جس نے جانا
بیشک خود کو دیکھ پچھانا
حمد کہو اور بہت سلام
اول آخر نیک کلام

اپنے مرشد کی ستایش کرتا ہے:۔

دین دنیا کا پشت پناہ
والی میرا افضل شاہ
قطب حقیقت شمس یقین
نائب سید محی الدین
عارف کامل دل آگاہ
نور محمد سر اللہ
اول آخر ظاہر باطن
ہاتھ ہمارا اس کا دامن
ناہیں اوس بن کوئی میرا
اس کا ہوں میں اس کا چیرا
نہ کسو سوں مجھ کوں کام
وہی ہے مولی وہی غلام

ترقیمہ:۔

کاتب الفقیر حافظ مرتضی ولد محمد خاں شہاب الدین القصوری سنہ ۱۲۰۵ھ۔

(۳۷۴) ترجمہ نامۂ حق

نمبر (۸۸۶ جدید) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۸) سطر (۱۳ و ۱۴) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۱۹۳ھ کتابت سنہ ۱۲[illegible]ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں

آغاز:۔

"نام حق بر زبان ہمی رانم
کہ بجان و دلش ہمی خوانم

نام حق کا اوپر زبان کے ہی چلاتا ہوں جیسا دل ہور جان کی بیچ پڑھتا ہوں میں۔

ملک و صانع قدیم و حکیم
خالق و رازق و رؤف رحیم

بادشاہ ہور کار اگر ہے ہور قدیم ہے ہور حکیم ہے پیدا کندہ ہے رزق دینے والا مہربان رحمت کرنے والا۔"

یہ نامہ حق کا لفظی ترجمہ ہے جو ہر شعر کے نیچے نثر میں لکھا گیا ہے مترجم کا نام نہیں معلوم ہوا۔

اختتام:۔

نود و سہ چو رفت سی صد سال
از وفات رسول تا امسال
نیمہ از ماہ جمادی الاول
یو دکھنی نظم گشت
رحمت حق بر نثار خوانندہ
یاد گیرندہ و نویسندہ

اس سے واضح ہے کہ یہ سنہ ۱۲۹۳ھ لکھی گئی ہے مگر صحیح نہیں معلوم ہوا۔

ترقیمہ:۔

تمت تمام بالخیر کاتب الحروف شیخ عاصی بندہ عاجز ولد شیخ امام الدین ساکن انگل کوٹ درماہ جمادی الاول تاریخ چہار دہم روز دوشنبہ وقت ظہر سنہ ۱۲۵۱ھ۔

(۳۷۵) سہ رسائل تصوف

نمبر (تصوف ۱۶۱۵) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۱۰) سطر (۱۸) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"اللّٰھمّ صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ وبارک وسلّم اول گیارہ مرتبہ پڑھنا بعدہ یہ دعا پڑھنا۔"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام

کہیں صاحب ہوا کہیں غلام ہوا
کہیں بڑا ہوا کہیں چھوٹا
کہیں پیر ہوا کہیں مرید ہوا
کہیں باپ ہوا کہیں بیٹا
آپی گائے آپی قصائے
آپی کاٹے آپی کھائے

(۲۷۶) رموز العارفین

نمبر کتاب (۲۰۵۸) جدید، سائز (۸×۵½ انچ) تعداد صفحات (۶۲) تعداد سطور (۱۲) خط طبی نستعلیق نام مصنف حسن تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۸۸ھ

آغاز:۔

ہے سزاوار ثنا وہ کردگار
جس نے کی وحدت سے کثرت آشکار
ایک دانے سے عیاں خرمن کیا
ایک شعلے سے جہاں روشن کیا

اس مختصر مثنوی میں حمد و نعت و مناجات کے بعد ایک داستان بیان کی گئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ایک درویش عارف واصل حق کے پاس ایک دنیادار نے فقر کی چاشنی کا مزا پوچھا تو اوس درویش کامل نے چند حکایات بر سبیل تمثیل بیان کیں۔ پہلے سلطان ابراہیم ادھم اور اون کی کنیز کا قصہ۔ یعنی بادشاہ کی عدم موجودگی میں کنیز بادشاہ کے بستر پر غافل سوگئی تھی اور بادشاہ نے جب یہ حالت دیکھی تو غصہ سے اوس کو پیٹنا شروع کیا اور وہ ہنستی رہی بادشاہ کے استفسار پر اوس نے جواب دیا کہ ایک وقت اس بستر پر سونے سے میری یہ گت بنی اور جو شخص ہر صبح و مسا اس پر آرام کرتا ہے وہ کا حشر روز جزا میں کیا ہوگا۔ اور اسی لیے میں ہنس رہی تھی اس پر ابراہیم ادھم نے بادشاہت چھوڑ دی اور فقر اختیار کیا۔ اور اسی سلسلے میں ابراہیم ادھم کے دیگر حالات منظوم کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد دیگر بزرگان دین کے درویشی اختیار کرنے کا سبب یعنی حضرت فرید الدین عطارؒ اور بایزید بسطامیؒ کے حالات نظم کئے گئے ہیں۔

نام کتاب اور سنہ تصنیف کا ذکر اشعار ذیل میں ہے:۔

عارفوں کی لیکہ رمزیں میں لکھیں
نام اس کا ہے رموز العارفیں
جب بھرا دُرِ معانی سے یہ طشت
تھی ہزار و یکصد و ہشتاد و ہشت
۱۱۸۸ھ

اختتام :-

جو کہ بیمار اُس کا ۔ ۔ ۔ بایزید
اوس کے حق میں یہ دوا بس ہے مفید
دو حسن کو بھی الٰہی یہ دوا
اس مرض سے تا کہ ہو اوس کو شفا
تمت تمام شد

(۳۷۷) جام جہاں نما

نمبر (تصوف ۱۸۶۷) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۲۰) سطر (۱۹) خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۶۰ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز :-

الحمد للہ رب العالمین الخ

" جان اے عزیز دائرہ اول جام جہاں نما کا یہ ہے کہ اسے حقیقت محمدی دائرہ کہتے ہیں۔ قوس اول قدسی حدیث ہے۔ یعنی مطلق الوجود یعنی اوس کا معنی یہ ہے کہ وہاں قطع ہیں۔ سب صفاتی دریافت ۔ و منقطع الاشارات کہتے ہیں"

تو اس کتاب کے پہلے صفحہ پر یک دائرہ بھی کھینچا گیا ہے اور اوس کو حروف ابجد اسے ی تک لکھے گئے ہیں یہ نصف دائرہ میں آتے ہیں اس کے بعد باقی نصف دائرہ عقل ، نفس ، طبیعت ، شکل ، جسم ، عرش ، فلک ، زحل مشتری وغیرہ چار گروہ ملک ، باد وغیرہ پھر چوہ مرتبہ جمادات ، نباتات وغیرہ کا ذکر ہے ۔ اس کے اندر پھر ایک دائرہ ہے اس میں خدا کے نام وغیرہ لکھے گئے ہیں اسی کی صراحت تفصیلی کتاب میں کی گئی ہے۔

اختتام :-

" از ازل تا ابد دے باشد بہ داند آں کس کہ ہمہ وے باشد"

(۳۷۸) واجب الوجود

نمبر (تصوف ۱۸۶۷) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۱۴) سطر (۱۹) خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ ۔ کتابت ۱۲۶۰ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز :-

" اے عارف خدا نے تعالیٰ قرآن میں یوں فرمایا ہے کل شئی محیط ھو و فی انفسکم الخ اس واسطے ضرور ہوا کہ حق کا معرفت جیون آپس کو سمجھے "

یہ تصوف کی کتاب ہے اس میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے وجود باری کے متعلق صراحت کی گئی ہے واجب الوجود ممتنع الوجود کی صراحت ہے میراں جی شمس العشاق ، شاہ برہان الدین وغیرہ کے اقوال بھی بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

" جب لگ فرصت داد الٰہی نہ غفلت کہیں بسار الصاف باقی شاید ہو تا بندہ غفل بخت ر ۔ بیت

کہتے ہیں تو بہاؤں نا پڑے جس کا سوہے جانی
باجن جاکی جس کا چکا پچ کیا ہووے سو جانی

ترقیمہ :-

یہ رسالہ واجب الوجود کا دسویں تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ ہاتھ سے احقر قاسم خاں کے تمام ہوا۔

(۳۷۹) تفسیر معرفت

نمبر (تصوف ۱۹۳۶) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۰۷) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۳۳۱ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

"نحمدہ و نصلی الخ
اللہ تعالیٰ شانہ قبل پیدائش مخلوق خزانہ غیب تھا جب اللہ تعالیٰ شانہ کو عرفان کرانے کا قصد ہوا تو اس نے مخلوق پیدا کی پس مخلوق محبت الٰہی سے پیدا ہوئی اور غرض اس سے معرفت الٰہی ہے۔"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے اس میں معرفت الٰہی کا تذکرہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان اپنے کو فانی کر کے جیسا کہ قبل تخلیق اللہ تعالیٰ میں مخفی تھا۔ اسی طرح ہو جائے اللہ تعالیٰ کا ظہور انسان پر خود غیب ہی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ذات الٰہی کو قائم کر کے خود غائب ہو جائے نتیجہ اس کا بقا باللہ ہو جاتا ہے۔

اختتام:-

"یہ جان لو کہ وہی موجود ہے وہ ہست ہے اس کے سوائے سب عدم ہے یہ خیال یقین کو پہونچا اور محب مخلص و کامیاب ہوا۔ خداوندا معرفت خود روزی واقوض امری الی اللہ حسبی" الخ

(۳۸۰) رسالہ سلوک

نمبر (تصوف شمائلات ۳۰) سائز (۹×۵) صفحہ (۹) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔
تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۲۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

کلمہ طیب سے یہی مقصود ہے
یعنی میں نہیں ہوں خدا موجود ہے
نا مجھے ہے ذات نا مجکو صفات
نا مجھے ہے علم نا مجکو حیات
نا ارادت ہے نہ قدرت ہے مجھے
نا سماعت نا بصارت ہے مجھے

یہ ایک منظوم رسالہ تصوف میں ہے جو ناقص الآخر ہے۔
اس میں ذات باری تعالیٰ اور اس کے علم و قدرت کا ذکر ہے۔

اختتام:-

علم عالم کی حقیقت ہے پہچان
علم عالم میں ودیعت ہے پہچان
علم کا عالم تصرف جان لے
علم عالم کا بینش جان لے

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

(۳۸۱) صحت الاسلام

نمبر (تصوف شاملات ۱۴) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۱۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"جمیع حمد ثابت ہے اللہ تعالیٰ کو وہ کیسا خدا ہے کہ پالنے والا دونوں جہان کا ہے اور عاقبت کی نیکیاں واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور درود و سلام اوپر رسول مقبول اوس کے کہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آل اوس کی پر اور اصحابوں سب پر جان کہ نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں جو رسالہ مسمی صحت الاسلام ہے بہت کتابوں معتبر سے لکھے ہیں لازم ہے اوس کو یاد کرو۔"

اس رسالہ میں بطور سوال جواب تصوف کے اور عقائد کے چند مسائل درج ہیں امام، وجود، تن اور جان، نماز، حج سجدہ وغیرہ کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

"جواب یہ بول کہ تن میرا مصلی اور دل مسلمان اور ایمان قرآن اور حق تعالیٰ نے راہ بتائی سو وہاں سے ہمنا مسلمانی پائی۔"

ترقیمہ :-

تمام شد ہذا کتاب مالک ابن محمد علی کاتب بھی یہی ہے۔

خط ایک ہی ہے۔

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۸۲) جامع الاکساب

نمبر (تصوف ۱۴۷) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۳) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف امین۔ تاریخ تصنیف قبل سنہ ۱۲۰۰ھ

حالات مصنف :-

دکن اور گجرات میں امین تخلص کے کئی اصحاب گزرے ہیں تیقن کے ساتھ کسی امین سے اس کتاب کو منسوب نہیں کیا جا سکتا ہے، مصنف گلزار آصفیہ نے "امین" نام کے تین اصحاب کا ذکر کیا ہے ان میں سے دو اصحاب اس زمانہ یعنی سنہ ۱۱۰۰ھ کے مابعد سے تعلق رکھتے ہیں، ایک تو میراں شاہ حسینی بن بڈھے صاحب کے فرزند تھے، جن کا انتقال سنہ ۱۲۲۱ھ میں ہوا دوسرے امین قمر نگر کرنول سے حیدرآباد آئے تھے اور سنہ ۱۲۰۰ھ میں زندہ تھے، بقول مصنف گلزار آصفیہ (ص ۳۸۹) تصوف کے بڑے عالم تھے اس زمانہ میں ان کا کوئی ثانی اس فن میں نہیں تھا، گمان غالب یہ ہے کہ یہ کتاب ان ہی کی تصنیف ہے۔

آغاز :-

تجھ کو ہے شوق کسب کا گر یار
میں لکھا ہوں سو دیکھ گر یہ کار
ہر کسب کا لکھا ہوں سب مذکور
سب نشست اور مشاہدہ دستور

اس کو بینا کہتے ہیں سب دانی
آپ آپس کوں خوب پہچانی

تصوف کے بعض مسائل اس میں بیان کیے گئے ہیں علم دید، علم شہود، کسب حیدری، ذکر جلی، معائنہ شمسی، نفی و اثبات، معائنہ مرات، نقل روح، معائنہ انجم، ادا نماز، نماز معکوس عنوانات قرار دیئے گئے ہیں۔

اختتام:-

بندیاں واسطے بنایا ہوں
کھول سارا کسب سنایا ہوں
گر تیرے دل اپر اگر ہے جوش
گر کسب میں لکھا ہوں تیوں لکہ ہوش
جب امین نظم سے لکھا یو کتاب
تب رکھا نام جامع الاکساب

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۸۳) رسالہ تلاوت الوجود

نمبر (جدید ۸۹۸) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۱۰۹) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ عظیم صاحب۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔

شاہ عظیم کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے، ان کی دو کتابیں کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہیں ڈاکٹر زور صاحب نے ایک شاعر شاہ عظیم الدین کا ذکر کیا ہے ممکن ہے یہ وہی بزرگ ہوں (تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول ص۲۹۱)

اس کتاب میں اولاً چند غزلیات، نقش تعویذ، کچھ ادعیہ درج ہیں، اس کے بعد رسالہ تلاوت الوجود ہے۔

آغاز:-

"حمد اور تعریف ذات ایک کی تیں ہے جو پیدا کیا نور محمدؐ کو ساتھ نور وجود اپنے اور موجود کی خلعت کیتیں ساتھ نور موجود اپنے یعنی اول ساتھ نور وجود اپنے نور محمدؐ کو پیدا کر کر نور محمدؐ سوں تخلیق عالم اور آدمؑ کا کیا"

یہ رسالہ تصوف پر مشتمل ہے، عناصر خمسہ، خاک، آب، آتش، بارش، ہوا کے تذکرہ کے ساتھ دوسرے مسائل کو بیان کیا گیا ہے، مخلوق، غیر مخلوق، خالق، رازق، رحمان، رحیم کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام:-

رباعی

نہیں ہے یہ وجود ممکنات اے جاہد
جز پرتو ہے خورشید وجود واحد
جب ذات ممکنات کی جھک کران کو
کیتا ہے عدم سے سوے ہستی وارد

ترقیمہ:-

۲۲ صفر المظفر بوقت نماز ظہر روز سہ شنبہ اختتام یافت، اس نام سے مخدوم شاہ نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جو نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہے۔

(۳۸۴) رسالہ مقصود العارفین

نمبر (۸۹۸ اجدید) سائز (۶×۱۲) صفحہ (۳۰) سطر (۱۳) مصنف شاہ عظیم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۶۱ھ۔

آغاز:۔

"حمد اور تعریف اوس ذات کو ہے جو عین اشیا کا ہے از روے تشبیہ اور وجود کی اور غیر اشیا کا ہے۔ از روئے تنزیہ اور نمود کہ حق سبحانہ تعالیٰ بیچ کلام شریف اور فرقان حمید کی جو قول ہو الظاہر اور ہو الباطن ہے۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔

ناقص الآخر ہے۔

اختتام:۔

"بلکہ من وجہ عالم امر سے ہے اور من وجہ عالم خلق سے اس کتیں خیال اور مثال بھی کہتے ہیں کس واسطے کہ بیچ صورت اور شکل مقدار اور اندازہ و تعین اور تشخص"

ترقیمہ:۔

بتاریخ بست و نہم شہر صفر المظفر ۱۲۶۱ھ روز شنبہ بوقت ظہر ایں رسالہ در موضع میاں پرگنہ ترکھورہ تحریر یافت۔

حیدر آباد کے کسی دوسرے کتب خانے میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۸۵) رسالہ اثبات مراتب احدیت

نمبر (۱۰ جدید شاملات ۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۵۰ھ کتابت ۱۱۵۹ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جان اے عزیز کہ اول کچھ نہ تھا اور آسمان نہ زمین نہ عرش نہ کرسی نہ چاند نہ تارے نہ سورج کچھ نہ تھا ور ذات سبحانہ اپنے سوا اپنی اوس حد تلک کے صفتاں کا ظہور نہ تھا۔ اپنی خبر رکھتا تھا نہ غیر کی۔"

اس رسالہ میں بطور سوال و جواب تصوف کے مسئلہ وحدت الوجود۔ مراتب احدیت و وحدت کے متعلق صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:۔

"حقیقت حق الیقین کے یوں مرتبہ اگرچہ بعض اولیا کوں دنیا میں ہوتا ہے اور ایسا آخرت میں بھی ہوے گا آمین یارب العالمین"

ترقیمہ:۔

ختم شد بانصرام یافت رسالہ بہ نوشتہ بتاریخ ہفتم شہر شعبان ۱۱۵۹ھ بروز سہ شنبہ بید اضعف عباد اللہ

ومعتقد اہل اللہ مداقت گزیں خواجہ صدر الدین بن سید خواجہ احمد حسینی عفی اللہ عنہ نوشتہ ماند سید بر سعید را نسبت فردا امید کہ از مطالعہ کنندگان ایں رسالہ منقول علم محرر را از فاتحہ خیر یاد نمایند ۱۲۱۹ ہجری۔

(۳۸۶) اسرار الحسنیٰ

نمبر (تصوف ۵۹۶) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۱۰۸) سطر (۲۲) خط نستعلیق۔ مصنف سید بادشاہ حسینی واقف۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۳۶ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کے والد کا نام سید حیدر شاہ تھا، مصنف کو خاندانی طور پر تصوف سے دلچسپی تھی صوفی بھی تھے اور شاعر بھی، آصفی دور میں موجود تھے، مصنف گلزار آصفیہ نے ایک بزرگ شاہ میر حیدر کا ذکر کیا ہے جو سنہ ۱۲ کے قبل مچھلی بندر سے حیدر آباد آئے تھے موصوف کے بڑے فرزند میرن صاحب کے نام سے ملقب تھے ممکن ہے ان ہی میر حیدر کے دوسرے فرزند مصنف زیر بحث ہوں مگر تیقن کے ساتھ کوئی خیال ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔

آغاز :-

"حمد و ثنا سزاوار ہے خاص اوس ذات مطلق او واجب الوجود کے تیں کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے گنج مخفی کے مرتبہ احدیت کو پیدا کیا اور مرتبہ احدیت سے مرتبہ وحدت کو ہویدا کیا۔"

یہ ایک تصوف کی کتاب ہے اس میں بارہ فصل ہیں جن کی صراحت کی جاتی ہے۔

(۱) عقائد (۲) خلافت صغرا و کبریٰ۔ (۳) ذکر... سجدہ (۴) ذکر اصطلاحات صوفیا (۵) ذکر رشادات قادریہ (۶) ارشادات و فیوضات خواجگان چشت (۷) خلافت مرید و طالب (۸) فقر (۹) چار پیر چودہ خانوادہ (۱۰) طریق فقرا اور آیات لنگ ولنگوٹ (۱۱) مثالات وارشادات۔ (۱۲) شغل واشتغال

اختتام :-

"اس رسالہ کو عارفوں کی نظر میں مقبول کر اور سالکوں کے نزدیک ہر دل عزیز کر اور تا قیامت اس کا فیض عالم میں جاری رکھ آمین۔"

ترقیمہ :-

محررہ پنجم محرم ۱۲۳۶ھ۔

(۳۸۷) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۱۹۹۱) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۹۸) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف محمد مخدوم ساوی۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے شاہ ناصر الدین کے مرید اور خلیفہ تھے پیر شاہ ناصر الدین کے حالات بھی دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

الٰہی میں منگتا ہوں تیرا صفت
دے توفیق کہنے مجھے ان گنت
دیکھا مجکوں توں درپن پرت کا
کروں وصف تا میں تیری کرت کا

یہ تصوف کا رسالہ ہے اول حمد مناجات نعت منقبت صحابہ کے بعد اپنے مرشد شاہ ناصر الدین کی مدح نظم میں لکھی گئی ہے اس کے بعد نثر میں نفس مضمون ہے بتایا گیا ہے کہ علم کے پانچ اقسام ہیں (۱) شریعت (۲) طریقت (۳) حقیقت (۴) معرفت (۵) وحدت اسی کی تفصیل کتاب میں ہے۔

اختتام:-

"خدا تعالیٰ بہتر جو راست معلوم ہو مفہوم ہے واللہ اعلم بالصواب۔ صلوات و سلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو اور ان کے آل پر ہو، ان کے اصحاب پر ہووے۔ تمت تمام شد"

(۳۸۸) پاکی پوتھی

نمبر (۲۰۲) جبیا ساز (۹×۵) صفحہ (۱۳) سطر (۰) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قبل ۱۳۰۰ھ
مخطوطہ کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

بسم ... معنی کیسے ہیں توں مجکو بتا ... شرح ع
کرتا ہوں اس کتاب توں"

اس رسالہ میں تصوف کے بعض مسائل کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"عزرائیل مرہب لوح و قلم دے لوح قلم جا پہونچا در کار خاص جناب پاک پروردگار الٰہی" تمت تمام شد"

(۳۸۹) انوار العاشقین

نمبر (تصوف شمالات ۳۲) ساز (۹×۵) صفحہ (۴۰) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف سید حسین علی شاہ؟
تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔
ناقص الآخر ہے۔

سید حسین علی شاہ سید شاہ عبد اللطیف قادری الحسنی الحسینی چشتی نشاری کے مرید اور خلیفہ تھے۔ سید حسین علی شاہ خانوادہ طرح سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ شاہ عبد اللطیف قادری عالمگیری عہد میں موجود تھے حیدرآباد میں مدفون ہیں۔

آغاز:-

"حمد بے حد سلطان ... کہ بظہور اقالیم سبع صفت ... ہو کر وجود بتسویات رنگا رنگ و اعیان ثابتہ مشخصہ کی قدرت کو حضرت وحدت سے ... پنج مرتبہ کثرت کی فرمایا"

یہ تصوف کی کتاب ہے۔ چار تیر ... سے مصنف کی ... کتاب منقسم ہے۔

(۱) چار وجود کا بیان (۲) چند مراتب اور عرفان راہ سلوک (۳)... بطون (۴) چند احوال۔

ہر بیر میں احادیث ور قرآن سے دلائل پیش کئے گئے ہیں

اختتام:-

"یہ سگ حقیر فیض اوس جناب پاک سے دو وقت فیض وارشاد لیا ہے قسم ہے اوس رب الارباب کے یہ سارا صدقہ نعلین پاک کا اور فیض جناب حضرت پیر و مرشد کا ہے۔"

(۳۹۰) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شامات ۴۰) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۱۷) خط شکستہ۔ مصنف شاہ میر کمال الدین۔ تاریخ تصنیف ما بعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

شاہ کمال سادات سے تھے، ترک لباس کرکے صرف ایک لنگوٹی پر قناعت کی تھی، مہاراجہ چندو لال ان کے بڑے معتقد تھے شاعری سے بڑی دلچسپی تھی اس زمانہ میں ان کو طوطی دکن سے موسوم کیا گیا تھا۔ خوش آواز بھی تھے اور بڑے حلیم شمیم بزرگ تھے سنہ ۱۲۵۱ھ میں انتقال ہوا موسی ندی کے کنارے منڈی بازار میں دفن کئے گئے۔

آغاز:-

گوش کن التماس اے صاحب
گر تو باشی خدائے را طالب

کہ در انشاء جمیع ایں اوراق
لکہ ہندی زبان بخوبی طاق

ابتدا میں چند فارسی اشعار ہیں اس کے بعد اردو شعر ہیں۔

اس منظوم رسالہ میں تصوف کے بعض مسائل حقیقت، موجود، معبود، عبد وغیرہ کی صراحت ہوئی ہے۔

اختتام:-

شہ میر کمال دیں سے نامی ہو تم
توحید کی مرتبہ میں سامی ہو تم
در کشف حقایق پے تخصیص عوام
شیخ اکبر ثمن ... گرامی ہو تم
حامل دل احسن قول کلاں
ہے لاجرم اے کمال کر اس کو تمام
ہزار سال درود و ابلاغ سلام
بر ختم رسل حبیب حق خیر الانام

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۹۱) رباعیات کمالیہ

نمبر (جدید ۱۸۹۹) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۳۴) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف۔ کمال تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

مسئلہ وحدت الوجود اوّل

پیر کامل سے کر کما ہی حل

رُباعی

ہر چند کہ ہم گنہ گاران ہیچ

ہے جن کے عباد صالحین سے مخرج

پر رحمت عالمین کرم سے ہم کو

کہتے ہیں بصیر علیما مدرج

رباعیات میں تصوف کے مسائل کا تذکرہ ہے۔

اختتام:۔

شہ کمال دین سے نامی ہو تم

توحید کے مراتب میں سامی ہو تم

درکشف حقایق پی تخصیص عوام

شیخ اکبر نن مد گرامی ہو تم

اس کے بعد چند اوراق میں ادعیہ دئیے ہیں۔

حیدرآباد کے کسی کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۹۲) رسالہ اسم اللہ

نمبر کتاب (۲۱۵۲ جدید) سائز (۸½×۶ انچ) تعداد صفحات (۶) تعداد سطور (۱۹) خط نسخ معمولی۔

نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:۔

"ایں رسالہ اسم اللہ است بہ زبان دکھنی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ ۔۔۔ الخ"

اس مختصر رسالہ تصوف میں اسم اللہ کے نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور آنحضرت رسول اللہ صلعم اور خدائے تعالیٰ کے مظاہر خارجی اور داخلی کی تصریح کی گئی ہے۔ اس میں مصنف کا نام نہیں ہے لیکن کسی زبردست صوفی کی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ ابتدا میں ایک صفحہ میں کچھ ادعیہ کا ذکر ہے اور آخر میں ایک تعبیر نامہ وغیرہ تحریر ہے۔

اختتام:۔

"بلکہ آپ ہیچ ہو رتاب لے کر اپنے تئیں دوسری حروف سے کر نام بولالیا ہے"

(۳۹۳) رسالہ تصوف

نمبر تصوف ۱۱۲۰ سائز (۶-۷×۱۰) صفحہ (۱۱) سطر (۱۳)

خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف اوائل ۱۲ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

بشنوید اے دوستاں ایں داستاں

خود حقیقت نقد حال ماست آں

بشنوید اے دوستان رازداں

بولتا ہوں بولنے کی داستاں

بولنے کو راہ پر ہوا استوار

بول بسم اللہ دل سے بار بار

یہ رسالہ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے تصوف میں ہے،

لیکن نہ تو اصل نام واضح ہوتا ہے اور نہ مصنف کے نام کی وضاحت ہوتی ہے۔ اس مختصر رسالہ میں سورہ اخلاص وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے مگر بحل طور پر اور لفظ "بولنا" اور "بولتے" کا ورد تقریباً ہر شعر میں ہوا ہے مثلاً۔

بولتا ہے بود اور نابود ہے
بولتا ہے ہر جگہ موجود ہے
بولتا ہے رہنما رہبر ہوا
بولتا ہے یار ہم بستر ہوا

اختتام :-

ہر نفس رو برو بحضرت ذات
باز آید بکار گاہ صفات
گذر کر آپ سے پھر آپ کو جو پایا ہے
اوسی کی آنکھ میں سارا جہاں سمایا ہے
نہ کوئی جاتا ہے یہاں سے نہ کوئی آیا ہے
ڈرانے کے لیے سب کے حدیث و آیہ ہے

(۳۹۴) رسالہ گنج الاسرار

نمبر (تصوف ۱۹۵) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۱۶) سطر (۲۲) خط شکستہ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۰۱ھ۔ کتابت سنہ ۱۲۹۵ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئیں۔

آغاز :-

"تعریف اس ذات احدیت کی جس میں کل اوصاف گنج مخفی سے باہر نہیں تو وہی ذات احدیت اپنے اوصاف سے بری تھا اس مرتبہ میں جس کو ذات بلا اعتبار اور بلا اسماء اور بلا صفات بولتے ہیں"

یہ ایک تصوف کی کتاب ہے جس میں بطور سوال اور جواب تصوف کے مسائل اور اسرار و رموز بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

"پس فنا ظاہر کا حقیقت سے باطن حقیقت تک اسے وجود میں ہوا تو سب وراء الوری کا معنی سمجھ میں آئے گا یہاں سے ختم کیا اپنے مقصد کو مراد اور نام رکھا گنج الاسرار کر کر۔ انہ ربی قریب مجیب وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان"

ترقیمہ :-

دکرید تمام شد کتاب گنج الاسرار بتاریخ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ھ۔

اس نام کی مثنوی ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے، اور یہ شاہ سلطان ثانی کی تصنیف ہے، مگر یہ نثر میں ہے، اس کے مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

(۳۹۵) چار پیر چودہ خانوادہ

نمبر (تصوف ۵۵۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۵۸) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۰۱ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین صلی اللہ علیہ وسلم

ایں رسالہ از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تصنیف یافت چار پیر چہاردہ خانوادہ حضرت رسول صلی اللہ وآلہ وسلم سوں حرقہ حضرت علیؓ کے تیں پونچا ہے حضرت علی سات شخص سوں خلافت کئے گئے۔

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں بیعت کے سلسلوں کے شجرے دیے گئے ہیں، چودہ خانوادوں کے شجرے ہیں جو حضرت علی تک پہونچتے ہیں۔

اختتام:-

"چہارم سلسلہ خواجہ امین الدین ابو حسن بصری سے تمام چشتیاں خواجہ شمس الدین ابو اسحاق سے ہے"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۳۹۶) رسالہ بیعت

نمبر (تصوف ۹۱۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۱۳)

خط ث۔ مصنف۔ تاریخ تصنیف

اوائل ۱۲ھ کتابت ۱۲۸۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

"مسئلہ در باب بیعت اے عزیز کہ بیعت او پر دو قسم کے ہیں ایک بیعت اطاعت اور دوسرے بیعت مطاوعت اور دونو بھی واجب ہیں، اطاعت فرمانبرداری کو کہتے ہیں"

یہ رسالہ کسی دوسرے کتاب کا ایک باب معلوم ہوتا ہے کیونکہ صفحے کے اوراق (۲۰۲) سے شروع ہوتے ہیں، اور پھر آغاز میں بسم اللہ بھی نہیں ہے جو زمانہ سابق میں ابتدا کتاب کے لیے ضروری امر تھا، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں بیعت اطاعت فرمانبرداری اور بیعت مطاوعت (مرشد کی بیعت) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخر میں مرید کرنے اور بیعت لینے کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"مرشد ہات میں پیالہ لیوے شربت کا اس پر دم کرے اند قدرے آپ پیوے اور اس کو دو نو ہاتاں سیں دیوی اور مرشد نظر بھر کر دیکھتا جاوے"

سید محب حسین صاحب کی مہر ثبت ہے۔

شراب طہورا وتم بالخیر۔

فدوی سید محب حسین مہر میں ثبت ہے ۱۲۸۰ھ

(۳۹۷) ترجمہ وصیت نامہ آنحضرت صلعم

نمبر (تصوف شامات ۵۸۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوے۔

اولا ایک صفحہ فارسی مضمون ہے اس کے بعد اردو شروع ہوتی ہے فارسی اور اردو دونو کا آغاز حسب ذیل ہے۔

آغاز:-

"بتاریخ اول ماہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ نیک است اگر بدیں روز . . . . . وصیت کردن"

" حضرت رسالت پناہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے بولے کہ یا علیؑ جو کوئی فجر کا نماز پڑھ کر آفتاب اپر آدی تک خدا کے ذکر میں بیٹھیگا تو خدا تعالیٰ اوس بندے کو دوزخ کی آنچ حرام کرے گا "

اس رسالے میں بعض امور نماز، صبر، شکر، حاجت براری کرنا اور بعض جنسی امور کا تذکرہ ہے۔

اختتام :-

" یا علی انسان پر منہ کا پانی نکو سٹو یو نصیحت رسول صلی اللہ وسلم نے امیر المومنین کوں فرماتے ہیں اوس کے موافق عمل کرو تو بہتر ہے "

تمت تمام شد

(۳۹۸) ترجمہ وجود العارفینؔ

نمبر (تصوف شاملات ۲۵) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۵)
سطر (۱۱ تا ۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف صاحب علی
تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسے۔

آغاز :-

" اے عارف خدائے تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ کل شئی محیط، وفی انفسکم افلا تبصرون . . .
اس واسطے ضرور ہوا کہ کچھ حق کا معرفت بولنا جوں اپسکو سمجھ گیا تیوں "

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل ہیں وجود، واجب الوجود، ممکن الوجود، روح، نفس امارہ، ذکر جلی وغیرہ مسائل کی صراحت کی گئی ہے۔

اختتام :-

" جب سالک فرصت داد ؛ الٰہی زغفلت کہاں بسار
انصاف باقی شاہد ہوا ؛ بندا فعل مختار

ترقیمہ :-

" کار نظام شدہ . . . . . غلام شد ایں رسالہ وجود العارفین من تصنیف حضرت پیر صاحب علی کاتب الحروف غلامان غلام خاک پائے درویشاں شاہ نظر علی بنگالی القادری شطاری تمت تمام شد۔ ملک ایں کتاب سید شاہ حیدر صاحب حسینی "

اس نام کی فارسی کتاب ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے۔ کتب خانہ سالار جنگ میں اس نام کی کتاب معظم کی مصنفہ ہے۔

(۳۹۹) رسالہ عظیم

نمبر (تصوف شاملات ۴۲) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۱۶)
سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۲ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوسے۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین اما بعد یہ رسالہ حضرت

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بیچ تعلیم طریقت درویشی کے ارشاد فرمایا کہ ہر صاحب دل اہل فقر کے کام آوے اور اپنے مقصود کو پہونچے اور نام اس رسالہ کا عظیم رکھ گیا۔"

اس رسالہ میں بھی بطور سوال جواب تصوف اور عقائد کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، پیر، خانوادہ، تسبیح خرگاں، غسل میت، ایمان وغیرہ امور کو بیان کیا ہے اور "ان کی نیت" عربی میں لکھی گئی ہے۔

اختتام:۔

"دستار گفت رمت چہل تن چار یار چہل تن چہل من چار اگلی چالیس تن پنجتن یا علی۔

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانے میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۲۰۰) رسالہ تصوف (اصطلاحات صوفیا)

نمبر (تصوف شالات ۲۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۴)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ
تصنیف قریب سنہ ۱۲ھ کتابت سنہ ۱۳۰۲ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جان لے عزیز کہ اول کچھ نہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین تھی ہر گز نہ عرش تھا نہ کرسی تھی، نہ تارے تھے، ہر گز کچھ نہ تھا۔"

اس رسالے میں بطور سوال و جواب صوفیا کی بعض اصطلاحات کا تذکرہ ہوا ہے، اس میں ذات اور صفات الٰہی کا ذکر بھی ہے۔

اختتام:۔

"انسان کامل کسے کہتے ہیں جواب جس میں یو سب مرتبہ جمع ہوویں او سے انسان کامل بولتے ہیں۔"

ترقیمہ:۔

"تمت تمام شد یعنی اصطلاحات صوفیہ کہ در بیان ستہ واردات جہت تنزیہ جتلایان بقید قلم آوردہ۔"

(۲۰۱) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شالات ۲۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۸)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ
تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ کتابت سنہ ۱۳۰۲ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"سوال عینیت کسے بولتے ہیں اور غیریت کسے کہتے ہیں ہور عینیت و غیریت کا معنی کیا۔ جواب عینیت یگانگی کو بولتے ہیں ہور غیریت بیگانگی کو بولتے ہیں۔"

اس میں بھی صوفیا کے اصطلاحات اور بعض تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

ہور جمال عین جلال ہے باوجود عینیت کے قدر وافعال
دونوں کے ہور یو مسئلہ بہت دقیق ہے تو اوس مرشد کامل
کے صحبت سوں کماحقہ معلوم ناہوے ۔ والسلام ۔

(۴۰۲) رسالہ حفظ مراتب

نمبر (تصوف شمالات ۴۷) سائز (۸×۶) صفحہ (۸)
سطر (۱۵) خط شکستہ ۔ مصنف نامعلوم ۔ تاریخ
تصنیف قریب سنہ ۱۲ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوے ۔

آغاز:-

" مرتبہ اول لاتعین کا اور اطلاق کا اور ذات بحت سے نہ
ساتھ اس معنی کی کہ قید اطلاق کا اور سمجھ مٹے یقین کی بیچ
اوس مرتبہ سے ثابت ہوئی ۔"
اس رسالہ میں عنصر، نفس، روح وغیرہ مسائل کا تذکرہ
ہوا ہے ۔

اختتام:-

" روح ناطقہ قرب ذاتی رکھتی ہے اور اسی کو در مقصود
بھی کہتے ہیں اور اسی کو دریائے حقیقی بھی کہتے ہیں ۔"

(۴۰۳) ترجمہ کلمۃ التوحید

نمبر (تصوف شمالات ۱۵) سائز (۷×۵) صفحہ (۲۳)
سطر (۱۱) خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم ۔ تاریخ
تصنیف قریب سنہ ۱۲ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوے ۔

آغاز:-

" الحمد للہ رب العالمین الخ اما بعد ازیں طالبان حق پر
واضح ہو کہ یہ رسالہ کلمۃ التوحید تصنیف حضرت غوث صمدانی
محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی کا ہے
جناب قطب الاقطاب روایت فرمائے ہیں سو بیان کیا جاتا
ہے ۔ خود سے سن کر دریافت کرنا لازم ہے ۔"
جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ یہ کلمۃ التوحید کا اردو ترجمہ
ہے ۔ اس میں کلمہ توحید کے تفسیر کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے
کلمہ بولنا آسان ہے مگر اس کو سمجھنا مشکل ہے کلمہ کو پانچ جنس
سے سمجھنا چاہئے ۔

اختتام:-

" اللہ کہی تو داؤد اللہ کہے تو موسیٰ اللہ کہے تو عیسیٰ
ہو کہے تو ذات اللہ تعالیٰ کے ۔ واللہ عالم بالصواب
تمت تمام شد ۔"

(۴۰۴) نماز فقرا

نمبر (تصوف شمالات ۵۲) سائز (۸×۵) صفحہ (۵) سطر
(۱۱) خط نستعلیق ۔ مصنف ۔ نامعلوم ۔ تاریخ تصنیف
قریب سنہ ۱۲ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوے ۔

آغاز:-

" وقت فجر اس جماعت سے کرنا واجب کی زمیں پڑھ کر چلی کی

اذان کہنا ناسوت کی منزل کا مصلیٰ بچھانا شریعت کی راہ میں نفس امارہ کے خطروں پر کہ تو ابلیس کے طرف سے مونھ پھیرا کر مقتدی کرنا۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے عام نماز کے خلاف فقرا کی نماز کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا ہے ان کی نماز کس طرح مشکل ہے۔

اختتام:-

"اے عزیز نماز کرنے والے کو ہر ایک نماز میں ہزار شہید کا ثواب حاصل ہوتا ہے واللہ ولی التوفیق"

تمت تمام شد

(۴۰۵) رسالہ تصوف

نمبر (جدید ۱۸۹۹) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۲۳) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۲ھ کتابت ۱۲۶ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"تعریف اور توصیف سزاوار ہے اس خدا کوں جو پرستش کیا گیا ہے اس حالت میں جو ثابت اور محقق ہے مظاہر میں جو ظاہر ہیں عبادت کہا جاتا ہے اس کو سو دوئی ظاہر ہے۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"ورضیت لکم الاسلام دیناً اور اختیار کیا میں واسطے تمھارے اسلام کو دین پاک پاکیزہ تمام دینوں سے یعنی معرفت توحید کے بانقیاد شریعت کہ طاہری شرعاً والسلام۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد بتاریخ ہفتم ذیقعدہ ۱۲۶ھ

اس کے بعد چند ادعیہ وغیرہ درج ہیں۔

(۴۰۶) مثنوی علیم اللہ شاہ

نمبر (تصوف شاملات ۱۷) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۹) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف علیم اللہ شاہ۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲ھ۔

شاہ علیم اللہ شاہ محدث کا تذکرہ بیجاپور کے صوفیا میں ملتا ہے آپ شمالی ہند سے ابراہیم عادل شاہ ثانی کے زمانے میں آئے تھے مگر یہ تصنیف اس زمانے کی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ زبان بہت صاف ہے اس لیے قیاس ہے کسی اور علیم اللہ شاہ کی تصنیف ہے جن کے حالات کسی تذکرہ میں نہیں ہیں۔

مصنف نے بیان کیا ہے کہ شاہ شرف الدین قلندر بوعلی کی فارسی مثنوی شمع دلنواز کا یہ دکنی ترجمہ ہے۔

آغاز:-

نام سیں حق کے کروں میں ابتدا
وصف کو جس کے نہیں ہے انتہا

مصطفےٰ ہے پرتوے خورشید ذات

نور سیں جن کے ہویدا سب صفات

یہ ایک تصوف کی مثنوی ہے، اس میں بلبل کی جانب سے سوال کیا جاتا اور اس کا جواب دیا جاتا ہے، عنوان فارسی میں لکھے گئے ہیں جن مسائل کا اس میں تذکرہ ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔ عزلت درویشاں، طعنہ بر شیخاں، گمراہ، توحید مطلق، کسب، روح، مراتب عشق، محبت خدا، نفس امارہ، تبدیل عالم دنیا و صحبت ایشاں۔

اختتام :۔

جو کرے تجھ در پہ ہو امیدوار

شاہد مقصود پایا در کنار

یا الٰہی تو بحق مصطفےٰ

از طفیل . . . . . .

در صفت محشر تو با آل رسولؐ

از طفیل مقبلاں کرنا قبول

اے علیم اللہ کر ختم کلام

نظم تیرا آکے یاں پایا نظام

(۴۰۷) فراست الفقرا

نمبر (تصوف ۹۴۳) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۰۸) سطر (۹)

خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز :۔

" الحمد اللہ حقانی من کل بیانی احکام سبحانی دلیل یزدانی

کر ہیچوں ہست یا چوں اگر تو بدانی مکان لامکاں گفتہ باشد "

دو صفحے فارسی عبارت کے بعد اردو میں نفس مضمون شروع ہوا ہے۔ اس کتاب میں چند اخلاقی امور بیان کئے گئے ہیں ان کو سرخی سے لکھا گیا ہے اس کے بعد سیاہی سے نفس مضمون کی صراحت ہوئی ہے بعض عنوان یہ ہیں :۔

حرام نا کرنا۔ حرام نا کھانا، چغلی نا بولنا، غیبت نا کرنا، جھوٹ نا بولنا، ظلم نا کرنا، بخیلی نا کرنا، دلالی نا کرنا، طمع نا کرنا، حرص نا کرنا، جنگ و جدال نا کرنا، خون نا کرنا، جوا نا کھیلنا، مسخری نا کرنا، قصور نا کرنا، تقصیر نا کرنا۔

اختتام :۔

" سوال ذات صفات کس طرح سے معلوم کرنا۔ جواب درمیان شولہ (شعلہ) آتش سے معلوم کرنا یعنی شعلہ صفات ہے . . . کا ذات ہے۔ "

(۴۰۸) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوے۔

آغاز :۔

کہو ابتدا احد احمد منیر

کہوں راز مولا جو کیا سکوں اظہر

سمیع ہو ر سامع بدل جان ستی

بچھانت کر دوا سے نظم گیان ستی

اس میں تصوف کے چند مسائل منظوم کئے گئے ہیں اولاً اسم کی تعریف کی ہے اس کے بعد تصوف کے بعض مسائل بیان کئے ہیں وجودِ باری تعالیٰ کو ثابت کیا ہے کہ مختلف صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

اختتام:-

دیکھو یہاں رسالہ تو اتمام ہے
سمجھ دیک اوس کا کھنا ہے۔۔۔
جو کوئی ہیں خدا کی جو منزل میں پور
کہاں ہوں ہو گستاخ اون کے حضور
جو کچھ اختلاف ہے تو اس میں اگر
کرم کی کرو تم میرے پر نظر

(۲۰۹) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۲۲۹) سائز (۵×۸) صفحہ (۸) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ
ہمیں مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"انی انا اللہ رب العالمین، گنج مخفی، نقطۂ ذات مطلق یو تینوں مل ذات کے مخفی مرتبے ہیں، وہاں سوں چاہا کہ اپکی مرتبے ظہور کروں۔"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے، نور ارواح، ظل حول، قلت، حقیقت، ملکوت، ناسوت وغیرہ امور کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"ہو محیط بنا جر دکل پر ہے ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ہے کل امر ذی بال لم یبدء بہ باسم اللہ فھو اقطع والسلام"

(۲۱۰) مثنوی چہاردہ گلزار

نمبر (مثنوی ۲۹۰) سائز (۱۲×۷) صفحہ (۲۴۳) سطر (۱۵)
خط نسخ۔ مصنف تراب۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۱۱ھ

حالات:-

شاہ تراب حیدرآباد کے ایک صوفی بزرگ اور شاعر تھے، آصفی دور کے ابتدا میں موجود تھے، حلقہ درس اور ارادت جاری تھا، طلبہ کو درس بھی دیا کرتے اور مریدوں کی تلقین بھی فرماتے۔ آپ شاہ امین الدین بیجاپوری کی اولاد میں تھے۔

آغاز:-

بنام آنکہ صاحب خانۂ دل
یہ شمع دل کیا روشن ہے محفل
بہار گلشن ارواح و اجسام
نوائے بلبل آغاز و انجام
نہ آخر اوس کے تئیں نا ابتدا ہے
نہ اوس کوں منتہا نا ابتدا ہے

یہ تصوف کی مثنوی ہے اس میں چودہ گلزار یعنی ابواب ہیں اس میں تصوف کا بیان ہوا ہے۔

بعض ابواب جن کو گل سے تعبیر کیا ہے یہ ہیں۔

(۱) ذکر توحید (۲) تمثیل موم و صفت موم (۳) ساتِ صفات (۴) حق اور حقیقت وحدت و کثرت (۵) بار امانت (۶) شش تجلی (۷) وجود مطلق (۸) ارواح و اجسام (۹) روح جمالی و جلالی (۱۰) کل شئی محیط (۱۱) اسماء محمدی (۱۲) عبد و معبود کی یگانگی (۱۳) نور (۱۴) خاتم الانساب وغیرہ۔

تخلص

تراب بلبل باغ الٰہی
کلام گلشن راز ہے گواہی
تراب نقش پائے ان ولی ہے
کہ جس کا جدا امین الدین علی ہے
تراب واقف و راز نہانی
نہیں ہے خوف طول قصہ خوانی

اختتام:۔

کہوں کیا حالت دل ریش پُر خوں
جواہر خانہ یو طالبی ہوں
جو ہے یو طالبی سو یو ترابی
ہوا شیرازہ ختم کتابی
تراب نقش نعلین حسینی
کیا ختم سخن اسمی ذ عینی

(۲۱۱) یارہ بحر

نمبر (تصوف ۶۶۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۸) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف شاہ میاں تراب۔۔۔

تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲..ھ کتابت سنہ ۱۲۵۸ھ۔

آغاز:۔

صفت کر اول اوس کی جو رام ہیگا
سدا رام کی سنگ بسرام ہیگا
اوسی رام کی سنگ سے رام ہیگا
ہیں دھیان اوس کا صبح شام ہیگا

جیسا کہ نام سے واضح ہے کتاب "یارہ بحر" میں تقسیم ہے خدا کے اوصاف کا بیان اس میں ہوا ہے چنانچہ بحر دوم میں نظر و بصر کا ذکر ہے اس طرح سلوک کے اسرار وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

بحر دس میں سوال اور جواب کے طرز پہ بیان ہے طالب سوال کرتا ہے اور اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

اختتام:۔

ہے آدھار جگر بند جابار نگل
سو اشتہل ہے اوس انکی سنگل اکل

ترقیمہ:۔

نقل کتاب کے بعد ایک غزل شاہ خاموش صاحب کی اور دو صفحے دعائیں درج ہیں۔ تمت بدست فدوی سید محب حسین در بلدہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۲۸۵ھ۔

(۲۱۲) ریاض العارفین

نمبر (اخلاق ۱۲۴) سائز (۴×۷) صفحہ (۲۷۹)

سطر (۱۳) خط نستعلیق ۔ مصنف محمد اسحاق
بیجاپوری تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۰۶ھ کتابت سنہ ۱۲۶۱ھ

مصنف کے متعلق اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کے بعد بیجاپور سے تعلق رکھتے تھے، عادل شاہی حکومت کے زوال کے بعد ارکاٹ کی طرف چلے گئے، اور میسور کے علاقہ میں قیام کیا۔ مولوی محمد اسحاق کی ولادت سنہ ۱۱۸۰ھ میں ہوئی اور چھبیس سال کے سن میں اس کتاب کو تالیف کیا ہے، اس کتاب کی تالیف کے وقت وہ "مدرا" علاقہ ترچناپلی میں مقیم تھے، ان کے او رچار بھائی تھے، ریاض العارفین کی تالیف کے وقت ان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا، اسحاق کے ایک دوست یعقوب نام تھے جن کو شاعری میں کمال حاصل تھا، ان کے مشورہ سے اس مثنوی کو اسحاق نے تصنیف کیا ہے، مصنف کے انتقال کا سنہ معلوم نہیں ہے۔

ریاض العارفین ایک مشہور کتاب ہے اس کا تذکرہ دکن میں اُردو کی پہلی اشاعت میں راقم نے کیا ہے (ص ۳۰) اس کے بعد مدارس میں اُردو میں اس کا ذکر کیا گیا ہے (ص ۱۲۶) ڈاکٹر زور صاحب نے تذکرہ مخطوطات جلد دوم (ص ۳۶) میں بصراحت ریاض العارفین کو متعارف کیا ہے، موصوف کے مضمون کی اشاعت کے بعد محمد سخاوت مرزا صاحب نے رسالہ نوائے ادب بمبئی (بابتہ جولائی سنہ ۱۹۵۱ء) میں ایک طویل مضمون قلمبند کر کے ڈاکٹر زور صاحب کے بعض خیالات کی تردید کی ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس مثنوی کی تصنیف سنہ ۱۱۰۶ھ میں ہوئی ہے مگر یہ خیال اس لیے صحیح نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ قلمی نسخوں میں سنہ ۱۲۰۶ھ کی صراحت ہوئی ہے اور مطبوعہ نسخے میں بھی یہی سنہ درج ہے، البتہ ایک آدھ نسخہ میں سنہ ۱۱۰۶ھ درج ہے اس کو سہو کتابت قرار دینا چاہئے۔

مصنف نے اس مثنوی کو کسی فارسی نثر کی کتاب سے نظم میں منتقل کیا ہے جس کی صراحت بھی کر دی ہے۔

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب اجلال و عز و جاہ سوں

حمد حق ہے افسر فرق سخن
زینت ہر نامۂ نو و کہن

پر شرف انوار و حمد ذوالجلال
ہے سخن کے چرخ کا روشن ہلال

اس مثنوی میں اخلاقی گیارہ ابواب ہیں جن کی صراحت مصنف کے اشعار میں ہوئی ہے۔

باب اول خواہش قوت حلال
باب دویم بندگی ذوالجلال

باب سوم ترس حق رکھنا مدام
باب چہارم ہے تحمل کا مقام

پانچواں ہے باب جو شام و سحر
حق اوپر رکھنا توکل کی نظر

باب ششم عاجزی لانا بجا
عیب پوشی خلق کی کرنا سدا

باب ہفتم زہد کا ہے پر قدر
رنج اور سختی منے کرنا صبر

باب ہشتم عشق سوں بھرپور ہے
ہمت عشاق سوں معمور ہے

باب نہم چھوڑ دُنیائے دنی
یاد حق سوں دل کو دینا روشنی
باب دہم پاک تر مانند جان
اولیا اُن کی کرامت کا بیان
گیارھواں ہے باب پر عزت لقا
مقبلاں کی ہوے سو دعوت مستجاب

مثنوی میں اول حمد ہے اس کے بعد مناجات، مناجات کے بعد نعت پھر مناجات جناب سرور عالم اس کے بعد منقبت خلفائے راشدین ہر ایک کا علحدہ علحدہ عنوان ہے، اس کے بعد محبوب سبحانی کی مدح اور ستایش ہے۔ اس کے بعد سبب تالیف کا عنوان آتا ہے، سبب تالیف کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔

تخلص کے چند شعر یہ ہیں:۔

کاں تو اے اسحٰق عاصی پر گناہ
کاں منزہ پاک درگاہِ الہ
شکر کر منعم کا اے اسحٰق اب
جے تجھے بخشیا ہے نعمت پاک رب
کیریا اسحٰق ہے غافل گناہ
کر اپس کی عرفیت کا آشنا

تاریخ تصنیف کی صراحت۔

جب کیا میں نظم یو شیریں مقال
عمر میری تب اتھی بائیس سال
اور سنہ ہجرت شہ ذوالافتخار
تھے ہزار یک دو صد و شش در شمار
کر دہن کو اپنے اب اسحٰق بند
طول مت کر مختصر ہے دل پسند

فارسی سے ترجمہ کرنے کی صراحت:۔

فارسی کے بحر کے سیپیاں جھار
تھے نہاں یو گوہران آبدار
میں نہنگ قلزم اخلاص ہو
فارسی کے بحر کا غواص ہو
کاڑ کر اوس گوہراں کوں بحر سیں
لا رکھا دکھنی کری بازار میں
فارسی میں تھا تیرا یو آشکار
میں کیا اوس کو نظم دکھنی جھار

اختتام:۔

دے خموشی اب زباں کوں بات سوں
دکھ قلمداں میں قلم کوں ہات سوں
بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود
مصطفےٰ کے روح اشرف پر درود
ہور مکرم آل ہور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

ترقیمہ:۔

"ایں کتاب بعون الملک وہاب در ماہ ذیقعدہ بتاریخ چاردہم ۱۲۷۶ھ بروز ہفتہ بوقت چاشت بخط ضعیف محمد غوث بہ اتمام رسید"

معلوم ہوتا ہے یہ کتاب بہت مقبول تھی چنانچہ اس کے متعدد نسخے حیدرآباد میں موجود ہیں جن کی صراحت

حسب ذیل ہے:-

(۱) کتب خانہ جامعہ عثمانیہ ایک نسخہ، (۲) کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو دو نسخے (۳) کتب خانہ نواب سالار جنگ میں پانچ نسخے۔ یورپ میں بھی ایک نسخہ موجود ہے (یورپ میں دکھنی مخطوطات ص۳۲)

ریاض العارفین مدراس، بمبئی اور بنگلور میں طبع بھی ہوئی ہے، بمبئی میں قاری محمد سلیم صاحب نے حافظ محمد اکبر خاں مراد آبادی کے ذریعے با محاورہ اردو میں نقل کر کے طبع کروایا ہے۔ ۱۳۰۷ھ میں یہ بمبئی میں طبع ہوئی ہے ایک کتب خانہ آصفیہ کی مطبوعہ کتابوں میں موجود ہے (نمبر تصوف ۱۲۶۹) مدراس میں مطبع مظہر العجائب میں ۱۲۸۶ھ میں طبع ہوئی۔

ریاض العارفین کافی ضخیم مثنوی ہے (۵۹۰۰) شعر سے زیادہ کا پتہ چلتا ہے لیکن مختلف نسخوں میں کمی وبیشی ہے۔

(۲۱۳) ریاض العارفین دوسرا نسخہ

نمبر تصوف ۲۹۹، سائز (۱۰×۶)، صفحے (۲۰۰)، سطر (۱۵) خط نستعلیق۔

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب اجلال عز و جاہ سوں

اختتام:-

ہور مکرم آل ہور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کو ختم کر

ترقیمہ:-

بافضال الٰہی کتاب ریاض العارفین باتمام رسید۔

(۲۱۴) ریاض العارفین تیسرا نسخہ

نمبر تصوف ۸۳۲، سائز (۸×۶)، صفحہ (۵۱۸)، سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۶۶ھ۔

ناقص الاول ہے ابتدائی چند صفحات نہیں ہیں مناجات کے آخر سے آغاز ہوا۔

آغاز:-

کیا کہوں تجھ کو اے دانائے کار
ہے میرا سب راز تجھ پر آشکار
پس میری جس چیز میں ہے مصلحت
کر تو اسے پروردگار سرجگت
صدق دل سوں یو میرا گفتار ہے
مغفرت تیری مجھے درکار ہے

اختتام:-

کب تلک یوں فکر سو فرسودگی
بس فکر ہوئے ذرا آسودگی
بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰ کے روح اشرف پر درود
ہور مکرم آل ہور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

ترقیمہ:-

تمت تمام شد بتاریخ بست و پنجم شوال ۱۲۶۲ھ در سکندر آباد

(۲۱۵) ریاض العارفین چوتھا نسخہ

نمبر تصوف ۱۹۴۰، سائز (۱۲×۹) صفحے (۲۲۴)
سطر (۱۲) خط نستعلیق۔

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب عز و جلال جاہ سوں
حمد حق ہے افسر فرق سخن
زینت سرنامہ نو و کہن

اختتام:-

بھیج اپنے بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰ کے روح اشرف پر درود
اور مکرم آل اور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

(۲۱۶) ریاض العارفین پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۱۲۸۹ جدید) سائز ۶½×۱۰ انچ، تعداد صفحات (۳۱۳) تعداد سطور (۱۹) خط نستعلیق تاریخ کتابت ۱۳۵۳ھ

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب اجلال و عز و جاہ سوں

اختتام:-

بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰ کے روح اشرف پر درود
اور مکرم آل اور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

ترقیمہ:-

"کتبہ اضعف العباد عباد اللہ میر غلام حسن اللہ در مقام مدراس بتقدیم جمادی الاول روز شنبہ وقت ظہر سنہ ۱۲۵۶ ہزار و دو صد پنجاہ و شش ہجری نبوی صلعم:
نقل مطابق اصل کے ہے شعر کے پڑھنے میں غلطی آجاوے تو کاتب . . . .

(۲۱۷) ریاض العارفین چھٹا نسخہ

نمبر کتاب (۲۰۵ جدید) سائز ۶×۹½ انچ، تعداد صفحات (۲۳۳) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ تاریخ کتابت ۱۳۰۲ھ

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سے
صاحب اکرام عزت و جاہ سے

کیونکہ بسم اللہ ہے اسم جلال
وصف ذات ایزد رب تعال

اختتام:۔

چپ زباں کو کر سخن کے ساتھ ہے
رکھ قلمدان میں قلم کو ہاتھ سے
اور اون کے آل اور اصحاب پر
اور تمام ازواج اور احباب پر

ختم کتاب کے بعد حافظ محمد اکبر کی نظمیں متعلق طبع کتاب
اور تاریخ طباعت (۱۲۸۴ھ) وغیرہ تحریر ہیں۔

ترقیمہ:۔

"خاتمۃ التحریر بشکر اللہ کہ یہ کتاب مستطاب....
یعنی ریاض العارفین.... بخط.... غلام غوث ولد
غلام محی الدین عرف غلام جیلانی المتخلص بہ جولاں شہر
ذیحجہ کی چوبیسویں تاریخ ۱۲۸۲ھ پنجشنبہ کے دن تمامیت
کو پہنچی"

(۲۱۸) ریاض العارفین ساتواں نسخہ

نمبر (کلام - ۲۸۰) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۱۵) سطر
(۱۵) خط نستعلیق۔
ناقص الآخر ہے صرف حمد و نعت کا ذکر ہے۔

آغاز:۔

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سے
صاحب اجلال عز و جاہ سے

حمد حق ہے افسر فرق سخن
زینت ہر نامۂ نو دلہن

اختتام:۔

محو ساری شرع ان کی شرع میں
اصل ساری گم ہیں ان کی فرع میں
جب ہوا خورشید... ان کا طلوع
زین ساری بجھ گئی مثل شموع

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کتاب ناقص الآخر ہے
اشعار صدر کے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔

(۲۱۹) گیارہ اوصاف (ریاض العارفین) آٹھواں نسخہ

نمبر (مثنوی شمائلات ۸۰) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۳)
خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۵۵ھ۔
صرف ابتدائی حصہ ہے۔

آغاز:۔

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
قادر و قیوم الا اللہ سوں
حمد جس کا افسر فرق سخن
زینت ہر نامۂ نو دلہن

تخلص

کاں تو اے اسحق عاصی پر گناہ
کاں منزہ پاک درگاہ اللہ
فارسی میں جو نثر سوں تھی بیاں

نظم سوں دکھنی کی کرتا ہوں عیاں

اختتام:-

نی المثل گر ہووے نصیحت مثل دد
دال کی کر و رکہ ہے الحق لام
گرچہ ہوں میں آج گومدے میں مقیم
لیکہ بیجاپور ہے وطن قدیم

ناقص الآخر ہے اس کے بعد شعر "باپ مرا" سے شروع ہوتا ہے۔ جو اس میں نہیں ہے۔

(۴۲۰) خمسہ متحیرہ (اوج آگاہی)

نمبر مثنوی ۴۲۹ سائز (۱۰×۷) صفحہ (۱۰۷)
سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف باقر آگاہ۔
تاریخ تصنیف ۱۲۰۹ھ کتابت ۱۲۵۵ھ۔
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز:-

ابتدا میں تین صفحے نثر میں تمہید ہے۔
"بعد حمد حضرت الٰہی و نعت جناب رسالت پناہی کے آگاہ ہیچدان دور از آگاہی سے طریق عشق و محبت کی والے معلوم ہووے کہ یہ خمسہ متحیرہ اوج آگاہی مطالع انوار ناز و نیاز و معارج اسرار سوز و ساز ہیں۔"

اے ساقی نگاہ غور کر تک	خم اوے کا شتابی دور کر تک
مجھے کر نشاۂ وحدت سے مسرور	سدا رکھ دوئی توحید سے دور

مثنوی میں اول حمد و نعت ہے پھر مناجات اس کے بعد معراج کا حال اس کے بعد تصوف کے بعض مسائل درج ہیں، اس میں عشق حقیقی یا عشق الٰہی پر زیادہ بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے اصل شئے عشق الٰہی ہے جو ہر انسان کو اپنا نصب العین بنانا چاہیئے۔

خمسہ متحیرہ میں پانچ مثنویاں شامل ہیں، پہلی مثنوی صبح بہار عشق، دوسری ندرت عشق، تیسری غرقاب عشق، چوتھی حیرت عشق اور پانچویں حسرت عشق سے موسوم کی گئی ہے۔

یہ مثنویاں تصوف کے عنوان میں ہیں مگر ان کو افسانے کے طرز پر لکھا گیا ہے

پہلی مثنوی صبح بہار عشق کے سولہ باب ہیں جن کو "شاذ" سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) مناجات (۲) حمد (۳) مناجات دیگر (۴) نعت (۵) بیان معراج (۶) احوال رسالت مآب (۷) منقبت محبوب سبحانی (۸) جمال مطلق (۹) ۹ (۱۰) سخن کی تعریف اور سبب (۱۱) ابتدا ظہور عشق کس طرح ہوا۔ (۱۲) تعریف عشق (۱۳) القاب و اسما عشق اس سلسلہ میں لیلیٰ مجنوں کی داستان درج ہے (۱۴) عشق کی راہوں کا بیان اس میں شیخ اکبر کی حکایت درج ہے (۱۵) اقسام عشق اس میں ایک عاشق خوں ریز کی حکایت درج ہے۔ (۱۶) مراتب عشق اس میں تین حکایتیں درج ہیں۔

تاریخ تصنیف:-

کیا جب جلوہ یہ صبح بہار سے	اندھیرا سر دہری کا چلا ہے
میں کیا جب فکر تاریخ اس کی آگاہ	کیا ہاتف شرارہ عشق کا ہے

اختتام :-

مثنوی کے آخر غوثی اور قادر کے قطعہ تاریخی درج ہیں۔

تاریخ غوثی :-

تاریخ اختتام میں اس کی تھا دل میرا
مانند خامہ فکر سے بس بے قرار آج
ناگاہ بول اوٹھا ذ سروردہ دل سروش
اندی ہے درد عشق کی پوری بہار آج

ترقیمہ :-

"ایں کتاب مالک قادر محی الدین عطار است بتاریخ بست و ہفتم ربیع الثانی ۱۲۳۵ھ"

کتب خانہ سالار جنگ میں مکمل نسخے پانچوں مثنویوں کے موجود ہیں (ص۲۶۲)

(۴۲۱) ندرت عشق

نمبر کتاب (مثنویات - ۱۹۹ جدید) سائز (۸ × ۵ انچ) صفحہ (۱۰۷) سطر (۱۵) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف مولوی محمد باقر آگاہ ویلوری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۶ھ

آغاز :-

ای ذات تیری جلیل مطلق — ای نام ترا جمیل برحق
ہر حسن سے ہے مراد تو ہی — ہر عشق کا دل ہار تو ہی
کہوں کیا تیرا حمد ای ذوالجلال — کہ انت جمیل انت جمال
عدم تھی جو ظلمت میں لیے یہن — ہوئی نور سے تیری چند بلا

اس مثنوی میں چندر بدن و مہیار کے عشقیہ قصہ کو دکھنی زبان میں منظوم کیا گیا ہے۔ تاریخ تصنیف آخر میں اس شعر سے نکلتی ہے۔ آخر میں مؤلف کے قطعہ تاریخ کے بعد اور دو قطعہ تاریخ دیگر شعراء کے تحریر ہیں۔

میں چاہا جب کروں نظم اوس کی تاریخ
کہا ہاتف عجب ہے ندرت عشق ۱۲۱۶ھ

اختتام :-

بھی سب اوس کے آل اور اصحاب پر
اور اوس کے سب اتباع و احباب پر
خصوص اوس کے شہ زند دلپذیر
قدم جس کا ولیوں کا ہے سرتاج

(۴۲۲) مثنوی غرقاب عشق

نمبر کتاب (مثنویات نمبر ۱۹۹ جدید) سائز (۸ × ۵ انچ) تعداد صفحات (۹۵) تعداد سطور (۱۵) خط طبی نستعلیق نام مصنف۔ مولوی محمد باقر آگاہ ویلوری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۶ھ۔

آغاز :-

نہ کیوں حیران ہو اوس کی حمد میں من
نظارہ کو کیا جو دل کا درپن
بنایا حسن کو آئینۂ عشق
عیاں جس سے ہوا گنجینۂ عشق
ای تیرے سے مبدء عشق و جمال

ہے تیرے سے حُسن و عشق آشفتہ حال
ہیں دو جگ کے خوبیاں بے بیش و کم
قلزم خوبی سے تیرے ایک نم

اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ منظوم کیا گیا ہے۔
(یعنی گنگا کے پنگھٹ پر تفریح جانے کے بعد وہاں ایک پری کے عشق میں مبتلا ہو کر عشق مجازی سے حقیقی کی طرف رجوع ہونے کا بیان ہے)

اختتام:-

کر مجھے یوں گم ترے محبوب میں
کہ رہوں نت محو ہو اوس خوب میں
صلِ مولانا علیٰ خیر الوریٰ
سید الاملاک ختم الانبیاء
باہر آیا ناگہاں کہتا ہوا
کیا ہے حسن و عشق کے دریا کا جوش

اس کے بعد آخر میں دو قصیدے اس مثنوی کی تعریف میں ہیں جو سید عبدالقادر قادری تخلص اور سید محمد غوث غوثی تخلص کے ہیں۔

(۲۲۳) ترجمہ رسالہ خواجہ قطب الدین

نمبر (تصوف ۵۹۲) سائز (۶×۸) صفحہ (۱۳۹) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف مرحوم علی شاہ اورنگ آبادی

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۱۰ھ۔

مصنف اورنگ آباد کے مشہور صوفی اور صاحب علم و فضل تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اور احسان اس کا تمام تعریف سزاوار ہے اللہ کے تئیں تحقیق نیکیاں عافیت کے واسطے پرہیزگاروں کے درود و سلام اوپر رسول محمدؐ کے اور اوپر آل و صحاب ان کے اوپر تمام کے ہو جبیہ کہ اس رسالے کو حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے زبان فارسی میں لکھے تھے۔ کہنے سے یاروں کے اس فقیر حقیر احقر العباد مرحوم علی شاہ اورنگ آبادی کے عقل ناقص میں آیا۔"

یہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے فارسی رسالہ کا ترجمہ ہے، اس میں تصوف کے کئی مسائل کا تذکرہ ہے، سوال جواب کے طور پر اس کو لکھا گیا ہے، اور ہر سوال کے تحت مسئلہ کا عنوان دے کر ایک ایک جز کو لیا گیا ہے۔

اولاً ارکان ایمان اور اس کے شروط، علم غیب، عذاب ثواب فرائض شریعت، فقہی مسائل یعنی وضو، تیمم، مسح موزہ، غسل میت اولاً بیان ہوئے ہیں اس کے بعد بیعت، طالب، مرشدوں کے مراتب، عین معرفت الٰہی، پاکی انفاس، مراتب فقرا وغیرہ مسائل پر بحث کی گئی ہے اور قرآن مجید اور حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"جواب یہ ہے قیام سجدہ قاعدہ نسبت قرأت یہ چھ فرض اللہ کے ہیں عقاید شرعی میں لکھا ہے۔"

کتاب ناقص الآخر ہے۔

(۲۲۴) مے خانۂ وحدت

نمبر (تصوف ۸۴۸) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۱۳۲) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف غلام ولی عرف ولی محمد المتخلص بہ عقلان، تاریخ تصنیف ۱۲۳۶ھ کتابت ۱۲۴۴ھ

مصنف حیدر آباد کا شاعر تھا اور آصفجاہ ثالث سکندر جاہ کے عہد میں موجود تھا، علمی قابلیت بہت اچھی تھی صاحب تصنیف تھا۔ مہاراجہ چندو لال کے دربار میں رسائی تھی فیض سے بہت دوستی تھی۔

آغاز:-

حمد رب العباد لازم ہے
دمبدم سب کو یاد لازم ہے
سب ہیں مخلوق اور وہ ہے خالق
سب ہیں مرزوق اور وہی رازق

یہ ایک مثنوی ہے جس میں اولاً حمد، پھر نعت، اس کے بعد مدح اصحاب اس کے بعد فضیلت حضرت علیؑ، مدح خمسہ اطہر، مدح غوث صمدانی اس کے بعد سید چرن علی شاہ دبرن علی شاہ اور سید بہار علی شاہ قادری کی مدح ہے، اس کے بعد سکندر جاہ پھر مہاراجہ چندو لال کی مدح ہے اس کے بعد وجہ تصنیف کتاب اور پھر نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔ ایک فرضی قصہ بیان کیا گیا ہے اور آخر پر عشق مجازی کو ترک کر کے عشق حقیقی اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے ختم کتاب میں شمس الدین فیض اور مرزا حاتم علی کے تاریخ تصنیف مثنوی درج ہوے ہیں۔

قصہ میں شیطان اور پریوں کی داستان ہے، شادی اور شب زفاف پر قصہ ختم ہوتا ہے۔

شمس الدین فیض کی تاریخ:-

سر الطاف سے کہا فی الحال
داستان طریقت اس کا سال
۱۲۳۶ھ

اختتام:-

مادہ اس کا جب ہوا موزوں
تد غلی سے . . . . . مضموں
از سر جود خوب یاد ہے بس
جو ہر مخزن مراد ہے بس
۱۲۳۶ھ

ترقیمہ:-

"تمت الکتاب میخانۂ وحدت بعون الملک الوہاب العزت من تصنیف غلام ولی عرف ولی محمد متخلص عقلان وکاتب الحروف مرزا حاتم علی بیگ متخلص امکان بموجب فرمائش والا حضرت حفیظ الدین یکتا زماں عرف بڑے میاں صاحب قبلہ مدظلہ تاریخ چہاردہم ربیع الثانی ۱۲۴۴ھ"

(۲۲۵) رسالہ ہفت گرہ حیدری

نمبر کتاب (۳۶۶ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) تعداد صفحات (۳۲) تعداد سطر (۱۵) خط نستعلیق
نام مصنف کامل علی شاہ قادری تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲ھ۔

آغاز:-

خشکر الحمد ثنا ای خدایا میں تجھ سے دین اور ایمان پایا
تو نے حقائقین داور مطلق ملک جن و بشر کا رب تو الحق

رسالہ (ہفت گروہ حیدری جو درویش فدا علی نعمت اللہیہ کا مصنف تھا اوس کو حسب ہدایت مرشد خود یعنے قلقال علی شاہ قادری دکھنی میں نظم کیا ہے۔ مثنوی کے آغاز سے پہلے ہی اس کو نظم کرنے سے متعلق مؤلف نے کیفیت لکھ دی ہے۔

اختتام :-

ہزاراں ہے درود حضرت نبیؐ پر
ہے چار و یار اور آل نبیؐ پر
درودان پنجتن پہ پڑھ تو ہر بار
اماماں دوازدہ پر بے شمار

(۲۲۶) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (نمبر ۲۶۶ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) تعداد صفحات (۱۸) تعداد سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۰ھ ۔

آغاز :-

"اللہ اکبر للہ الحمد۔ کنت کنزاً مخفیاً۔۔۔ خدا کہا تھا کہ میں گنج مخفی میں پوشیدہ پس چاہا کہ مجھے پوجیں، یعنی میری پہچانت کریں اس واسطے پیدا کیا ہوں دو عالم کو لیے

اختتام :-

اور مختار ہے اپنے خدائی پر عمل کرے تو لوٹے فضل کرے تو چھوٹے لمن الملک واللہ واحد القہار سوں فنا۔

ترقیمہ :-

تمت تمام شد کاتب الحروف۔۔۔ کامل علی شاہ قادری ماہ شعبان المعظم ۱۲۷۰ھ۔

(۲۲۷) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۶۶ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) تعداد صفحات (۵) تعداد سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی نام مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ ۔

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ احد۔ احدیت۔ وحدت۔ وحدانیت یو ذات کے چار مرتبہ ایسیں کیوں سمجھنا"
یہ مختصر رسالہ تصوف میں وحدانیت ذات باری تعالیٰ کے متعلق ہے۔

اختتام :-

"یادگاری ملکوت ہمہ اہل فقرا مرقوم نمود!!"

(۲۲۸) رسالہ در معرفت

نمبر کتاب (۲۴۶ جدید) سائز (۸¾×۱¾ انچ) تعداد صفحات (۱۲) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی النستعلیق نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ ۔

آغاز:-

"کنت کنزا مخفیا فاحببت فخلقت الخلق لاعرف
یعنی تھا میں خزانہ مخفی پس چاہا میں تو پیدا کیا خلق کو واسطے
پہچانت اپنے ای عزیز یہ مقام مخفی کا عین ظلمات تھا الخ"

اس مختصر رسالہ تصوف میں خدائے تعالیٰ کے صفات
اور اوس کا ہر جگہ موجود رہنا اور اول و آخر وہی ہونے کا
بیان ہے۔ اور نور محمدی صلعم کی حقیقت اور روح اور عالم
برزخ کی تفصیل ہے۔

اختتام:-

"یعنے تن ہے اور جوہر ہے روح کے مثال ہے اور تقصیر
پر تعزیر اس جسد پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
این شرح از احقر العباد است۔

(۴۲۹) سوال نامہ موسوم بہ مرأۃ السالکین

نمبر کتاب (۷۷۲ جدید) سائز (۷×۴½ انچ) صفحات
(۲۴) سطور (۱۳) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف
سید مخدوم شاہ حسینی چشتی بلکانوری۔ تاریخ
تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۳۰۲ھ

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . قولہ تعالیٰ . .
لا الہ الخلق والامر اوس کا معنا خدا کہیا تمیں مجھ پوچھو
جو میں تمنا پیدا کیا۔ میرا امر تمارے پر ہوا وہ امر خدا کا ہے؟"

اس رسالہ میں تصوف کے مسائل بطور سوال و جواب بیان
کئے گئے ہیں (یعنی طالب کا سوال اور مرشد کا جواب ہے) قرآن
مجید اور احادیث سے ہر سوال کو جواب دیا گیا ہے۔ آخر رسالہ
میں اس رسالے کے نام کی صراحت کی گئی ہے عبارت یہ ہے
"این رسالہ تلاوت الوجود مرآیۂ سالکان عاشقان است
مرآت السالکین اس کا نام . . .

اس کے ساتھ ایک دوسرا رسالہ حقیقت المعراج مصنف
موصوف کا بھی منسلک ہے جس کا حال علحدہ لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"عاشق معشوق ہوے یک عشق نہاں رہے اس میں ذیک
بندہ فنا ذات بقا کی ہو رہنا"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد این نقل نویسی تاریخ چہارم شوال
۱۳۰۲ ہجری مقدسہ۔

(۴۳۰) رسالہ در بیان چار پیر چودہ خانوادہ

نمبر کتاب (۲۹۲ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات
(۳۲) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی۔ نام مصنف
سید شاہ کریم اللہ حسینی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اول خرقہ حضرت رب العزت سے
جبرئیل کو پر نقطہ دائرہ احدیت حضرت ابو القاسم محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ہوں حضرت پیغمبر سے چہار صاحبان کو خرقہ پہنچا کہ مشہور ہیں لیکن علی علیہ السلام سے بیعت جاری ہوا"

اس مختصر رسالہ میں چار پیر اور چودہ خانوادوں کے اسما اور ہر خانوادہ کے سلسلے کے بزرگوں کے اسماء ہیں۔ مصنف کا نام آخر میں سرخی سے کاتب نے لکھا ہے۔

اختتام :۔

"چودہ خانوادے سے تین اوپر چالیس گروہ نکلے ہفت گروہ کا رسالہ فقیروں کا تمام ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ :۔

این رسالہ بہ تصنیف حضرت سید شاہ کریم اللہ حسینی بست راقم بندہ فقیر حقیر قلندر شاہ الطف اللہ حسینی عرف سید رسول میاں حسینی۔

اس نام کی ایک کتاب کا تذکرہ صفحات ماقبل میں کیا گیا ہے۔

(۱۳۴) فوائد المعرفت رحمانی

نمبر کتاب (۱۷۱۹ جدید) سائز ۸×۵ انچ صفحات (۲۴) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی نام مصنف غلام حسین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۱ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۲ھ۔

حالات مصنف :۔

غلام حسین نام عتیق اللہ لقب اور غوثی تخلص تھا، معزالدین شاہ احمد اللہ قادری کے مرید اور خلیفہ تھے صاحب علم تھے اور صاحب عرفان بھی۔

آغاز :۔

"الحمد للہ الذی ھو الاحد فی جلال ذاتہ ... بعد کہتا ہے کاتب اس اوراق کا غلام حسین الملقب بہ عتیق اللہ غوثی مرید جناب حضرت جامع حقیقت ، . . . مولانا سیدنا معزالدین شاہ احمد اللہ موسوی"۔

مولف نے لکھا ہے کہ بعض دوستوں نے خواہش کی کہ ایک مختصر رسالہ جو جامع فوائد معرفت توحید ذات وصفات واسماء میں ہو ہندی زبان میں تالیف کیا جائے ۔ چنانچہ اون کے اصرار پر تصوف کے عمدہ کتابوں مثل فصوص الحکم وانسان کامل وشرح رباعیات مولانا جامی وغیرہ وغیرہ سے چن کر کئی فائدے مشتمل بر دقائق ونکات کے تالیف کر کے فوائد المعرفت رحمانی نام رکھا۔ اسی نام سے کتاب میں سنہ تالیف بھی برآمد ہوتا ہے ۔ (۱۲۳۱ھ)

رسالہ بارہ فوائد پر مشتمل ہے۔ ہر فائدہ میں دقایق و نکات ہیں۔

اختتام :۔

"ہے ختم غوثی فوائد معرفت انسان پہ

از طفیل مصطفےٰ جو خاتم الانسان ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علیٰ سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین۔ . . . برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

ترقیمہ :-

"بتاریخ سیزدہم بوقت یک پہر روز یکشنبہ انصرام شد سنہ یکہزار و دو صد و شصت و سہ ہجری نبویہ مقدسہ در بلدہ فرخندہ بنیاد ۔

دوہرہ ۔

احمد سمن سرا سر میں کنوں نہ پایو چین
سانس نگاری کوچ کی باجت ہے دن اور رین"
تمام شد

(۴۳۲) خلاصۃ الانسان

نمبر کتاب (۸۲۷ جدید) سائز (۵½×۸ انچ) صفحات (۱۸) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی نام مصنف شریف الدین ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۳ھ ۔

حالات مصنف :-

شریف الدین کے والد کا نام شاہ نصیر الدین تھا وہ قادریہ اور نقشبندی طریقے میں مرید کرتے تھے شرف الدین صاحب نے اپنے باپ سے خلافت حاصل کی تھی۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ اما بعد فقیر شریف الدین ابن شاہ نصیر الدین القادری النقشبندی ۔ یہ بیان علم توحید رسالہ وجودیہ یعنی تلاوت الوجود دکھنی میں لانے کا باعث یہ کہ بعضی برادران شریعت و نور دیدۂ طریقت دکھنی کلام پڑھتے ہیں ۔

اس مختصر رسالہ تصوف میں مسئلہ تلاوت الوجود کی تفصیل بیان کی گئی ہے ۔ دیباچہ کے ابتدا میں اس کا نام خلاصۃ الانسان رکھا ہے ۔ لیکن آخر میں رسالہ تلاوت الوجود لکھا ہے ۔ پورا رسالہ نثر میں ہے آخر پر چند شعر ہیں :-

اختتام :-

"بغیر توحید کیوں کر پانا راز ابکار سارا
شرف آپی خالی ہو کر پایا دیکھو وانی"

ترقیمہ :-

تمت الخیر رسید رسالہ تلاوت وجود بہ ید اضعف العباد احمدی بتاریخ ۲۴ ماہ ذی حجہ ۱۲۷۳ھ بوقت پہر . . . . . .

(۴۳۳) مثنوی نان و نمک

نمبر (مثنوی ۳۶۰) سائز (۵×۸) صفحہ (۸۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق معمولی ۔ مصنف مرزا جعفر فصیح تاریخ تصنیف قریب ۱۲۲۰ھ کتابت ۱۲۲۲ھ ۔
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز :-

مصرع برجستہ بسم اللہ ہے — ہے یہ لاثانی خدا آگاہ ہے
اس میں ہے نام خدا نام خدا — جو محیط کل ہے اور سب سے جدا
جس نے بسم اللہ سے کی ابتدا — ہے یقینی اوس کو حاصل ابتدا

اس مثنوی میں تصوف کے چند مسائل منظوم کئے گئے ہیں، اس کو مولانا جلال الدین رومی کی مثنوی کے انداز میں لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

جبہ و دستار پر ہرگز نہ بھول
رہنما کی شکل بن جاتے ہیں غول
مولوی کا قول ہے یہاں معتبر
چاہیے خذ ما صفا دع ما کدر
اے بسا ابلیس آدم طلعت است
پس بہر دستی نباید داد دست

ترقیمہ:-

"نسخہ نان و نمک تصنیف مرزا جعفر فصیح بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان ۱۲۳۳ھ باتمام رسید۔"

اس مثنوی کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے (نمبر ۹۲۳)۔

(۴۳۴) آب حیات

نمبر (مجامع ۱۷۶)، سائز (۱۰×۶)، صفحہ (۹۹) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف حیات تاریخ تصنیف ۱۲۳۳ھ
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز:

حمد حق ہے بعد ہے نعت نبیؐ
دے ہدایت مومناں کو یا ربی
باب اول ہے نصیحت کا حبیب
باخبر ہو موت آئے عنقریب
... ہے کوئی راہ سیدھی صاف ہے
گر تیرے میں بھائی جاں انصاف ہے

یہ کتاب پانچ باب میں منقسم ہے اور اس میں تصوف اور اخلاق کے مضامین درج ہیں، ہر مسئلہ میں حکایتیں بھی درج کی گئی ہیں، گویا مثنوی میں مولانا روم کی طرز کو اختیار کیا گیا ہے۔ مکارم اخلاق، انصاف، فضیلت من عرف، ترغیب عشق، مقام توبہ، مقام زہد، مقام خلوت، مقام توکل، عالم روح، عالم مثال، وحدت خدائے تعالیٰ وغیرہ امور کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

بھائی جاں تکرار اور ترتیب پر
فائدہ ہے اس میں تازہ رکھ نظر
نام اس کا دل کہا آب حیات
مصطفےٰ پر ہو درود اور صلوات

ترقیمہ:-

"تمت باب پنجم کتاب آب حیات۔"

کتب خانہ سالار جنگ اور کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو میں اس کے نسخے موجود ہیں

(۴۳۵) آب حیات دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۵۶۱ جدید) سائز (۸×۵) پانچ صفحات (۱۴۴)

تعداد سطور ۱۱، خط جلی نستعلیق، تاریخ کتابت ۱۲۷۴ھ

آغاز:-

حمد حق ہے بعد ہے نعت نبیؐ

نے ہدایت مومنوں کو یا ربی

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اس میں چند ابواب کے تحت تصوف کا بیان ہے، ابواب یہ ہیں۔ باب اول در بیان نصیحت۔ باب دوم در ذکر سلوک۔ باب سیوم در بیان ارشاد۔ باب چہارم در بیان توحید۔ باب پنجم در بیان تنزل۔

اختتام:-

نام اس کا دل کہا آب حیات

مصطفےؐ پر ہو درود اور صلوٰت

جو پڑھے سمجھے او شاد ہووے وہ مزا

آخرت کا اوس سے جاوے تعذغا

مصطفےؐ کے رہیگا وہ مجلس منے

آپ کو سمجھا سو پہچانے اُنے

ترقیمہ:-

بتاریخ بست و ششم شہر ذیحجہ بروز شنبہ بوقت دوپہر روز اول از دست فقیر احقر مسکین سید ابصار علی شاہ قادری ۱۲۷۴ھ ہجری تمت۔

(۲۳۶) رسالہ من موہن

نمبر تصوف ۱۵۰، اسائز (۴×۴)، صفحہ (۴۰)، سطر (۱۱)

خط نستعلیق، مصنف آزاد، تاریخ تصنیف ۱۲۲۲ھ

حالات:-

مصنف کا تخلص آزادؔ ہے اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ یہ کتاب مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کی ہو سکتی ہے، موصوف ناصر جنگ کے زمانے میں موجود تھے شاعر بھی تھے اور عالم بھی! تصوف سے بھی دلچسپی تھی لیکن یہ ان کی تصنیف نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے مصنف کو قاضی محمود بحری سے بڑی محبت تھی ان کو فن تصوف کا ماہر اور فقیر کامل تصور کرتے ہیں، دکن میں اس زمانہ میں اور چند اشخاص آزاد تخلص موجود تھے۔ مثلاً خیر اللہ آزاد وغیرہ بہرحال یہ کسی آزاد تخلص کے شاعر کی تصنیف ہے جن کو تصوف سے خاص دلچسپی تھی، مصنف نے بیان کیا ہے کہ وہ پنجاب کے رہنے والے تھے، یہ چالیس سال تک مختلف ممالک کا سفر کرتے ہوے حیدرآباد آکر یہاں قیام کر لیا تھا۔

آغاز:-

الحمد سے منہ کو کھولنا ہے

تعریف تری تو بولنا ہے

مخفی سے لے لام کی الف خاص

ہے تین کے دو حرف میں دو اخلاص

جینا انکے جوت سے لیے جوت

دانائی سے خود کو پایا لاموت

تصوف کے بعض مسائل اس میں بیان کیے گئے ہیں تخلص کا شعر یہ

آزاد ہے مقتبس تیرے در
یا غوث تو الغیاث ہو کر

عنوانات کے تحت اس میں بیان ہوا ہے۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ نصیحت طالبان و سالکان، بیان فقر صاحب فقر، بیان حقیقت انسان، بیان وجود و علم و نور و شہود و عرفان، ملکوت و الہام وغیرہ۔

کتاب ناقص الآخر ہے۔

سبب تالیف میں کہتے ہیں:

بحری وہ جو ہے تفسیر یکتا
کوئی اس کے نہ معرفت کا ہوتا
ہر ہر بول میں جس کے معرفت ہے
عرفان کے .. بھی ان گنت ہے
سنتے ہے کلام جس کا پیارا
معراج ہو عشق کا دو بارا
یک روز یہ خاکسار آزاد
پایا سبھی من لگن سے ارشاد
جب اس کے کلام بیچ گھوما
آنکھوں کو لگایا اور چوما

اختتام:-

یہ کہہ مرن ادتار اپنی
دہر دھرتی پہ لگ رہی وہ جنی
یعنی کہ اس کے سر سے گزرے
اس شاہ کی حکم سر زد دے

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

اس کتاب کے ابتدا میں فارسی کی ایک طویل نظم ہے۔
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۴۳۷) ترجمہ بحر الحیواۃ (حیات سمندر)

نمبر (تصوف ۱۹۹۷) سائز (۸×۱۲) صفحہ (۳۰۶) سطر (۹) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ علی متوطن بادونی
تاریخ تصنیف تقریباً ۱۲۵۰ھ۔
مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہو گئے ہیں۔

آغاز:-

"شکر اور تعریف خاص درگاہ پاک ایسے حد کے تئیں سزا کا ہے کہ وحدہ لاشریک خلعہ بزرگی اس کا ہے وہ ایسا معبود وجود موجودات عالم صغیر و کبیر کا نشان یہ خاص اوسی کا ہے وہ ایسا قادر ہے کہ یہ آسمان بے ستون کا قدرت سے اوس کے قائم ہے۔"

یہ کتاب حضرت محمد غوث حسینی گوالیری کی فارسی تالیف "بحر الحیواۃ" کا دکھنی ترجمہ ہے کسی حاجی عبدالکریم صاحب کی فرمایش سے اس کو "ہندی" (دکھنی) میں ترجمہ کرنے کا ذکر ہے۔

یہ تصوف کی کتاب ہے اولاً ماہیت وجود کا ذکر ہے کل نو باب پر کتاب مشتمل ہے، ابواب کی صراحت یہ ہے:-
(۱) معرفت عالم صغیر و کبیر (۲) تاثیرات عالم صغیر (۳) معرفت کیفیت و حقیقت دل وغیرہ (۴) معرفت نفس (۵) معرفت کشف پیدائش انسان وغیرہ (۶) معرفت ماہیت اور محافظت تمام۔ (۷) معرفت وہم (۸) معرفت فساد (۹)

اختتام:-

"جب میں اس کو پہچانی تب پشت خلایق کے اوپر
لائی ہیں اور مال کسی کو نہیں جانتے ہوں میں کہ حلال
ہے یا حرام کیوں کر میں قبول کروں"

(۴۳۸) مثنوی تصوف؟

نمبر (تصوف ۱۰۸۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۳۳) سطر
(۹) خط نستعلیق۔ مصنف قربان۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت ۱۲۹۲ھ۔
قربان حسین کا تذکرہ ہم نے دکن میں اردو میں کیا ہے جنہوں
نے مثنوی جنگ نامہ امیر حمزہ کے نام سے قلمبند کی ہے قیاس
غالب یہ ہے کہ یہ مثنوی بھی ان کی ہی مصنفہ ہے۔

آغاز:-

ذل تدر دھر کر در افلاک پر
حمد کر سبحان کی شام و سحر
او بسے ہر شے منے بن کر ذکر
ہر ذکر کے پر بحر اس کے نظر
سرز میں تو آسماں سورو چندر
مشتری اختر منے بن کر ہے ذکر

یہ ایک گمنام مثنوی ہے جس کا مصنف قربان معلوم
ہوتا ہے اس میں تصوف کے چند مسائل نظم کیے گئے ہیں،
عنوانات کے تحت بیان ہوا ہے۔ چند عنوان حسب ذیل ہیں۔

بیان بسم اللہ، پیر و مرشد، جوہری راز، محبوب
متعرف، عبد، سر قربان، گناہ، وحدانیت، قلب صفا،
شمع و پروانہ، اسرار، احوال موت، خزان عشق، شکوہ،
راز، ہدایت راز، ما، دیدن شمع و پروانہ،
حقیقت راز، راز پیر و مرید، نے و نیستاں، راز علم وغیرہ

اختتام:-

جو پہچانے مرغ روح انسان ہے
وہ بشر سیمرغ روح کی شان ہے
کہہ دیا قربان لا کی شان ہے
صورت ایمان لا کا جان ہے
تمت تمام شد ۱۲۹۲ھ۔

(۴۳۹) مثنوی ندا

نمبر (مثنوی ۲۴۰) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۸۰) سطر
(۱۴) خط شکستہ۔ مصنف ندا۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۷۵ھ۔
اسپرنگر نے تذکرہ ذکا کے حوالے سے ایک دکنی شاعر
ندا کا ذکر کیا ہے، ممکن ہے کہ یہ مثنوی اس کی ہو، افسوس
ہے کسی دکنی تذکرہ میں اس کا حال نہیں ہے۔

آغاز:-

حمد حق بس یہی ہے کھول زباں
بسم اللہ رحیم ہے رحمان
کس کا مقدور حمد بول سکے

آنکھ اس آئینہ پہ کھول سکے
شخص و عکس اور اوسی کے ثنا

وصف جا تنگ ہے سب اس کے ثنا

مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت اس کے بعد سبب تالیف جس میں بتایا گیا ہے ان کے ایک دوست جن کا نام شاہ محمد علی تھا مصنف اور وہ دونوں ایک جان دو قالب کی حالت رکھتے تھے شاہ محمد علی نے کہا یہ تیرھویں صدی ہے کوئی کتاب اپنی یادگار چھوڑو چونکہ تم کو تصوف کا بخوبی علم ہے اس لیے ایک کتاب لکھو۔ ان کے خواہش پہ یہ مثنوی لکھی گئی ہے۔

اس میں تصوف کے کئی مسائل مثلاً عشق، حسن ولایت، عشق اللہ، کلمہ بسم اللہ، حیات اور موت، زاہد، عارف، لفظ کن کی تفصیل وغیرہ امور واضح کیے گئے ہیں، عنوانات کے تحت مثنوی لکھی گئی ہے، جا بجا حکایتیں اور تمثیل وغیرہ میں بیان کیے گئے ہیں۔

مصنف کے تخلص کی صراحت:۔

اے ندا چھوڑ مذہبوں کے کتاب
کر تو نقطہ کا اب سوال و جواب

اپنے سلسلہ طریقت کے چند نام:۔

جس صدا سے یہ سب ظہور کیا
عالم آدم کے مونہہ پہ نور کیا
نور علی نور تسپہ بندہ نواز
اپنا بخشتے ہیں مجھ کو راز و نیاز
شاہ قطبی حسینی شاہ چندن
سید اصغر ہیں ان کے نور نین

اوس نے اپنا غلام بولا ہے
بات منزل مقام کھولا ہے

اختتام:۔

ہو مبارک یہ شوق والوں کو
اہل دل صاحب جانوں کو
کریں طالب جو اس کتاب کا سیر
چاہو اللہ سے خاتمہ بالخیر

ترقیمہ:۔

ہذا کتاب مثنوی بخط خام محمد اشرف خطیب عفی عنہ بتاریخ بست و ہفتم جمادی الاول سنہ ۱۲۷۰ھ باتمام رسید

کتاب پر دو مہریں محمد قربان علی کی ثبت ہیں۔

(۴۴۰) بحر الحقیقت

نمبر (مثنوی ۵۲۶)، سائز (۱۰×۷)، صفحہ (۲۴۶) سطر (۱۳)، خط نستعلیق۔ مصنف حسن۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۵۰ھ۔

دکن اور شمال میں "حسن" تخلص کئی شاعر ہوئے ہیں تیقن کے ساتھ کسی کے حالات نہیں لکھے جاسکے۔

آغاز:۔

اے خدا اے قادر بیچوں و چند
تیرے قبضہ میں ہے سب پست و بلند

اے خدا مطلوب جان عاشقاں

کمتریں بخشش تری دونوں جہاں

اے خدا اے خالق ارض و سما

درد سے اپنے مجھے شیدا بنا

اس مثنوی میں تصوف کے کئی ایک مسائل کا تذکرہ ہے۔ وجود، عدم، فنا بقا، نفس امارہ، وحدت، روح، ترک دنیا، مومن کامل، دل، دعا، جھوٹ سے پرہیز، دوزخ وغیرہ امور کے ذکر ہیں، جابجا نفس کے سلسلہ میں کئی حکایتیں بیان کی گئی ہیں۔

اختتام:

جس میں تاریخ تصنیف اور کتاب کا نام بھی آگیا ہے

جب ہوا یہ نامہ نامی تمام

تب رکھا بحر الحقیقت اس کا نام

ہجرت نبوی کے تھے اے خوش خصال

یکہزار و دو صد و پنجاہ سال

مت قلم کو اے حسن کر تیز گام

کر سخن کوتاہ بجائی والسلام

ختم تمام حق یہ کر جلدی کتاب

ہو خمس عالم اللہ اعلم بالصواب

تمام شد

کسی سید احمد کی ایک مہر ثبت ہے۔

(۱۴۴) تفصیل المراتب فی اظہار المراقب

نمبر تصوف ۱۰۹۶ (سائز ۹ × ۶) صفحہ ۳۲۲

سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف سید ابوالحسن قادری

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۳۰۱ھ۔

یہ مصنف سید ابوالحسن قادری حضرت قربی کے پوتے تھے جن کا تذکرہ صفحات ماقبل میں ہوچکا ہے دادا کے نقش قدم کو اپنا رہنما بنایا تھا، علم و فضل کے ساتھ سلوک اور باطن کے بھی رہنما تھے تصوف سے خاص لگاؤ تھا قربی کے خاندان نے ارکاٹ کے ذرے ذرے کو اپنے علم و فضل سے منور کیا۔ شاہ ابوالحسن ثانی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اس کتاب میں اونھوں نے تصوف کے متعلق کئی رسالوں کو ایک جگہ کیا ہے۔ اس میں اپنے دادا کے مثنوی نمک نامہ کو بھی شامل کیا ہے۔

آغاز:

"الحمد للہ رب العالمین الخ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے فقیر حقیر سید ابوالحسن قادری اے رسالہ بیچ بیان مراقبے کے لکھتا ہے تا اسی لوگ اور عورتاں کوں کام آوے اور اس سیں ذوق پاکر اس فقیر کو دعا خیر سیں یاد کریں"

اس میں تصوف کے مختلف امور کا تذکرہ ہے، مثلاً مراقبہ، خدا کی ذات و صفات، نور محمدی، وجود، وحدت وجود کی قسمیں وغیرہ۔

اختتام:

"سو بار اوس اور اسے میں جوش پیدا ہوا سو آگ بنی شوق جوش سوں سنی نکلے سو پانی اوسنی رحم میں قرار پائی

سو مائی جو حقیقی عناصر سوں تیرا ظاہر وجود موجود ہوا والسلام۔"

ترقیمہ :-

تمام شد بتاریخ دویم رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ ہجری نبوی۔

(۴۴۲) رسالہ وجودیہ

نمبر (تصوف ۲۷۷) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۴) سطر (۱۰)
خط نستعلیق۔ مصنف شیخ عبد الکریم قادری۔
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۸۶ھ :

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسے۔ اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کو سید شاہ عبد اللطیف قادری کے خاندان میں بیعت حاصل تھی اور بہت ممکن ہے کہ خلافت بھی ملی ہو۔

آغاز :-

اول اللہ تعالیٰ ہے قدیم گنج مخفی میں آپ مقیم
پانچ ذکر اس کرنا بھی جلی خفی قلبی روحی سری
آپ میں آپ تھا خفی اندیشہ کرتا سو سری

بغیر کسی عنوان کے تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ تزکیہ نفس کے امر کا ذکر ہے، روح کو پاک کرنے کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

پیر حسینی میرے پیر بندے کوں تو ہے دستگیر
اللہ مجھ پر کرم کر برکت محمدؐ پیغمبر

درود نبیؐ پر سب ختم صلی اللہ علیہ وسلم
یہاں لگ کہا تھا مجھ عام ختم نبی پر ہوا تمام

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد رسالہ تلاوت الوجود بتاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ روز جمعہ در عمل سہ پہر باتمام رسید راقم الحروف سید محب حسین ولد سید تراب علی غلامان حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری جعفری الحیدری مدظلہ العالی۔"

(۴۴۳) کلام معین

نمبر (ادعیہ ۱۷۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۴۳) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ محمد معین علی تجلی
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

مصنف شاہ نور الدین قلندر علی تجلی شہودی کے مرید تھے اور وہ سید عشق توحید کے مرید اور خلیفہ تھے ان کا سلسلہ حضرت خواجہ عارف گنج بخش حسینی سے ملتا تھا اور ہوتے ہوئے امین الدین اعلیٰ تک پہنچتا ہے جو بیجاپور کے مشہور صوفی بزرگ اور برہان الدین جانم کے فرزند تھے۔

آغاز :-

اولاً فارسی ڈیڑھ صفحہ کا دیباچہ ہے اس کے بعد اردو میں نفس کتاب کا آغاز ہے "بعد میگوید بندہ حضرت امیر۔۔۔ محمد معین علی تجلی شہودی چشتی جان اے عزیز دایرہ اول جام جہاں نما کا یہ ہے کہ اسے حقیقت محمدی کا دایرہ

کہتے ہیں، یہ دائرہ اوپر دو قوس کے ہے اول احدیت یعنی منقطع الاشارات"

یہ تصوف کا ایک رسالہ ہے جو شاہ امین الدین اعلیٰ کے ایک فارسی رسالہ سے ترجمہ کیا گیا ہے اس میں سیارہ فلک کے تحت سے انسان کے جسم کی حالت کا بیان ہوا ہے

اختتام :-

"اس کو پرم آتما کہتے ہیں اور نظر طرف وحدانیت کے جو وہ قابل محض ہے اوس کو جیو آتما کہتے ہیں، واحدیت کے اعتبارات کو اچھیا کہتے ہیں اور وحدت کو جیو آتما کہتے ہیں"

ترقیمہ :-

تمت تمام شد وقت یکپاس روز اتمام یافت شیخ محمد شریف . . . . تحریر فی التاریخ چہارم ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ۔

(۲۴۴) رسالہ تصوف

نمبر (نیرنجات ۲۱۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۸۱ھ۔

مصنف کا نام اور حالات معلوم نہیں ہوئے

آغاز :-

"اے عزیز تمام چودہ وجود میں ان کو سمجھنا چاہیے کہ یہ زبان پیر و مرشد کامل سے پہنچے ہیں۔ اول ممکن الوجود دوسرے واجب الوجود، تیسرے ممتنع الوجود، چوتھے عارف الوجود اس مجموعہ پانچ عناصر کو ممکن الوجود کہتے ہیں۔"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا ذکر ہے۔

اختتام :-

"منع کرنا نفس کو خواہش سے اور سپرد کرنا نفس کو خدائے تعالیٰ عزوجل کو"

(۲۴۵) چار پیر چودہ خانوادہ

نمبر (نیرنجات ۲۱۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۴) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۳۵ھ

مصنف کے متعلق کوئی علم نہیں ہوا۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

بعد اس کے معلوم ہو کہ یہ رسالہ چار پیر اور چودہ خانوادہ کا ہے۔ اول خرقہ حضرت تحت رب العالمین سے کہ جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ سے نقطہ دائرہ احدیت حضرت ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔"

اس رسالہ میں صوفیوں کے چار طریقوں کا ذکر ہے

اختتام :-

حضرت شاہ موصوف سے سات گروہ نکلے ہیں عاشقاں دیوانگاں، طالباں، نگار رباں، نوروزی اور سلمان فارسی سے

ساتھ گردہ نکلتے ہیں۔"
اس کتاب کے چند نسخوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

(۲۴۶) انوار کشف الاسرار

نمبر (تبرکات ۱۰/۴) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۳)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف صوفی شریف۔
تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۹۶ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"تمام تعریف اوس خدا تعالیٰ صانع بیچوں کو ہے کہ تمام عالم کو قدرت کاملہ سے عدم سے وجود میں لایا اور قدرت کاملہ سے قرآن شریف اور صحیفے نزول فرمائے۔"

یہ ایک ہندی رسالے کا ترجمہ ہے جس میں پاربتی اور مہادیو کے سوال جواب ہیں، تصوف کے چند مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"اور ان نو دروازوں کو باندھے ورزش کرے تاکہ دروازہ کھلے اور وہ مطلب کو پہنچے اور عافیت ہووے۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد تاریخ ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۵۹ھ

(۲۴۷) رسالہ تصوف (وصیت نامہ)

نمبر (تبرکات ۱۰/۴) سائز (۸×۵) صفحہ (۴۵)
سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"تمام تعریف لایق ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور خوبی عافیت کے سزاوار ہے واسطے پرہیزگاروں کے اور درود او سلام ہو جیو اوپر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر۔"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل لکھے گئے ہیں۔ مثلاً واحدیت، خواہش دل وغیرہ

اختتام:-

"ساتھ دانائی حق کے ساتھ طریق عینی کے ساتھ عین حق کے سنتا ہے۔ حق دیکھتا ہے اور حق جانتا ہے۔"

(۲۴۸) رسالہ تصوف

نمبر (تبرکات ۱۰/۴) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۵)
خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو فقیر کہ ان چار کلموں اور چودہ مقاموں کو نہ جانے منافق ہے لباس فقیری کا پہننا اور لقمہ فقیری کا کھانا اس کو حرام ہے۔"

اس رسالہ میں فقیری کے متعلق شرائط اور خواص کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور قہار ہے یعنی غصہ کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ قوی ہے اوس کی دلیل یہ ہے کہ قوی عزیز یعنی اللہ قوی ہے اور عزیز "

(۴۴۹) رسالہ تصوف

نمبر (نیرنجات ۱۰۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہے۔

آغاز :-

"الحمد اللہ الذی قد قلوب الخ

پیچھے حمد اور صلواۃ کے یہ کتنے ایک کلمہ معرفت حقیقت کے اسس رسالہ میں لکھے ہیں تاکہ طالب صادق دل کی آنکھ سے مطالعہ کریں اور شناخت واحد مطلق کی کریں۔"

اس رسالہ میں چند مسائل تصوف کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"لاہوت تجھے ہے اور جبروت تجھے ہے اور خداوند عالم نیچے تیرے ہے "

(۴۵۰) شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

نمبر (تصوف ۱۸۴۵) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۱۹۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف خرم علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۲۱ھ۔ کتابت ۱۲۴۹ھ

مولوی خرم علی ایک قابل شخص تھے، ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اصلاح کا بڑا کام کیا تھا۔ "نصیحت المسلمین" بھی ان کی ایک تصنیف ہے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ۔ اما بعد عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے "

یہ تصوف کی کتاب ہے یعنی دراصل شاہ ولی اللہ صاحب کے کتاب کا ترجمہ ہے، گیارہ فصل ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) احکام بیعت اور (۲) اس کے احکام اور شرائط (۳) سالکین کی تربیت (۴) مشائخ قادریہ کے اشغال (۵) مشائخ چشتیہ کے اشغال (۶) مشائخ نقشبندیہ کے اشغال (۷) مال کار اشغال یعنی تحصیل سبب (۸) عزائم اور اعمال (۹) عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح (۱۰) وعظ گوئی اور واعظ کے شرائط (۱۱) سلاسل طریقت کے اسناد ہر فصل میں اول قرآن شریف اور احادیث درج ہیں اس کے بعد اس کا ترجمہ کرکے مزید صراحت کی گئی ہے۔

اختتام :-

جناب مصنف مغفور و مترجم و صاحب فرمائش اور
بنی آدم کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں کہ اجر احسان
کا بڑا آیا ہے اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے ان اللہ لا یضیع
اجر المحسنین فرمایا ہے۔

ترقیمہ:-

کاتب الحروف سید حسین بن سید علیم الدین سکنہ قلعہ
قمر نگر عرف کرنول بتاریخ چہار دہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ
اس کتاب کی اشاعت بھی ہو چکی ہے جس کا ذکر اس کتاب میں
ہوا ہے محمد امین صاحب نے اختر نگر لکھنؤ میں ۱۲۶۶ھ
میں اس کو طبع کیا ہے۔
اس کا ایک قلمی نسخہ ادارۂ ادبیات اُردو میں موجود ہے۔

(۴۵۱) رسالہ مراقبات مسکین شاہ (مراقبات سلوک)

نمبر (تصوف ۲۶۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۲)
خط شکستہ۔ مصنف محمد نعیم مسکین شاہ۔ تاریخ
تصنیف ۱۲۶۶ھ کتابت ۱۲۷۶ھ۔
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کئے گئے ہیں۔

آغاز:-

"الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام الخ
فقیر محمد نعیم معروف سائیں مسکین شاہ کے مراقبات
نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تیئں سات زبان ہندی
کے جس طور سے کہ طالبوں کو تعلیم کیا ہے۔ یہ اس مختصر
کے تحریر کرتا ہے۔"

اس رسالہ میں تصوف کے جن مسائل کا تذکرہ ہوا
ہے ان میں سے بعض یہ ہیں مراقبہ احدیت، نفی و اثبات،
مراقبہ معیت، مراقبہ لطیفہ قلبی، مراقبہ لطیفہ روحی،
مراقبہ سری، مراقبہ لطیفۂ خفی، مراقبہ کمالات، مراقبہ
معبودیت وغیرہ۔

اختتام:-

"مراقبہ لاتعین وہ ذات جو لاتعین ہے اوس ذات
سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔"

ترقیمہ:-

"یہ تاریخ گیارھویں رجب سن بارہ سو چھتر ہجری
نبوی تھی کہ اتمام کو پہنچی اللہ تعالیٰ تصدق سے نعلین
مبارک حبیب اپنے صلوٰۃ اللہ تعالیٰ مقبول منون پیران
کبار اجمعین کی کرے آمین۔
مصنف کے ہاتھ کا قلمی نسخہ کتب خانہ ادارۂ ادبیات
اُردو میں موجود ہے (نو ورم ۲۶۴)

(۴۵۲) انوارِ معرفت

نمبر (تصوف ۳۴۷) سائز (۸×۱۲) صفحہ (۲۰۸) خط
شکستہ۔ مصنف عبدالرحمٰن عرف جمال اللہ
تاریخ تصنیف ۱۲۸۲ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں صرف اس
قدر پتہ چلتا ہے وہ چشتیہ طریقہ میں مرید تھے اور کسی بندہ
امام علی فاروقی کے مرید تھے، شاعر بھی تھے، دیباچہ میں

بیان کیا ہے کہ ۔۔۔ حضرت امام علی فاروقی چشتی کے کہنے سے اس کو لکھا گیا ہے۔ دیباچہ میں اولاً حمد و نعت اور مناجات نظم میں ہے اس کے بعد دیباچہ نثر میں ہے اور نفس کتاب بھی نثر میں ہے۔

آغاز:۔

حمد اوس کی ذات کو شایاں ہے
قدرتیں اور صفت بے پایاں ہے
باغ وحدت کا تماشی ہے ظہور
گلشن دنیا و دیں ہے بے قصور

دو صفحے نظم ہے اس کے بعد

"بعد حمد اور نعت کے معلوم ہو کہ یہ فقیر حقیر خاکسار ذرۂ بے مقدار سراپا انکسار عبد الرحمٰن اقرار باللسان مغرق فی البحر العصیان اور عرف جمال اللہ شاہ چشتی جو رکھتا ہے خواجگان چشت اہل بہشت کی پشتی بموجب ارشاد جناب پیر و مرشد۔۔ حضرت امام علی فاروقی۔"

یہ کتاب چند باب میں منقسم ہے ان کی تقسیم حسب ذیل ہے۔
باب اول بیعت کے بیان میں۔ باب دوم خلافت خلفائے راشدین کے بیان میں۔ باب سوم مقامات کا بیان۔ باب (۴) شرائط اور ارکان نماز شریعت و طریقت حقیقت و معرفت کے بیان میں۔ باب (۵) حکایات اور نقلیات بزرگوں کے بیان میں۔ "مقامات" کے ضمن میں جن امور کو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:۔
توبہ، صبر و شکر، توکل و رضا، خوف اور رجا، فقر و زہد۔ باب (۵) آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین ساتھ دیگر ولی اللہ اور خواجگان چشت کے ساتھ (۲۴) اصحاب کا تذکرہ ہے جس طرح کتاب نظم سے شروع ہوئی ہے اسی طرح نظم پر ختم ہوئی ہے۔

دو قطعہ تاریخ بھی درج ہیں "اسرار معرفت ہے" سے تاریخ نکالی گئی ہے۔ یہ تاریخیں عنایت حسین عنایت کی طبع زاد ہیں۔

اختتام:۔

"مطالع کو فائدہ حاصل ہو اور ساتھ کلمہ خیر کے اس عاصی کو یاد کریں مناجات ایک صفحہ نظم ہے آخر شعر

ختم جب یہ ہو چکی سب کتاب
بولا میں واللہ اعلم بالصواب"

(۴۵۳) رسالہ ارشادات

نمبر (تصوف ۹۳۴) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۲۳۳) سطر (۱۰ تا ۲۰) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۳۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"ارشاد (۱) وابتغوا الیہ الوسیلہ ع یعنی حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے میری طرف وسیلہ ڈھونڈو پس یہ وسیلہ ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے"

اس کتاب میں کسی بزرگ کے ارشادات جمع کیے گئے

ہیں جو مسائل تصوف وغیرہ سے متعلق ہیں، کل چالیس
ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"خدا و رحیم بفضل عمیم و بحرمت رسول کریم تمامی
طالبین حق کو یہ معرفت و روایت کرامت فرماوے
آمین ثم آمین خدا بس و باقی ہوس۔"

(۴۵۴) شرح عوارف المعارف

نمبر (تصوف ۶۴) سائز (۸×۱۲) صفحہ (۱۲۲) سطر
(۱۹) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف
قریب سنہ ۱۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"جناب شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
عوارف المعارف میں فرماتے ہیں الباب التاسع
والعشرون فی اخلاق الصوفیہ و شرح الخلاق
باب انیسواں صوفیاں کے خصلتوں میں، و اخلاق کے
بیان میں۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے یہ کتاب عوارف المعارف
کا ترجمہ ہے۔ اولاً عربی میں حدیث بیان کی گئی ہے اور پھر
اس کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے۔ صوفیاء اور ان کے اخلاق
اور ان کی خصلتوں کا تذکرہ ہوا ہے۔
انیس باب سے زیادہ پر کتاب منقسم ہے۔

صوفیاء کے اخلاق بیان کرنے کے بعد ان کی خصلتوں
کا تذکرہ ہے، جملہ امور حدیثوں سے استدلال کر کے
بیان کئے گئے ہیں۔ حیا، سخاوت، صبر، شکر، تحمل، جہاں
نوازی، قناعت وغیرہ امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام:-

"روایت کی حضرت عائشہؓ نے اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے فرمایا حیا کرو اللہ سے
کہ میں داخل ہوتا ہوں ... چھپا دیتا
ہوں میں پیٹھ اور ڈھانک لیتا ہوں سر اپنا بہ سبب
حیا کے اپنے رب سے جو غالب ہے اوپر۔"

(۴۵۵) قاب قوسین المعروف بہ صراط النجات

نمبر (تصوف ۲۴۸) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۶۹) سطر
(۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف سید اشرف ابوالحسن
تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۳۰۰ھ کتابت سنہ ۱۳۱۲ھ
مصنف کے والد سید علاء الدین قادری تھے اور
دادا سید شاہ یٰسین جن کو غریب نواز کے لقب سے بھی
یاد کرتے تھے۔ مصنف نے اپنے باپ اور دادا کا بلند مرتبہ
صوفی ہونا بیان کرتا ہے، سید شاہ یٰسین کا تذکرہ عبدالجبار
خاں نے اپنے تذکرہ میں کیا ہے آصفجاہ ثانی کے عہد میں
موجود رہنے کی صراحت کی ہے، آپ کا لنگر خانہ مشہور
تھا ہر روز ہزارہا آدمی لنگر خانے سے کھانا کھاتے تھے
(تذکرہ اولیائے دکن جلد دوم صفحہ ۱۱۲۹)

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ
سب تعریفیں سزاوار ہے اللہ کو جس نے بھیجا رسول کو خوشیاں سنانے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہ ہووے لوگ کے لیے اللہ پر حجت۔"

یہ کتاب دو باب یا "قوس" پر منقسم ہے پہلے قوس میں احکام شریعت کا بیان ہے اور دوسرے قوس میں احکام طریقت کا بیان ہوا ہے، پھر ہر باب کئی فصل پر تقسیم ہوا ہے بعض فصلوں کی صراحت حسب ذیل ہے۔
(۱) فضیلت انسان (۲) شیخ کامل و ناقص (۳) ارکان اسلام، (۴) اعتقادات اہل سنت (۵) امر و نواہی جزا و سزا، اس فصل کو پھر کئی قوس پر تقسیم کیا ہے مثلاً تارک صلوات، عاق والدین، شارب الخمر، عقوبت زنا، عقوبت لواطت، عقوبت ریا، عقوبت ناچ، عقوبت . . . . . ، فضیلت صدقہ، حقوق زوجین، ثواب صبر، گناہ کبائر، احوال قیامت۔ شفاعت رسول مقبول صلعم وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ آیات قرآنی اور احادیث جابجا پیش کئے ہیں۔

اختتام :-

"نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بندے اوس کے ہیں اور رسول اوس کے اور اوپر قایم کرنے نماز کے اور دینے زکواۃ کے اور کرنے حج کے اور روزہ رکھنے رمضان کے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہہ آمنت باللہ پر مستقیم رہو الحدیث۔"

اس کے بعد چند دعا اور ایک عربی نظم اور ایک مختصر مضمون ہے جس میں چند فرقوں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی رافضیہ، خارجیہ، جبریہ، قدریہ، جہمیہ، مرجیہ پر ہر ایک کے فرقے بتائے گئے ہیں۔

(۲۵۶) شرح مثنوی من لگن

نمبر (تصوف ۱۲۹۸) سائز (۸×۶) صفحہ (۵۱۲) سطر (۹) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۳ھ کتابت سنہ ۱۳۲۶ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے
روپ واو معروف سے چہرہ و صورت و شکل ہے لغت میں اور یہاں کنایہ ہے ظہور سے یعنی اے وجود مطلق۔"
جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ قاضی محمود بحری کی مثنوی من لگن کی شرح ہے شرح نثر میں لکھی گئی ہے اولاً من لگن کے اشعار درج ہیں اس کے بعد اس کے نیچے شرح نثر میں کی گئی ہے۔

اختتام :-

"اسفل میں (ذاکر اسم) رہ تا اعلائے علیین تیرا مقام ہوا اور (جامع طرفین) تیرا نام الحمد للہ علی اتمامہ اولاً و آخر و ظاہر و باطن۔"

ترقیمہ:-

فراغت تحریر نقل ہذا الکتاب تاریخ ششم رجب ۱۳۲۷ھ روز شنبہ وقت ظہر۔

(۴۵۷) مظہر محبوبین

نمبر (مواعظ ۵۸۲) سائز (۱۲×۸.۹) صفحہ (۳۳) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔ مصنف سید نذیر شریف تاریخ تصنیف ۱۳۰۳ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے مشہور شعرا میں یہ شامل نہیں تھے کسی قدیم اور جدید تذکرہ میں ان کا حال نہیں ہے۔

آغاز:-

بعد حمد حق و نعت مصطفیٰ
ہیں نصائح چند بہر صوفیا
بہرہ دنیا علم کو مت سیکھ یار
ورنہ پچھتائے گا در روز شمار
ہے اگر شوق سلوک بہرہ ور
خاص اللہ کے لیے یہ کام کر

اس کتاب میں تصوف اور اخلاق کے متعلق چند مسائل منظوم کئے گئے ہیں، مثلاً علم خدا کے لیے حاصل کرنا چاہئے، اولیا اللہ متقی ہوتے ہیں خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو، مذمت حرص، حسد کی مذمت، غصہ کی مذمت، تمام مومن بھائی بھائی ہیں، دنیا مومن کا جیل خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

اولاً قرآن مجید کی آیت یا کوئی حدیث لکھی گئی ہے اس کے معنی اردو میں حاشیہ پر درج کئے ہیں اور اس کے بعد شعر میں اس کی تفسیر کی گئی ہے۔ صوفیا کے چند حکایتیں بھی درج ہیں۔

اختتام:-

ہے شریف خاص اس کا یک غلام
.... سو جان سے فدا یہ جان ہے
بہر تاریخ ندا ہاتف نے دی
بس حساب آخرت پہچان ہے

(۴۵۸) رسالہ عین الوجود

نمبر (تصوف ۶۶۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف ظہور الحق قادری - تاریخ تصنیف ۱۳۰۲ھ کتابت ۱۳۰۳ھ

مصنف رام پور کے متوطن تھے اور شاہ نظام الدین کے مریدوں میں شامل تھے۔

آغاز:-

"الحمد لمن کان احدیتہ ثم وحدتہ الخ
جاننا چاہیئے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ وجود مطلق سے مبرا از وہم اور خیال اور عقل سے معرا از حصر و جہت و اشارہ و بے چوں و بی جگہ بے شبہ اور بے نمون ہے"

یہ ایک مختصر رسالہ علم تصوف میں ہے جس میں خدا

کے ذات، صفات، مرتبہ روح، عالم اجسام وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اختتام:-

این رسالہ ایست مختصر عین الوجود مولف ہیچمدان خاکپائے درویشان ظہور الحق تندری چشتی رام پوری نیازی کہ کمترین مریدان حضرت مولانا شاہ نظام الدین نظام الملت والدین محبوب سید المرسلین۔ . . .

اے بلبل گلزار معانی کہ توئی
وے محرم اسرار نہانی کہ توئی "

ترقیمہ:-

بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۲ھ تمام شد۔

(۴۵۹) رسالہ عشرۂ مبشرہ

نمبر (مواعظ ۱۹۰) سائز (۸×۶) صفحہ (۳۲۸) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف سید لطف علی مودودی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۶ھ

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

" اما بعد کمترین احقر العباد سید لطف علی مودودی ابو العلائی ... چشتی البرودی وطن کہ چند سطریں بطریق وعظ کے لکھی گئی ہیں تاکہ جمیع مسلمین کو نفع ہو خصوصاً آپ صاحب جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کیا ہے "

یہ رسالہ تصوف کے بعض مسائل پر مشتمل ہے قرآن شریف اور حدیث وغیرہ سے روشنی ڈالی گئی ہے مصنف کا یہ اصلی نسخہ ہے کاٹ چھانٹ وغیرہ سب کچھ ہے۔

اختتام:-

" جو شخص کہ چاہے اوس میں دیکھ کر عمل میں لاویں اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت فرمائے اور توفیق عبادت کی اور طاعت کی عطا کرے آمین "

(۴۶۰) مظہر انسانی

نمبر (سیر ۳۶۲) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۶۱) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف محمد عبد الرزاق ولد حافظ مولوی محمد غوث۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۳۳۰ھ کتابت ۱۳۳۰ھ۔

مصنف کے مرشد مولوی محمد عبد العزیز تھے، ان کے زبانی ارشاد کو مصنف نے کتابی صورت دی ہے مصنف ایک علم دوست گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

" کیفیت تصنیف کتاب مستطاب مظہر انسانی و صراحت روایات متعلقہ آں۔ اس کتاب سعادت انتساب کا ناچیز کو جو سعادت دارین حاصل ہوئی اور جس کے تحریر کے متعلق اس کمترین کو فضل ربانی عطا ہوا، اوس کا مختصر سا اس موقع پر عرض کر دینا مناسب سمجھا گیا، جس کے لئے

بعد ناظرین کو کلماتِ ربانی (موسومہ مظہر انسانی) کی مقبولیت
میں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہ ہوگا۔"

اس کتاب میں اولاً مصنف کا دیباچہ ہے اس کے بعد
نفس کتاب کا آغاز ہوا ہے۔ اس میں تصوف کے کئی مسائل
مثلاً عشق، عالم منعکس آئینہ یعنی شاہد معنی آفتاب عالم،
مرتبہ وحدت، منظر تجلی، عالم ارواح، عالم اجسام وغیرہ
امور کو بیان کیا ہے۔

نفس مضمون کا آغاز۔

"تمامی تعریف اوس خدائے پاک وحدہ لاشریک کو سزاوار
ہے جس نے نوع انسان کو مظہر جامع بنایا۔"

اختتام :-

یا رب بہ رسالت رسول الثقلین
یا رب بہ غزا کنندۂ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات
نیمے بحسن بہ بخش و نیمے بحسین

ترقیمہ :-

"الحمد للہ کتاب سعادت انتساب مظہر انسانی بدست
گنہگار کمترین آذق محمد عبد الرزاق ولد حافظ محمد غوث
نور اللہ مرقدہ بماہ ذیحجہ ۱۳۰۳ھ بمقام گلبرگہ صورت اختتام
پذیرفت۔

اس کتاب کی دوسری مجلس میں آنحضرت صلعم کی وفات
کا حال اور تیسری مجلس میں روایت اور خوارق عادات کا ذکر
ہے یہ دونوں بیان چند اوراق میں ہیں۔

(۴۶۱) وصیۃ الہادی

نمبر کتاب ۱۹۳۱ جلد سائز (۸×۵ انچ) صفحہ
(۹) سطور (۱۴) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مصنف
شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قبل ۹۹۰ھ
کتابت ۱۲۷۰ھ۔

صفحات گزشتہ میں شاہ صاحب کے حالات اور اس
کتاب کا تذکرہ ہو چکا ہے، یہ دوسرا نسخہ ہے جو دستیاب ہوا ہے۔

آغاز :-

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا
ان اللہ مع المحسنین۔

سکتا قادر قدرت سوں سبھی تجکوں کیا
جس کوں نوری دیوے راہ ہیدی ہی تیاد
ہور روپ پر گھٹ ب چھپایا کوئی نہ پایا
مایا موہ میں سب جگ باندیا کوئی نہ پایا بات
(ابتدا میں ایک فارسی رسالہ موسوم بہ زاد الطالبین ہے)

اختتام :-

اوکے تو یو بات بھی نہیں ثابت راکھی بھاؤ
دلکی سانی سون نی ہے چوری کیونکر چلی ہے ڈو
ظاہر و باطن کا او دانا سکتا ہے سبحان
سب پر شاہد مطلق سا تجہ برسلے برہانا

ترقیمہ :-

الحمد للہ رسالہ وصیۃ الہادی بتاریخ ہفتم شہر جمادی الآخر ۱۲۷۰ھ

بندہ قاصر سید عبدالقادر در شہر الموز نیور اختتام پوشانید۔

(۴۶۲) رسالہ وصیت الہادی

نمبر کتاب (شامل نمبر ۲۷۵۷ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) تعداد صفحات (۲۶) سطور (۱۳) خط نسخ۔ نام مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قبل ۹۹۰ھ اوراق ماقبل میں شاہ صاحب کا حال قلمبند ہو چکا ہے۔

آغاز :-

سکتی قادر قدرت سوں + سبھی تجہ کو کہوں کیا
جس کوں لوڑی دیوے راہ + بہیدی من لیتا ہو توں گت چھپایا
یہ رسالہ ذکر خفی و جلی کے بیان میں ہے۔

اختتام :-

نور در نور حضور در حضور نور عیان ذات عیان نہ در علم گنجد۔
ناقص الآخر ہے۔ اس کتاب کا تذکرہ اوراق ماقبل میں ہو چکا ہے۔

(۴۶۳) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۱۸۲۶ جدید) سائز (۷½×۴ انچ) صفحات (۳) سطر (۱۱) خط طبعی۔ نام مصنف معظم تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ

حالات مصنف :-

معظم عادل شاہی دور کے صوفی اور شاعر ہیں۔ علی عادل شاہ ثانی اور سکندر عادل شاہ کے عہد میں موجود تھے، امین الدین اعلیٰ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ تصوف میں کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں۔ وفات کے سنہ کا پتہ نہیں چلا۔

آغاز :-

الف احد میں مخفی تھا سو سو توں باہر آیا
حرف حرف میں روپ بدل کر جگ کا کنک ملایا
ب باندیا رشتہ عشق و محبت روز ازل سے کلیں
انکوں کہتے حق کے پیارے عاشق ہوتے پلیں
اس جلد میں پہلے ایک رسالہ تین صفحہ کا منظوم ہے جس میں معظم تخلص کیا گیا ہے۔ حرف الف سے حرف یا تک ایک ایک شعر میں تصوف کا بیان ہے۔ آخری اشعار یہ ہیں :-
ی یقین جب کیا معظم تو خطاب پایا
جیسا جس کا خیال اچھے گا ویسا اوس کا پایا
و سلام حق نے تجہ پر بھیجا توں بیج مدام
حق کا پیارا نبی محمد بھیج درود السلام

(۴۶۴) تلقین الہدیٰ فی بیان الخلافت والبیعۃ اولیٰ فی توحید اللہ عز و جل تعالےٰ

نمبر کتاب (۳۲۷۸ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) صفحات (۵۲) سطور (۲۳) خط طبعی نستعلیق و نسخ نام مصنف عاصی تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۳۴ھ

حالات مصنف :-

عاصی تخلص شاعر کا حال جلد اول میں قلمبند کردیا گیا ہے۔

آغاز:-

منزہ ذات اللہ ذوالجلالی
نہیں ثانی تیرا نیں کوئی والی
شریک ہے نیں تیرا کوئی مشورت کس
بنایا جُز نوری احدیت سوں

یہ مثنوی علم تصوف میں ہے۔ پہلے حمد و نعت و مدح چہار یار باصفا اور نعت حضرت محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی ہے۔ اس کے بعد چہار پیر و چہاردہ خانوادہ کا ذکر ہے۔ بعد ازاں بیعت کا ذکر اور مسائل تصوف ہیں۔ آیات قرآنی و روایات نثر میں لکھ کر اوس کی تشریح نظم میں کی گئی ہے۔ سنہ تالیف اور مؤلف کا تخلص آخر میں اس طرح تحریر ہے:-

صبح سب کے شفیع المذنبین وے
مجھے عاصی کو بخشاوے یقیں وے
غریب و کمتریں میں بندہ عاصی
شفاعت سوں کرو میری خلاصی
مرتب یو ہوا ند ماہ فطری
ا ہے آخر کا ییے مصرع ہجری

اختتام:-

سنہ ہجری کے گن آخر دابیات
تواریخ ہے احادیث ہور آیات
اس کے بعد حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی کا نسب نامہ تحریر ہے۔

(۴۶۵) اکسیر اعظم شرح کبریت احمر

نمبر کتاب (۲۲۷۹ جدید) سائز ۱/۲-۱۲×۱۰ انچ صفحات (۱۵۱) سطور (۱۳) خط نستعلیق و نسخ خوشخط۔ نام مترجم عشق اللہ قادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۶ھ ربیع الثانی تاریخ کتابت ۱۲۶۸ھ۔

حالات مصنف:-

عشق اللہ قادری کے حالات دستیاب نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

"ہوالواحد بالوحدانیہ ... یعنے وہی ایک ہے بغیر یکی پنے کے وہی فرد ہے بغیر فرد پنے کے۔"

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کا تصوف میں ایک رسالہ بزبان عربی موسوم بہ کبریت احمر ہے۔ اوس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اور اوس کا نام اکسیر اعظم رکھا گیا۔

اختتام:-

مسمی کبریت احمر اوس کی شرح جو سرخی سے خلاصہ کرکے لکھتے ہوئے آئے ہیں شرح ہے

. . . . نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید
تمام شد کار من نظام شد
بخط عاصی شمشیر علی بیگ۔

(۲۶۶) جامع الحقایق دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۶۶۵ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ)
صفحات (۲۰۶) سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق۔ نام
مصنف سید احمد فاروقی۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ
تاریخ کتابت ۱۱۵۹ھ۔
مصنف کے حالات اوراق گزشتہ میں درج ہو چکے ہیں۔

آغاز:-

ناؤں جس کو نین اوسی کے ناؤں سوں
کر بنا اوس بعد بھی کچھ بول توں
ناؤں اوس کو نین ولی ہر ناؤں سات
سر اوٹھاتے ہیں دیکھو ذات وصفات

اس کا ایک اور نسخہ سلسلہ (۳۴۴) پر درج ہوا ہے
یہ دوسرا نسخہ ہے۔

اختتام:-

نام پر جس کے ہوا ہے یو ختم
بھیجنا اس پر درود دم بہ دم
نام سو جس کے ہوا ہے یو تمام
اُس اُپر حق سوں ہے صلوٰۃ و سلام

ترقیمہ:-

"کتاب جامع الحقایق را بتاریخ بست و ہفتم صفر ۱۱۵۹ھ
بروز جمعہ در مقام حیدرآباد بوقت ظہر حافظ امام الدین برائے خود
از دست خود تحریر نمودہ۔ . . . ."

(۲۶۷) تحیر نامہ

نمبر کتاب (۲۶۶۴ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات
(۱۱۶) سطور (۹) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف
شاہ امیر الدین۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔
تذکرۂ مخطوطات (ڈاکٹر زور صاحب) جلد پنجم میں میراں جی
شمس العشاق کا نام شاہ امیر الدین بھی لکھا گیا ہے (ص ۲۸)
مگر زیر بحث شاہ امیر الدین دوسرے بزرگ ہیں جن کا زمانہ سنہ ۱۲۰۰ھ
کے مابعد کا معلوم ہوتا ہے۔

آغاز:-

جہاں میں دیکھ کر قدرت کے آثار
کیا توحید کا تصدیق و اقرار
کہ یہ اشکال اور ابدان و اجسام
ضیائے روز ہا اور ظلمت شام

یہ مثنوی تصوف کے بیان میں عشق و عاشق کے متعلق ہے۔

اختتام:-

تو رحمن و رحیم و کارساز
غریبان پرور و بندہ نوازے
کنی از کرم خود ایں بندہ آزاد
بمانَد در دو عالم خوب دلشاد

ترقیمہ:-

تمام شد نسخہ مسمی بہ تحیر نامہ تصنیف مولوی شاہ امیر الدین

بحرف ناقص خیر النساء دختر شاہ کمال الدین صاحب عرف سگے صاحب۔ ۔ ۔ ۔ باشندہ شہر احمد نگر عال صدر امین تاسک تاریخ دوسری ماہ ذیحجہ روز پنجشنبہ۔

ترقیمہ کی عبارت سے واضح ہے کہ یہ رسالہ خیر النسا بیگم دختر شاہ کمال الدین عرف سگے صاحب قبلہ کے لیے مرتب ہوا ہے۔

(۴۶۸) تلاوت الوجود گنج العرش

نمبر کتاب (۲۵۸۰ جدید) سائز ۸½×۵¾ ۵ پانچ صفحات (۴۸) سطور (۱۶) خط نستعلیق۔ نام مصنف شاہ محمد حیات اللہ حسینی صاحب۔ تاریخ تصنیف نامعلوم ۱۲۰۰ھ مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

"قال علیہ السلام، الاسلام علی خمسۃ شہدۃ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا معنا نبی کہے بنا مسلمانی کے پانچ فرض ہیں خدا کی بات یوں بوجھا سو مسلمان ہوے۔"

اس رسالہ میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث سے تصوف کے مسائل کو شریعت کے ساتھ مطابقت کر کے قلمبند کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"تفکروا فی الآء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ۔ اس کا معنی نبی کہے بندہ اپنے صفتاں میں اللہ کی فکر کرنا تا کہ اللہ کی ذات کی فکر کرنا اے بھائی یوں دیکھا سو بسر ہیگا

خدا کہا ہے سو حسن ۔ ۔ ۔ ۔ "

ناقص الآخر۔

(۴۶۹) چراغ باطن

نمبر کتاب (۲۵۸۸ جدید) سائز ۸×۶¼ پانچ صفحات (۲۲۶) سطور (۹) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف وصل تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۶ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف جن کا تخلص وصل ہے کسی تذکرہ میں ان کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔ البتہ یہ ظاہر ہوتا ہے وہ آصفجاہ رابع کے عہد میں موجود تھے اور پائگاہ کے امیر رشید الدین خان عمدۃ الملک کے متوسل تھے۔

آغاز:-

بعد حمد حضرت رب العلیٰ	اور نعت پاک احمد مصطفیٰ
قصہ میں لکھتا ہوں اے ہر کا حبیب	کر قبول اس کو تو اے میرے مجیب

حکایت زاہد

ایک زاہد تھے بڑے مردانہ مرد

متقی پرہیزگار و اہل درد

اس مختصر مثنوی میں ایک زاہد و متقی مرد نے بادشاہ وقت کو راہ حق بتلانے میں تمثیلات کے طور جو حکایات وغیرہ بیان کی ہیں ان کی نسبت حالات منظوم کئے گئے ہیں جس میں مختلف حکایات اور آخر میں اصحاب کہف کا قصہ نظم ہے۔ اور درمیان میں آصفجاہ نواب ناصر الدولہ بہادر

نواب عمدۃ الملک رفیع الدین خاں بہادر کی مدح ہے۔ خاتمہ کی نظم میں نام مصنف او نام کتاب درج ہے۔ مثنوی کے نام یعنی چراغ باطن میں تاریخ تصنیف برآمد ہوتی ہے۔ اشعار حسب ذیل ہیں :-

قصہ اون اصحاب کا آخر ہوا
وصل اب تو مانگ لے حق سے دعا
جبکہ میں نے قصہ یہ سب لکھ چکا
پھر کیا تاریخ کی خواہش ذرا
بے تامل آئی دل سے یہ ندا
یہ چراغ باطن اب روشن ہوا
ہے چراغ باطن اوس کا نام بھی
مادۂ تاریخ کا بھی ہے یہی
نام اوس کا یہ رکھا ہوں اس لیے
تاکہ اوس سے جان و دل روشن رہے

اختتام :-

شمع سے جیسا منور ہے مکان
یارب اس سے بھی ہو روشن قصر جان
جو کوئی اس کی تئیں یارب پڑے
اوس کے دل پہ نور وحدت کا پڑے

(۲۷۰) رسالہ عصائے سالکان

نمبر کتاب (۱۳۳/۲ جدید) سائز $\frac{1}{2}$ ۹ × $\frac{1}{2}$ ۶ انچ، صفحات (۱۲۴) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف منشی جعفر شریف۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۵ھ۔

تاریخ کتابت ۱۲۶۲ھ رمضان المبارک۔

حالات مصنف :-

جعفر شریف لالہ میاں سے مشہور تھے۔ ویلور وطن تھا، کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم تھے۔ علمی قابلیت اچھی تھی شاہ شرف الدین شطاری کے مرید تھے۔

آغاز :-

سپاس و ستایش کروں دمبدم | بنایا جہاں کو جو محض از عدم
وہی جزو و کل کا ہے صاحب یقیں | اُسی کے طرف بازگشت آخریں

اصل رسالہ نثر میں ہے۔ صرف حمد و نعت و مناقب صحابہ کبار نظم میں ہے۔ اس کے بعد سبب تالیف کتاب نثر سے شروع ہے۔ مؤلف لکھتے ہیں کہ جب میں صراط المتقین تنبیہ المشرکین کی تالیف سے فراغت پایا، تو ایک مخلص یعنی صوبہ دار شیخ محی الدین جیل وہم رجمنٹ کی خواہش پہ پیری اور مریدی اور مرشدوں کے ارشاد کے الفاظ وغیرہ کے باب میں یہ تالیف کیا۔ چونکہ مؤلف اپنے مرشد شاہ شرف الدین قادری بن حسن انصاری شطاریؒ سے درس و تدریس کے وقت سامع رہتا تھا۔ اس لیے معتبر کتب تصوف مثل گلشن راز و جواہر الاسرار وغیرہ وغیرہ سے لکھ کر ۱۲۵۵ھ مقام کامٹی میں بماہ رجب المرجب اختتام کو پہنچایا۔

اختتام :-

" مگر سب سے پہلے مشہور و معروف یہی چار پیر و دو خانوادہ مذکور ہیں زیادہ کوئی نہیں والسلام علیکم علی من اتبع الہدیٰ !"

ترقیمہ :-

" بفضلہ تعالیٰ در تصوف رسالہ عصائے سالکان تصنیف منشی جعفر شریف عرف لالہ میاں صاحب بتاریخ ہفتم شہر رمضان المبارک روز شنبہ ۱۲۶۰ھ ہجری . . . . . از دست عاصی پر معاصی نور اللہ رشادری عرف ننھے میاں ۔ اتمام یافت۔

(۲۷۱) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۶۶۲ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۱۵-۱۶) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ندارد ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ ۔

آغاز :-

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ یعنی تھا اللہ تعالیٰ اور نہیں تھی کوئی چیز ساتھ اس کے جان اے عزیز وہ سلطانِ دو جہاں کا اول ہیجوں تھا۔"

اس مختصر رسالہ میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور پانچ مقام ہاہوت و لاہوت و جبروت و ملکوت و ناسوت کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مصنف کا نام اور کتاب کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

" ذکر روحی مشاہدہ ذکر سری معائنہ ذکر خفی نخالیتہ۔" ناقص الآخر۔

(۲۷۲) مجموعہ تصوف کشف الاسرار وغیرہ

نمبر کتاب (۲۱۳۹ جدید) سائز (۷½×۵½ انچ) صفحات (۹۰) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی جامع ؟

تاریخ جمع مابعد ۱۳۰۰ھ

آغاز :-

" جو فقر میں پورے ہیں وہ ہر حال میں خوش ہیں
ہر کام میں ہر دام میں ہر حال میں خوش ہیں

رسالہ کشف الاسرار گنج مخفی۔ کنت کنزاً مخفیاً . . . یعنی حق تعالیٰ کے ذاتی مرتبہ کا بیان ۔

یہ ایک مجموعہ ہے جس میں مختلف مضامین و رسائل تصوف مثل کشکول کے کسی نے لکھ لیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلے ایک مسدس ہے اور صوفی سرمد کی فارسی رباعی۔ بعد ازاں مولانا روم کے فارسی اشعار اور ایک مناجات فارسی خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور پھر رسالہ کشف الاسرار گنج مخفی ہے۔ اس کے ختم پر کچھ فارسی و اردو اشعار۔ بعد ازاں ایک رسالہ تصوف در بیان وحدت الوجود اردو میں ہے صفحہ ۲۱ پر آغاز مثنوی بیان تنزلات ستہ صرف ایک ورق صفحہ ۳۳ سے مخاطبات الہٰیہ یا الہامات غوثیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اور متفرق مسائل تصوف صفحہ ۱۶ سے ۶۲ تک اردو فارسی نظم میں۔ بعد ازاں متفرق مضامین تصوف ہیں۔ آخر میں حضرت شاہ بو علی قلندر کا رسالہ تصوف فارسی ہے۔ اور آخر میں الٰہی جواب سید محمد قادری متخلص بہ خاکی ہیں وغیرہ ۔ بہر کیف یہ کشکول کے طور پر ہے ۔ آخر سے ناقص ہے ۔

اختتام :-

حدیث میں العبد و بین الکفر ترک الصلوٰۃ (او کما قال) فرمایا رسول اللہ صلعم نے بندہ اور کفر کے درمیان ترک نماز کا فرق ہے۔

(۴۷۳) رسائل تصوف

نمبر کتاب (۲۰۵۳) جدید ا سائز (۹ × ۵½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۲۲) مختلف، خط طبی نستعلیق، جامع ؟

تاریخ جمع ما بعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز :-

"و کلمہ اشنائی یعنی مہرم غصہ اور پر اوس نا تیکی سمجھا یعنی برزخ محمدی اور دوسرا پہلے تیں کہاں تھا . . . "

اس بیاض میں مختلف رسائل تصوف زبان دکھنی میں ہیں اور فارسی زبان میں بھی انتخابات کتب تصوف میں گویا یہ بیاض مثل کشکول کے ہے۔ ابتدا میں ایک رسالہ تصوف وحدت الوجود کے بیان میں ہے۔ اس کے بارہ صفحات ہیں۔ بعد ازاں تصوف کے بعض کتابوں کا اقتباس فارسی ہے۔ مثل تمہیدات عین القضاۃ و رسالہ روح الارواح وغیرہ یہ بھی ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ان اوراق کے ختم پر حضرت بندہ نواز گیسو دراز حسینی کا مصنفہ رسالہ "شکار نامہ" ہے جو دکھنی زبان میں ہے۔ جس کے صرف تین صفحات ہیں بعد ازاں فارسی کتب تصوف کے انتخابات ہیں۔ اوسی سلسلے میں خرقہ ہائے بزرگان کا ذکر دکھنی میں ہے جو "قصص الاخیار" ہے۔ اس رسالے کے بعد ایک میں ایک رسالہ شریعت طریقت و حقیقت و معرفت کے بیان میں ہے جس کے مصنف کا نام شیخ علی صوفی چشتی لکھا ہے بعد ازاں ایک رسالہ "اصطلاحات صوفیہ" فارسی زبان میں ہے۔

اختتام :-

"در عالم علو مرتبہ بلکہ حق را خواہد والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً تمام شد اصطلاحات صوفیہ ۔"

(۴۷۴) رسالہ تصوف

نمبر (۱۰۵۹) جدید ا سائز (۵½ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۲) سطور (۹) خط طبی نستعلیق ۔ نام مصنف قادر و اصل

تاریخ تصنیف ما بعد سنہ ۱۱۰۰ھ ۔

قادر تخلص شاعر کا حال جلد اول میں قلمبند ہو چکا ہے۔

آغاز :-

(س) سائل ہوا میں عزیزاں اس کوئی جواب بولو
من عرف ہور نفسہ کے کہتے ہیں باب بولو ۔
(ج) سائل سنو عزیزاں اس کا جواب ہے یو
من عرف ہور نفسہ کے سب جا یاب ہے یو ۔

اس مختصر منظوم رسالے میں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے حقائق نظم کئے ہیں۔ یعنی قادر کے سوال کے جواب میں واصل نے جواب ادا کیا ہے۔ اس سوال و جواب کے بعد اور ایک رسالہ موسوم بہ "سوال و جواب وجود" نثر دکھنی زبان میں صرف ایک صفحہ کا ہے۔

بعد ازاں فارسی زبان میں رسالہ اثبات اسلام ہے۔

اختتام :-

پانی کا پھل چاکنا اک کا پھل سکنا باری کا پھل رکنا خالی کا پھل سُننا۔

(۴۷۵) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۷۵۰ جدید) سائز (۹×۴ انچ) صفحات (۵۵) سطور (۱۲) خط طبعی بدخط۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔

آغاز :-

توں داتا توں بیا تو سب تی ہے توانا
اور یہ سب عالم تیرا توں رازق بھول گیا

اس رسالہ میں پہلے حمد اور نعت محمد مصطفےٰ صلعم ہے اس کے بعد مسائل تصوف بیان کئے گئے ہیں یہ رسالہ نہایت بدخط ہے صاف پڑھا نہیں جاتا لیکن زبان قدیم دکھنی ہے مصنف اور کتاب کے نام کا پتہ نہیں چلا۔ رسالہ ناتمام ہے۔

اختتام :-

کو جہ بولو کرو بیان روح کا خلعت جیو اخطاب۔
ناقص الآخر۔

(۴۷۶) مشاہدۃ الاکبر

نمبر کتاب (۲۷۵۶ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات (۲۱) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔

آغاز :-

"نام این رسالہ مشاہدۃ الاکبر۔ او سلطان دو جہاں کا اول بجود مور بیہوشش ہو کر تھا سو اوس مقام کو ہاہوت کر نام رکھا۔"

یہ تصوف کا ایک مختصر رسالہ دکھنی زبان میں ہے مصنف وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف حضرت بندہ نواز حسینی کے سلسلہ کے مریدوں سے ہیں۔ آخر میں ملاحظہ ہو۔

اختتام :-

"محبت پر محبت دھرنا سو بندہ نواز حسینی۔ تمت تمام شد . . . این مدعیاں را ددر نمایند این شیخ گوہر حاصل می شوند۔"

(۴۷۷) ترجمہ بے سر نامہ

نمبر کتاب (۲۹۱۸ جدید) سائز (۹×۶ انچ) صفحات (۴۰) سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۲۷ھ۔

آغاز :-

"من بغیر تو نہ بینم در جہاں ٭ قادرا پروردگارا جاودان
(ترجمہ) میں سوائے تیرے نہیں دیکھی میں جہان میں ٭ اے قدرت رکھنے والے پالنے والے ہمیشہ کے

حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی مشہور مثنوی فارسی بیسیر کا کسی نے اردو نثر میں ترجمہ کیا ہے۔ ہر مصرع کا ترجمہ بین السطور کیا گیا ہے۔ مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اصل شعر سیاہی سے

اور ترجمہ سرخی سے تحریر ہے۔

اختتام :-

ہر کہ خود را از فنائے کل شناخت ؞ اندر انجا او بقائے کل بیافت

(ترجمہ) جو شخص اپنے تیئں بیچ فنا کے کل کے پایا ؞ اوس جگہ وہ بقائے کل پایا

ترقیمہ :-

بفضلہ تعالیٰ جل جلالہ و اعظم شانہ و عم نوالہ اختتام نسخہ بے سرنامہ بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ ہجری نبوی بمقام حیدر آباد گردید ۔

(۴۷۸) ترجمہ مثنوی تصوف

نمبر کتاب (شامل نمبر ۹۱۸ جدید) سائز (۹×۶ انچ) صفحات (۶۰) سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ ۔ تاریخ کتابت ۱۲۷۱ھ

آغاز :-

"مرحبا اے بلبل باغ کہن ؞ از گل رعنا بگو با ما سخن

(ترجمہ) مرحبا اے بلبل باغ پورنی ؞ پھول ہی رعنا کی کہو سنا ہماری بات

تصوف کی ایک مثنوی جس کے مصنف کا تخلص "شرف" ہے ۔ اوس کا بین السطور نثر میں لفظی ترجمہ کیا گیا ہے ۔ اصل متن سیاہی سے اور ترجمہ سرخی سے لکھا گیا ہے ۔ مترجم کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

روز محشر دار با آل رسولؐ ؞ از طفیل مقبلاں گردد قبول

(ترجمہ) دن قیامت کے رکھ تیں آل رسولؐ ؞ طفیل سے مقبول ہوویں کی ہوئے قبول

ترقیمہ :-

تمت الکتاب بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد۔

(۴۷۹) سفر در وطن و باغ مراد دل

نمبر کتاب (۲۰۵۰ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۶۰) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف (غریب الوطن؟) تاریخ تصنیف ۱۲۸۳ھ ۔

آغاز :-

ثنا حق کی کیونکر ہو مجھ سے ادا

کہ ہوتی ہے یہاں عقل میری ہوا

جو سب نفی ہیں اور وہ اثبات ہے

کروں میں صفت اوس کی کچھ بات ہے

یہ رسالہ تصوف کے اس مسئلہ کی تشریح میں ہے کہ سالک کو وطن میں سفر کرنے کے کیا معنے ہیں اس میں پہلے حمد و نعت و سبب تصنیف کتاب نظم میں ہے۔ اس کے بعد نثر میں ایک قصہ کے طور پر اس مسئلہ کا حل کیا گیا ہے کہ سرحد دکن میں . . . خوذ آرا نگر میں ایک بستی ہے جس میں مخفی گنج ہستی ہے ۔ الخ ۔ بعد ازاں خطاب حضرت خیر البشر ہے جواب سایل نور البصر ہے، کے عنوان سے مخمس نظم ہے اسی طرح آخر تک نثر و نظم میں رسالہ تمام ہوتا ہے ۔

اس میں مصنف کا صاف نام نہیں ہے لیکن صفحہ پنجم
کے ابتدائی شعر سے "غریب الوطن" مصنف کا لقب معلوم ہوتا ہے۔
زبانی غریب الوطن کی ہے یہ ٭ کہانی غریب الوطن کی ہے یہ
نام کتاب کا شعر
جو دیکھا اسے میں نے جانِ سخن ٭ رکھا نام اس کا سفر در وطن
اس رسالہ کا تاریخی نام آخر میں "باغ مراد دل" لکھا ہے۔
چنانچہ خاتمہ کتاب کے شعر سے واضح ہوگا۔

اختتام:-

کہا سنا معاف کیجئے۔ دیکھو تو وطن کی سیر ہے۔ سمجھو تو
خاتمہ بالخیر ہے۔ شعر یہ

ہے اک شگوفہ تازہ یہ گلشن معانی
کھلتا ہے گل کچھ اس میں مطلب کی ہے کہانی
رنگین چمن یہ وہ ہے فردوس جس کا ظل ہے
تاریخ اس کی الحق باغ مراد دل ہے

اللھم خلقنا من اہل التقلید واجعلنا من اہل
التحقیق وانت ولی التوفیق۔

(۴۸۰) بوستان مقصود

نمبر کتاب (۲۹۳۹) جدید سائز (۵×۷) پانچ صفحات
(۳۶) سطور (۹) خط نستعلیق۔ نام مصنف جلو خاں
چشتی متخلص بہ جلو۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۸ھ تاریخ
کتابت ۱۳۰۸ھ ہے۔
مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"حمد اور تعریف سزاوار ہے اس پروردگار کو کہ جس نے
یک مشت خاک سے صورت انسان بنایا۔"
اس رسالہ تصوف میں مؤلف نے اپنے مرشد خواجہ محمد
حسینی شاہ حسین اللہ چشتی از اولاد حضرت خواجہ بندہ نواز
گیسو درازؒ کے حکم سے اون کے ارشادات تصوف کو جمع کیا
ہے۔ آخر میں چار ورق میں نظم ہے۔

اختتام:-

"یہ رسالہ جو بوستان مقصود بموجب حدیث نبویؐ و
دلیل قرآن مجید و از اقوال بزرگان دین و شاہد و مشاہد
خلاصہ لکھا گیا۔ ۔ ۔ ۔ خلیفہ شاہ حسین اللہ جلو خاں
چشتی متخلص جلو عرف محمد اکبر ساکن روضۂ اللہ جاہ جمادی الثانی
۱۳۰۸ھ بروز چہار شنبہ بوقت سہ پہر مرتب کیا چونکہ طالبان
مطلوب را بکار آید و مستفید ہوں۔"

(۴۸۱) رسالہ کلمات در علم تصوف

نمبر کتاب (۱۹۵۱) جدید سائز (۴/۳ ۱۰×۶) پانچ صفحات
(۱۶) سطور (۱۵) خط نستعلیق شفیعہ آمیز معمولی۔ نام
مصنف ؟ ۔ ۔ ۔ تاریخ کتابت ۱۲۴۰ھ

آغاز:-

"الحمد للہ الذی نور مصابیح القلوب۔ ۔ ۔ مناجات
الٰہی بہ عزت اول خاصان تیری درگاہ کے کہ رخش ہمت کا ہیچ
میدان قناعت کے دوران میں۔"
یہ رسالہ شغل ذکر اور نماز اور بہترین خصائل یعنی علم کے

بیان میں ہے۔ بطور نصائح و پند کے کلمہ کے عنوان سے نصائح تحریر کئے گئے ہیں۔ مصنف و نام کتاب کا ذکر نہیں ہے۔

اختتام :-

"کلمہ۔ نادانوں کو بہتر خاموشی سے لباس نہیں ہے اگر یہ بات جانے تو نادان نہ ہوئے تو ختم بالخیر۔"

ترقیمہ :-

"بتاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۰۰ ہجری کتبہ محمد امام الدین عرف دادا میاں عفی عنہ"

اس کتاب پر دو مہریں ثبت ہیں مگر صاف پڑھے نہیں جاتے صرف "خاندان اعلا" پڑھا جاتا ہے۔

(۴۸۲) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۷۶۳ جدید) سائز (۷½×۴ انچ) صفحات (۱۳۲) سطور (۱۰) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔ تاریخ کتابت سنہ ۱۳۱۲ھ۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ محمد شفیع المذنبین سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد جان تو اے سالک ہدایت دیوے اللہ تیرے تئیں راہ مستقیم کی"

یہ مختصر رسالہ سلوک و تصوف میں معرفت صفات و اسماء اور نفس کے پیدا ہونے ، قسم وغیرہ کی تشریح پر مشتمل ہے۔ مصنف اور کتاب کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ ابتدا میں آٹھ ورق میں ادعیہ وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام :-

"طالب و مطلوب شاغل و مشغول اور عاشق و معشوق ایک ہو جائے تو کمال الیقین ہوتا ہے۔ والسّلام۔"

ترقیمہ :-

بخط فقیر قلندر بتاریخ ۲۴ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری۔ اس کے بعد ایک فارسی رباعی اور ایک عربی شعر مترجم تحریر ہے۔

(اس کے بعد ایک فارسی رسالہ موسوم بہ جودہ العاشقین ہیچ گل شامل ہے)

(۴۸۳) ترجمہ رسالہ نکات الف بے

نمبر کتاب (۲۷۵۸ جدید) سائز (۴½×۷½ انچ) صفحات (۴۰) سطور (۱۰) خط نستعلیق شکستہ آمیز معمولی۔ نام مصنف۔ سر الیقین مرید حضرت فقیر اللہ صاحب تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۳۱ھ

حالات مصنف :-

مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا صرف تخلص سر الیقین قیاس کہا جا سکتا ہے۔ شاہ فقیر اللہ کے مرید ہونا ظاہر ہوتا ہے اس لیے ان کا زمانہ سنہ ۱۲۰۰ھ کے مابعد کا ہے۔

آغاز :-

"نام صفاتی ہیں اے میرے طالب جیسے کہ کہتے ہیں اللہ

وہی ہے ذاتی نام محیط کل ہے، وہی گنج پنجتن وہ ہے،
ظہور کلمہ ہے اوسی سے اوسی پر ہے اتمام"

حضرت فقیر اللہ صاحب کا رسالہ "نکات الف بے" کا جو غالباً فارسی میں تھا، اون کے ایک مرید موسوم بہ "سر یقین" نے مرشد کے حکم سے اس کا ترجمہ ہندی زبان میں کیا، مترجم کے نام کا اس عبارت سے پتہ چلتا ہے جو آخر میں ایک ورق سے پہلے تحریر ہے، نام ان کا عجیب ہے جس سے کچھ شبہ پیدا ہوتا ہے مگر طرز تحریر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ "سر یقین" مولف کا کوئی لقب ہے۔ خاتمہ کی تحریر میں بھی یہی الفاظ ہیں۔

"کمترین کمتر، بدترین بدتر، خاکپائے جہاں بدتر از سگاں ذرۂ بے مقدار سر یقین، بندہ حضرت فقیر اللہ صاحب کو زبان مبارک بیان سے ایسا ارشاد فرمائے یہ نکات الف بے کے ہم کہے ہیں سو اس کا ترجمہ تو کر۔۔۔"

اختتام:-

"ایمان کی بنیاد یہی ہے، ہے اسم کو جو پایا مسمّی کو وہ پایا معبود فقیر اللہ کا ارشاد یہی ہے"

ترقیمہ:-

بتاریخ ہیژدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۳۰ھ بروز جمعہ بوقت سہ پہر بخط زشت "سر یقین" با نام رسید نقل ثانی حسب الارشاد جناب قبلہ و کعبہ حضرت شاہ اسد اللہ صاحب قبلہ کے بندہ کمترین محمد علی عرف حاجی صاحب نے کی تحریر ۲۰ ماہ شعبان روز سہ شنبہ ۱۲۴۹ھ۔

(۴۸۴) رسالہ دل آئینہ

نمبر کتب (۴۷) ۴۲۵ جدید) سائز (۴½×۶ انچ) صفحات (۳۵) سطور (۱۰-۱۱-۱۳) خط طبی نستعلیق - نام مصنف ؟ - تاریخ تصنیف ما قبل ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

"اول مقام لاریب وثنا عبد و بیچوں و بیچگوں و بی شبہ و بے نمونہ مقام لاہوت میں ذات تھا۔"

یہ رسالہ تصوف کے بیان میں ہے۔ آخر میں چار پیر اور چودہ خانوادوں کا ذکر فارسی میں ہے۔ یہ رسالہ ناتمام معلوم ہوتا ہے۔ مولف کا نام اور نام کتاب تحریر نہیں۔ صفحہ اول کے ایک گوشہ پر "ایں رسالہ دل آئینہ" تحریر ہے۔

اختتام:-

"چہارم پیران پنجم چشتیان پنج خانوادہ شد من جملہ چہاردہ شدہ۔"

(۴۸۵) چہار کرسی

نمبر (۲۶ / ۸۱۰ جدید) سائز (۴½×۶½) صفحہ (۱) سطر (۱۱) خط نستعلیق - مصنف غیر - تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔

آغاز:-

سن چار کرسی کا بیان ؛ سے لو طریقت میں خبر کرنا۔

کرنا پچھانت تن مینے ؛ آمیز جوں شیر و شکر

اس رسالہ کے ایک نسخہ کا تذکرہ اوراق ماقبل میں ہو چکا ہے۔

اختتام:۔

مشلے طریقت ذات کے	خوش فہم سوں بولیا فقیر
چمن چمن بچن عرفان کے	باندھ نظم کا رشتہ کر

(۴۸۶) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب (۹۰، جدید) سائز (۳/۴ ۸×۱/۲ ۱۴ انچ) صفحات (۱۴۶) سطور (۱۵) متفرق، خط نستعلیق طبعی۔ نام مصنف۔ فقیر و امین الدین اعلیٰ بیجاپوری، حضرت بندہ نواز، عوثی وغیرہ۔

آغاز:۔

الحمد کر بولیا ہوں سن ؛ کر تو پچھانت کی نظر
چلنا فقیراں منزلاں ؛ بیٹھے فقیراں رہ پر
پس چار کرسی کا بیاں ؛ ہے یو طریقت میں جبر
کرنا پچھانت تن مینے ؛ آمیز جیوں شیر و شکر

اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل نظم و نثر مجلد ہیں جن میں سے بعض رسائل کی کیفیات قبل ازیں تحریر میں آچکے ہیں۔

(۱) چار کرسی منظوم مصنفہ فقیر ۱۳ صفحہ۔ (۲) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب در نثر۔ خدائے تعالیٰ کے صفات کے بیان میں مع ... (۳) رسالہ تصوف در بیان ... عرف نفسہ ... در نثر از خواجہ امین الدین اعلیٰ حسینی ۴ صفحہ، اس کا تذکرہ علحدہ کیا گیا ہے۔

(۴) شکار نامہ در تصوف حضرت بندہ نواز ۶ صفحہ در نثر۔ اس کا تذکرہ علحدہ کیا گیا ہے۔

(۵) نادعلی منظوم تصوف در بیان نفی و اثبات۔ مؤلفہ بڑے صاحب۔ تاریخ تصنیف ۱۱۹۰ھ۔ مصنف کے نام اور سنہ تالیف کے چند اشعار درج ذیل ہیں:۔

بڑے صاحب طالب سے اثبات کا
رسالہ ہوا نفی اثبات کا
یہ گیارہ سو نود تھا ہجری کہا
بیاں قال توحید کا سارا کہا
پانصد بیت چہل حدیث رسالے میں
کل ارشاد ہے اس میں سمجھو تمہیں
رسالہ کا ہے نام نادعلی
حیدر آباد شہر میں ہوا منجلی
الٰہی دے توفیق ہے معترف
اسے موج ہو بہا تو ہو لقد عرف
تھی تاریخ بھی ماہ دسویں ذیحجہ
تھا پنجشنبہ کا روز کعبہ کا حج
مرتب ہوا ہے رسالہ تمام
بحق محمد علیہ السلام (۲۶ صفحات)

(۶) رسالہ تصوف منظوم مجہول الاسم۔ ابتدائی شعر یہ ہے:۔ (یہ عشق ذات خود ... دنیا پایو ... غیر کو خوش تر) (۱۰ صفحات)

(۷) چکی نامہ موسوم بہ عوثی نامہ منظوم در تصوف مصنفہ جب

قادری متخلص بہ خوشی مرید سید قدرت اللہ۔ ۴ صفحہ

(۸) شجرہ مریدی کامل علی شاہ منظوم مولفہ کامل علی شاہ

ابتدا۔ محمد ایزد اللہ اکبر :: بگویم من بیان شجرہ ہیتر ۲ صفحہ

(۹) رسالہ فقہ در نثر (۶ صفحہ) ناقص الآخر

(۱۰) اوراق متفرق نظم و نثر و تعویذ

(۱۱) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب در نثر ناقص الطرفین۔

اختتام:-

مرید سوال کرے کہ ایمان کتنے ہیں پیر فرمائے ایمان

ناقص الآخر۔

(۲۸۷) ترجمہ تلخیص المفتاح

نمبر کتاب (۹۷۰ جدید) سائز ۱/۲ ۱۳ × ۱/۲ ۸ پانچ صفحے

(۲۱) سطور (۲۰) خط خوشخط نسخ و نستعلیق۔ تام

مصنف۔ عبدالرحمٰن خان۔

آغاز:-

"الحمد للہ علی ما انعم و علم من البیان مالم یعلم

والصلوٰۃ علی سیدنا محمد خیر من نطق بالصواب الخ

اون تمام انعامات پر جو خداوند عالم نے ہم پر کئے ہیں اور

اپنے دلوں کے مقاصد ظاہر کرنے کی تعلیم پر جو"

اس سے پہلے ایک نسخہ تلخیص المفتاح کا کامل تحریر ہو آیا

ہے۔ جو مسودہ مترجم ہے (ملاحظہ ہو ۹۶۹ جدید) نسخہ مذکورہ

میں محض ترجمہ ہے۔ اس نسخہ میں اصل عربی کتاب کی عبارت

کے ساتھ بین السطور اردو ترجمہ ہے، معلوم ہوتا ہے کہ

بعد میں کسی صاحب نے اس میں اصل عربی کتاب کی عبارت

اور ترجمہ بغرض سہولت تحریر کروایا تھا لیکن افسوس کہ

اوس کی تکمیل نہ ہو سکی ناتمام رہ گیا۔ ترجمہ کے الفاظ وہی

ہیں جو نسخہ اولی الذکر میں ہیں جس کے مترجم عبدالرحمٰن خان ہیں۔

اختتام:-

علما ان تینوں کے مجموعہ کو علم بیان کہتے ہیں اور بعض

علما اول الذکر علم کو علم معانی اور (ناتمام)

(۲۸۸) لگن نامہ

نمبر کتاب (۱۲۰۷ جدید) سائز ۸ × ۱/۲ ۵ پانچ صفحات

(۸) سطور (۸) خط طبعی شکستہ آمیز مصنف حسین چشتی

تاریخ کتابت ۱۲۲۳ھ۔

آغاز:-

تمنا کوں اے سہیلیاں میٹھے سخن سناؤں

ٹک کان دھر سنو تو پیو سوں تمیں ملاؤں

پیو کے اوپر تیں سب تن من ایس کا وارو

پیو کو سمجھ کو دل میں یکدم نکو بسارو

اس مختصر مثنوی میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر دولہا اور

دلہن اور اوس کی سہیلیاں کے عنوان میں بیان کیا ہے۔

مثنوی کا نام اور مصنف کے نام کے اشعار یہ ہیں:-

پیو کے طرف سے آیا تیرے لگن کا نامہ

نوبت نگن . . . کو دن بجیا رہے دمامہ

چشتی حسین فدوی پیران پیر کے ہیں

درویش سیدوں میں میران میر کے ہیں

اختتام:۔

چشتی حسینی دل سوں پیو کا غلام ہیگا
تیرے لگن کا نامہ تمت تمام ہوگا

ترقیمہ:۔

ایں رسالہ در ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۰ھ بروز چہار شنبہ بتاریخ چہارم تحریر یافت۔ برائے یادگاری احمد یار خاں نوشتہ است۔

(۴۸۹) شکار نامہ

نمبر کتاب (شامل بیاض نمبر ۲۷۵۳ جدید) سائز (۹×۴½ انچ) صفحات ۳۱، سطور ۲۲، خط طفلی نستعلیق۔ نام مصنف۔ حضرت خواجہ سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز۔

خواجہ صاحب کے حالات اوراق گزشتہ میں درج ہو چکے ہیں۔

آغاز:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایں مسئلہ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ یوں فرماتے ہیں نو باپاں کی ہور سات ماواں کی ہیں چہار فرزند تین ننگی کیرلی ہائے یکسکوں کپڑی نہیں جیسے کپڑے نہیں تھے"

اس مختصر رسالہ تصوف میں مقامات تصوف مثل ناسوت ملکوت، جبروت وغیرہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور نفس کے اقسام، اور روح اور محمد و محمود واحد و احد اور ذات حق و فنا بقا کی مختصر صراحت ہے۔ یہ رسالہ ان کاملین صوفیوں کے لیے تصنیف فرمایا گیا ہے۔ جو مدارج اعلیٰ تک پہنچے ہوں اور علم باطن سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔

اختتام:۔

سو وہ دینی عورت فرزنداں ہوے سو او دنیا کی گرفتاری میں پڑیا سو پیٹ ہو کیا۔ حضرت بندگی مخدوم گیسو دراز فرماتے کہ ایں اوتی خبر نہ رہوں تمت تمام شد"

اس مثنوی کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔

(۴۹۰) شکار نامہ دوسرا نسخہ

نمبر (۷۰۹ جدید) سائز (۸½×۵½) صفحے (۷) سطر (۱۵)

آغاز:۔

"حضرت مخدوم حسینی شکار نامہ بیان کئے سو یہاں یو ہے نو باپ کے اور سات ماؤں کے ہیں چار فرزند تین ننگے ایک کو کپڑا بچا نہیں جیسے کپڑے نہیں اس کے آستین ہیں پیسے تھے اور چاروں مل کر بازار کو گئے"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل بطور تمثیل درج کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

"سو اس کا پیٹ ہو لیا جو کوئی ان میں سے خارج رہا کر اپنے حق سوں واصل ہوا ہے اس کا یہ حال ہے۔

مردانِ خدا خدا نہ شند ÷ لیکن زخدا جدا نہ شند"

ترقیمہ:۔

تمت تمام شد از دست کامل علی شاہ قادری بتاریخ

سیوم شہر جمادی الثانی ۱۲۶۹ھ۔

(۴۹۱) رسالہ تصوف

نمبر (۹۰۷ جدید) سائز (۸×۶½) صفحے (۹) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف۔ شاہ امین الدین علی۔

شاہ امین الدین کے حالات صفحات ماقبل میں گذر چکے ہیں۔

آغاز:۔

"حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ حسینی قدس اللہ سرہٗ ارشاد فرمائے ہیں کہ اے سالک خوب سن قولہ تعالیٰ الانسان سری وانا سرہٗ۔ یعنی خدا کہا میرے میں بھید انسان کا ہے۔ اس ان میں بھید میرا ہے۔"

اس رسالے میں تصوف کے چند امور بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

"خدا اور مصطفیٰ کے نت درس کا بھید پایا جا حقیقی بھید ہے مرشد محمد دل سے لانا جا۔"

ترقیمہ:۔

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب ماہ جمادی الاول بتاریخ بست و نہم ۱۲۶۹ھ ہجری نبوی از دست فقیر حقیر کمال علی شاہ انصرام یافت۔

(۴۹۲) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب (۸۱۵ جدید) سائز (۴½×۷) انچ صفحات (۹۶)

سطور (۲)، خط طبعی۔ نام مصنف ۔ ۔ ۔ ۔

اس مجموعہ میں کئی رسائل تصوف شامل ہیں۔

آغاز:۔

"ای طالب یو تن واجب الوجود اللہ تعالیٰ پانچ عناصر پچیس کن سوں پیدا کیا ہے" الخ

اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل تصوف مجلد ہیں:۔

(۱) رسالہ تصوف۔ ابتدا یہ ہے: اے طالب یو تن واجب الوجود الخ (۵) صفحہ۔

(۲) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب۔ ابتدا یہ ہے: اور سوال کرتا ہوں میں جبرئیل اور میکائیل۔ الخ (۵) صفحہ

(۳) رسالہ تصوف۔ ابتدا یہ ہے: اول تجرمانی کا واجب تن من جانے۔ الخ (۶ صفحہ)

(۴) مرات القلوب۔ مصنف نامعلوم۔ ابتدا یہ ہے: الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ مرشد کے امر سوں رسالہ کا نام مرات القلوب رکھا الخ (۱۴ صفحہ)

(۵) رسالہ تصوف فارسی

(۶) مرات العاشقین دکنی۔ ابتدا یہ ہے: الحمد للہ رب العالمین من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے بیان میں مرات العاشقین نام رکھا گیا۔ ۔ ۔ (۸۵ صفحات) اس کا تذکرہ علیحدہ کیا گیا ہے۔

(۷) رسالہ تصوف۔ ابتدا یہ ہے: اے سالک توں اسکوں پچھانیا ہے۔ الخ۔ (ایک صفحہ)

(۸) رسالہ تصوف دربیان واجب الوجود۔ ابتدا یہ ہے: اول واجب الوجود دراہ شریعت الخ۔ (۲ صفحہ)

اختتام:-

"عالم احدیت محل دارا لوراء لاتعین۔ تمت تمام شد۔"

(۴۹۳) مرأت العاشقین

نمبر ۱۸۱۶ جدید۔ سائز ۴½ × ۷، صفحات ۵۵، سطور (۱۲)
خط نستعلیق۔ مصنف × تاریخ تصنیف ۱۱۵۵ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ
جان طالبان حق نے وس لکان ربانی کے واسطے کیتک۔
عشق تر باتاں بہوت معرفت کے رس لباں سوں مجھ مرشد
کامل کے زباں کہانے تحقیق کر کر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے
بیان میں۔ مرات العاشقین نام رکھ گیا۔ اس رسالے میں تہ
جودبیں کے راز و رموز کے باتاں کہا ہوں۔"
اس رسالے میں تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

"مرشد کے قدم کے پت معرفت کے ... سے گا مقصد
حاصل ہوئے گا۔ شفاعت سوں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے واصل ہو کر وصل حاصل ہووے گا۔ درود بر محمد علیہ السلام۔"

(۴۹۴) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر ۲۰۹۰ جدید، سائز ۷ × ۴، صفحات (۶۰)
سطور (۱۶) خط نسخ نستعلیق طبی۔ نام مصنف ...
اس مجموعہ میں کئی رسائل تصوف شامل ہیں۔

آغاز:-

"اول کلمہ شریعت لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
دوم کلمہ طریقت لا الٰہ الا اللہ محمد امین اللہ سیوم کلمہ حقیقت
لا الٰہ الا اللہ محمد نور اللہ ... الخ"

اس مجموعہ میں تین مختصر رسالے حسب صراحت ذیل ہیں:-
(۱) رسالہ تصوف:- اس میں بطریق صوفیا گیارہ کلموں کو بیان
کر کے اس کے بعد فقرا کے ہر ایک عمل کو کن کن بزرگوں سے
نکلا ہے بیان کیا گیا ہے اور ہر طریق کی نسبت آیات قرآنی بیان
لکھے گئے ہیں۔ مشعر مقراض کرنے کا طریق حضرت شیث پیغمبر سے
نکلا ہے۔ اور تاج ... حضرت محمد رسول اللہ کے اور سے۔
اور ابراہیم ادہم بلخی سے گودڑی کا طریق نکلا ہے ... یا
(۲) گفتار حضرت بندہ نواز حسینیؒ بزبان فارسی۔
(۳) ذکر چہار پیر و چودہ خانوادے منظوم بطور مخمس۔

اختتام:-

"تابعین و ربعین بر ہمہ ولیوں کیتی
اور جمع کیتیں جمع کے سب ہر ایک کوں کیتی
مومناں امت کے سب فقرا کوں مشتبہ"

(۴۹۵) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب ۲۴۰۳ جدید، سائز ۴ × ۶½، صفحات
۲۰، سطور ۱۱، خط لبی نستعلیق۔ نام مصنف

خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی اور برہان الدین جانم وغیرہ۔ تاریخ کتابت ۱۲۲۲ھ۔

آغاز:

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جان اے عزیز اول کچھ نہ تھا نہ آسمان تھی نہ زمین تھی نہ عرش تھا نہ کرسی" الخ

اس مجموعہ میں حسب ذیل تین رسالے تصوف کے ہیں:

(۱) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور روح سے متعلق ہے۔ مصنف کا نام نہیں ہے۔ (۳ صفحے)

(۲) رسالہ تصوف خداوند تعالیٰ کے صفات کے بیان میں ابتدا یہ ہے:۔ قولہ تعالیٰ سنریھم آیاتنا الخ خدا تعالیٰ فرمایا ہے نشانیاں میری ذات کیاں تمام عالم میں ہے سو تمھارے تن کے بیچ ہے۔۔۔ الخ۔ (۸ صفحے)

(۳) ارشاد نامہ مصنفہ حضرت برہان الدین جانمؒ۔ ابتدا یہ ہے:۔ ارشاد نامہ شریعت کا ۔ اس میں شیخ بیعت کا ابتدا میں چند اشعار ہیں اس کے بعد کامل رسالہ نثر میں ہے۔ (۶ صفحے)

(۴) تلاوت الوجود مصنفہ حضرت سید محمد حسینی گیسو درازؒ ابتدا یہ ہے:۔ قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر۔ اس کا معنی خدا کہا تمیں مجھے بوجھیں منیا پیدا کیا میرا امر تمھارے پر ہوا الخ

اختتام:

"کل شی ھالک الا وجہہ اس کا معنی جو کچھ توں دیکھا سو سنا و بچ جائے گا تیری ہناکی بسر ہے گا۔

ترقیمہ:

اے رسالہ تلاوت الوجود ہر آئینہ سالکان و عاشقاں کا ہے تمت تمام شد۔ بتاریخ بست و ہفتم محرم الحرام ۱۲۲۲ھ بہ اتمام رسید ہر کس خواند و مطالعہ نماید از فاتحہ خیر دریغ نہ سازد۔

(۲۹۶) رسالہ در بیان چہار پیر و چودہ خانوادہ

نمبر کتاب (۸۱۶ جدید) سائز (۳/۴-۷×۵ انچ) صفحات (۲۰) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ مرید حضرت صبغۃ اللہ۔ . . . . . .

آغاز:

خدا کا ہر یک حمد و ہر یک ثنا
کرنہار ہے سب بڑا اور تنہا
ہر یک شی بھی تسبیح سوں مشغول ہے
کوئی چیز رب سوں کدھی بھول ہے

اس رسالہ میں چار پیر اور چودہ خانوادوں کے سلسلے کے بزرگان کے اسماء اور حالات نظم کئے گئے ہیں۔ مصنف اور کتاب کا نام نہیں ہے۔ صرف اپنے پیر کا نام صبغۃ اللہ بتایا ہے جن کی منقبت میں اشعار لکھے ہیں۔ (آخر میں اسناد دعائے گنج بخش بزبان فارسی معہ دعائے گنج بخش ۳ صفحات پر تحریر ہے

اختتام:-

اول تو لیا چار پیران کا نام
یہ چودہ کیا حق تو ادے تمام
کہے خانوادے انو کے سولئے
ہوے میں سو بولیا جو کچھ یاد آئے

(۴۹۷) ترجمہ رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۴۸۰۱۱) جدید، سائز (۸ × ۵) انچ، صفحات (۱۸)، سطور (۱۱)، خط طبعی، بدخط۔ نام مصنف ×

آغاز:-

اَتّا دُت اَتارِ مَن وَڈّی اُو دُو قُلّی
ترجمہ:- اول نفس امارہ مانیکا گھر ہے
یہ مختصر رسالہ تصوف بزبان سندھی نفس و روح کے بیان میں ہے اور بین السطور دکھنی زبان میں ترجمہ ہے۔ آخر میں دو ورق بلا ترجمہ ہیں۔

اختتام:-

ہیے اِ ذِکرُ تجلّیٰ زودُ از یادم ہُ واجب الوجود . . .
سجدے کا آیت یہ ہے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ۔ تمت تمام۔

تکملۂ فنون جلدِ اوّل وغیرہ

ادبیات[۱]، تاریخ[۲]، سائنس[۳]،

عمرانیات[۴]، فلسفہ[۵]، لسانیات[۶]

---

(۱) ادبیات

دواوین، کلیات، قصائد، بیاضیں، کشکول، منظوم داستانیں، مذہبی قصے، شہادت نامے

(۴۹۸) منتخب غزلیات از دیوان ممتاز

نمبر کتاب (۱۲۷ جدید) ساز (۸×۶ انچ) صفحات (۱۰۶)
سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ جامع × تاریخ تصنیف
قبل ۱۲۱۶ھ۔

حالات مصنف:۔

جامع کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ممتاز عمدۃ الامراء والاجاہ محمد علی خاں کے فرزند تھے، ۱۲۱۰ھ میں اپنے باپ کے انتقال پر حکومت ارکاٹ کے والی بنے اور صرف چھ سال کی حکومت کے بعد ۱۲۱۶ہجری میں انتقال کیا، شاعری سے شغف تھا ممتاز تخلص تھا۔

آغاز:۔

مظہر ہے تیری ذات تیری خاص و عام کا
شکل نگیں ہے نقش دلوں کی یہ نام کا
ٹک دل سے تو حجاب کا پردہ اُٹھا کے دیکھ
ہر ذرہ آفتاب ہے اپنے مقام کا

نواب عمدۃ الامرا بہادر رئیس کرناٹک متخلص بہ ممتاز کے دیوان سے کسی صاحب نے غزلیات وغیرہ کا انتخاب ردیف وار کیا ہے اور آخر میں رباعیات فردات وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن انتخاب کنندہ نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔

اختتام:۔

سیر چمن ہے ابر ہے ساقی بہار ہے
اے بے خبر درنگ نہ کرنا بہار ہے
سجدہ کرتے ہیں آدمی کو ملک
بندگی میں نہیں خدائی ہے

تمت تمام شد

ممتاز کے دیوان کا مختصر قلمی نسخہ کتب خانہ خواتین دکن میں موجود ہے۔

(۴۹۹) دیوان رعد

نمبر کتاب (۳۰۹ جدید) ساز (۱۲×۸ انچ) صفحات (۲۶۶) سطور غیر معین۔ خط مختلف نستعلیق۔ نام مصنف حکیم میرزا درعلی متخلص بہ رعد تاریخ تصنیف ۱۲۳۵ھ۔

حالات مصنف:۔

میر نادر علی نام رعد تخلص میر کاظم علی شعلہ کے فرزند تھے، ان کے دادا کو حکومت آصفیہ سے امیر الشعرا کا خطاب ملا تھا۔ رعد ۱۲۹۱ھ میں تولد ہوئے اور ۱۳۶۳ھ میں وفات پائی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ برق موسوی ان کے فرزند بقید حیات ہیں اور خوش فکر شاعر ہیں۔

آغاز:-

"تاریخ ولادت، سعادت باعث ایجاد عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلعم

سال میلاد رسول افضل، ہفدہم جمعہ ربیع الاول"

یہ دیوان مسودہ مؤلف ہے اس میں تبرکاً ابتدا آنحضرت صلعم کی تاریخ ولادت، و جناب سیدۃ النساءؓ کی شادی کے قطعات ہیں۔ اس کے بعد اکثر قطعات تاریخی سالگرہ مبارک جشن جوبلی نواب میر عثمان علی خاں بہادر، عقد مبارک شہزادگان و نیز غزلیات وغیرہ ہیں۔ کچھ حصہ خوشخط صاف کیا ہوا مؤلف کے فرزند برق موسوی کا بھی کمد اس جلد میں لگا دیا گیا ہے نیز امراء وغیرہ سے متعلق بھی تاریخی قطعات ہیں۔ یہ کلیات چار اجزا پر مشتمل ہے۔ پہلے علوم تاریخ (ہمنام تاریخی ۱۳۵۰ھ) یعنی مجموعہ تواریخ سالگرہ مبارک و غزلیات و مبارکبادی۔ دوسرا مدح سالگرہ نظام ۱۳۵۹ھ۔ تیسرا احسن مشاعرہ چھپا پور ۱۳۵۶ھ۔ چوتھا منظومہ سالگرہ ۱۳۵۷ھ۔

اختتام:-

سنہ وفات پدر برق موسوی کہہ دے
حکیم نیک نفس عہد سوئے خلد گیا
۱۳۶۳

(۵۰۰) دیوان عقیل

نمبر کتاب (۵۲۰) جدید سائز (۸×۶½ انچ) صفحات (۳۲) سطور (۱۲) علاوہ حاشیہ خط نستعلیق نام مصنف۔ عقیل تخلص۔

حالات مصنف:-

عقیل حیدر آباد کے شاعر تھے، عاقل سے تلمذ تھا۔ عاقل حضرت آغا داؤد صاحبؒ کے مرید تھے۔

آغاز:-

قدرداں جب وہ بے وفا نہ رہا
ہم میں بھی اب وہ حوصلہ نہ رہا
ہاں زمانے کو . . . . تو
اتفاقاً رہا رہا نہ رہا

یہ دیوان مسودہ مؤلف معلوم ہوتا ہے۔ اور غالباً اس کا مبیضہ کرایا گیا ہے۔ اور جو غزل صاف ہوئی اُس کو قلمزد کر دیا گیا ہے۔

اختتام:-

ساری بپتی عقیل بیت کی
جیسا بھر کے میں . . . سنائی

(۵۰۱) کلیات موجد

نمبر کتاب (۲۱۳۲) جدید سائز (۹½×۱۴½ انچ) صفحات (۲۹۵)

سطور (۱۸) خط نستعلیق خوشخط ۔ نام مصنف ۔ متخلص
بہ موجد حیدرآبادی ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۶۴ھ ۔

حالات مصنف :-

موجد تخلص حیدرآباد کے غیر معروف شاعر ہیں ۔ سررشتۂ
فینانس میں ملازم تھے ۔

آغاز :-

الٰہی مجھ کو دکھلا دے رخ زیبا محمد کا
کہ ہے روز ازل سے دل میرا شیدا محمد کا

یہ دیوان ردیف وار مرتب ہوا ہے ۔ اس کے بعد قصائد
مدحیہ ہیں ۔ ۵ قصیدے در تہنیت جوبلی و مدح آصف سابع
شہریار دکن ہیں صفحہ (۲۶۶) سے ۲۷۱ تک ۔ اس کے بعد
مہاراجہ سرکشن پرشاد و دیگر اعلیٰ عہدہ داران دکن کی مدح
میں قصائد ہیں ۔ صفحہ (۲۷۹) سے قطعات تاریخ ہیں آخر تک ۔
آخری قطعہ بہ تہنیت سرفرازی خطاب مولوی لیاقت اللہ
خاں صاحب بہ عہدۂ صدرالمہامی فینانس سے متعلق ہے
جس کی تاریخ ۱۳۶۴ھ ہے ۔ تمام کلیات صاحب دیوان
کا نظر ثانی شدہ معلوم ہوتا ہے ۔ جا بجا ترمیمات ۔ اور حذف شدہ
صفحات ہیں ۔

اختتام :-

یوں لب بہجت سے موجد نے سن ہجری لکھا
کہہ لیاقت جنگ ہوئے فینانس کے صدرالمہام

(۵۰۲) فہرست ہائے غزلیات دواوین اردو

نمبر کتاب (۲۱۲۹ جدید) سائز ۱۱×۸ ۳/۴ انچ ۔ صفحات
(۲۶۰) سطور (۱۹) خط نستعلیق خوشخط ۔ جامع ×
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۷۵ھ ۔

آغاز :-

مد بسم اللہ جادہ ہے رہ معبود کا
قاری قرآں مسافر منزل مقصود کا
خلیل ادنیٰ ہے گلچیں گلشن نالیہ محمد کا
چراغ چشم روح اللہ ہوا اُن کی سند کا

کسی شوقین نے چند مشہور شعرائے اردو کے دواوین
کے ہر غزل کے مطلع کی فہرست مرتب کی ہے اور ہر فہرست
ردیف وار مرتب ہے ۔ جن دواوین کی یہ فہرست ہے اُن کی
تفصیل درج ذیل ہے :-

(۱) دیوان اسیر (۲) دیوان تسلیم (۳) دیوان جلال چہارم
(۴) دیوان جلال (۵) دیوان جلیل (۶) جان سخن دیوان
جلیل (۷) یادگار داغ (۸) دیوان سالک (۹) دیوان
شرف اول و دوم (۱۰) دیوان عاشق (۱۱) دیوان مومن ۔
(۱۲) دیوان ماہر (۱۳) دیوان نسیم (۱۴) دیوان ہزبر ۔

اختتام :-

۱۲۳ ۔ تیری اس بیوفائی پر بھی یہ دم بھارا ہے
کہ مرتے مرتے تیرا نام لے کر پکارا ہے

۱۲۵۔ دل میں سما رہی ہے شکل اپنے مہ جبیں کی
جچتی ہے کب نظر میں صورت کسی حسیں کی

(۵۰۳) شہر آشوب

نمبر کتاب ۵۰۳، ۶۰۶ جدید، سائز ۱۰ × ۶، پانچ صفحات
(۱۲) سطور، ۱۱ خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف ×
تاریخ تصنیف × . . . . . .

آغاز:-

کہوں میں کیا لکھوں یارو فلک کی نارسائی کا
زمانہ دون پرور پر جفا کی بے وفائی کا
ہوا ہے حرف یکسر حک سبھوں کی آشنائی کا
لگے اجلاف دم بھرنے خودی میں کبریائی کا
رذالی قوم دجالی کرے دعوی خدائی کا

اس میں پہلے مخمس کے طور پر جس پیشہ ور مثل قصاب، حجام، دھوبی وغیرہ کی ہجو کی گئی ہے جس کے ۱۲ بند ہیں۔
اوس کے بعد احوال پیران کنجن کے ہجو میں مخمس ہے جس کا ابتدائی شعر یہ ہے۔ (یہ ۴ بند پر مشتمل ہے)

یہ سنو احوال مجھ سے کنجنی کے پیر کا
ہے دیوانہ سیترا وہ حلوہ روٹی کھیر کا

مؤلف کا نام نہیں ہے۔ آخری مصرعہ میں تخلص تھا لیکن قلم زد کر دیا گیا ہے

اختتام:-

نخیر دل نے کری ہر چند اوس کے ساتھ عقر اضی
ولیکن پیر جیتا اور نخیران سب ہوئے ماضی

مخمس کیا لکھا ... نے ان کی اس غزل کا

ترقیمہ:-

بقلم محمد یامین پیرزادہ نارنول۔

(۵۰۴) کشکول

نمبر کتاب ۵۰۴، ۶۰۷ جدید، سائز ۱۰ × ۶، پانچ صفحات
(۱۵۶) سطور، مختلف خط شفیعہ، نام مصنف ×
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

سو پاوے یا جگت میں ... کے بہانے
جو تن من تیں تلن یوں مالن ہاتھ لگائے

اس بیاض میں مختلف ہندی نظمیں، انتخاب شعرائے فارسی و اردو و ہندی گیت اور متفرق نثری مضامین اور ہفت بند بحر سطول تصنیف پیر محمد شاہ بزبان اردو۔ و بحر طویل ماہر و دیگر متفرق انتخاب اشعار فارسی و ہندی و اردو ہیں۔ آخر میں کچھ نسخہ جات طب بھی ہیں۔ کسی صاحب نے بطور کشکول اس کو جمع کیا ہے۔ درمیان میں ایک مقام پر جہاں بحر طویل کا خاتمہ ہے، یہ لکھا ہے:-

"بحر طویل بتاریخ بست و دوم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲.. ہجری باتمام رسید تمت تمام شد۔

نوشتیم من بحر طول تمام :: بالفاظ نیکو و حسن کلام
ہر کہ خواند بیاض مرا :: کند یاد وقت شباب مرا

کاتب الحروف حیدر علی الحسینی برائے تفنن طبع خود نوشتہ شد۔

اختتام :-

انداختہ خوب . . . . دہد . . . بوسی میشوند

(۵۰۵) فرحت بزم

نمبر کتاب (۳۱۲۵) جدید سائز (۹ × ۶½ انچ) صفحات (۵۰) سطور (۹) خط طبیعی بد خط۔ جامع نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز :-

کیا مرتبہ ہے خلق میں بارہ درود کا
آتا نہیں ہے کہنے میں درجہ درود کا
جاوے گا خلد میں جو پڑے گا اسے جہاں
ہے مرتبہ تو ایسا ہی بالا درود کا

مختلف شعرا کے قصاید نعت نبی صلعم کو اس میں جمع کیا گیا ہے۔

اختتام :-

اپنے تن کے بیچ جو کہ جنت الفردوس ہے
اوس بیچ گلشن ہستی میں پاکر دیکھنا

(۵۰۶) منتخب کلام

نمبر تصوف شاملات ۵۰۹ سائز (۱۲ × ۶) صفحہ ۱۳۶ سطر غیر معین خط شکستہ۔ جامع جعفر وغیرہ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۲۰۰ھ۔ کتابت سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز :-

جولاں گری میں گرم ہے وہ شہسوار آج
سینے کا عاشقاں کی اسے ہے غبار آج
تجہ اسپ ترکتاز کے جولانگری کو دیکھ
مانند بجلی کے ہوا بے قرار آج

اس میں تاتی کا کچھ کلام غزلیات مخمس فرد وغیرہ میں اور جعفر کا فارسی کلام ہے۔ آخر پر چند تاریخی روزنامچہ بامراحت سنہ درج ہیں۔ اور ایک تاریخ حسب ذیل ہے۔

تاریخ رسیدن امیر الامرا
آواز غیب شد خجالت باقی

آخری نظم
مدح حضرت علیؓ کے عنوان سے درج ہے جو ہندی زبان میں فارسی رسم الخط میں ہے۔

اختتام :-

پانی تربت سہس تلی بھیتر ناگھیں کوت ہجاریو
کومن داس را دو منوت کیتک بنمایو

آخری لفظ مدح حضرت علی کے عنوان سے درج ہے جو ہندی میں ہے بہ خط فارسی۔

(۵۰۷) کشکول

نمبر کتاب (۵۵۰۲) جدید سائز (۷⅜ × ۴½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۷) و متفرق خط طبیعی معمولی جامع ؟

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز :-

کریا یہ بخشانے برحال ما ؛ بہانہ سے چندہ کے لا دو پیا

نداریم غیر از تو فریاد رس
مجھے ہے فقط ایک زر کی ہوس
نگہدار ما را ز راہ خطا
بڑا کوئی زردار مجھ کو بنا

ایک کاپی میں کسی صاحب نے اپنے مذاق کے مطابق نظم و نثر متفرق تحریرات جمع کئے ہیں جس میں اکثر مزاحیہ ہیں آخر میں کچھ خطوط کی نقلیں ہیں۔

اختتام:-

"سب بزرگوں اور خوردوں کی خدمت میں دعا سلام عرض کر دیجئے۔ المرقوم ۱۰ شعبان ۳۲ھ"

(۵۰۸) کشکول

نمبر کتاب (۳۰۱۲ جدید) ساز (۸×۱۰ انچ) صفحات (۱۷۰) سطور (مختلف) خط طبعی، نام جامع ؟

آغاز:-

"مردے پہ ہوا جھنجھل بازاری شمشیر بدست اعظم خاں" الخ۔

اس بیاض میں کسی کی یادداشتیں ہیں اور متفرق مضامین اور اشعار کا مجموعہ ہے۔

اختتام:- نثری

تو آ رے پیارے میرے دلدار
اتنا مت تو ستا رے۔ تو آ رے۔

(۵۰۹) بیاض کشکول

نمبر (۳۰۵۳ جدید) ساز (۶×۹ انچ) صفحات (۱۰۴) سطور (۱۱) مختلف، خط طبعی نستعلیق، جامع ؟

تاریخ تصنیف مابعد [illegible]

آغاز:-

یہ تیری ہی مشکل شغل بحر جنوں عمیق
کس طرح غواص ہو تم اس بحر کے ہو کے غریق

اس بیاض میں مختلف شعراء کے دکھنی و اردو و ریختہ کلام کا انتخاب ہے۔ اور مختلف ادعیہ و مضامین و قصاید وغیرہ ہیں۔

اختتام:-

حاجت روا نہ ہوئی اگر یا محمدا
میں بھی کھڑا پکاروں گا اے وا محمدا

(۵۱۰) کشکول

نمبر کتاب (۳۵۷۰ جدید) ساز (۶½×۱۰ انچ) صفحات (۱۲۲) سطور (۹ و ۱۰) مختلف، خط طبعی، جامع ؟

تاریخ تصنیف مابعد [illegible]

آغاز:-

کرو قلم پہلے حمد رب زمن
دور ہوں جس سے دل کے محن
ش: کون دو مکاں ہے نام ترا

اور ہے لاتفتنلوا کلام [illegible]

اس میں مختلف قسم کے نظم و نثر کو شامل کشکول جمع کیا گیا ہے
جامع کا نام وغیرہ نہیں ہے، درمیان میں معراج شریف کا بیان
بھی ہے۔ اور کامل بیاض نعت محمدی صلعم کے بیان میں ہے۔

اختتام:-

درد کو ملتے ملتے ہو جاؤں ہلاک
واں کی خاک پاک سے مل جائے خاک
بھیج اے [illegible] درود سلام
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مدام

(۵۱۱) بیاض انتخاب کلام شعرا

نمبر کتاب (۳۶۲۲ جدید) سائز (۹×۴ انچ) صفحات
(۳۹۴) سطور (مختلف) حروف درست خط نستعلیق معمولی
جامع: - تاریخ کتابت ۱۲۵۹ھ -

آغاز:-

ای کہ در جلوہ گری بسم اللہ [illegible]
گر تو از لطف کنی یک نظری بسم اللہ

یہ بیاض مثل کشکول کے ہے جس میں توضیحات و غزلیات
و رباعیات مختلف شعرا کے کلام فارسی و اردو اور مختلف مضامین
و نسخہ جات طب و کیمیا وغیرہ تحریر ہیں زیادہ حصہ نظم کا ہے
ابتدا میں ایک مخمس اور کچھ اشعار فارسی ہیں اس کے بعد تمام
اردو فارسی غزلیات وغیرہ مخلوط ہیں۔ اور اس بیاض کے
اوراق غیر مرتب ہیں۔

اختتام:-

ہر لحظہ مجھ کو یاد شہ نامدار ہو
یارب در حسینؑ پہ میرا مزار ہو

ترقیمہ:-

تمت تمام شد بتاریخ بستم ماہ محرم الحرام ۱۲۵۹ھ

(۵۱۲) کشکول

نمبر کتاب (۱۳۶۶ جدید) سائز (۹×۵ انچ) صفحات
(۴۳) سطور (مختلف) حروف خط نستعلیق معمولی شکستہ آمیز
نام مصنف × تاریخ کتابت ۳۳ سنہ جلوس

آغاز:-

ای ز دردت بیدل ازار ابوی درمان آمدہ
یاد تو ام عاشقان را مونس جان آمدہ

اس کشکول میں مختلف تحریرات ہیں۔ ابتدا میں مناجات
حضرت خواجہ عبداللہ انصاریؒ ہے فارسی زبان میں۔ بعد
ازاں ایک دو شعر فارسی صائب و جلال و اثیر ہیں۔ اس
کے ساتھ ہی ہندی زبان میں دوہرے ہیں۔ ابتدائی دوہرہ
از زبانی بر ہر لوچ نہ سنکھ دری۔ ہے اس کے بعد مختلف
نظم ہندی دوہرے ہیں۔ ابتدا دوہرہ کا آغاز یہ ہے:-

کولے رجو پے سنکھو بن بچتر چیت چیتھ
دیکھ بھگت پر بھاوتی کوپے سوپے کینہ

اس کے بعد کچھ متفرق فارسی اشعار ہیں۔ اور اس کے بعد

ہندی زبان میں ایک نظم ہے۔ پھر مختلف فارسی اشعار و نثر میں فارسی زبان کے رموز و نقات بیبول وغیرہ تحریر ہیں۔ بعد ازاں ایک صفحہ پر زبان ہندی ام کتھا تصنیف شیخ عبداللہ ہے۔ اسی کے آخر میں سنہ کتابت و نام کاتب تحریر ہے۔

نوشتۂ احقر العباد سید محمد شریف بتاریخ بست ونہم ذی الحجہ ۱۳ سنہ جلوس آخر میں متفرق فارسی و ہندی اشعار ہیں۔

اختتام:-

یک لحظہ جدا مباش بے یاد خدا
عمرت گذران ست خواب کرنہ یل

(۵۱۳) شرح قصیدہ عربی

نمبر کتاب (۱۰۹۰ جدید) سائز (۱۳×۸ انچ) صفحات (۲۰) سطور (۱۰-۱۷) مختلف خط نستعلیق معمولی
نام مصنف = تاریخ تصنیف اندازاً ۱۳ صدی

آغاز:-

الحمد للہ الذی انبت فی ریاض الخدود
وزدہ الجمال و زین اغصان القدود
منحھا حسن الاعتدال

الحمد۔ انبت۔ یعنی از نبات۔ اوگن۔ دوگی دالازم ہستند۔ ریاض و نیز روض الخ

کسی عربی قصیدے کی اردو زبان میں کسی نے شرح کی ہے۔ شارح کا نام درج نہیں ہے۔ اور نہ تمام معلوم ہوتی ہے۔

اختتام:-

قاضی صاحب کی خدمت میں بجز ذات کبریائی حضرت موصوف اور کوئی نہیں۔

(۵۱۴) شرح بعض اشعار منتخبہ از دیوان حسان ابن ثابت

نمبر کتاب۔ (۴۰۹۳ جدید) سائز (۴½×۸ = ۱۰۸) تعداد صفحات (۳۱) سطور (۲۱) خوشخط نستعلیق و نسخ۔
نام مترجم۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف اندازاً ۱۳ صدی۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دیوان سے منتخبہ شعر عربی لکھ کر اردو میں اوس کی شرح کی گئی ہے۔ ابتدا میں حضرت موصوف کے مختصر حالات درج ہیں۔

آغاز:-

"مختصر حالات حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے الخ"

اختتام:-

یعنی عاجز رذیل شخص شریف شاعر کا مقابلہ ہرگز نہیں کرسکتا ہے۔

(۵۱۵) لعل و گوہر

نمبر کتاب (۱۲۰۵ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۰) خط نستعلیق
نام مصنف۔ عارف الدین خان عاجز

ناقص الاول ہے۔

عاجز کے حالات اور اس مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں
کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

مجھے ملک سخن کا بخش دیہیم
میرے فرماں میں رکھ معنی کا اقلیم
مجھے باغ سخن کا باغباں کر
نہال اوس باغ میں میری زباں کر

اس مثنوی کے نسخے اس سے پہلے بیان کیے جا چکے ہیں

اختتام:-

ارے عاجز سخن کب لگ کہے گا
سخن کے فکر میں کب تک رہے گا
الٰہی عاشقوں کی آبرو رکھ
اونھو کو دو جہاں میں سرخرو رکھ

اس مثنوی کے آخر میں وفات نامہ حضرت خاتون جنت
بھی منسلک ہے اس کا تذکرہ بھی جلد اول میں ہو چکا ہے۔

اس مثنوی کا آغاز یہ ہے:-

کیا ابتدا میں بہ نام خدا
کہ مارنے جلانے و پالے سدا

(۵۱۶) لعل و گوہر

نمبر کتاب (۲۲۰۵ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۵۲)، تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ

حالات مصنف:-

عاجز اور ان کی مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں تفصیل سے
کیا گیا ہے۔

آغاز:-

الٰہی دے مجھے رنگیں بیانی
عطا کر مجھ کوں یاقوت معانی

اختتام:-

الٰہی عاشقوں کی آبرو رکھ
اونھیں کو دو جہاں میں سرخرو رکھ

ترقیمہ:-

تمت تمام شد در ۱۲۶۳ھ ہجری۔

(۵۱۷) سحر البیان

نمبر کتاب (۱۳۱۷ جدید) سائز (۷½×۵½ انچ)
صفحات (۶۴۳) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق
میر حسن اور اُن کی اس مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں
ہو چکا ہے، ایک اور نسخہ ۱۳۰ کتب خانہ میں ہے۔

آغاز:-

کروں پہلے توحید یزداں رقم
جھکا جس کے سجدے میں اول قلم

اور یہ تقریباً ایک ربع حصہ مثنوی کا ہے۔ آخری صفحہ پر ایک دعا نماز حاجت کے بعد پڑھنے کی لکھی ہے۔

اختتام:-

نہ آتش کا قطرہ نہ بارش کا ڈر

نہ سردی سے گرمی سے اس کو خطر

ناقص الآخر ہے (ناتمام)

(۵۱۸) لیلیٰ مجنوں

نمبر کتاب (۳۱۸ جدید) سائز ۹×۶ انچ، تعداد صفحات (۹۶)، تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف غلام اعزاز الدین متخلص بہ نامی۔

حالات مصنف:-

نامی کے حالات اور اس مثنوی کی صراحت جلد اول میں کردی گئی ہے۔

آغاز:-

کون کر سکتا ہے حمد کردگار

عقل ہے مجنوں جہاں لیلیٰ عذار

ہوش فہم و وہم اور ذہن و ذکا

اس محل میں سربسر ہیں نارسا

اختتام:-

اس وضاحت پر میرے پر سر و مہر

مہرباں ہو لطف کر اے مہ چہر

ناقص الآخر ہے۔

(۵۱۹) باغ و بہار یعنی منظوم قصہ گل بکاولی

نمبر کتاب (۳۷۷۰ جدید) سائز (۱۲×۷½ انچ) تعداد صفحات (۳۶۰) تعداد سطور (۱۰) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف منشی ریحان الدین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۲ھ تاریخ کتابت ۱۲۵۰ھ۔

قصہ گل بکاولی کا نثر میں ترجمہ فورٹ ولیم کالج میں ہوا ہے اس کی تفصیل مؤلف ارباب نثر اردو نے بصراحت کردی ہے۔ زیر بحث قصہ مثنوی کی صورت میں ہے اور اس کے مصنف ریحان الدین ہیں۔ ان کے متعلق کسی تذکرہ میں صراحت نہیں۔ البتہ منشی ریحان الدین کا تذکرہ اسپرنگر نے کیا ہے:-

آغاز:-

ساقی میں تیرے ادا کے قرباں

صدقے میرے وجان کے میری جاں

لے جام صبح شتاب آجا

لبریز پیالہ کوئی پلا جا

آ گر دو ملال دل سے دھو دے

کوثر میں میرے تئیں ڈبو دے

مشہور قصہ بکاولی کو اردو نظم کا جامہ پہنایا گیا ہے تاریخ تصنیف نام کتاب "باغ و بہار" سے برآمد ہوتی ہے لیکن مؤلف نے تالیف کی تاریخ کو جو نثر کہا ہے اس میں ۱۲۱۲ھ تحریر کیا ہے۔ اور نام "باغ و بہار" بھی شعر کی ہے

جس میں سے ۱۲۱۲ اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ اشعار نام و تاریخ درج ذیل ہیں:-

انجام جو یہ ہوئی خیاباں
تاریخ طلب ہوا میں ریحاں
ہاتف نے دی مجھ کو یہی آواز
کہو باغ و بہار ای سخن ساز
سنہ ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ ہجری میں یار
انجام ہوا یہ باغ بے خار

اس مثنوی میں پہلے حمد، پھر نعت پھر سبب تالیف اور اس کے بعد دوستوں سے خطاب اور اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوا ہے۔

اختتام:-

جس رنج میں لوں پناہ تیری
کر لیجیو دستگیری میری
کیجیو میری مستجاب دعوات
از بہر نبیؐ علیہ الصلوات

ترقیمہ:-

سنہ ۱۲۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۲ عیسوی

(آخر میں چار ورق پر غزلیات سودا تحریر ہیں)

کتاب کے پہلے ورق پر انگریزی میں محمد جہانگیر کی دستخط ہے اور یکم جون سنہ ۱۸۳۲ء لکھا ہوا ہے۔

کتاب کے ابواب کو گلگشت سے موسوم کیا ہے اور ان کو (۳۹) باب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

چونکہ منظوم گل بکاولی نایاب ہے اس لیے چند مزید شعر یہاں درج کیے جاتے ہیں:-

اب مجھ سے سنو اے اہل محفل
یہ قصہ کہ ہے مفرح دل
یوں کہتے ہیں راویان آگاہ
تھا شرق کی سرزمین کوئی شاہ
تھا زین الملوک نام جس کا
دوران فلک غلام جس کا
تھی تازہ اس کی بادشاہی
موروثی وہ اس کی مملکت تھی
تھا نسل ملوک سے وہ جم جاہ
جد شاہ پدر شہ دلیر شاہ
لی حضرت بوالبشر سے آلان
ہوتے چلے آئے سب جہانبان
موروثی تھی اس کے تاج اور تخت
ہمزاد تھی اس کے دولت و بخت
تخت اس کا اگرچہ تھا زمیں پر
تھا چرخ ہم سر اس کا افسر
اس عصر میں جتنے تھے جہاندار
محکوم تھے اس کے بندۂ کردار
سب بادشہاں ربع مسکون
اس شاہ کے تھے مطیع و میمون
تھا بحر و بر اس کے زیر فرماں
تھا وقت کا اپنے وہ سلیماں
ریحاں ہے صبر گرچہ مشکل

پر حل ہوا اُس سے عقدۂ دل
ہے پیسے گرچہ یہ جگر خوار
پر دافع غم ہے آخر کار
ہر چند کہ ذائقہ میں سم ہے
تریاق سے پر نہیں یہ کم ہے
جب بندہ پہ مہربان ہو مولا
ہو عین غضب سے مہر پیدا
گئی اس کی وہ روز بد کی شامت
پیدا ہوئی شہ کے جی میں الفت
الفت ہوئی وصل کی طلب گار
ہجراں ہوا وصل کا خریدار
یاد آیا وہ عارض دلارا
پیدا ہوئی دید کی تمنا
یاد آ گئی جب وہ چشم بیمار
دل کو ہوئی آرزوئے دیدار
تقدیر نے جو ہلا دی زنجیر
زلف اس کی شہ کے ہوئی گلوگیر
جذبہ نے جو کھینچا اُن کے ہات
لے ہی تو گیا گھسیٹ کر سات
وہاں جاتے ہی تماشہ جھٹ پٹ
شہ ہو گیا اسی پہ ہی لٹ پٹ
اس باغ حیا پہ قطرہ افشاں
جس وقت ہوا وہ ابر باراں
تازہ ہوئی شاخ جیو کی
کلیاں کھلیں اس کی آرزو کی

(۵۲۰) مجموعۂ مثنویات و قصائد وغیرہ

نمبر کتاب: ۵۹۰ جدید، سائز ۹×۵ اِنچ، صفحات (۳۶)
سطور ۱۰-۱۲، خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔
عارف الدین خاں عاجز، عاشق۔

حالاتِ مصنف:-

عارف الدین خاں عاجز اور ان کی مثنوی لعل و گوہر کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

نور دریائے وحدت ہے محمد
چراغ بزم کثرت ہے محمد
(ناقص الاول)

اس مجموعہ میں پہلے انتخاب مثنوی لعل و گوہر عاجز کی ناقص الاول ہے۔ اس کے متعدد نسخوں کا تذکرہ جلد اول میں کیا گیا ہے۔

اس کے بعد ایک ترجیع بند اور ایک قصیدہ عاشق تھا مدح رسول میں ہے۔ جس کا ابتدائی شعر یہ ہے:-

تیرے دل میں اس بید کا درد ہے
جو کوئی کل فغاں میں جوا فرد ہے

بعد ازاں اسی شاعر کی ایک مثنوی بطور ریختہ ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے:-

اے صبا بول اوس گل کے سات
جو کچھ بولتا ہوں تجھے جی کی بات

اس کے بعد ایک مجہول الاسم مثنوی ناقص الآخر ۳۰ صفحات پر مشتمل عشق و عاشق کے بیان میں ہے۔

اختتام:۔

ہوا پولا نہ بسم آہستہ جب رام
چلا جس جا نہ آتا نعرہ خسام

(۵۲۱) گلستانِ مقال

نمبر کتاب (۹۷۱ جدید) سائز (۳/۴ ۹×۶ انچ) صفحات (۶۹۴) سطور (۱۸) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف حیدر مرزا۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲؁ھ۔ تاریخ کتابت ۱۸۷۷ء۔

حالات مصنف:۔

مصنف حیدر مرزا کا وطن لکھنؤ تھا میر نواب داستان گو کے فرزند تھے۔

آغاز:۔

بنام جہاندار جاں آفریں
حکیم سخن بر زباں آفریں

"محرران سحر تقریر و منشیان جادو تحریر اس داستان بے نظیر کو بہ کاغذ حریر اس طرح تحریر کرتے ہیں۔"

یہ ایک طولانی قصہ شہزادہ بدیع الملک اور ماہ منیر کی شادی کے بعد اسی شہزادہ کی گم شدگی اور اسی سلسلہ میں عشق کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ اس جلد میں جلد اول و سوم موجود ہے۔ جلد دوم نہیں ہے۔

اختتام:۔

"بادشاہ اسلام اور سب سرداروں سے بڑے بادشاہ نے ان کے واسطے مجلس جشن چہل روزہ ترتیب دیئے سب عیش و سرور میں بیٹھے۔"

ترقیمہ:۔

تمام شد جلد سوم کتاب گلستان مقال بتاریخ پنجم ماہ جون ۱۸۷۷ء روز دو شنبہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برائے مطالعہ صاحبزادہ محمد نیاز حسین خاں بہادر بہ عہد نواب کلب علی خاں بہادر دام اقبالہٗ بدستخط خادم احقر العباد درگا پرشاد ولد رام پرشاد قوم کھتری ساکن رامپور۔

(۵۲۲) مثنوی بحر العشق

نمبر کتاب (۲۲۵۴ جدید) سائز (۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۹) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف شیخ غلام حسین متخلص بہ آفریں۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲؁ھ

حالات مصنف:۔

شیخ غلام حسین آفریں کا حال کسی تذکرہ میں نہیں ہے لالہ سری رام کے تذکرہ خمخانہ جاوید میں ایک آفریں تخلص شاعر کا حال موجود ہے مگر ان کا نام قلندر بخش تھا۔ اور وہ سہارنپور کے باشندے تھے۔

آغاز:۔

بعد حمد خدائے پاک و نعت صاحب لولاک بندہ خاکسار کمترین

شیخ غلام حسین متخلص بہ آفریں ساکن قصبہ تیوجہ پرگنہ بھوج پور ضلع فرخ آباد بخدمت ارباب استعداد عرض میدہم۔

دیباچہ کے چند سطر کے بعد نفس مضمون کا آغاز ان اشعار سے ہوتا ہے:-

بنارس ہے عجب یک شہر رنگین
کہ چین ملتے ہے جیسے گلشن چین

بنارس خطۂ جنت نشاں ہے
بے گلگشت سعدی بوستاں ہے

غبار اوس کا ہے سرمہ چشم عشاق
بتوں کا اوس کے یک عالم ہے مشتاق

اس مثنوی میں ایک قصۂ عشق کو نظم کیا گیا ہے۔ جیسے عاشق لیلی مجنوں و شیریں فرہاد، یہ عاشق و معشوق بھی آخر محروم ہو کر دنیا سے فنا ہو گئے۔ اصل قصہ یہ ہے کہ شہر بنارس میں ایک مہاجن کی دختر نہایت حسین تھی اور نام اوس کا سندر تھا۔ ایک روز وہ بام پر کھڑی تھی کہ ایک نوجوان عاشق مزاج کی اوس پر نظر پڑی اور اوس کی محبت میں گرفتار ہو گیا اور آخر کار بڑی بڑی مصیبتیں اٹھا کر راہی عالم بقا ہوا۔

اختتام:-

کیا برباد آخر عشق نے آہ
گئے دنیا سے دونوں یار دلخواہ
سمجھ عشق کو بی آفریں خوب
نہ طالب اپنی پہنچا ہے نہ مطلوب

ترقیمہ:-
تمام شد مثنوی جو عشق من تصنیف شیخ غلام حسین متخلص بہ آفریں ساکن قصبہ تیوجہ ضلع فرخ آباد۔

اللّٰھم احفظ قاریھا و ناظرھا و کاتبھا و سامعھا بحق احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم، بحق حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان بن عفان و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ۔

(۵۲۳) قصہ شاہ یمن

نمبر کتاب (۲۲۳۳) جدید، سائز ۸½×۱۲، تعداد صفحات (۲۳۴)، تعداد سطور (۱۹)، خط نستعلیق معمولی، نام مصنف (خام متخلص)، تاریخ تصنیف [illegible]

حالات مصنف:-

خام تخلص دکن کے شاعر تھے۔ تصوف سے ذوق تھا۔ سید محمد حسینی کے (جو حضرت گیسو دراز خواجہ بندہ نواز کی اولاد میں تھے) مرید تھے۔ سید محمد حسینی بھی شاعر تھے۔ سرور تخلص تھا۔

آغاز:-

الٰہی تو صاحب ہے سب سا بڑا
ہے دونوں جہاں تجھ کرم سے کھڑا
ہے قدرت کو تیری نہیں کچھ شمار
کیا دو جگت کو اونہیں آشکار
تو ہے حب دھنی ہے تو صاحب غنی
جگت سب بھکاری تو ہی ہے غنی

اس مثنوی میں شاہ یمن موسوم بہ جیپال کا قصہ اس طرح نظم کیا گیا ہے کہ وہ لاولد تھا ایک فقیر صحرائی کی مدد دعا سے اوس کو اور اوس کے وزیر کو اولاد نرینہ پیدا ہوئی۔

شاہزادہ کا نام ممنون اور وزیرزادہ کا نام ماہ رنگ رکھا گیا۔
اور ہندوستان کے بادشاہ کو دختر پیدا ہوئی جس کا نام عالم
پناہ رکھا گیا۔ اور انہی کے عشق و محبت کی داستان ہے۔
یعنی آخر میں ممنون شاہزادے کی شادی لعل پری شاہزادی
شام سے۔ اور عالم پناہ کی شادی شاہزادہ روم خورشید
سے ہوگئی۔

اس مثنوی میں مصنف کا نام نہیں ہے البتہ متعدد
مقام پر خام تخلص آیا ہے اور مرشد کا نام سید محمد حسینی
سرور لکھا ہے۔ چنانچہ یہ ابیات درج ذیل ہیں:۔

(صفحہ ۹) اے خام تو یہاں سمجھ کام کر
سخن کے جو اس کا سرانجام کر

(صفحہ ۱۰) اے خام بس کر اب اون کا بیاں
تو کر باپ کا راز یہاں سے عیاں

(صفحہ ۴۲۳) اے خام جو اس نگر سے چلا
کہ تک اب مناجات کو ہاتھ اٹھا

کہ سید محمد حسینی سرور
ہو محشر میں ہمراہ میرے ضرور

اختتام:۔

ہے ابیات گیارہ ہزار آٹھ سو[۱۱۸۰۰]
کہ دریا طبیعت کی ہے تیز رو

سنہ ہجری بھی اس میں آیا نکل
خدا کا ہوا ہے یہ کیا فضل

کیا ختم آل نبی پہ کلام
پڑھو پڑھنے والے درود اور سلام

(نوٹ:۔ تاریخ تصنیف کس مصرعہ سے برآمد ہوتی
ہے معلوم نہ ہوسکا۔ کیونکہ تعداد ابیات کے مصرعہ کے
اعداد ۱۲۵۰۔ اور مصرع ثانی کے اعداد ۱۲۰۸۔
دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ کے اعداد ۱۲۳۲ برآمد
ہوتے ہیں۔ لہذا اس سے اندازہ لگانا مشکل ہے)
مثنوی کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں جو تحت تشبیہی ممنون
شاہزادہ ہیں کے عنوان سے درج ہیں:۔

کہ جب شاہزادہ ہوا آشکار
محل ایک نادر کیا تھا تیار

نہیں وہ محل کیا پرستان میں
نہ جنت کے تھا کیں وہ بستان میں

نہیں اوس کے خوبی سے کچھ قصور
بنائے محل تھے وہ جنت کے حور

ہزاراں اوس محل کو کئے ہیں تیار
مرصع کے صدر آنسو سب ایک بار

رکھے شاہزادے کو جا اوس مندھیر
کئی تھے امیراں کئی تھے وزیر

اوس سنگ کہہ کے ممنون اتھا
جوانی کی ہیکار تھا رہما

ولی ماہ رنگ کو براہ مان کر
سمجھتا تھا اپنا اوسے جان کر

اسے تخت و تکرار میں صبح و شام
وزیراں امیراں وہ سب ہم کلام

(۵۲۴) علیٰ مقصود

نمبر کتاب (۱۲۰) جدید، سائز ۹×۵ انچ، صفحات (۵۶) سطر (۱۱) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مصنف واعظ۔ تاریخ تصنیف ابجد شدہ ۱۲ھ۔

حالاتِ مصنف:۔

واعظ کا حال دستیاب نہیں ہوا چنانچہ ڈاکٹر زور صاحب نے بھی تذکرہ مخطوطات جلد دوم میں مصنف کے متعلق کوئی صراحت نہیں فرمائی ہے۔

آغاز:۔

کروں پہلے بیاں حمد الٰہی
جو عالم کی جسے ہے بادشاہی
یہ عالم ہے اوس عالم کا نمونہ
الگ ہے ذات پاک بیچگونہ

اس مثنوی میں زو تو اس حمیری بادشاہ یمن کے اہل اسلام پر سخت مظالم اور اصحاب اُخدود کا قصہ نظم کیا ہے۔ اور آخر میں ان ظالموں کا خدا کی طرف سے برا انجام و انتقام کا ذکر ہے۔

اختتام:۔

فوائد دین کے اس میں ہیں موجود
لکھا ہوں نام اس کا میں جو مقصود
ہمیں بھیجے موے ایمان پر گھر
تمے اسلام اور ایقان پر گھر
بس اے واعظ اب ختم کرنے

درود میں بے نہایت ناسے پڑکے
اللّٰھم صل علی سیدنا و مولینا و نبینا و شفیعنا محمد و علی آل۔ . . . و اہل بیتہ و سلّم۔
اس مثنوی کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اُردو میں موجود ہے، نمبر (۳۳۵)

(۵۲۵) قصہ ملکہ مصر

نمبر کتاب (شامل ۲۲۹ جدید) سائز ۱۲×۸ انچ، تعداد صفحات (۳۳) تعداد سطور (۱۲) خط نسخ خوشخط نام مصنف سید محمود متخلص بہ محمود تاریخ تصنیف ۱۲۰۳ھ
مصنف کے حالات اور مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز:۔

کہوں میں ثنا و صفت حق کا اول
بنایا ہے جو سب جگت بے بدل
جلد اول میں اس مثنوی کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

اختتام:۔

جو کوئی اس قصے کوں پڑے یا سنے
دیوے فائدہ اون کو او سب بنے
جو کوئی چہارشنبہ جمعہ کوں سنے
مراداں سو بے شک او پانے اونے

(۵۲۶) قصہ شہزادہ چندر

نمبر (۵۰۹) جدید سائز (۵×۸) صفحات (۶۴) سطر (۱۹)
خط نستعلیق۔ مصنف اسحاق۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۲۰۰ھ
ناقص الآخر۔

مصنف کا نام معلوم ہوتا ہے کہ اسحاق ہے۔ منظوم داستان ہے کسی نے پہلے صفحہ پر مصنف اسحاق لکھ دیا ہے۔

آغاز:-

الٰہی توں صاحب سچا ہے بڑا
یہ دو نو جہاں تجھ کرم سوں کھڑا
یہ قدرت سوں تیری نہیں کچھ شمار
کیا دو جگ کوں تیں آشکار
توں صاحب بھی ہے تو صاحب غنی
جگت ہے بھکاری تو ہی ہے غنی

اس میں ایک داستان منظوم کی گئی ہے ایک ملک کا شہزادہ خواب میں ایک شہزادی کو دیکھتا ہے، اس کی تلاش میں نکلتا ہے۔ راستہ میں ہرن کا شکار کرتا ہے، ہرن زخمی ہو کر غائب ہو جاتا ہے، پھر بڑے مصائب کے بعد کامیابی ہوتی ہے۔

مثنوی ناقص الآخر ہے، مثنوی میں اولاً حمد و نعت اور خواجہ بندہ نوازؒ کی مدح ہے اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔

اختتام:-

سنیا شاہزادی کا روشن گلا
کہا میرے شاہ پر سو ٹل گئی بلا
دو نو بھی وصل کے طلب گار ہو
کھڑے شوق سو آ کو یکجا رہو

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

(۵۲۷) قصہ شاہزادی نظر بند و عاقل

نمبر کتاب (۲۲۲) جدید سائز (۸×۱۲½) انچ صفحات (۳۱۴) سطر (۱۷) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف؟
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۸۰ھ۔
ناقص الآخر۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات وصول نہیں ہوئے

آغاز:-

شروع میں کیا ہوں بنام کریم
کہ وہ ہے گا بے شک علی العظیم
وہ واحد ہے یکتا وہ خلاق ہے
وہ معبود برحق وہ رزاق ہے

اس مثنوی میں یہ قصہ بیان کیا گیا ہے کہ فیروز شاہ نامی روم کا ایک جلیل القدر بادشاہ تھا۔ اور اولاد نہ ہونے سے بہت مغموم تھا۔ خدا نے اوسے ایک لڑکی عطا فرمائی۔ لیکن بادشاہ نے لڑکا ظاہر کر کے اوس کا نام نظر بند رکھا۔ بادشاہ اور اوس کی بی بی کے انتقال کے بعد نظر بند کو تخت شاہی پر بٹھایا گیا۔ اس کے بعد نظر بند اور عاقل کے عشق کی کہانی ہے۔ اسی ضمن میں ایک پری سے عاقل کی شادی کا بھی ذکر ہے۔ یعنی نظر بند شاہزادی اور پری دونوں سے عاقل کی شادی ہوئی۔ اور عاقل روم کا بادشاہ ہوا۔ چونکہ یہ مثنوی آخر سے ناقص ہے۔ اس لیے مصنف اور

مثنوی کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

اختتام:-

نظر بند کے پاس یک شب رہے
پری پھول کے پاس یک شب رہے
اسی طرح سے روز تھوڑے گئے
پری اور نظر بند سے عاقل کہے

مثنوی کے چند اشعار بطور نمونہ کلام پیش ہیں:-

توکل خدا پر وہ کر ایک بار
محل میں چلا شاہ کے ہو کر تیار
وہاں جا کے دیکھا تو سوتے ہیں سب
وہ بیچارگی ہوش کھوئے ہیں سب
جو پھر آگے دیکھا تو عاقل ہے کیا
نظر بند پلنگ پر ہے سوتا پڑا
چھپر کھٹ جواہر کا تھا وہ تمام
سب اسباب پر تھا جواہر کا کام
سرہانے قلمدان تھا شاہ کا
سب ہتھیار اور پاندان تھا دھرا
وہ سوتا تھا اس طرح سے نوجوان
جیسے دیکھ جیتا ہے سب جہاں
جوانی کا اوس پر شروع بہار
سبھی چیز کا تھا وہ تو بہ بسیار
پڑے تھے پلنگ پر بکھر کے جس بال
جو دیکھیں سب اوس سا یہ جیسے اپنا بال
یہ عاقل کہتیں دیکھ نہیں آئی تاب

وہ چھاپ لپٹ بدن اوس کو شتاب

(۵۲۸) بستان حکمت

(نمبر کتاب (۳۰۰۳ جدید) سائز (۶×۹ انچ) صفحات (۹۶)
سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ فقیر محمد
خان متخلص بہ گویا۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۵ھ۔ تاریخ
کتابت ۲۰ رمضان ۱۲۹۰ھ۔

حالات مصنف:-

فقیر محمد خاں نام گویا تخلص اردو کے مشہور شاعر تھے ان کے قصائد بھی مشہور ہیں غازی الدین حیدر اور نصیر الدین حیدر کے مصاحبوں میں شامل اور ناسخ کے شاگرد رشید تھے امرا اور شعرا کی سرپرستی کے باعث شہرت رکھتے تھے۔

آغاز:-

در فیض است منتیں از کشا یش نا امید اینجا
برنگ دانہ از ہر تعمل می روید کلید اینجا

"حمد و ثنا پروردگار عالم کو ابتدائے ازل سے انتہا تک سزاوار ہے کہ اپنے وجوب وجود قدیم سے تعین اول کو منصہ ظہور پر جلوہ گر فرمایا۔"

یہ کتاب انوار سہیلی مؤلفہ ملا حسین واعظ کاشفی کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے جس کے ٹائیٹل پر مؤلف کا نام فقیر محمد خاں درج ہے۔ اس قلمی نسخہ کے دیباچہ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ:-

چنانچہ مضمون شعر گویا اس کے مناسب حال ہے ؎

کام پوشاک سے نہیں ہم کو :: عیب پوشی ہمارا شیوہ ہے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ "فقیر محمد خاں گویا" ہی اس کے مولف و مترجم ہیں۔ اس ترجمہ کے دیباچہ میں انوار سہیلی کے فارسی ترجمہ سے پہلے یہ کتاب کس زبان میں تھی اور بعد ازاں کن کن زبانوں میں ترجمہ ہوئی اوس کی مفصل تاریخ بیان کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ میں نے انوار سہیلی کا محض ترجمہ ہی نہیں کیا ہے بلکہ اوس میں دیگر اضافہ جات کر کے ایک جدید تالیف کی اس کو شکل دی ہے۔ کتاب کے ملاحظہ سے واضح ہو سکتا ہے۔

اختتام :-

شکر ہے خدائے عزوجل کا کہ ترجمہ انوار سہیلی کا . . . مقام دار السلطنت لکھنؤ میں ختم ہوا . . . . جو کوئی اس کا مطالعہ کرے حسبتاً للہ واسطے اس عاصی کے خدائے کریم سے دعائے مغفرت چاہے . . . . آخر کتاب میں ناسخ کا ایک قطعہ تاریخ اتمام کتاب تحریر ہے جس کا آخری شعر یہ ہے :-

پے سال تاریخ اتمام ناسخ

خرد گفت بستان پر آب حکمت

۱۲۵۵ھ

جدول سرخ و سیاہ ہے چند مہریں ہیں جن کو مٹا دیا گیا ہے۔

ترقیمہ :-

تمت الکتاب . . . . العبد کمترین ؟ الدین بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک ۱۲۶۰ھ اختتام یافت

(۵۲۹) شعلۂ محبت و عشق

نمبر کتاب (۲۸۸ جدید) سائز (۴×۶ ۳/۴ انچ) صفحات (۱۲۵) سطور (۱۴) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف میر منور علی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۰ھ۔

حالات مصنف :-

میر منور علی نام سید و میاں عرف۔ پائیگاہ خورشید جاہی (حکومت آصفیہ) میں ملازم تھے۔

آغاز :-

"وجہ تالیف۔ مجھے یہ یاد ہے کہ اپنے زمانہ نو عمری میں مجھے عشقیہ مضامین سے خاص دلچسپی اور بے حد شغف تھا اور تمام مضامین میں عاشقانہ مضامین کو ترجیح دیتا۔"

اس رسالہ میں محبت و عشق کے تاثرات بیان کئے ہیں اور آپ بیتی عشق و محبت کے حالات بیان کرتے ہوئے۔ عشق مجازی سے عشق حقیقی کے مدارج تک پہنچنے کی کیفیت لکھی ہے۔

اختتام :-

"اب بے انتہا حیرت چھا گئی۔ اور بے خبری انتہا کو پہنچ گئی۔ اب اس کا وہ عالم بے خبری تھا کہ اس بے خبری کی بھی خبر نہیں۔"

(۵۳۰) حکایات الشعرا

نمبر (تاریخ شائع شدہ ۵۹۶) سائز (۶×۱۰) صفحہ (۱۵)

سطور ۱۳ خط شکستہ۔ مصنف مرزا ابوالفضل عباسی
تاریخ تصنیف ۱۳۱۱ھ کتابت ۱۳۱۱ھ
مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہو چکے ہیں۔

آغاز:-

"بعد ازیں مخفی مباد کہ حسب فرمائش قدر دان ارباب کمال ناظم و ناشر ہر فن امیر کبیر صاحب قلم و شمشیر میر عبدالحی خاں ممتاز الدولہ صولت جنگ۔ ۔ ۔ امیر الملک والا جاہ نواب مہدی حسن خان صاحب بہادر غیرہ انور جنگ خاکسار ابوالفضل عباسی شرر فی متخلص رخصت کے جب رسالہ انیس الولایت مشتمبر بست و چار حکایات عجیب پیش کش کیا۔ جناب ممدوح نے از راہ سخن فہمی و نکتہ دانی اس کو پسند فرمایا کہ یہ مختصر ہے کچھ اور بھی لکھ دیجئے۔ سر دست یہ رسالہ دوسرا بندہ نے لکھ دیا نام اس کا حکایات الشعرا ہے اور اس میں ۲۲ حکایت ہیں"
اس میں اخلاقی سبق آموز حکایتیں درج ہیں۔

اختتام:-

"جامی نے خود معرع دے کر پڑھا سانس کو خوش حال کر دیا وہ یہ ہے چوں اسپاں تاک کمک اعد شمارہ"

ترقیمہ:-

الحمد للہ یہ رسالہ بتاریخ ہفتم ماہ صفر ۱۳۱۱ھ وقت صبح شروع اور اسی وقت تمام ہوا۔ کتبہ محمد عباسی مصنف کا قلمی نسخہ ہے شائع نہیں ہوا۔

(۵۳۱) مجلس اول روضۃ الاطہار

نمبر کتاب (۲۲۰۲) جدید سائز (۹×۶) انچ صفحات (۳۶) سطور (۱۳) خط نیم نستعلیق۔ نام مصنف۔ نوازش علی متخلص بہ شیدا۔
مصنف کے حالات اور روضۃ الاطہار کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

محمد سرور سردار عالم ۔ محمد افتخار نسل آدم

اختتام:-

بتا دے معرفت کی راہ مجکوں
حقیقت کی جتا دے ماہیت کوں
ناقص الآخر ہے۔

(۵۳۲) زاد الآخرت

نمبر کتاب (۱۹۹۵) جدید سائز (۸½×۵½) انچ صفحات (۲۲۰) سطور (۱۰) خط نسخ خوشخط۔ نام مصنف۔ ذوالفقار علی متخلص بہ صفا۔ تاریخ تصنیف ۱۲۲۳ھ
مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہو چکے ہیں اور اس شہادت نامہ کا تذکرہ بھی جلد اول میں سلسلہ نمبر (۳۴۰) کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

وہی عالم ہے میرے شرح غم کا
جو طرح انگیز ہے لوح و قلم کا
ظہور اوس کا یہ مشت آب و گل ہے
مکاں اوس لامکاں کا کنج دل ہے

یہ دکھنی منظوم کتاب حالات و واقعات شہداء کربلا کے بیان میں ہے۔ نواب ثابت جنگ غفار خاں فرزند والاجاہ (والی کرناٹک) کے ایما پر تصنیف کی گئی۔ مؤلف کا نام اور تخلص کے اشعار آخر میں جو تحریر ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

غم آل نبیؐ ہے کام میرا
علی و ذوالفقار ہے نام میرا
تخلص مشتہر میرا صفا ہے
مرا دل حب حیدر سے بھرا ہے

اختتام:۔

نہیں غم روز رست و خیز مجھ کو
کفایت ہے یہ دست آویز مجھ کو
ہوا مرقوم جب یہ غم کا احوال
تھے بارہ سو کے اوپر سترہ سال

(۵۳۳) زاد الآخرت دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۶۶۶ جدید) سائز (۷×۴½ انچ) صفحات (۳۵۲) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ

آغاز:۔

بنایا اس قدر ہمراز اس کو
ملائک پر کیا ممتاز اس کو
مگر جو شخص ہیں دمساز اوس کے
اوٹھاتے ہیں وے ہر دم ناز اوس کے

اختتام:۔

نہیں غم روز رست و خیز مجھ کو
کفایت ہے یہ دست آویز مجھ کو
ہوا مرقوم جب یہ غم کا احوال
تھے بارہ سے کے اوپر سترہ سال ۱۲۱۷

ترقیمہ:۔

ایں کتاب کنیز کمترین خاتون دو جہاں یعنی رضا بیگم بنت دلہن بیگم۔ تحریر فی التاریخ نوزدہم شہر شعبان المعظم بروز دوشنبہ ۱۲۶۳ھ ہجری۔

(۵۳۴) ترجمہ تذکرۃ الثقلین

نمبر کتاب (۲۶۵ جدید) سائز (۱۲½×۸ انچ) صفحات (۳۵۲) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ؟
تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۳ھ تاریخ کتابت ۱۲۹۵ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"باب پہلا بیان میں مسلمؑ بن عقیل کے بیج کوفہ کے اور خبردار ہونا یزید بد کا اور رونہ کرنا عبد اللہ بن زیاد کا واسطے سرداری کوفہ کی اور ذکر شہادت حضرت مسلم بن عقیل کا۔"
اس کتاب میں نہ کسی مترجم کا نام ہے اور نہ نام کتاب۔

البتہ ابتدائی صفحہ پر کسی نے (ترجمہ تذکرۃ الشہدین) لکھ دیا ہے۔
یہ کتاب چند ابواب پر منقسم ہے۔ حضرت مسلم کی شہادت کے
احوال سے ابتدا ہوتی ہے اور شہیدانِ کربلا کے حالات کے
بعد جنگ حضرت مختار، جنگ سید محمد حنیفہ وغیرہ کے واقعات
درج ہیں۔

یہ کتاب کسی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔

اختتام:-

"بعد اس کے ولید سردار ہوا بعد نو سال کے وہ بھی
مرض موت میں گرفتار ہو کر دوزخ میں گیا۔
اوپر تمام خورد و کلاں کے مخفی نہ رہے کہ خوانندہ و نویسندہ
و گویندہ کو اس کا نزدیک حق تعالیٰ ثواب عظیم میں داخل ہونے
کے واسطے ذکر امام حسین ہے۔"

ترقیمہ:-

تمام شد بتاریخ ۱۴ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ روز جمعہ۔

(۵۳۵) بیاض جناب الدولہ المتخلص بہ درخشاں

نمبر کتاب (۵۸۹ جدید) سائز (۶×۴ انچ) صفحات
(۱۹۶) سطور متفرق۔ خط معمولی۔ مصنف
جناب الدولہ جن کا تخلص درخشاں تھا واجد علی شاہ
اودھ کے مصاحب تھے۔

آغاز:-

عزیزو حشر ہے برپا مہینہ ہے محرم کا
لگانے لگی ہے زہرا مہینہ ہے محرم کا

پھر خاک بر سر ہیں گریباں چاک حیدر ہیں
حسن کہتے ہیں واویلا مہینا ہے محرم کا

اس بیاض میں اکثر نوحہ جات ہیں۔ اس کے بعد قطعات
تاریخی وفات مخدرات ہیں جس میں تاریخ سنہ ۱۳۰۲ھ تحریر ہے۔
اس کے علاوہ متفرق تحریرات ہیں۔ گویا یہ بیاض کشکول ہے
پندرھویں صفحہ پر ۱۲۶۶ھ تحریر ہے۔ اس میں مصنف کا پتہ نہیں
چلا کسی صاحب نے پہلے صفحہ پر بیاض جناب الدولہ لکھ دیا ہے
لہٰذا یہی نام رکھا گیا۔

اختتام:-

ز جور گردوں خوش ستم زبان زیاد و ابستم
به درد و رنج و الم دو چارم بیا محمد بیا محمد

(۵۳۶) پیش خوانی

نمبر کتاب (۳۶۲۱ جدید) سائز (۶½×۴ انچ) صفحات
(۶۲) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف
میرزا مہدی متخلص بہ اقبال۔ تاریخ تصنیف نامعلوم
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اے عزیزانِ مصطفیٰ حاضر در یں مجلس بود . . .
ایہا الناس یقین جانو کہ جو کوئی اس دار دنیا میں صدمہ بلا
اور زہر جفا میں ساہے گا نعمت قرب حق کو بہتر پہنچے گا"

اس بیاض میں حالات شہادت امام حسین بیان
کئے گئے ہیں۔

اختتام :۔

"وجسمہ علی الارض ورأسہ علی السنان جسم اقدس تو اس جناب کا ریگِ گرم پر پڑا رہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من نور وجھہا الجنان (ناتمام)

(۵۳۷) ترجمہ مقامات حریری

نمبر کتاب (۹۶۸ جدید) سائز ۱۳×۸ انچ صفحات (۳۵۰) سطور (۱۹) خط نستعلیق خوشخط ۔ نام مترجم محمد عبد الرحمٰن خاں ۔ تاریخ ترجمہ ۱۳۵۶ھ ۔ تاریخ کتابت ۱۳۵۶ھ ۔

حالات مصنف :۔

محمد عبد الرحمٰن خاں نام ٹونک کے رہنے والے تھے باپ کا نام محمد عنایت اللہ خاں تھا ۔ عربی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے ۔

آغاز :۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے میں شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس پر کہ تو نے ہم کو قوت بیانیہ سکھلائی ۔ ابو محمد القاسم بن علی بن عثمان الحریری متوفی ۵۱۶ھ کی مشہور ادبی کتاب مقامات حریری کا محمد عبد الرحمٰن خاں نے اردو میں بغرض رفاہ عام ترجمہ کیا ہے تاکہ طالبعلموں کو سہولت ہو۔"

اختتام :۔

"وہی ذات خوف کے قابل اور لائق بخشش اور دنیا اور آخرت میں بھلائیوں والی ہے"

تمام شد بحسن توفیقہ محمد عبد الرحمن خاں خلف محمد عنایت اللہ خاں صاحب ٹونکی ۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ ہجری ۔

(۵۳۸) ترجمہ مجانی الادب

نمبر کتاب (۹۶۲ جدید) سائز ۱۳½×۱۱ انچ صفحات (۱۳۲) سطور (۲۲) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف (عبد الرحمٰن خاں) تاریخ ترجمہ ابجد ۱۳۰ھ ۔

آغاز :۔

تمام تعریفوں کے شایان وہی خدا ہے جس نے علم ادب کی کتابوں کو مطالعہ کرنے والوں کے لیے سہل کیا" بیروت کے ایک عالم مسمی یوسف مدرس البیان کلیۃ القدس نے علم ادب میں ایک مبسوط کتاب کئی جلدوں میں صدی نوزدہم عیسوی میں تالیف کی یہ اس کتاب کے ابتدائی حصہ کا ناتمام ترجمہ ہے ۔ اور مترجم غالباً عبد الرحمٰن خاں کا ہی معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے تلخیص المفتاح وغیرہ کا ترجمہ کیا ہے ۔

اختتام :۔

"اور ہم کو ایک جزیرہ میں ڈال کر خود چلا آئے کہ نہ ہمیں پتہ کہ کس ملک میں ہیں نہ یہ خبر کہ کس مقام پر ہیں"۔ (ناتمام)

(۵۳۹) افضل الآداب آصفیہ

نمبر کتاب (۱۰۸۶) جدید، سائز (۷ × ۴½) ۵ صفحات
(۳۲۶) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف
شاہ علی متوطن قصبہ ادونی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۶ھ
تاریخ کتابت ۱۲۷۶ھ
مصنف کا حال جلد اول میں قلمبند ہو چکا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد جاننا چاہیے
کہ اس ذرۂ بے مقدار شاہ علی متوطن قصبہ ادونی نے اس
مختصر رسالہ میں چند مسائل علم آداب و خلق جمع کر کے موسوم
بہ افضل الآداب آصفیہ کیا۔"

یہ کتاب علم آداب و خلق کے بیان میں ہے۔ مصنف
نے اس کو بعد تکمیل نواب میر تہنیت علی خاں بہادر افضل الدولہ
نظام الملک کی خدمت میں گزرانا۔ اس میں نصیحت آمیز
حکایات ہر عنوان کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"یا بشاہ حقیقت حال کو سن کر چور کو سرفراز کیا اور
یا خدمہ کو صحرا میں آزاد۔
(تمّت)

ترقیمہ:-

ہفتم، ۲ صفر ۱۲۰۰ ہجری۔

(۲۴۵) مثنوی بیان مناجات بی بی فاطمہ برائے مغفرت امت

نمبر کتاب (۱۰۸۱) جدید، سائز (۷ × ۴½) ۵ صفحات
(۲۵) سطور (۱۰) خط طبی نستعلیق بدخط۔
مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

آغاز:-

حکایت عجب یک سنو دردمند
سنے تو کھلیں دل کے قفلوں کے بند
سنو اس کے تئیں کان دے دل سوں سب
کہے ہیں محمد رسول عرب

اس مختصر مثنوی میں آنحضرت کے نصف شب میں اٹھ کر باعجز و
خضوع عبادت خدا کرنے کا ذکر ہے۔ اور ایک قصے کے
طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک شب کو
حضرت عائشہؓ کے محل مبارک میں آرام فرما تھے۔ اور زیادہ
وقت تک میٹھی نیند میں سو گئے تھے کہ اتنے میں حضرت جبرئیل
نے خدائے تعالیٰ کے عتاب کا پیغام پہنچایا۔ آپ نہایت
اضطراب کی حالت میں دشت و کوہ کی طرف چلے گئے۔
تمام صحابہؓ اور اہل بیتؓ پریشان حال آپ کی تلاش میں
روانہ ہوئے۔ . . . (اس کے بعد مثنوی کا کچھ حصہ غائب)
پھر یہ ذکر ہے کہ آنحضرتؐ اپنی امت کی مغفرت کے لیے خدا
برتر کی خدمت میں دعا خواہ تھے۔ اس اثنا میں حضرت
خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے نہایت ہی عاجزی و خشوع
و خضوع سے درگاہ عزت میں بخشش امت کے لیے التجا کی۔
(نوٹ) یہاں تک حالات ہیں اس کے بعد مثنوی ناتمام ہے
مولف اور نام کتاب کہیں نہیں ہے۔

اختتام:-

کرے سیانی دعا بانیاز — دعا فاطمہؓ نورِ توسین کی
اے مشکل کشا صاحب کارساز — ہو داس کے یو دو قرۃ العین کی

---

(۲) تاریخ

سیرۃ النبی صلعم، سوانح، مناقب، تاریخ، سفرنامہ

(۵۴۱) معراج نامہ

نمبر کتاب (۲۹۳۸) جدید سائز (۳/۴ ۹ × ۱/۲ ۵ انچ) صفحات (۳۲۲) سطور (۲۰) خط نستعلیق۔ نام مصنف سید بلاقی۔ تاریخ تصنیف ۱۰۶۵ھ۔

سید بلاقی کے معراج ناموں کی صراحت جلد اول میں کردی گئی ہے یہ ایک اور نسخہ اس کتب خانہ میں موجود ہے۔

آغاز:-

اول نام اللہ بولوں اَبد
ثنا اور صفت اُس کی کربے عدد

ثنا اوس اوپر جت سزاوار ہے
کہ تہار قدرت میں کرتار ہے

اس کے حاشیہ پر دوسری مثنوی "نجات نامہ" مصنفہ محمد امین تحریر ہے۔

اختتام:-

نہ ظالم کرے کچھ کسی پر ستم
زبرکت محمدؐ نبی الختم

سو سید بلاقی نبیؐ کا غلام
قصا یوں کہا تجہ لطف سوں تمام

(۵۴۲) نُور نامہ

نمبر کتاب (۶۶۲) جدید سائز (۱/۲ ۸ × ۱/۲ ۵ انچ) صفحات (۳۰) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف شریف تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۱ھ تاریخ کتابت ۱۲۷ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہم دست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

اول حمد اللہ رب بصیر
و ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیر

بس ذات او نور کر آشکار
کیا پھر اوسی نور سو جگ بہار

کرم یا شریفا اوپر کر کرم
کرم سوں بخش تجہ دھرم تجہ دھرم

یہ مختصر مثنوی نور محمدی صلعم کی خلقت وغیرہ کے متعلق ہے۔ تاریخ تصنیف آخر اشعار میں یوں لکھی ہے۔ اس میں

(۲۲۰) ابیات ہیں:-

پڑھو اور کرو دل کتیں شاد سوں
تیرقیا کو کرنا دعا یاد سوں
ز ہجرت نبیؐ کے ہزار ایک سال
بھی یک صد اوپر دس اتھے بے مثال
د شعبان معظم کے خوش ساعت میں
مراتب ہوا ات شب برات میں
محاسب بکھو کرو بیتاں سلیم
ہے یک قاف یک شین او یک میم

اختتام:-

الٰہی بخش توں لکھن ہار کوں
پڑھنہار کوں اور سنن ہار کوں
ہزاراں درود اں ہزاراں سلام
بحق محمد علیہ السلام

الحمد للہ قبال کل امد . برحمتک یا ارحم الراحمین
اتمام یافت۔

ترقیمہ:-

بدست کامل علی شاہ قادری تحریر فی التاریخ ششم
شہر رجب المرجب ۱۲۰۰ھ ہجری نبوی۔

(۵۴۳) نورنامہ تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۹۹۰) جدید، سائز ... صفحات
(۲۰) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق، مصنف

عنایت شاہ۔ تاریخ تصنیف ۱۱۴۰ھ . . .
عنایت شاہ اور ان کے نورنامہ کا تذکرہ جلد اول
میں کر دیا گیا ہے۔ اب اور دو نسخے دستیاب ہوئے ہیں۔

آغاز:-

الٰہی کرنہار کرتار توں
سنوارا ہے قدرت کے سنسار توں

اختتام:-

مرتب ہوا نورنامہ تمام
بحق محمد علیہ السلام

(۵۴۴) نورنامہ چوتھا نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۰) جدید، سائز (۹ × ۵½) صفحات
(۲۲) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔

آغاز:-

الٰہی کرنہار کرتار توں
سنوارا ہے قدرت سوں سنسار توں

اختتام:-

مراد تیری حاصل ہر حال سوں
خداوند تعالیٰ کرے شاد سوں

---

(۵۴۵) شمائل نامہ آنحضرت صلعم

نمبر کتاب (شمائل نمبر ۲۶۶) جدید سائز (۸×۵ ½ انچ)
تعداد صفحات (۸) تعداد سطور (۱۵) نام مصنف
عبدالمجید متخلص بہ ترین۔ کتابت سنہ ۱۲ھ۔
عبدالمجید ترین کے شمائل ناموں کا تذکرہ جلد اول میں
ہو چکا ہے اس کا ایک اور نسخہ یہاں موجود ہے۔

آغاز:-

الٰہی سچا توں ہے پروردگار
دو تو سیگ میں قدرت تری آشکار
(اس رسالہ کے بعد ایک رسالہ ترمذی وغیرہ سے متعلق فارسی
زبان میں ہے)

اختتام:-

بحق محمد ہے صاحب رسول
مناجات کر منجہ بندے کا قبول
ہزاراں درود اں ہزاراں سلام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

"تمام یافت بدست کامل علی شاہ قادری بوقت
اشراق بروز سہ شنبہ شہر رجب المرجب بتاریخ ہشتم
سنہ ۱۲ ہجری"

(۵۴۶) کتاب در بیان سیرت آنحضرت صلعم

نمبر کتاب (۱۶۶۰ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۲۰۸)
سطور (۱۲) خط نسخ و نستعلیق خوشخط معمولی۔ نام
مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ما بعد سنہ ۱۲ھ
مصنف کا نام اور خود کتاب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

آغاز:-

"الحمد للہ الذی ہدینا لھذا وما کنا لنہتدی
.... بہترین حیات اور خوب ترین لمحات کہ پسندیدۂ
خالق کائنات اور وسیلہ حصول بہشت و لمحات ہووے"
اس کتاب میں پہلے ولادت باسعادت آنحضرت صلعم
کے حالات ہیں اس کے بعد سے آپ کی زندگی کے واقعات
اور معراج شریف کے حالات ہیں۔ یہ کتاب مثل مولود نامہ
کے ہے۔ درمیان میں جا بجا آنحضرت صلعم کی مدح میں نظم
بھی ہیں۔ چونکہ یہ کتاب آخر سے ناقص ہے۔ اس لیے نام
کتاب و مصنف وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔

اختتام:-

"فرمایا اے جبرئیل حال موت کا معلوم نہیں شاید ایک
برس پہلے توبہ میسر نہ ہو پھر حکم آیا اگر ایک مہینہ پہلے توبہ
کرے۔ فرمایا۔ . . . "

(۵۴۷) معراج نامہ موسوم بہ زبدۃ الاخبار

نمبر کتاب (۵۹۷ جدید) سائز (۸×۵ ½ انچ) صفحات (۲۴۲)

سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف حکیم قدرت اللہ خاں قادری۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۰۴ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۱۱ھ۔

حالاتِ مصنف:-

حکیم قدرت اللہ خاں حکیم بھی تھے اور شاعر بھی۔

آغاز:-

کتاب اور سنت کا کر اقتدا
لکھی پہلے میں نے یہ حمدِ خدا
حمد ہے سب موجدِ افلاک کو
اوج بخشی صاحبِ لولاک کو

معراج شریف کے تفصیلی حالات نظم کئے گئے ہیں۔
تاریخ تصنیف اور تعداد ابیات و اسم تاریخی کتاب اشعار ذیل میں مذکور ہیں:-

میں نے بیتوں کا کیا اوس کے شمار
پائیاں بتیس سو اور سانو یار
پھر طبیعت نے کہا اے نیک خو
نام اس کا زبدۃ الاخبار ہو
سال ہجری تھی بصد عز و تمیز
یک ہزار و دو صد و چار اے عزیز

آخر میں دیگر حضرات کے چار نظم دیکھی ہیں:- یک میر صاحب۔ دوسرے فدا تخلص۔ تیسرے و چوتھے فیض علی۔ اس کے بعد نثر میں کسی صاحب کی ایک تقریظ ہے۔

اختتام:-

"آشنائے بحر سخندانی دقیقہ شناس علم معانی... حکیم قدرت اللہ خاں قادری نور اللہ مضجعہ وجعل الجنۃ مثواہ"

ترقیمہ:-

تمام شد کتاب معراج نامہ بخط خام شیخ حفیظ اللہ امام جامع مسجد قصبہ فرید آباد سنہ ۱۲۱۱ھ مطابق ستی اگہن سدی اکادشی سمت ۱۸ صورت اختتام یافت۔۔۔۔

(۵۴۹) ورد نامہ

نمبر کتاب (۵۰۰ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۲۱۰) سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط نام مصنف محبوب عالم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۲۰ھ۔

حالاتِ مصنف:-

مصنف قصبہ جھجر ضلع روہتک کے متوطن تھے شاعری کا اچھا مذاق تھا۔ ایک مذہبی عالم کی حیثیت سے ان کا تعارف کرایا جا سکتا ہے۔

آغاز:-

جیوں میں پہلے نام رحمان کا
تیوں گیان اس بھیت بکھان کا
سبھی ایک کرتار وہ پاک ہے
کہ وا جس کی قدرت سمت اندیشت

اس مثنوی میں آنحضرت صلعم کی سوانح حیات ابتدائے بعثت سے وفات تک کے حالات نظم کیے گئے ہیں۔ اور خاتمہ کتاب میں اس مثنوی کا نام لکھا ہے:-

محمدؐ کا درد نامہ کہب

اسی درد مان جیو جایاں دہا
ہوی دکھ نبی پر قریشوں کے ہات
وہی دکھ لکھے ہاں نہیں اور بات

اختتام:-

کہاں نانو محبوب عالم مجھے
اسی نانو کی اب شرم ہے مجھے
رکھ اب دین اپنی مان ثابت قدم
کروں یاد تیری پڑا دم بہ دم
تیرے نام اوپر کروں میں تمام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

ترقیمہ:-

تمام شد نسخۂ درد نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من تصنیف مولوی محبوب عالم ساکن قصبہ جھجر۔

(۵۴۹) رسالہ در مناقب اہلبیتؑ

نمبر کتاب (شامل نمبر ۹۳۹ جدید) سائز ۳½×۵ انچ صفحات (۲۳) سطور (۸-۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف حسین اللہ۔ تاریخ تصنیف [illegible] ۱۳..ھ
مصنف کے حالات نہیں ملے۔

آغاز:-

"نحمدہ و نصلی حمد وافر خداوند عز و جل کو سزاوار ہے جو بندۂ ضعیف کو ایک مشت خاک سے پیدا کر کے اس کو اشرف المخلوقات سے مزین فرمایا۔"

اس رسالہ میں قرآن مجید کے آیات سے محبت اہل بیتؑ کو ثابت کیا گیا ہے۔ لیکن یہ رسالہ ناتمام ہے

اختتام:-

"جو ظلم اوس کے تحریر و تفصیل سے شرمندہ ہے گرچہ بے حیا"

ناقص الآخر ہے۔

(۵۵۰) براہین معینہ

نمبر کتاب (۲۲۵۰ جدید) سائز ۳¾×۵½ انچ صفحات (۲۵) سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف؟ تاریخ تصنیف ۱۲۹۱ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳..ھ۔
مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ... اما بعد واضح ہو کہ یہ ایک مختصر رسالہ براہین معینہ زبان ہندی میں واسطے نفع عام مومنین کے" الخ

یہ کتاب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالبؑ

اہل بیتؑ کے فضائل و مناقب کے بیان میں ہے۔ مولف نے فریقین کے مستند و معتبر کتب سے مناقب جمع کئے ہیں۔ مولف نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ یہ کتاب دو مقصد و ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۶ھ میں مطبع اثنا عشری لکھنؤ میں طبع ہو چکی ہے۔

اختتام:-

"الحمد للہ کہ یہ رسالہ مجالہ . . . . تیرھویں رجب ۱۳۱۹ھ کو ختم ہوا . . . اور دوسروں کے واسطے موجب استبصار اور . . . کا ہو والسلام علی من تبع الہدیٰ"

ترقیمہ:-

بتاریخ غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ کو میں نے تمام کیا بوقت روز پنجشنبہ۔

(۵۵۱) ثمرۃ النبوۃ المعروف بہ الزہراؑ

نمبر کتاب (۸۰۸ جدید) سائز (۸ × ۶ ۱/۲ انچ) صفحات (۲۷۰) سطور (۱۳) خط نستعلیق، نسخہ خوشخط معمولی

نام مصنف سید نیاز حسین عابدی بی۔ اے۔

تاریخ تصنیف ۱۳۲۱ھ تاریخ کتابت ۱۳۲۱ھ

حالات مصنف:-

مصنف قصبہ میرا ضلع فتحپور کے سادات میں تھے

آغاز:-

"حمد زیبا ہے خدائے برتر کی ذات پاک کے لیے جس نے آسمان و زمین و ماسوا کو اپنی قدرت کاملہ سے خلق اور اپنی جملہ مخلوقات میں سے انسان کو منتخب کر کے خلعتِ عقل سے مشرف و ممتاز فرمایا"

اس کتاب میں حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراؑ رضی اللہ عنہا کی مفصل سوانح عمری ہے۔ کتاب کے ختم کے بعد مقدمہ کتاب (۳۹) صفحات پر مشتمل تحریر ہے۔ بعد ازاں "عقد جناب رسالتمآب صلعم با خدیجۃ الکبریٰ" کا بیان ناتمام ہے، صرف چار صفحے ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں بعض مشاہیر علماء کے قطعات تاریخی و تقاریظ ہیں۔

اختتام:-

"یہ چاروں بیبیاں حضرت خدیجہؑ کے گرد بیٹھیں اور اس وقت بستم جمادی الثانی سنہ پنجم . . . . صاحب تاریخ التواریخ نے سال ولادت سنہ ۶۲۳ شمسی بعد از ہبوط آدم لکھا ہے"

(۵۵۲) وفات نامہ خاتونِ جنت

نمبر (۳۶۵۴ جدید) سائز (۷ × ۵ ۱/۲ انچ) صفحات (۸) سطور (۱۳) خط بد نستعلیق نام مصنف نامعلوم

تاریخ تصنیف بعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔

آغاز:-

کیا ابتدا میں بنام خدا
وہ مارے جلاوے وہ پالے سدا

محمدؐ ہیں سید المرسلین
حبیبِ خدا رحمت العالمین

اس میں ابتداء، وفات حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ کے حالات منظوم ہیں۔

اس نظم میں مصنف کا پتہ نہیں چلا ایک مقام پر عاصی لکھا ہے مگر مضمون میں بھی یہ لفظ آسکتا ہے اس لیے یقینی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲، سطر آخر

اپیں تو دور کر ہور روشنی بخش
ترا عاصی گدا ہوں الیقینی بخش

ترقیمہ :-

تمام شد وفات نامہ خاتونِ جنتؓ و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و قصہ فاختہ۔

(۵۵۳) فضیلت نامہ

نمبر (مجامع ۱۸۳) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۵) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف محی الدین۔ تاریخ تصنیف
اوائل ۱۱ سنہ کتابت ۱۳۰۰ سنہ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے شعرا کے کسی تذکرہ میں ان کا ذکر نہیں ہے، اور ان کی اس تصنیف سے بھی کوئی رہبری نہیں ہوتی۔

آغاز :-

اول میں خبراؤں تجے ذوالجلال
توں دھرتا ہے قدرت جو صاحب کمال
کیا دو حرف سوں یو دو تو جگت
توں صانع ہے قدرت کا صاحب سکت
کہ دار البقا کا کیا جگ لطیف
دھریا قدرتاں اس میں نادر شریف

اس میں حمد و نعت کے بعد درود کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اختتام :-

بنایا محی الدین ہے یوں اشعار
کہ دنیا میں میرا ہے یادگار
کہ میں اس سبب سوں بنایا نظم
قیامت تلک رہے میرا یو رقم
فضیلت یو نامہ کیا مختصر
کیا میں بیاں صوم کا سر بسر
فضیلت یو نامہ ہوا ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ :-

کاتب سید یٰسین حسینی القادری ابن حضرت فخر الدین حسینی القادری سہروردی الشطاری شنبہ ۱۲ ماہ رمضان اتمام ہوئی۔

(۵۵۴) اسرارِ غوثیہ

نمبر کتاب (۲۹۴۰ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ)
صفحات (۱۸۰) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔

نام مصنف۔ حافظ سید محمد طاہر۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۲ھ

حالات مصنف:-

سید غلام نبی صاحب مرحوم خطیب مکہ مسجد کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔ سید محمد طاہر ان کے فرزند تھے، علوم اسلامیہ کے ماہر اور عربی فارسی کے عالم متبحر تھے۔ باپ کی جگہ مکہ مسجد کے خطیب مقرر ہوئے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعد حمد و صلوٰۃ ۔۔ اما حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا مطیع فقیر حقیر حافظ سید محمد طاہر فرزند حضرت سید غلام نبی صاحب خطیب مکہ مسجد ۔۔

یہ کتاب حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی محبوب سبحانیؓ کے مناقب میں ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کو معتبر کتب یعنی تذکرۃ الاولیا۔ کرامات الاولیا۔ محبوب القلوب۔ اخبار الاخیار۔ نفحات الانس۔ تکملہ سفینۃ الاولیاء و زبدۃ الاسرار سے منتخب کر کے حضرت محبوب سبحانیؓ کے مناقب و کرامات بیان کئے ہیں اور کتاب کا نام اسرار غوثیہ رکھا۔ اس میں (۸۹) مناقب ہیں۔ آخر میں بعض بزرگوں کے کرامات یعنی حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ و ابراہیم خواص۔ و والد حضرت شیخ ابا بکر جامی کا ذکر ہے۔ بعد ازاں منقبت حضرت محبوب سبحانیؓ مذکور ہیں۔

اختتام:-

"درا ہل دل پاس ادب مقبول کر دادے او رعاجی فقیر حقیر حافظ محمد طاہر نے یہ کتاب تالیف کی ہے۔ خاتمہ بخیر ہوئے اوس کا آمین ہذا کتاب بتاریخ ششم شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ھ بوقت صبح بروز دوشنبہ با تمام رسید"

ترقیمہ:-

ہذا رسالہ حسب الحکم نواب صاحب قبلہ دوجہان امن گاہ غریبان نواب میر محمد حسین خان بہادر مدظلہ تعلقدار سہ تحریر در آمد در حیدرآباد۔

محی الدین انوار جاں نثس
ز سر عاشق عارف کمالش

(۵۵۵) مسدس برہان در مدح مرثیہ حسن

نمبر کتاب (۳۶، جدید) سائز (۸×۵) صفحات (۲۱۰) سطور ۱۰ حروف مختلف۔ خط نستعلیق معمولی

نام مصنف۔ برہان۔

حالات مصنف:-

برہان تخلص غالباً برہان الدین نام تھا حیدرآباد کے ایک غیر معروف شاعر تھے، کسی تذکرہ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

آغاز:-

نبی کو معجزہ ہے غوث اعظم کو کرامت ہے
محمد کو نبوت اور حضرت کو ولایت ہے
تصدق ان پہ جان و دل کروں میں یہ سعادت ہے
مجھے دو نو جہاں میں آسرا ہے اور حمایت ہے

بہت مردہہ حسن پر غوث الاعظم کی عنایت ہے

تب اوس میں یہ شجاعت یہ سخاوت اور یہ ہمت ہے

اس میں حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے مناقب میں مسدسات ہیں ان میں تمام تر مردہہ حسن کے لیے دعائیں اور مناجات ہیں۔ آخر میں ایک فارسی اور ایک عربی مسدس بھی ہے۔

اختتام:-

بر آن کو در جناب الٰہی ہے یہ سوال

ایمان کی سلامتی خیر عافیت کمال

عشق حقیقی حاصل از عشق مجاز ہو

دو نو جہان میں مردہہ حسن سرفراز ہو

لقد مردهہ حسن ما ذا سخی

مُدَارَاتٌ مُدَارَاتٌ مُدَارَات

(۵۵۶) تذکرات شاہد

نمبر کتاب (۵۰۰ جدید) سائز (۸½×۵¾ و ۷ پنج) صفحات (۱۴۶) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی نام مصنف منولعل متخلص بہ خاکپا تاریخ تصنیف ۱۲۶۹ھ منولعل کا تذکرہ جلد اول میں ہو چکا ہے۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ . . . وَبَارِکْ وَسَلِّم۔

حمد و نعت ذات شاہد ذو الجلال: نقطہ بیچوں دیکھا چون و چہا ل

بیچگونہ بے شبہ قائم ہے او: بیکہ ہر عرفان میں یہ ایم ہے وہ"

یہ مثنوی قوم کایستھ کے ایک فرد باصفا مسمی منولعل متخلص بہ خاکپا کی تالیف ہے جو حضرت شاہد اللہؒ کے ایک خلیفہ کے مرید تھے اس مختصر مثنوی میں حضرت شاہ محمد معروف مشہور بہ شاہد اللہ قادری حیدرآبادی (متوفی ۱۲۴۹ھ مدفون در قصبہ ٹیکال ضلع میدک) کی سوانح عمری و حالات کرامات وغیرہ نظم کیے ہیں۔ مؤلف کا نام اکثر مقامات پر بطور تخلص خاکپا ظاہر کیا گیا ہے۔

یا شاہد اللہ در مناجات سوال خاکپا یعنے منولعل

"یعنی آں معروف شیخ رہنما ۞ یا اللہ کر میری حاجت روا"

معروضہ ۱۲۶۹ھ جواب شب بست و پنجم چہار شنبہ ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۳ھ ہجری۔

از کرم آں پیر شاہد مقتدا

آرزو دل خاکپا گشتہ روا

اس میں ابتداءً مختصر حمد و نعت کے بعد خدا کی توحید میں بزرگان دین کے اقوال سے شرح کی گئی ہے اور مناجات بزرگان کی بھی شرح کی ہے۔ سبب تالیف مثنوی کے چند شعر درج ذیل ہیں:-

آرزو تھی دل میں میرے سرمدی

جو لکھوں حال جناب شاہدی

وقت فرصت میں لکھوں گا کل حال

آج کل کہتے گزر گئے بیست سال

اب کہا دل نے دیوانہ کیوں ہوا

اس چرخ نے کس کے تئیں فرصت دیا

جلد لکھ اوس یار کا حال اے عزیز

قادر حسین کربلائی فرستادہ جناب . . . . حجۃ الاسلام شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہٗ المشتہر بہ شہر مدکاس مشہر اوستاد"

یہ رسالہ مؤلف یعنی قادر حسین کربلائی کی سوانح عمری سے متعلق ہے جو مذہب شیعہ اثنا عشری رکھتے تھے ۔ اس ضمن میں خوجوں کے مذہب کے عقاید وغیرہ کا بیان ہے آخر میں نقل استشہاد تحریر ہے ۔

اختتام :-

" کہ یہ وہی گفتگو ہے بعد اوس کے اوس مرحوم کو زیر خاک دفن کر دیا ۔ تمام شد ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون "

ترقیمہ :-

یہ واقعہ ۱۲۹۵ھ ماہ رجب میں واقع ہوا ۔ حررہ سبحان علی حکم ساکن ضلع فیض آباد ڈاکخانہ جالپور قصبہ نگچہ محلہ کریم پور عفی عنہ :- . . . .

بکمال دقت مقابلہ نمودم نقل مطابق اصل صحیح است تمام شد ۔

(۵۵۸) گلزار دکن

نمبر کتاب (۷۰۸۹ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۱۳) خط نستعلیق نام مصنف ندارد تاریخ تصنیف ابتدا سنہ ۱۳ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے

آغاز :-

"سب سے اول ملک دکن میں سلطنت بہمنی مشہور تھی جس کا بانی ایک افغان تھا جس کا نام ظفر خاں ہے"

یہ دکن کی مختصر تاریخ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سلطنت بہمنی کے زوال کے بعد قطب شاہی سلطنت قائم ہوئی اور ابوالحسن تاناشاہ تک رہنے کے بعد عالمگیر بادشاہ کا دکن پر قبضہ ہوا ۔ بعد ازاں آصف جاہی سلطنت کا بیان ہے اور نواب میر محبوب علی خاں بہادر کی تخت نشینی تک کے مختصر حالات ہیں ۔ اور آخر میں نواب مختار الملک بہادر وزیر دکن کے حالات اور وفات کا ذکر ہے ۔ (مؤلف کا نام نہیں ہے)

اختتام :-

" چنانچہ فی الحال مقام عیش و عشرت اور امن ہفت اقلیم ہو گئی ۔ اے احکم الحاکمین تا ابد اس ریاست کو قایم رکھ اور اس بادشاہ کو خوش و خرم ہمیشہ رکھ آمین ثم آمین "

(۵۵۹) سوال و جواب مختصر تاریخ ہند (حصہ دوم)

نمبر کتاب (۲۸۰۱ جدید) سائز (½۸×۶½ انچ) صفحات (۱۲۸) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف ندارد ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

۱ ۔ مسلمانوں کے حملوں سے ہندو مذہب پر کیا اثر ہوا ۔

وسلم رسول اللہ کے ہیں یعنی پھیلاوا حقیقتِ محمدی کا کہ منشا اوس کا حضرت بوجود بہ محبت سے قائم ہے۔"

یہ رسالہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام کے فضائل اور نیز واقعاتِ شہادت کے بیان میں ہے۔

مؤلف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

"آخر میں گوشہ نشینی اختیار کی اور کثرتِ عبادت میں بسر کی چنانچہ آپ کا لقب زین العابدین ہوگیا۔
ذالک تقدیر العزیز العلیم۔"

---

(۳) تکملہ سائنس

طبیعات / طب / موسیقی

(۵۶۲) رسالہ در ماہیت ہوا

نمبر کتاب (۱۲۷۰ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات (۵۲) سطور (۱۳) خط نستعلیق۔ نام مترجم منشی کمال الدین۔ تاریخ ترجمہ بالعبد [illegible]۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"بیان ماہیت اور تاثیر اٹیمسفرک ایر کا یعنی ہوا کا۔ اٹیمسفرک ایر یعنی جو ہوا کہ کرۂ زمین کو گھیری ہوتی ہے وہ ہر ایک چیز میں سمائی ہے، اور اگرچہ خیال میں سبک یعنی ہلکی معلوم ہوتی ہے۔"

ایک انگریزی رسالہ مصنفہ پی برٹن کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ جس میں ہوا کی ماہیت بیان کی گئی ہے۔ آخر میں دو ورق پر آلاتِ سائنس کے نقشے دیئے گئے ہیں۔

اختتام :-

"مثلاً دس بیدرہ ٹکڑی کہ ہر ٹکڑا ڈیڑھ ڈیڑھ چھٹانک کا ہو تیار کر سکتے ہیں۔"

صفحہ اول پر انگریزی میں حسب ذیل عبارت درج ہے۔

Air
By . P . Breton 1829

(۵۶۳) مجمع الفوائد

نمبر کتاب (۲۲۱۷ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) صفحات (۵۱) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔
نام مصنف حکیم سید عبداللہ۔ تاریخ تصنیف بالعبد [illegible]۔ تاریخ کتابت [illegible]۔
حکیم سید عبداللہ عرف عبدالعلی ایک خاندانی حکیم تھے

ان کے والد حکیم میر حیدر علی بھی اپنے وقت کے ایک مشہور طبیب تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ..... کے بعد حکیم میر حیدر علی کا فرزند حکیم سید عبد اللہ عرف عبد العلی طبابت کے فائدہ کا احوال معلوم کرنے کے لیے علم کو بولتے ہیں یہ"

اس مختصر رسالہ طب میں حفاظت بدن انسانی کے طریقے اور نسخہ جات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ عنوانات کے تحت بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

"دوا دینا یہ تمام حکیم کے عقل پر موقوف ہے۔"

ترقیمہ:-

"ایں کتاب نوشتہ اند غریب عاجز حقیر میرزا محمد بیگ خان منصب دار نام ولد مرحوم میرزا حسین علی بیگ خان بہادر است . دعا برائے رئیس افضل الدولہ بہادر جمیع صاحبان بخوانند بتاریخ ۱۰ شعبان [illegible] ہجری روز شنبہ بوقت دو پہر چار گھڑی روز گزشتہ اتمام رسید۔"

(۵۶۴) مجمع السماع (موسیقی)

نمبر کتب خانہ [illegible] جدید [illegible] بصورت
[illegible] سطور [illegible] تقطیع [illegible]
[illegible] مصنف . الف علی [illegible] تصنیف [illegible]

تاریخ کتابت [illegible]ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف کے والد گل علی عرف محمد گل نام تھا وہ نواب شمس الملک کے ملازم تھے جو حیدر آباد کے ایک جاگیر دار تھے۔

آغاز:-

"بعد ثنائے بیحد حمد و ثنائے بیچون و چگون و نغمہ سرائی سپاس ارغنون نواز ..... الخ"

اس رسالہ کے دیباچہ میں سماع کی نسبت یہ حدیث نقل کی ہے کہ السماع معراج الاولیاء اور السماع حلال لاہلہ و حرام لغیرہ بیان کرکے بائیس فصلیں قائم کی ہیں۔ پہلی فصل میں راگ کے حلیت و حرمت کے اقوال ہیں۔ دوسری فصل میں راگ کی پیدائش کا ذکر اس کے بعد کے فصول تمام علم موسیقی کے اقسام اور راگ راگنیوں کے تفصیلات میں ہیں۔ گویا یہ رسالہ علم موسیقی کا ہے۔ مصنف راگ سننے کے حلیت کا بیان کرکے راگنیوں کے حالات بیان کئے ہیں۔

اختتام:-

"اگر چند روز مزاولت و کثرت کرنے سے گوش و دل کو قوت وابستہ او اور یقین کی حاصل ہوتا ہے تمام ہوئی بحث علم موسیقی کی سولھویں تاریخ ۱۰ جمادی الثانی [illegible]ھ میں۔"

(۵۶۵) رسالہ در علم مہوسی

نمبر کتاب (۸۸۵ا جدید) سائز (۴½×۶ انچ) صفحات (۱۹۲) سطور (۹) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف صفی۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ۔
مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ . . . امابعد یہ مسکین عاصی صفی پر معاصی . . . . جس قدر کہ اعمال فن مہوسی میں بہ نظر شوق لاحقہ الخ"

یہ رسالہ علم مہوسی میں ہے مؤلف نے اپنے مجربہ نسخہ جات وغیرہ جمع کر کے کتاب کی شکل میں لکھا ہے اور اپنی اولاد کو اس کے عمل کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے علاوہ ابتدا اور آخر مختلف نسخہ جات طبی وکیمیائی وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام:-

"پانچ چھ سیر پاچک میں آتش دُنیا بہتر سفید خاک ہوگی اور کام دے گی۔"

---

(۴) تکملہ عمرانیات

(۵۶۶) تحقیق حق (جلد اول)

نمبر کتاب (۱-۱۴ جدید) سائز (۶½×۹½ انچ) تعداد صفحات (۵۰۰) سطور (۱۷) خط نستعلیق نہایت خوشخط۔ نام مصنف۔ بشیر اکبرآبادی تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ۔
مصنف بشیر الدین کا وطن اکبرآباد آگرہ تھا اپنے زمانے کے ایک اچھے عالم تھے کئی کتابوں کے مصنف تھے حیدرآباد آکر ایک اخبار المحبوب شائع کرتے رہے۔

آغاز:-

"حق و باطل۔

آں محقق ہرچہ می گوید حق است
آں مقلد ہرچہ می گوید دق است

حضرت انسان نے جب سے اس کہنہ رباط عالم میں قدم رکھا ہے دنیا حق و باطل کے تصادم و تقابل کی ایک رزمگاہ بن گئی ہے جس میں بنی آدم کی انفرادی و اجتماعی قوتیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہیں . . . الخ"

یہ کتاب تین جلدوں میں منقسم ہے۔ یہ جلد اول ہے جس میں حضرت آدم اور ان کی ذریت کی پیدائش ان کے اصناف اور خصائص جسمانی و روحانی کا ذکر دین فطرت کا بیان انسانی اعتقادات کا حال ابتدائے تخلیق عالم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ ہادیانِ دین کے قصص

اور ان کے ساتھ امم سابقہ کی حق و باطل کی معرکہ آرائیوں
کے واقعات وغیرہ کا ذکر ترتیب سے بیان کر کے حق کی
تحقیق اور صداقت کا سراغ لگایا ہے۔ یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

اختتام :-

"اسی لیے عہد تحقیق کے انبیاء میں سے ہر ایک نبی
اپنے اپنے زمانے میں یہ صدا بلند کرتا رہتا تھا ۔

ختم کا ہے گو ہوا کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

جلد اول تمام ہوئی"

ترقیمہ :-

کتبہ المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی اللاری الشہیر
بنخبۃ الکتاب ابن آقا محمد کاظم لاری طاب ثراہ ۔

(۵۶۷) تحقیق حق (جلد دوم)

نمبر کتاب (۱۳۰۲ جدید) ساز ۹½ × ۵½ انچ، صفحات
(۳۰۹) سطور (۱۱) خط نسخ و نستعلیق نہایت خوشخط

آغاز :-

"تذکرہ ختم المرسلین، عہد جدید۔ دنیا کی اس عالمگیر
ظلمت اور ہمہ گیر تاریکی میں جس کا ذکر ہم اس سے قبل
کر چکے ہیں جب بنی آدم اساسی حق ... اقوام
عالم کے خصائص ... مبتلا ہو گئے ...

اس کتاب کی پہلی جلد ... پاگندی اور ...

سلسلہ کی یہ دوسری جلد ہے جس میں مؤلف نے دنیا
کے مصلح اعظم اور پیغمبر اولوالعزم حضرت ختم المرسلینؐ کے
مبعوث ہونے کے متعلق انبیاء سابقین کی پیشین گوئیاں
اور آنحضرتؐ کے زندگی مبارک کے حالات ولادت سے
وفات تک کے واقعات اور آنجنابؐ کی پاک تعلیم اور غزوات
اور مخالفین اسلام کی آنحضرت صلعم کی صداقت کی نسبت
گواہیاں درج ہیں اور حق کو غالب اور باطل کو مغلوب
بیان کیا ہے۔

اختتام :-

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترقیمہ :-

کتبہ المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی اللاری الشہیر
بنخبۃ الکتاب ابن آقا محمد کاظم لاری طاب ثراہ ۔

(۵۶۸) تحقیق حق (جلد سوم)

نمبر کتاب (۱۳۰۳ جدید) ساز ۹½ × ۵½ انچ،
صفحات (۱۸۵) سطور (۱۰) خط خوشخط نستعلیق

آغاز :

حق و باطل کا فیصلہ۔ ابتدائے خلقت آدم کے وقت دنیا کا

طبعی نقشہ۔ محققین فلسفہ کا مقولہ ہے کہ دنیا کے تمام کاموں کی بنا محض خیال پر ہے غور کرو تو در اصل بات بھی یہی ہے۔"

اس کتاب کے مقدمہ کتاب سے نتائج کا استنباط کرنے کے لیے ابتدائے خلقت آدمؑ سے تا حضرت ختمی مرتبت نسل آدم کے اعتقادی خیالات کے نشو و نما پانے کا حال نیز مذاہب مروجہ کی تنقید یا حق و باطل کی پیچ در پیچ راہوں سے حق کے رستہ کی تحقیق کا سراغ لگا کر بتایا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کا فطرتی اور سچا آسمانی مذہب دین اسلام ہے۔ ہر جلد میں پہلے فہرست مضامین ہے اوس کے بعد اصل کتاب آغاز ہوتی ہے۔

اختتام:-

"اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے ہم انسان کا فطرتی مذہب کہہ سکتے ہیں یہی ہماری کتاب تحقیق حق کا اصلی مقصود بھی تھا اور اُسی کو ہم نے بخوبی ثابت بھی کر دیا۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تحقیق حق ختم ہوئی۔"

(۵۶۹) فریاد (یعنے دیہاتی مسلمانوں کا اسلام اور ان کی اصلاحی اسکیم)

نمبر کتاب (۲۳۸ جدید) سائز (۱/۲ ۱۲×۸ انچ) صفحے (۱۱۳) سطور (۱۵) خط نستعلیق نہایت خوشخط۔

نام مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۴۳ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے غالباً عبد الرحیم صاحب اس کے مصنف ہیں جن کو اسلامی کاموں سے دلچسپی تھی۔

آغاز:-

"حالات مسلمانان پر ایک نظر اور اُن کی اصلاحی تجاویز کا اسکیم الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ تمہید۔ فی زماننا مسلمانوں کی حالت جیسی کچھ افسوسناک ہے اس سے ہر ہمدرد مسلمان متاثر نظر آتا ہے۔"

یہ کتاب مدرسہ ہاشمیہ رانچور کے قیام کی تجویز، اسکیم و نصاب مدرسہ سے متعلق ایک مقالہ ہے جس میں دیہات کے مسلمانوں کے حالات درست کرنے کے لیے مولف نے اپنی آزادانہ تعلیم و تربیت و پرورش بے استطاعت وغیرہ کا اظہار کیا ہے۔ غالباً مولف بانی مدرسہ ہوں گے کہیں اپنا نام تحریر نہیں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اختتام:-

"اصلاح حالات مسلمانان کا کام بھی اس مبارک زمانے میں انجام پائے اور اُس کا سہرا ہمارے ہی ظلّ سبحانی فیض رحمانی کے سر رہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ برحمتک یا ارحم الراحمین۔"

(۵۷۰) رسالہ کسب النبیؐ

نمبر کتاب (شامل ۲۲۹ جدید) سائز (۱/۲ ۸×۵ انچ) صفحات (۱۳) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔

نام مصنف۔ ظہیر الحق عظیم آبادی۔ تاریخ کتابت

آغاز:-

الحمد للہ الذی قال فی القرآن۔ . . . .

حمد اُس کو جو ہے پاک و مستطاب

اس نے فرمایا ہے یہ اندر کتاب

تم نے ناتے اور کوتے کر دیے

معرفت کے واسطے نہ فخر کے۔

یہ مختصر رسالہ اہل حرفت کے فضائل کے بیان میں ہے۔ اس میں اس سوال پر کہ عوام لوگ جو کھیتی کرنے والے اور کپڑے سینے والے اور بُننے والے اور حرفت کرنے والے پر طعن کرتے ہیں "اوس کے متعلق قرآن مجید اور حدیث اور فقہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جو ان پیشوں کو برا سمجھتا ہے وہ مردود ہے۔ اہل سنت والجماعت کبھی اس کو برا نہ سمجھیں گے۔

اختتام:-

ہے نام اس رسالے کا کسب النبیؐ

موافق کتاب اور سنت جلی

ترقیمہ:-

مالک این کتاب یونس خاں ولد احمد خاں۔ . . .

ماہ ذالحجہ تاریخ بست وششم ۱۲۶۳ھ ہجری مقدسہ۔

---

(۵) تکملہ فلسفہ

فلسفہ، منطق، نجوم، رمل وغیرہ

(۵۔۱) ترجمہ رسالہ عقل و معقول

نمبر کتاب (۳۰۰۵ جدید) سائز (۵½×۸½، انچ)

تعداد صفحات (۳۲) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق

تعیو آئینہ۔ نام مصنف۔ مولوی محمد محی الدین خاں صاحب۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ

مصنف محمد محی الدین خاں والی کے ایک عالم اور جو آصفیہ کے سررشتہ عدالت میں کئی عہدوں پر مامور تھے کئی کتابوں کے مصنف او مترجم تھے ان میں سے بعض طبع ہو گئی ہیں۔

آغاز:-

"حامداً و مصلیاً۔ عقل ایک مشترک اسم ہے جو دو معنوں پر بولا جاتا ہے اون دونوں سے ایک وہ معنے ہے جو فلاسفہ نے بتلایا ہے کہ اول موجود جس کو خدا نے بزرگ نے پیدا کیا . . . ہے

فلسفہ کی کسی کتاب عربی یا فارسی کا یہ ترجمہ ہے۔ مترجم نے کچھ نام نہیں لکھا ہے۔ ورق ما قبل پر کتاب کا نام اور مترجم کا نام تحریر ہے۔

اختتام:

"مگر اس چھوٹے سے رسالہ میں اسی قدر کافی خیال کیا گیا فتدبر ولا تکن من المتحکمین والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین واتباعہ الکاملین فقط۔"

(۵۷۲) تقریرات سلّم (منطق)

نمبر کتاب (۵۵۹) ۳ جدید سائز (۵½ × ۶½ انچ) صفحات (۲۱) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ؟
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔
مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

آغاز:-

"علم تصور ہے۔ علم کو تصور اس لیے کہا کہ تصور دو قسم کا ہے"

علم تصور و تصدیق جو علم منطق کا ایک شعبہ ہے اوس کی تفصیل اُردو میں بیان کی گئی ہے۔ کسی طالب علم کی یادداشت یا لکچر معلوم ہوتا ہے۔ اس میں مولف کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ ابتدائی صفحہ پر بسم اللہ کے بعد "تقریرات سلّم" تحریر ہے۔

اختتام:-

"پس اگر مجردہ کو عقل تصور کرے تو کوئی مانع نہیں ہوگا۔"

(۵۷۳) گنج الاسرار

نمبر کتاب (۲۳۳۷) جدید سائز (۵×۸ انچ) صفحات (۲۳۶) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف (ترابی) یا تراب تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۷۹ھ
تاریخ کتابت ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۱۹۳ھ۔
تراب کا تذکرہ جلد اول میں کردیا گیا ہے۔
ناقص الاول

آغاز:-

سمند خامہ اب کر جلد جولاں
کہ ہے لحیاں کا پاک وصف میداں
اگر لحیاں کا ہووے گا علمدار
برودت جا . . . .
درازی ہے جس قدر لحیان زاہد
ستو تم اوس قدر اوس کے شواہد

علم رمل میں یہ ایک مبسوط کتاب دکھنی نظم میں ہے آخر میں سنہ تصنیف کتاب و نام مصنف کے ابیات ہیں جو درج ذیل کئے جاتے ہیں:- گنج الاسرار ترابی (۱۱۷۹ھ) میں سنہ تالیف برآمد ہوتا ہے۔

چو شد اتمام ایں منظوم دل شاد
بہ امداد تفضل ہائے استاد
خرد تاریخ نظم انتخابی (۱۱۷۹ھ)
بگفتا گنج الاسرار ترابی (۱۱۷۹ھ)

اختتام:-

مرتب شد کتاب گنج الاسرار
ز تصنیف تراب گنج الاسرار

ترقیمہ:-
بتاریخ بست و دوم شہر ذی الحجہ بروز جمعہ سنہ ۱۱۹۳ ہجری

بوقت سہ پہر رسالہ گنج الاسرار تمام شد۔ . . . .
کاتب الکتاب سید حسن علی۔
الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را   مصنف و قاری و نویسندہ را

(۵۷۴) منتخب نازاں :

نمبر کتاب (۳۳۱ جدید) سائز (۹ × ۵½) تعداد صفحات (۹۱) سطور (۷) خط نستعلیق طبعی۔ نام مصنف میر پرورش علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۵ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ.

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز :-

حمد خالق کسی مخلوق سے ادا نہ ہوا
وصف صانع کسی مصنوع سے بجا نہ ہوا
نعت میں بھی ہے اسی وضع سے صفت تکلم
جس کا مداح سوا حق کے کوئی پیدا نہ ہوا

مصنف کا نام اور فن کی صراحت :-

بندہ عاصی ہے میر پرورش علی
چاہتا ہے لکھے یہ طرز نئی
اب نجوم و رمل میں نسخہ ایک
جو ضروری ہو خواہ بد یا نیک
نام اس کا ہے منتخب نازاں
یادگار زمانہ ہووے میاں

یہ منظوم کتاب علم نجوم و رمل کے بیان میں ہے جس کو دو مقالوں میں منقسم کیا گیا ہے ایک علم نجوم میں اور دوسرا علم رمل میں۔ نواب ناصر الدولہ بہادر بادشاہ دکھن کے عہد میں تصنیف ہوئی ہے۔ چنانچہ اشعار ذیل بغرض ملاحظہ درج ہیں :-

انتظام ریاست عالی دکن
ناصر الدولہ بادشاہ دکھن
شروع اس نسخہ کا اے اہل نکات
یکہزار و دو صد پنجاہ او سات

اختتام :-

جتنے وہاں رکھتے ہوں گے اتنے عدد
اتنے ہی روز کا حکم ہے عدد

ترقیمہ :-

"کاتب الحروف حقیر فقیر الفت علی المخاطب محمد عزیز اللہ عرف شاہ صاحب ولد محمد کلن مرثیہ خوان بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۹ھ بروز یکشنبہ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد مرقوم شدہ برائے عمل خود نوشتہ . . . :"

(۵۷۵) قاعدہ دریافتن قمر در عقرب

نمبر کتاب (۱۲۲ جدید) سائز (۶ × ۴) تعداد صفحات (۲۰) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید آل حسن متخلص بہ صفا۔ تاریخ تصنیف [illegible]

مصنف کا نام سید آل حسن اور صفا تخلص تھا ان کے والد کا نام سید دربان علی تھا وہ واسطی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ہندوستان میں بلگرام اس خاندان کا وطن تھا۔

آغاز:-

"قاعدہ منظومہ زبان ہندی درباب دریافتن ایام قمر درعقرب از سید آل حسن . . . .

بچہ پہ ہووے نہ غم کسی وہب کا
قاعدہ حسن قمر درعقرب کا
جو مسافر کرے نہ اس سے حذر
ہو دغا اور نہ پاوے جو ہر زر

یہ مختصر منظوم رسالہ نجوم صرف دو صفحہ کا ہے جس میں قمر درعقرب کے ایام دریافت کرنے کا قاعدہ نظم کیا گیا ہے اس کے بعد دوسرے رسائل فارسی زبان میں "دانستن روزنامہ بیماری" و تعویذات و صدقات وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام:-

پندرہ[15] چودہ[14] تیرہ[13] ہے وہ پاس
جیٹھ پر ہیں تمام بارہ ماس
سہو اس میں جو ہیں ہو معاف
لکھا تحقیق کر صفا سے صاف

(قاعدہ)

شرق در شنبہ و دوشنبہ جمعہ یکشنبہ غروب
سہ چہارم در شمال و پنجشنبہ در جنوب

(۵۷۶) رسالہ فالنامہ تعویذات و عملیات وغیرہ

نمبر کتاب (۲۷۸ جدید) سائز (۸½×۶ انچ) صفحات (۴۴) سطور (۱۰) خط طبی معمولی نام مصنف ندارد۔
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئی۔

آغاز:-

"ایں فال نام حضرت محبوب غوث الصمدانی قطب ربانی فرمائے ہیں" اس میں فالنامہ اور متفرق تعویذات و طلسمات وغیرہ اور نسخہ جات ہیں۔ اکثر الفاظ غلط لکھے ہیں۔

اختتام:-

"سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین سلام هی حتی مطلع الفجر"

(۵۷۷) رسالہ تعبیر خواب

نمبر کتاب (۱۰۵۷ جدید) سائز (۵¾×۷½ انچ) صفحات (۱۵) سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف واصف۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۳ھ۔
واصف دکن کے شاعر تھے حیدر آباد سے تعلق تھا مدراس سے آکر یہاں بس گئے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . ناظرین پر روشن ہووے کہ صحیح بخاری کی کتاب التعبیر سے چند فصلیں تعبیر خواب کے بیان اس مختصر رسالے میں لکھا تاکہ اس فن کے شائقین کے کام آوے" الخ

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے اس کی

کے متعلق صحیح بخاری سے مدد لے کر مرتب کیا ہے۔

اختتام:-

"چنانچہ دوسری فصل میں اس کا بیان بالتفصیل ہوا واللہ الموفق وھو الھادی الی سبیل"

(۵۷۸) رسالہ رمل

نمبر کتاب (۳۶۶۹) جدید، سائز ۴½×۶ انچ، صفحات (۲۸)، سطور (۱۳)، خط طبعی معمولی۔ نام مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ

آغاز:-

"احکام کلیہ کے طریقوں کا بیان۔ طریق عام، اس کو مشترک میانی کہتے ہیں"

یہ رمل کا رسالہ مجہول الاسم رسالہ ہے۔

اختتام:-

"امداد علیہ صغری وکبری بھی استمزاج مدت میں کار آمد ہیں"

ناقص الآخر۔

(۵۷۹) ترجمہ قرعہ شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی

نمبر کتاب (۲۲۸۶) جدید، سائز (۱۰×۶) انچ، تعداد صفحات (۲۰)، تعداد سطور (۱۰)، خط نسخ ونستعلیق خوشخط۔ مترجم۔ نامعلوم۔

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ۔

مترجم کا حال معلوم نہیں ہوا۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد۔ یہ جدول نہایت عظیم النفع شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قرعہ ہے اور اس سے فال نکالنے کا یہ طریقہ ہے۔ آلخ"

یہ ایک فالنامہ ہے ایک صفحہ پر جدول میں حروف بجا لکھے ہیں اور اس سے فال دیکھنے پر جو مطلب برآمد ہوتا ہے اوس کو قرآنی آیات میں لکھا گیا ہے۔ آخر میں دو صفحات پر ترکیب استخارہ مع دعا تحریر ہے۔ در اصل یہ رسالہ عربی میں شیخ اکبر ابن عربی کا مصنفہ تھا اس کو کسی صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ مترجم کا نام نہیں ہے۔

اختتام:-

"(حرف نجم) لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ واتقوا . . . . . .

شہ: کھاؤ تم سود دگنے پر دگنا اور ڈرو خدا سے"

(وصول نہ ہوگا) . . . .

(استخارہ)

جس کام کی قلب گواہی دے اسی کام کو اختیار کرے۔

(۶) لسانیات

لغت، بلاغت، عراض، صرف ونحو

(۵۸۰) خالق باری

نمبر کتاب (۳۴۶۴۳ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات (۱۴) سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف حضرت امیر خسروؒ۔ تاریخ تصنیف قبل [illegible]ھ

حالات مصنف :-

امیر خسروؒ کے حالات جلد اول میں درج ہو چکے ہیں اور خالق باری کے ایک نسخہ کا تذکرہ بھی جلد اول میں کر دیا گیا ہے یہ دوسرا نسخہ ہے۔

آغاز :-

خالق باری سرجن ہار	واحد ایک بدا کرتار
اسم اللہ خدا کا ناؤں	گرما دھوپ سایہ چھاؤں

آخر میں دو ورق غیر متعلقہ فارسی رسالہ ہے۔
(خالق باری نصاب امیر خسروؒ کے نام سے مشہور ہے)

اختتام :-

خواہم اما سید کہ سو جو بنگا میں
خواہی آنا سید کہ سو جینگا تیں

ناقص الآخر ہے۔

(۵۸۱) تجنیس اللغات

نمبر کتاب (۱۳۳۵ جدید) سائز (۷½×۱۱½ انچ) صفحات (۲۰۷) سطور (۲۱) خط طبعی نستعلیق نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف ۱۳۱۹ھ تاریخ کتابت ۱۳۱۹ھ بخط مؤلف۔

مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔
ناقص الآخر۔

آغاز :-

"برجیس مشتری۔ اس لفظ کے دو معنے ہیں۔ پہلا نام ایک ستارہ کا جس کو برجیس کہتے ہیں، اور دوسرا معنے خریدار"

یہ ایک لغت کی کتاب ہے جو حیدرآباد دکن میں بعہد نواب میر محبوب علی خاں بہادر والئ دکن تالیف ہوئی اس کا پہلا ورق نہیں ہے جس کی وجہ سے مؤلف کا نام نہیں ملا۔ اور کتاب چھ ابواب اور چند فصول پر مشتمل ہے۔ باب اول در تجنیس تام۔ باب دوم در صنعت تجنیس ناقص۔ باب سوم۔ در صنعت تجنیس زاید۔ باب چہارم در تجنیس خط۔ باب پنجم در تجنیس مرکب۔ باب ششم در تجنیس مقلوب۔

اختتام:-

غرض ایسے بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں خوف طوالت
ترک کیا۔ الحمد للہ والمنۃ ۔

ترقیمہ:-

کتاب تجنیس اللغات شہر دکن حیدر آباد شب سوم
شہر رمضان المبارک ۱۳۱۹ ہجری از دست مصنف کتاب
بعمر ایک صد و سہ سالگی بحالت بیماری حسن الضرام یافت
دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر
ما ہمچناں بادل وصف تو ماندہ ایم

(۵۸۲) ترجمہ حدائق البلاغت

نمبر کتاب (۲۲۲۹ جدید) سائز (۷×۱۰ انچ) صفحات
(۲۲۰) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام
مترجم امام بخش صہبائی ترجمہ اللغ
سنہ تصنیف ۱۲۳۵ھ ۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ ۔
امام بخش صہبائی فارسی اور اردو کے مسلم الثبوت
استاد اور غالب کے معاصر تھے شاعری میں اچھی مہارت
رکھتے تھے۔ فن بلاغت اور عروض کے ماہر تسلیم کئے جاتے
تھے۔

آغاز:-

بعد ورد ہیں کہ جیتری جو مضمون کے ترجمہ
نعت کی نسبت تو لوں و نظم کا

حمد کے مضمونوں کا فکر جب دل میں گزرتا ہے اور نعت
کے معانی کا خیال جس وقت آتا ہے۔ . . . . .
شمس الدین فقیر کی علم بدایع و عروض کے بیان میں
فارسی زبان کی کتاب حدائق البلاغت کا اردو زبان میں
(حسب فرمائش مسٹر بورٹس صاحب) ترجمہ کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"صدق اللہ عزوجل اذا مروا باللغو مروا کراما
تمت تمام شد۔
سچ کہا اللہ تعالیٰ بزرگ جس وقت گزرتے ہیں ساتھ بیہودہ
کے گزرتے ہیں از روئے بخشش کے"۔

(۵۸۳) قافیہ نما

نمبر کتاب (۲۴۳۰ جدید) سائز (۱۳×۸ انچ)
صفحات (۱۱۱) سطور (۱۸) خط نستعلیق خوشخط
نام مصنف ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ
مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

آغاز:-

آبا۔ بابا۔ بے حجابا۔ حبابا۔ احبابا۔ الحبابا۔ "الخ"
اس میں الفاظ قافیہ کو حروف تہجی پر مرتب کرکے
جدول میں تحریر کیا گیا ہے لیکن مؤلف و نام کتاب کہیں
تحریر نہیں ہے۔ البتہ ابتدائی سادہ ورق پر قافیہ نما لکھا ہے۔

اختتام:-

"زنان۔ نشیمن۔ وادی ایمن۔ دلمن۔ ہاون۔ یاسمن۔ ین۔"

(۵۸۴) ترجمہ تلخیص المفتاح

نمبر کتاب (۹۶۹ جدید) سائز (۱۳½×۱۰ انچ) صفحات (۱۷۷) سطور (۳۰) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف۔ محمد عبدالرحمن خاں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محمد عبدالرحمن خاں کے والد محمد عنایت اللہ خاں تھے، ٹونک ان کا اصلی وطن تھا عربی فارسی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز:۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم اون تمام انعامات پر جو خداوند عالم نے ہم پر کئے اور اپنے دلوں کے مقاصد ظاہر کر کے تعلیم انسان کو دی ہے؛

علم بلاغت میں کتاب مفتاح العلوم اسکاکی عربی میں مشہور تصنیف ہے اوس کا اختصار ایک عالم جلال الدین محمد بن عبدالرحمن قزوینی خطیب دمشق نے کر کے اسکا نام تلخیص المفتاح رکھا چونکہ یہ عربی زبان میں ہے۔ اس لیے بلحاظ سہولت طلبا اس کا اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور یہ نسخہ مترجم کا دستخطی مسودہ معلوم ہوتا ہے۔

اختتام:۔

"آخر پر غور کرے تو اوس کو حسن ابتدا اور انتہا کا کمال بآسانی معلوم ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ ہر شخص جو اس سے مستفید ہو اس سے دعائے خیر کا طالب ہوں محمد عبدالرحمن خاں خلف محمد عنایت اللہ خاں صاحب ٹونکی"

(۵۸۵) افادۂ تاریخ گوئی یا فائدۂ تاریخ گوئی ۱۳۴۸ھ ۱۳۵۷ھ

نمبر کتاب (۵۶ جدید) سائز (۹½×۶½ انچ) صفحے (۱۲۹) سطور (۱۰) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف سید شعار احمد شعار ہاشمی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۵۷ھ۔

حالات مصنف:۔

سید شعار احمد صاحب مختار احمد صاحب کے فرزند تھے، حیدر آباد کے دفتر دیوانی مال میں ملازم ہو گئے تھے، ایک دکنی لغت میں مرتب فرمائی تھی جوانی میں انتقال ہوا۔

آغاز:۔

مدح صدر اعظم ۱۳۵۷ھ قدوم سر اکبر ۱۹۳۸ء ۱۳۴۸ھ قطعہ بہجت فزا

یہ مبارکباد عید الفطر ۔ ۳۔ اب بابا آپ آپ الخ

اختتام:۔

۱۲۱۰ فرش عین زیبا منظر طغرا خطرات ریخت

غیر دا اعداد دروغ۔

(۵۸۶) اتالیق فارسی

نمبر کتاب (۱۳۱۰ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات (۱۳۲) سطور (۱۴) خط نستعلیق معمولی

نام مصنف نور علی۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۵ء
تاریخ کتابت ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۹ھ۔
نور علی کے والد سید مرتضیٰ شاہ تھے۔ حکمت ان کا پیشہ تھا۔ تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"کلید گنج اسرار لفظ و معانی و قانون شگرف لب کشائی و سخندانی حمد خداوند جہاں آفرین ہے شان و برتری کہ اسم ذات اُس کا اللہ ہے . . . الخ"

یہ قواعد زبان فارسی کی مبسوط و جامع کتاب ہے۔ نو آموزان فارسی کے لیے نہایت کار آمد ہے۔ اس میں نحو و صرف و معانی و بیان و حساب و انشاپردازی وغیرہ کی تفصیل و قواعد بیان کئے گئے ہیں۔ مؤلف نے اس کے سوا اور ایک کتاب دبستان فارسی بھی تالیف کی ہے۔

اختتام:-

"جملہ نتیجہ ایسا ہے کہ کلام ماسبق کا فائدہ بتاتا ہے جیسا ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر می آید مفرح ذات . . . دو فقرے آخر کے نتیجہ"

ترقیمہ:-

مناجات تمت الخاتمہ۔ کتاب ہذا اتالیق فارسی روز دو شنبہ دوم ماہ ذیقعدہ السعدہ سنہ ۱۲۶۹ھ ہجری۔

(۵۸۷) کبت ہائے متفرق (بزبان ہندی)

نمبر کتاب (۲۲۲) جدید سائز ۹×۵ ۱/۲ انچ صفحات (۲۶) سطور (۱۰-۱۷) خط عمدہ نستعلیق۔ نام سید غلام نبی۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۶۰ھ۔
سید غلام نبی کا تذکرہ جلد اول میں ہو چکا ہے۔

آغاز:-

"شانت رس کبت:-
تیری مسندہ کو برت ہی بیس کئے تو بیہوں ہی دکھی کی نہ کبت اُونت ہی
تو نہیں پائیو تو ل ترس نہیں جوت تو نہیں سکو پوچھی کہ تادکت ہی"

اس رسالہ میں متفرق کبت بزبان ہندی قدیم تحریر ہیں۔ مولف کا نام یا تخلص اشعار میں نہیں ملا البتہ ابتدائی صفحہ پر "سید غلام نبی" نام تحریر ہے۔ پہلی کبت حمد خدائے تعالیٰ میں ہے اور بعد ازاں نعت رسول اللہ صلعم اور منقبت حضرت امیر المومنینؑ اور پنجتن پاک اور مدح چہاردہ معصوم و مدح حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ و خواجہ معین الدین چشتیؒ کے متعلق کبت ہیں۔ اور اس کے بعد مشاہیر بزرگان بلگرام کی توصیف میں کبت ہیں۔ مثلاً شاہ لدا۔ و شاہ یسین و میر طفیل بلگرامی وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف میر طفیل محمد بلگرامی کے شاگرد تھے۔ درمیان میں ایک قطعہ اُن کی تعریف میں ہے۔ اور عنوان میں "در تعریف میر طفیل محمد استاد خود گفتہ" لکھا ہے۔ اس کے بعد متفرق کبت تحریر ہیں۔

اختتام:-

"خادمان طین کی موہ اندحیت یو پیاری داہنی
درک موند تو ہی پی نہا رہیوں"

تکملہ تجوید

(۵۸۸) شرح زینت القاری

نمبر کتاب (۲۰ ۳۵ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات
(۳۴) سطور (۱۵) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف
ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ تاریخ کتابت
۱۲۶۶ھ۔
مترجم کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا ہے
آخر بھلا ہے پرہیزگاروں کا ......"

فارسی زبان میں زینت القاری علم تجوید میں ایک رسالہ ہے۔ کسی صاحب نے اوس کی اردو زبان میں شرح کی ہے مترجم کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ ابتدا میں علم تجوید کا ایک رسالہ (۶ صفحات میں) عربی زبان کا ہے۔

اختتام:۔

"اور حرف شفویہ جو ہونٹھ سے نکلتا ہے ب م ف
و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔"

ترقیمہ:۔

تمام ہوئی شرح زینت القاری کی بتاریخ بست و سیوم شہر جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ روز شنبہ اتمام یافت این رسالہ در ملک حافظ محمود ولد حافظ محی الدین مرحوم عفی اللہ عنہ
کتب خانہ سالارجنگ میں ایک نسخہ ہے۔

تکملہ حدیث

(۵۸۹) ترجمہ چہل حدیث

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۳۰ جدید) سائز (۱۰×۶½ انچ) صفحات (۳۰) سطور (۱۳) خط نسخ معمولی
نام مصنف ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ
مترجم کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:۔

الحمد للہ رب العالمین ...... اور شکر و تعریف اللہ کا وہ رب ہے عالموں کا اور خوبیاں عاقبت کے واسطے پرہیزگاروں کے و درود اور سلام اللہ تعالیٰ کا اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

مشہور اربعین یعنی چہل حدیث کا کسی صاحب نے دکھنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ مترجم کا نام نہیں ہے یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔ (آخر میں دو ورق پر رویت ہلال کے متعلق ہر ماہ میں کونسی آیت پڑھیں اور کونسی اشیاء کا مشاہدہ کرنا چاہئے اوس کی تفصیل لکھی ہے)

اختتام:۔

"تیسرا کھانے ہارا بیاض کا چوتھا پینے ہارا شراب کا اور پانچواں لکھنے ہارا تصویر کا ......"
(ناتمام)

تکملہ ادعیہ

(۵۹۰) رسالۂ ادعیہ

نمبر (۳۴۹۰) جدید اسائز: ۱۲×۸ ۱/۲ انچ، صفحات (۱۰) سطور (۱۳) خوشخط نسخ۔ نام مصنف نا...
سنہ تصنیف مابعد ۱۲...ھ۔
مصنف کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔

آغاز:-

"محرم کی دسویں تاریخ پہر دن چڑھے بعد چار رکعت نماز یک سلام سوں پڑنا ہر ایک رکعت میں قل ہو اللہ پندرہ بار پڑنا عبادت ایک سو ساٹھ برس کے تیوں ہووے گا۔"

اس مختصر رسالہ میں سال کے بارہ مہینوں کے ایام میں قرآن مجید کے سورے اور آیات نماز کے ساتھ پڑھنے کی فضیلتیں بیان کئے گئے ہیں۔
نام رسالہ اور مصنف کا ذکر نہیں ہے۔

اختتام:-

"قل ہو اللہ پچیس بار پڑنا اس کا ثواب بہشت میں جاگا تیار ہوے گا ہور حیاتی میں جاگا اپنا دیکھے گا تمت تمام شد"

تکملہ فقہ عقائد

(۵۹۱) تنبیہ النساء

نمبر کتاب (۳۰۵) جدید، سائز: ۹×۶ انچ

صفحات (۵۶) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف خواجہ رحمت اللہ تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۵ھ۔ تاریخ کتابت ۱۱۹۵ھ۔

حالات مصنف:-

خواجہ رحمت اللہ کا تعلق بیجاپور سے تھا اس کے بعد اودگیر علاقہ مدراس آگئے صوفی بھی تھے اور عالم بھی۔ خواجہ عبدالقادر خاں قلعہ دار اودگیر نے آپ کے نام سے ایک گاؤں آباد کیا جو رحمت آباد سے موسوم کیا گیا۔

آغاز:-

سُن سہاگن بات میری خوب سن
میں کہوں قرآن کا مطلوب جُن
نام تنبیہ النسا اس کا دھروں
مشرکاں کے رسم سب ظاہر کروں

اس مثنوی میں عورتوں کے بدعتی رسم و رواج کے متعلق قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ بدعتی رسوم جو عورتوں میں رائج ہیں ان سے کفر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہایت مذموم ہیں۔ اور ہر عنوان کے ابتدا میں سن سہاگن کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اختتام:-

ہم دکھانا راہ نبی درکار ہے
کوئی چھوڑیا نا چلو مختار ہے
گر چلیں گے تو خدا راضی ہوے جزا

ناچلیں گے تو یقیں پاوے سزا

ترقیمہ:-

تحریر فی التاریخ نوزدہم جمادی الاول ۱۲۵۶ھ ہجری۔
اس کتاب کے نسخے ادارۂ ادبیات اُردو اور کتب خانہ
سالار جنگ میں موجود ہیں۔

(۵۹۲) چار کرسی

نمبر کتاب (۱۱۸۵ جدید) سائز (۵ × ۸) انچ صفحات
(۸۲) سطور (۱۱) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف۔
احمد شیرانی۔ تاریخ تصنیف ۱۱۹۶ھ۔

حالات مصنف:-

احمد خاں شیرانی ایک افغانی بزرگ تھے۔ اپنے وطن کو
خیرباد کر کے دکن میں آئے اور کولار (میسور) میں اقامت
کی۔ حیدر علی کے زمانہ میں موجود تھے۔

آغاز:-

او حق تعالیٰ ایک ہے
اوس کوں ہے لایق پاکیاں
او باپ ماں سوں نیں ہوا
فرزند نیں اوسکے عورتاں

اس رسالہ میں فقہ اور عقاید کے مسائل کو دکھنی زبان
میں نظم کیا گیا ہے۔ مصنف کا نام اس شعر سے ظاہر ہوتا
ہے جو جواب خواب میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی خواب میں
آنحضرت صلعم کے ارشاد مبارک سے یہ چار کرسی تصنیف
کی گئی ہے:-

تیرے طرف آیا حکم ∴	احمد شیرانی بیٹھ کر
توں چار کرسی یک بنا ∴	مسئلے طلبے فقہ دان

اختتام:-

حاجی مکی حیدر ولی ∴	وہاں دو ولیاں کے تربیاں
تاریخ تھی چوتھی صفر ∴	یو چار کرسی ہوئی تمام
سنہ یکہزار ایک سو چھیانوا ∴	تو دیو چھپے آغاز جہاں
پڑہیت سورۂ خیر فاتحہ ∴	سورہ اذا جاء یاد پر
حق سوں دعا توں خیر منگ	فرزند برادر دوستاں

تمام شد

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۵۹۳) مثنوی دربیان مہدی موعود

نمبر کتاب (۱۲۲۲ جدید) سائز (۵ × ۷ انچ) صفحات
(۲۲) سطور (۱۳) خط نسخ طبی۔ نام مصنف۔
عبدالمجید اولاد میاں شیخ مصطفیٰ۔ تاریخ تصنیف
بالعبد ۱۱۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۱۰۰ھ۔

آغاز:-

اگر پوچھے کوئی اگر بوجھ سلا
کہ مجکوں تم بتاؤ بات اعلا
یو تاویلات میں کیا کیا ذکر ہے
سو کیتی حضور مہدی کی خبر ہے

اس مختصر نظم میں حضرت مہدی موعودؑ کی پیدائش
و ظہور کا ذکر ہے۔ قرآن مجید کی آیات اور مستند کتابوں سے
ظہور حضرت مہدی موعود کو دسویں صدی ہجری میں ہونے
کو ثابت کیا گیا ہے۔ غالباً یہ مثنوی حضرت سید محمد جونپوریؒ
کے ظہور کے متعلق ہے۔ مصنف کا نام آخر میں لکھا ہے۔

اختتام:-

جو اوس میں کچھ خطا اور چوک پاؤ
تو پردہ پوشی کر اس کوں پتاؤ
درود اں اور سلاماں بے شماراں
نبی مہدی پہ بھیجو ملکو یاراں

ترقیمہ:-

تمت تمام شد۔ دستخط خام فقیر سید یاسین ولد سید
طاہر خوب صاحب میاں تحریر فی التاریخ بست و ہشتم
ماہ ربیع الثانی سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و ہفت من الہجری
نبوی پیغمبر علیہ السلام۔ التصنیف عبد المجید اولیاء میاں شیخ
مصطفیٰ۔

(۴۹۴) قیامت نامہ

نمبر کتاب:- (۵۹۹ ادبیہ) سائز (۱۱×۷ انچ) صفحات
(۳۲) سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف
محمد عبد اللہ۔ تاریخ تصنیف [illegible]۔
مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

حد سے باہر ہیں گے انعام خدا
کس سے ہو سکتا ہے شکر اس کا ادا
کی عطا جس نے ہے اپنے لطف سے
کل شیٔ خلقہ ثم ھدیٰ

لطف اور احسان اس رب الناس کا بے حد و قیاس
ہے کہ جس نے ہماری ہدایت کے لیے اپنے حبیب خاص"
شاہ رفیع الدین صاحب مبرور دہلوی نے فارسی زبان میں
قیامت نامہ تصنیف کیا تھا۔ اوس کا محاورہ ہندی میں
محمد عبد اللہ صاحب نے ترجمہ کر کے شائع کرایا چنانچہ
یہ نسخہ مطبوعہ ۱۲۶۰ھ کی نقل ہے۔ جس میں قیامت صغریٰ
و کبریٰ کی نسبت تفصیلی حالات درج ہیں۔ آخر میں ترجمہ
کی طباعت وغیرہ سے متعلق طویل تحریر ہے۔ یہ قلمی نسخہ
اوس مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے جو دوبارہ ۱۲۶۵ھ میں
طبع ہوا تھا۔

اختتام:-

عقل نے یکھا اس میں آئین قیامت آشکار
رکھ دیا نام اس کا با تاریخ باب الآخرت

ترقیمہ:-

اس لیے خاکسار ازلی سید نذر علی ... باہتمام
منشی عبد الحکیم ... پھر اوس دریکتائی دریائے لطیف
دریکتائے دریا نے حسن و خوبی کو شہر رجب المرجب ۱۲[illegible]ھ
میں ... لباس طبع کا پہنایا تھا کہ ناظرین ...
ہر باب و کامیاب ہوں۔

(۵۹۵) سراج العقاید

نمبر کتاب (۱۲۱) جدید سائز ۷×۱/۲ ۵ انچ صفحات (۱۰) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف مولوی سید محمد حیات متخلص بہ حیات۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے حالات اوراق ماقبل میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

آغاز:-

کروں ابتدا میں بہ حمد خدا
عدم سے ہمیں ہم کو پیدا کیا
ہے بر حق محمد خدا کا رسول
کرے حکم اوس کا دل و جاں قبول

اختتام:-

حیات یہ عقاید لکھا مختصر
کبھو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج العقاید ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

یہ سراج العقاید بر مذہب یعنی سنت جماعت۔

(۵۹۶) مجموعہ تصانیف حیات

نمبر کتاب (۲۰۰) جدید سائز ۹×۵½ انچ صفحات (۲۴۶) سطور (۱۵) خط طبی نستعلیق۔

مصنف کے حالات اور ان کے مجموعہ مثنویات کے متعلق اوراق گزشتہ میں صراحت کر دی گئی ہے۔ اس میں نسخہ جات ثانی میں جو ایک جگہ مجلد ہیں۔

آغاز:-

کروں ابتدا میں بحمد خدا
عدم سے ہمیں ہم کو پیدا کیا
ہے بر حق محمد خدا کا رسول
کرے حکم اس کا دل جاں قبول

یہ مجموعہ (۲۲) رسائل نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ اس میں فقہ، عقاید و تصوف، پند و نصائح کے مثنویات اور نثر میں رسائل ہیں۔ جس قدر رسائل اس جلد میں مجلد ہیں اون کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔ مصنف کے تصانیف کا یہ جامع نسخہ مثل کلیات کے ہے آخر میں اس کا نام مصباح الحیات لکھا ہے جو غالباً طبع ہو چکا ہے۔ رسائل مندرجہ کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) سراج العقاید (۲) سراج الفقہ (۳) مراۃ الاحکام (۴) تاج الفرائض (۵) تاج النصائح (۶) آداب سیادت (۷) احوال نبی (۸) نور الہدایہ (۹) شفاعت نامہ (۱۰) دیدار نامہ (۱۱) تاج العقیدہ (۱۲) شرف الایمان نثر (۱۳) نجات نامہ نثر (۱۴) نور الاسلام نثر (۱۵) ہدایت نامہ مناظرہ عیسائی و محمدی نثر (۱۶) مفتاح الایمان منظوم (۱۷) آب حیات (۱۸) کلید حیات در اصطلاحات صوفیہ نثر (۱۹) عقاید صوفیہ موسوم بالمغفرت نثر (۲۰) دستور الایمان نثر و نثر (۲۱) زاد الایمان۔

(۲۲) نورِ ایمان در نثر۔

اختتام:-

یہ رسالہ یہاں تمام ہوا ∴ نورِ ایمان اس کا نام ہوا
بہ فرصت لکھا ہے اس کو حیات ∴ ہو نبی پر درود اور صلوات

ترقیمہ:-

الحمد للہ کہ وسیلہ حسنات کتاب مصباح الحیات تصنیف ہے ۔ ۔ ۔ مولوی میر حیات ۔ ۔ ۔ تحریر فی التاریخ رمضان المبارک، روز دوشنبہ سنہ ہجری۔

(۵۹۷) کتاب فقہ ممات

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۳۰) مجلد سائز (۶½×۱۰½ انچ)
صفحات (۳)، سطور (۱۳) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۳۰ھ۔

آغاز:-

"گوہر حمد و ثنا بارگاہ خالق کہ یخرج الحی من المیت اور قطرہ ایک دریائے صفات سے اس کے الخ"

علامہ ابوبکر محی الدین صدیقی بن حبیب اللہ زبیری برہانپوری کی کتاب "فقہ ممات" بزبان فارسی ان کے ایک دوست مسمی عبدالرحمان کی خواہش پر کسی صاحب نے ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔ مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس میں میت کے کفن دفن اور غسل اور نماز اور جنازہ جانا و تعزیت وغیرہ کے مسائل قرآن و حدیث و فقہ سے تحریر کئے ہیں۔

اور آخر میں عذاب قبر و زیارت قبور وغیرہ کے مسائل ہیں۔

اختتام:-

"اور اگر قبور مسلمین ۔ ۔ ۔ تو یہ فرماتے تھے کہ السلام علی من اتبع الہدیٰ۔"

(۵۹۸) مجمع المسائل

نمبر کتاب (۱۳۰) مجلد سائز (۶½×۱۰½ انچ)
صفحات (۲۳۳) سطور (۱۳) خط نسخ معمولی
نام مصنف لقمان الدین۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۳۰ھ
تاریخ کتابت سنہ ۱۲۶۰ھ۔

اس کتاب کے دو نسخوں کا تذکرہ جلد ہذا میں سلسلہ نمبر (۱۳۳) و (۱۳۴) پر ہو چکا ہے۔ یہ تیسرا نسخہ ہے۔

آغاز:-

لکھوں میں حمد رب العالمین کا
کہ وہ سرحرف ہے اسلام دین کا
محمدؐ کے اوپر صلوات بولوں
دل و جاں سے مرے درجات بولوں

(اس کے ساتھ ایک دوسری کتاب موسوم بہ کتاب خدمات و مناسک ہے جس کی کیفیت علٰحدہ لکھی گئی ہے)

اختتام:-

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے اور شفاعت کے برکت سو اور ماں باپ و پیر و استاد کے دعا سو سب

مومنوں کو عطا کرے آمین یا رب العالمین ۔"

ترقیمہ :-

یہ کتاب بفضلِ الٰہی ماہ رمضان پندرویں تاریخ کو ظہر کے وقت تمام ہوئی ١٢١٠ھ ہجری نبوی ۔ راقم کتاب رحمت علی خاں جمعدار پنشن در شہر شولاپور تمام ۔

(٥٩٩) احکام الاسلام

نمبر کتاب (٢٣٩٣ جدید) سائز (١١×٧½ انچ) صفحات (٢٦٠) سطور (١٥) خط طبعی نسخ ۔ نام مصنف ندارد ۔ سنہ تصنیف مابعد ١٢١٠ھ
تاریخ کتابت ١٢٢٦ھ ۔
ناقص الاول ۔

آغاز :-

"عبدہٗ و رسولہٗ اللّٰھم اجعلنی من التوابین ... ولے احکام وضو کا یوں ہے نیت وضو کا دل سیں کرنا فرض ہے زباں سیں کرنا سنت ہے ۔"

اس کتاب میں فقہ کے مسائل دکھنی زبان میں جمع کئے گئے ہیں ۔ ابتدا سے کچھ حصہ ناقص ہے اس لیے مؤلف کا نام نہیں ہے ۔

اختتام :-

"حرام ہے ... جیسا کہ مینڈک وکھیکڑا و کچوا جو اس مانند ہے مار کژدم جو اس مانند ہے دچوا دگھونس جو اس مانند ہے ۔"

ترقیمہ :-

قدتم ایں کتاب احکام الاسلام وقت ظہر یوم الاثنین خوش خام بتاریخ ربیع الآخر بست و نہم ١٢٢٦ھ یک الف دو صد بست ہفتم ۔

کہ ہجری قدسیہ سوں یاد رکھ توں
ہوے صاحب پہ اس صلوات حق سوں

ایں کتاب غلام علی خاں ولد حمید خاں ادیکار ساکن ممبئی ۔ . . . .

(٦٠٠) تحفۂ ضیائیہ

نمبر کتاب (١٧٥٣ جدید) سائز (١٠×٦ انچ) صفحات (٨٠) سطور (١٨) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف سید ضیاء الدین مدراسی ۔ تاریخ تصنیف مابعد ١٣[illegible]ھ

مصنف کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے وہ مدراس سے تعلق رکھتے تھے ۔ صاحب علم و فضل گھرانے کے فرد ہیں ۔

آغاز :-

"الحمد للّٰہ الذی ہدانا لاایمان والاسلام ... حمد بے حد اور شکر لاتحصی ولا تعد سزاوار اوس خالق صمد کو ہے کہ ایمان و اسلام کی ہمیں ہدایت دیا ۔"

اس رسالہ میں کتاب النکاح کے تمام مسائل فقہیہ تحریر ہیں ۔ نکاح و طلاق و رضاعت وغیرہ سے متعلق

مسائل ہیں۔ آخر میں ایک منظوم "رسالۂ محرمات زنان" تصنیف میرزا محمد بیگ ۲ صفحہ پر تحریر ہے۔

اختتام:-

"جیسا دو بچے ایک جانور کا دودھ پئے تو باہدیگر ان کے علاقہ رضاعت کا کچھ نہیں رہتا ہے۔ . . . . یہ رسالہ تحفۂ ضیائیہ جس میں باب النکاح کے جمیع فوائد ہیں کتب معتبرہ سے تالیف کئے گئے۔ . . . . . "

جو کوئی اوسس کو پڑھ کے ہو دلشاد
کرے مجکو دعائے خیر سے یاد

(۶۰۱) ترجمہ رسالہ فقہ

نمبر کتاب: (۲۰۲۱ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۱۹) سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ مترجم حاجی غلام محی الدین قادری۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

"جمیع حمد وثنا سزاوار اوس خالق کو ہے کہ جسنے نطفۂ بےحس وحرکت سے حضرت انسان کو پیدا کیا۔ الخ

حضرت سید عبداللطیف المعروف بہ محی الدین بادشاہ قادری متخلص بہ ذوقی نے فارسی زبان میں ایک مختصر رسالہ فقہ میں عوام کے فائدہ کے واسطے تصنیف کیا تھا جس میں نماز کے فرائض وواجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومفسدات نماز وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا اردو میں ایک صاحب قادر شاہ جو مترجم کے پیر بھائی تھے، اون کے اصرار پر، ترجمہ کیا گیا۔

اختتام:-

"مت تمتہ بحدث یعنی قصداً جانے بوجھے حدث نماز میں"

ترقیمہ:-

تمام شد ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۳ھ کاتب الحروف محمد علی خطیب . . . . قصبہ پرگنات رہکار بونگیر صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد۔

(۶۰۲) ہدایت المومنین

نمبر کتاب: (۲۱۴۴ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) صفحات (۱۸۶) سطور (۱۳) خوشخط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف۔ ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۶۲ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۹۲ھ۔

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . جو جو کہ علم شریعت کا سیکھنا اور حکمان دین کے جو شرط ان مسلمانی کے سیکھنا فرض عین ہیں۔"

اس کتاب میں مسلمان مرد وعورتوں کو احکام شریعت کے مسائل ضروری یعنی مسلمانی کے احکام اور ایمان کے

شروط اور طہارت وحیض ونفاس کے احکام سیکھنے کے
ہدایات ہیں اور بطور سوال وجواب احکام شریعت بیان
کئے گئے ہیں۔ اس میں کہیں مصنف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

" دنیا میں بھی خواب میں دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لایا ہوں اور مسلمان ہوا ہوں۔ تمت الکتاب ہذا
ہدایت المومنین ۔ ۔ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ۔

ترقیمہ :-

ایں کتاب برب العزت در موضع جیل پور از دست
عاصی پر معاصی برائے مطالعہ شیخ حیدر صاحب ابن حسین
جمعدار متعلق سی و دوم رجمنٹ صورت اختتام پذیرفت مورخہ
نہم ماہ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ ہجری نبوی صلعم ۔
(تکمیلہ پند و نصائح)

(۶۰۳) نجات نامہ تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۷۸ جدید) سائز (۸ × ۵½ انچ) صفحات
(۲۰) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف
محمد امین متخلص بہ ایاغی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۶۰ھ
مصنف کے حالات اور اس کتاب کے دو نسخوں کا تذکرہ
جلد ہذا میں سلسلہ (۲۲۹ تا ۲۳۰) ہوا ہے۔

آغاز :-

اول کچھ نہ تھا دو نرنکار تھا
دو نو جگ پیدا کرنہار تھا
توں قدرت سوں پیدا کیا ایک تن
کہ جس تیں لیا روپ تو ۔ ۔ ۔ ۔

اختتام :-

محمد کے امت ایاغی اپر
الٰہی کرم کی نظر کر نظر
الٰہی بطفیل رسول انام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
بہ صدیقؓ فاروقؓ ذی احتشام
بہ عثمانؓ حیدرؓ دوازدہ امام
دراں دم کہ باشم سرم بر زمیں
رفیقم تو باشی جہاں آفریں
تمت تمام شد
نجابت خاں کی مہر ثبت

(۶۰۴) نجات نامہ چوتھا نسخہ

نمبر کتاب (برحاشیہ ۲۹۳۸ جدید) سائز (۹ × ۳¾
۵½ انچ) صفحات (۲۸ برحاشیہ) خط نستعلیق معمولی

آغاز :-

اول کچھ نہ تھا دو نرنکار تھا
دو نو جگ کوں پیدا کرنہار تھا
یہ نسخہ، معراج نامہ نمبر ۲۹۳۸ جدید کے حاشیہ پر
تحریر ہے۔

اختتام :-

(٦٠٦) اخلاقِ ہندی نسخہ

نمبر کتاب (٢٢٨٥ جدید) سائز (٨×٦ انچ) صفحات (١٩١) سطور (١١) خط نستعلیق معمولی۔

ناقص الاول والآخر۔

آغاز:-

" ایک میں ذکر دوستی کا دوسرے میں دوستوں کی جدائی کا تیسرے میں لڑکے باتوں کا جو اپنی فتح ہو اور مخالف کی شکست۔"

یہ کتاب طبع ہو چکی ہے اس کے قلمی و مطبوعہ نسخے یہاں موجود ہیں۔

اختتام:-

" تمام ندیاں رتھ سے ایسی رہی تھیں کہ ایک قطرہ پانی کا چھلکتا نظر نہیں آتا تھا۔"

(٦٠٧) علم آموز عقل افروز

نمبر (اخلاق ٣٣٢) سائز (١٢×٦) صفحات (٢٢) خط نستعلیق۔ مصنف حکیم سراج الدین شاہجہاں پوری تاریخ تصنیف قریب سنہ ١٢٠٠ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

" واضح ہو کہ جاہل، نادان اور بے عقل سارے جہان میں خوار اور ذلیل رہتا ہے۔"

یہ کسی فارسی کتاب کا ترجمہ ہے اخلاقی کتاب ہے، میں قرآن کی تفسیروں، پیغمبروں کے قصوں مثنوی مولانا روم وغیرہ سے اخلاقی قصے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

" سات ..... اپنے کو امیدوار اور محفوظ رہنے کے مغرور ہو بے خبر گردش روزگار سے۔"

(٦٠٨) دستور التہذیب

نمبر (اخلاق ٣٤٣) سائز (٨×١٥) صفحہ (٣٢٢) سطر (١٧) خط نستعلیق خوشخط۔ مصنف کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ١٣٠٠ھ تاریخ کتابت سنہ ١٣٢٣ھ۔

آغاز:-

" الحمد للہ رب العالمین الخ۔"

اس کتاب میں دلچسپ مضامین پر نصائح اور نیز اشعار و مصرعہ برمحل موزوں مرقوم ..... ہیں اس کے مصنف کے نام کی بہت کچھ تلاش کی گئی لیکن پتہ نہ چلا اور اس کا نام دستور التہذیب رکھا گیا۔ اس کتاب لاجواب کے صرف چند اوراق غلام محمد صاحب مہتمم علاقہ پائیگاہ نواب سر وقار الامراء کو دستیاب ہونے سے حسب فرمائش صاحب موصوف بغرض مطالعہ عامہ تحریر کرکے پیش کی گئی۔"

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے ظاہر ہے اس میں
چند نصائح اور دلچسپ اخلاقی حکایتیں درج ہیں۔

اختتام:-

"بحمد للہ و کرم نسخہ ہذا المسمیٰ دستور التہذیب
آج بقلم عجز رقم عصیاں محمد مراد اختتام کو پہونچا
ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندہ گنہگارم مرقوم ۲ / ۱۰
محرم ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۲ / نومبر ۱۹۲۳ء۔

(۶۰۹) حکایت ہائے عجیب و غریب

نمبر کتاب (۲۰۸) جدید، سائز: ۹×۶ ، پانچ (۵) صفحات
(۴۵) سطور: ۱۵ ، خط نستعلیق معمولی نام مصنف
ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۶۱ھ کتابت ۱۲۶۱ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

حکایت ہائے عجیب و غریب نظم و نثر بزبان ہندی
از روئے معلی ترقیم یافتہ بتاریخ پانزدہم ماہ ربیع الثانی
۱۲۶۱ھ۔ حکایت بادشاہ معلی جاہ کہتے ہیں "
اس رسالہ میں چند حکایات متفرق جمع کئے گئے ہیں
مؤلف کا نام نہیں ہے۔

اختتام:-

" بادشاہ نے سننے سے اس لطیفہ کے خوش ہو کر اس
کی تقصیر معاف کیا اور اوس بات کے عوض میں ایک جاگیر
بخشش فرمایا"

(۶۱۰) باغ عرفان یعنی نصیحت نامہ مینا بینا

نمبر کتاب: ۲۰۰۰ جدید، سائز: ۶×۹ ، پانچ صفحات
(۸۸) سطور: ۱۵ ، خط نستعلیق معمولی نام مصنف ندارد

آغاز:-

مناجات بہ قاضی الحاجات۔
الٰہی کر تو ایسا فضل دلخواہ
سکھے طوطی جان اللہ ہو اللہ
دکھا اپنے کرم سے باغ فرحاں
رہے طوطی ہمیشہ شاد و فرحاں

اس مثنوی میں قصہ کے طور پر مسائل تصوف و
اذکار و عقاید وغیرہ کو نظم کیا گیا ہے۔ یعنے مینا بینا کو
بطور نصیحت راہ سلوک سے متعلق نصائح کئے ہیں۔
درمیان میں بعض مقام پر نثر بھی ہے۔ مؤلف کے
نام کا پتہ نہیں چلا۔

اختتام:-

کریں گے قید تجھ کو ایسے گھر میں
کہ پھر نکلے گی تو روز حشر میں
کہ جس گھر میں نہیں ہے کھانا پانی
کے افسوس یا کیوں کر زندگانی

(۶۱۱) ترجمہ مثنوی محمود نامہ فارسی

نمبر کتب (۲۹۹۳ جدید) سائز (۹×۶) انچ صفحات (۲۲) سطور (۱۱) خط طبی نستعلیق۔ نام مصنف؛ تاریخ تصنیف نامعلوم۔ تاریخ کتابت ۱۲۵۷ھ مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔

آغاز:-

اے داغ بر دل از غم خال تو لالہ را
شرمندہ ساخت آہوے چشمت غزالہ را

ترجمہ:- اے داغ اوپر دل کے غم تیرے سے لالہ کتیں
شرمندہ کیا آہو چشم تیرے نے غزالہ کے تئیں

فارسی مثنوی محمود نامہ کا ابن السلطنہ دکھنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ مترجم کا نام وغیرہ نہیں ہے، آخر میں مترجم کریا تا بھی مشکوک ہے۔

اختتام:-

یافتہ محمود ہر کس بر در آں شاہ بار
ایں گدا راہم بداں دربار بودے کاشکے

ترجمہ:- پایا محمود ہر کسی نے اوپر دروازہ اوس شاہ کے دخل
یہ فقیر کے تئیں بھی اوپر اوس دروازہ کے دخل ہوتا شاید

ترقیمہ:-

تمت تمام شد کار من نظام شد نسخہ محمود نامہ برائے خاطرداشت میاں امام بخش ساکن سورت بدستخط بے نقط سید امیر علی شاہ۔
بتاریخ بست وپنجم شہر جمادی الثانی روز شنبہ ۱۲۵۷ھ

صورت تحریر یافت۔

(مناظرہ و کلام)

(۶۱۲) مثنوی در بیان رجعت امام مہدی

نمبر کتاب (۲۹۹۶ جدید) سائز (۱۰×۶) انچ صفحات (۵۶) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف رشک تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۵ھ تاریخ کتابت ۱۲۳۵ھ

آغاز:-

اگر ہوں بسملہ سے فارغ افواہ
کریں تحمید یوں الحمد للہ
کسی شئے سے نہیں ہرگز مشبہ
جہات و امکنہ سے ہے منزہ

اس مثنوی میں بموجب عقیدۂ فرقۂ امامیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی رجعت سے متعلق جو حدیث مفضل ابن عمرؓ ہے اوس کا ترجمہ ہندی زبان میں منظوم کیا ہے۔ خاتمہ کے اشعار یہ ہیں:-

بس اے رشک اب قلم رکھ لے یہاں سے
لے گا اجر امام انس وجاں سے
ہوی منظوم ہندی میں بخوبی
حدیث رجعت مہدی ہادیؑ

اختتام:-

ہوی تاریخ نظم نظم کی فکر
پتے سے یاد رہتا ہے ہر اک ذکر

کہی تاریخ بھی ہاتف نے کیا ہے
ہو نظم پاک مقبول الٰہی ۱۲۲۴ھ

نود فی ۲۸ ۱۲ ماہ رجب المرجب اللّٰھمّ غفر
لکاتب والمؤلف . . . .

ترقیمہ :-
سید امانت علی قنوجی ظلہم العالی تحریر

اختتام

خدا کا شکر ہے کہ کتب خانہ آصفیہ (اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد) کے اُردو قلمی کتابوں کی دوسری جلد بھی ختم ہو گئی حضرت غالب کا یہ مصرعہ میرے حسب حال ہے :-

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا

نصیر الدین ہاشمی

کنل منڈی حیدرآباد
۲۴ر اگست ۱۹۶۱ء
۱۱ر ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

تکملہ موسیقی

(۶۱۳) راگ مالا

نمبر مثنوی (۹۱) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۱۲۶) خط شکستہ
مصنف عبدالولی عزلت تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۸ھ

عبدالولی نام عزلت تخلص شاہ سعد اللہ کے فرزند تھے ۱۱۰۴ھ میں تولد ہوئے اولاً باپ سے تعلیم پائی اپنے وطن سورت سے نکل کر اورنگ آباد۔ دہلی۔ مرشد آباد ہوتے ہوئے دکن میں آکر بس گئے۔ اولاً اورنگ آباد میں قیام کیا پھر حیدر آباد میں آگئے آصفجاہ ثانی کے دربار میں رسائی ہوئی۔ عزلت کو شاعری، موسیقی، خطاطی، مصوری وغیرہ فنون میں کمال حاصل تھا۔ اپنے مکان میں ان تمام امور کی تعلیم شائقین کو دیا کرتے تھے۔ صوفی منش تھے۔ اور فقیرانہ رہا بھی ۱۱۹۸ھ میں انتقال ہوا دیوان بھی مرتب ہوا ہے۔

آغاز:-

مثنوی راگ مالا بزبان ریختہ روزمرہ اردوئے معلا شاہجہان آباد۔ از حضرت سید عبدالولی عزلت مدظلہ العالی

خدا کے حمد میں کہتا ہوں ہر دم
کیا ایک حرف سیں جس نے دو عالم
درود مصطفےٰ و آلِ اطہر
کہوں یوں مو بمو اپنا زبان کر

راگ مالا میں راگ اور راگنیوں کی صراحت ہے یعنی چھ راگ ہیں اور ہر ایک راگ میں پانچ راگنیاں اور ہر راگنی کے آٹھ حصے ہیں، اس طرح کل (۲۴۰) راگنیاں ہیں۔

اختتام:-

سما یا دیکھ اور پاس اپنے دلبر نکالا مردنے سامان بہتر
ہوا عزلت کا یاد حق تعالیٰ کیا اتمام نظم راگ مالا

(۶۱۴) مفرح القلوب

نمبر دواوین (۱۵۳۷) سائز (۸×۷) صفحہ (۱۰۹) سطر (۱۱)
خط شکستہ۔ مصنف حسن علی عزت تاریخ تصنیف ۱۱۹۹ھ

حسن علی نام عزت تخلص ٹیپو سلطان کے دربار کا شاعر اور ماہر موسیقی تھا۔ ان کی ایک کتاب اضراب سلطانی بھی ہے، کریم الدین نے ان کا ذکر اپنے تذکرہ میں کیا ہے مفرح القلوب ٹیپو سلطان کے حکم سے لکھی گئی ہے۔
کتاب کے آغاز میں اولاً ایک فارسی طویل نظم ہے۔

آغاز:-

حمد صانعی کہ چوں آفتاب جہاں تاب صبح صنعش
از افق مشرق ادا ادا [illegible] ہستی جلوہ [illegible]

طلوع نمود۔

گرخاں کرتا ہوں سلطانی کا اب تم سوں بیاں
ہے عجب کچھ طرز اس کا طرفہ تر ہے داستاں

یہ علم موسیقی کی کتاب ہے۔ اولاً فارسی دیباچہ ہے عنوانات قائم کر دئیے گئے ہیں ہر عنوان میں اولاً فارسی غزل ہے اس کے بعد اردو غزل ہے جس کو ریختہ لکھا گیا ہے۔ اولاً پانچ راگ لکھے گئے ہیں یعنی سلطانی، سرو سہیلہ سرو نازنی، سبزداری، ان کے تحت غزلیات ہیں کتاب کو چھ باب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول نغمۂ ابیض اور اس کے اصول ہیں، دوسرے باب میں نغمۂ اصفر تیسرے باب میں نغمۂ احمر۔ چوتھے باب میں نغمۂ زبرجد پانچویں باب میں نغمۂ داؤد، چھٹے باب میں نغمۂ عباسی۔ یعنی ٹیپو سلطان نے راگ اور راگنیوں کے نام بھی بدل دیئے ہیں۔

اختتام :-

رباعی نغمۂ عباسی

عباسی گہر سں ساجن جب ہوویں جلوہ فرما
نواب آدر کونش بدست عجب دل آرا
... سے بہر کے طبقاں کرتی نثاراں پر
سو خول سوں بجتے قرباں ہر لہو ساں ہر یکجا

خاتمہ کتاب پر دو مہریں ثبت ہیں مگر صاف نام نہیں پڑھا جاتا۔

اس کتاب کے قلمی نسخے انڈیا آفس کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ ان کا تذکرہ میں نے اپنی کتاب یورپ میں دکنی مخطوطات میں کر دیا ہے کتاب میں کاٹ چھانٹ ہے حاشیہ پر بعض شعر اضافہ کئے گئے ہیں۔ کئی رباعیاں بعد فردیں درج ہیں، مصنف حسن علی کی ایک فارسی غزل بھی شامل ہے۔ نفس کتاب کے خاتمہ پر چند صفحے سادہ ہیں اس کے بعد پھر مزید اضافہ کیا گیا ہے۔

اشاریہ اردو مخطوطات جلد دوم

مرتبہ: وقار خلیل (مدیر سب رس)

(آ)

(ا)

(ب)

(ٹ)

(ث)

(ج)

— خ —

(ش)

(ع)

(غ)

(ف)

(ق)

(ک)

(گ)

ل

م

(و)

(ھ)

(ی)

مصنف کی چند دوسری کتابیں

(۱) کتب خانہ نواب سالار جنگ کی اُردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست، رائل سائز کے (۸۴۳) صفحات پر مشتمل ہے اس میں ایک ہزار سے زیادہ اُردو قلمی کتابوں کی تفصیل دی گئی ہے مجلد قیمت بارہ روپیہ

(۲) دکھنی ہندو اور اُردو۔ اس کتاب میں جنوبی ہند یعنی دکن کے ہندو شعرا، نثر نگار اور ایڈیٹروں کی تفصیلی صراحت درج ہے، نمونہ کلام نظم و نثر بھی دیا گیا ہے، گورنر آتر پردیش فضیلت مآب بی، ام کشن راؤ نے اس کتاب کا پیش لفظ لکھا ہے اور کتاب کے خوبیوں کی داد دی ہے۔ اس کتاب سے دکن میں ہندوؤں کی اُردو خدمات کا حال بخوبی واضح ہوتا ہے۔۔۔ قیمت۔۔۔ تین روپے پچاس پیسے۔

(۳) دکن میں اُردو:۔ مؤلف کی وہ قابل قدر اور مشہور کتاب جو ہندو پاک کے کئی یونیورسٹیوں کے کورس میں شامل ہے، اب تک پانچ مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اب چھٹی مرتبہ اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

(۴) حیدرآباد کی تمدنی و سماجی تاریخ:۔ آندھرا میں دکنی کلچر کا آغاز اور اس کی ترقی، زبان، لباس کھانے پینے، رہنے سہنے، ملنے جلنے کے رسوم و رواج کا حال تفصیل سے قلمبند کیا گیا ہے۔

زیر اشاعت

(۵) دکھنی (قدیم اُردو) کے چند تحقیقی مضامین:۔

اس کتاب میں دکنی ادب کے کئی تحقیقی اور تنقیدی مضامین شامل ہیں جس سے دکنی ادب کے کئی گوشے اُجاگر ہوتے ہیں۔ چھوٹی سائز کے دو سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔۔۔ زیر اشاعت

(۶) مولوی عبد القادر:۔

حیدرآباد کے ایک محب وطن بہی خواہ کے علمی، سیاسی، سماجی اور تمدنی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے، حیدرآباد میں یونیورسٹی کے قیام کی جدوجہد اور سیاسی بیداری کا حال درج ہے۔

زیر اشاعت

قواعد و ضوابط کتب خانہ خواتین دکن و ادارہ تحقیقات

دفعہ ۱۔ اس کتب خانہ کا نام کتب خانہ خواتین دکن و ادارہ تحقیقات ہوگا۔

دفعہ ۲۔ اس کتب خانہ میں السنہ مشرقی اور انگریزی کی کتابیں ہوں گی۔

دفعہ ۳۔ کتب خانہ زیادہ تر علمی، ادبی و تحقیقی کتب پر مشتمل ہوگا۔ بمقابلہ ناول و افسانے جو قلیل تعداد میں ہوں گے۔

دفعہ ۴۔ اس کتب خانہ سے حسب ذیل افراد استفادہ کریں گے

(الف) طالبات مدارس فوقانیہ (ب) طالبات کلیہ

(ج) خواتین جو جامعاتی امتحانات میں خانگی طور پر شریک ہونا چاہتی ہوں۔ (د) خواتین فارغ التحصیل جو اپنے معلومات میں اضافہ کی خواہاں ہوں۔

علاوہ ازیں وہ طلبائے ذکور جو بی۔ اے یا ایم۔ اے کے امتحانات کی تیاری کر رہے ہوں مخصوص شرائط کے تحت اس کتب خانہ سے استفادہ کر سکیں گے۔

دفعہ ۵۔ کتب خانہ سے استفادہ یا رکنیت کی کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

دفعہ ۶۔ مطالعہ کنندگان مصرحہ بالا قواعد ذیل کے پابند رہیں گے۔

(الف) طالبات مدارس فوقانیہ بتوسط صدر مدرسہ کتب خانہ سے استفادہ کریں گی اور قیمت کتب امانت جمع کر کے کتب حاصل کریں گی۔

(ب) بہ دوران تعطیلات گرما اگر ان کا صدر سے ربط دشوار ہو تو کسی معزز شخص کا صداقت نامہ کافی متصور ہوگا لیکن قیمت کتب امانتاً جمع کرنی ہوگی۔

(ج) خواتین جو کتب سے بیرون کتب خانہ استفادہ کرنا چاہتی ہوں انھیں خاص انتظام کے تحت اس کی اجازت دی جائے گی۔

(د) خواتین جن سے معتمد کتب خانہ واقف ہو وہ کتب خانہ سے بلا اجتماع رقم امانت کتب حاصل کر سکیں گی۔

دفعہ ۷۔ اگر کتب خستہ حالت میں واپس کی جائیں تو ان کی جلد بندی کی اجرت یا زیادہ خراب ہونے کی صورت میں ان کی قیمت کی بابجائی رقم امانت سے کی جائے گی۔

دفعہ ۸۔ مطالعہ کنندگان کتب اجرا شدہ کے حاشیوں پر کوئی تحریر یا جزو عبارت پر خط کشید کر کے کتابوں کو خراب نہ کریں خلاف ورزی کی صورت میں انھیں قیمت کتاب ادا کرنی ہوگی۔

دفعہ ۹۔ مطالعہ کنندگان کو ایک ہفتہ کتب اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہوگی اگر اس میں توسیع مقصود ہو تو معتمد کتب خانہ کی اجازت حاصل کی جا سکتی ہے لیکن کسی صورت میں اس کی مدت ایک ماہ سے متجاوز نہ ہو۔ اگر کتب اندرون ایک ماہ واپس نہ کی جائیں تو ہر کتاب پر ایک آنہ فی یوم تاوان عائد ہوگا۔

دفعہ ۱۰۔ طالبات مدارس فوقانیہ کو بوقت واحد صرف ایک کتاب اور طالبات جامعہ کو تین کتابیں اجراء کی جائیں گی۔

ف۱۱ جب تک مستعمل کی ہوئی کتابیں واپس نہ کی جائیں دوسری کتابیں اجرا نہ ہوں گی۔

ف۱۲ مطالعہ کنندگان حصول و واپسی کتب کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

ف۱۳ طلبائے ذکور کو اجرائی کتب کے لیے مجلس انتظامی کی اجازت ضروری ہوگی۔ بوقتِ واحد انھیں تین کتابیں دی جاسکتی ہیں۔

ف۱۴ خاص صورتوں میں مطالعہ کنندگان ذکور و اناث سے رعایات ملحوظ رہیں گی۔

ف۱۵ کتب خانہ کے اوقات حسبِ ذیل ہوں گے:۔

(الف) بہ دوران موسم سرما و باراں۔۔ صبح ۸تا۱۱ ساعت شام ۴تا۶ ساعت

(ب) بہ دوران موسم گرما۔۔۔ صبح ۶تا۹ بجے شام ۴تا۸ ساعت

ف۱۶ کتب خانہ حسبِ ذیل تعطیلات تام میں بند رہے گا:۔

(۱) عید الفطر۔ ایک یوم (۲) عید الضحیٰ۔ دو یوم

(۳) عاشورۂ محرم۔ ایک یوم (۴) ہولی۔ ایک یوم

(۵) دیوالی۔ ایک یوم (۶) دسہرہ۔ دو یوم

(۷) ۱۵ اگست۔ ایک یوم (۸) ۲۶ جنوری۔ ایک یوم

ف۱۷۔ انتظام کتب خانہ مجلس اراکین و مجلس انتظامی پر مشتمل ہوگا۔

(الف) رکنیت کتب خانہ کے لیے مجلس انتظامی کی منظوری ضروری ہوگی۔

(ب) مجلس انتظامی کے اراکین کا ہر سال انتخاب ہوگا۔

ف۱۸ مجلس انتظامی۔ صدر، معتمد اور پانچ اراکین پر مشتمل ہوگی۔ بہ استثنائے معتمد دیگر اراکین خواتین ہوں گی۔

(الف) موسس کتب خانہ تاحیات اس کا معتمد ہوگا۔ معتمد کے غیاب میں ان کی دختر معتمدی کے فرائض انجام دیں گی۔

ف۱۹ فرائض اراکین مجلس انتظامی۔

(الف) مجلس انتظامی میں صدر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(ب) صدر مجلس انتظامی اور مجلس اراکین کے جلسوں کی صدارت کریں گے۔

فرائضِ معتمد:۔ (الف) کتب خانہ کے انتظامی امور کی تکمیل کریں گے۔

(ب) تیاری رپورٹ نظم و نسق برائے ملاحظہ اراکین مجلس انتظامی۔

(ج) تکمیل دیگر امور متعلق کتب خانہ۔

ف۲۰ کتب خانہ کی آمدنی کتب خانہ کے فلاح و بہبود و ترقی اور اساس کے مقاصد کی تکمیل کے لیے صرف ہوگی اور اس آمدنی کے کسی جزو سے راست یا بالواسطہ کوئی رکن مستفید نہ ہوسکے گا۔

ف۲۱ فرائض اراکین مجلس انتظامی حسبِ ذیل ہوں گے:۔

(الف) منظوری موازنہ سالانہ۔ (ب) انتخاب و خریدی کتب

(ج) مطالعہ کنندگان ذکور کو کتب کے اجرائی کی منظوری از روئے فقرہ (۱۳) کے مطابق ضروری تحقیقات۔

(د) دیگر امور متعلقہ کتب خانہ جن کو صدر یا معتمد بغرض مناسب خیال کریں غور و تصفیہ مجلس انتظامی میں پیش کریں گے۔

ف۲۲ مجلس انتظامی کا کورم بشمول معتمد تین ہوگا اور مجلس اراکین کا کورم تعداد جملہ اراکین کا ربع ہوگا۔

ف۲۳ کتب خانہ ہذا کے مقاصد میں اس وقت تک کوئی ترمیم و تبدیلی ہو نہ سکے گی جب تک کہ کسی جلسہ خاص کے ۳/۲ اراکین کے آرا اس کی تائید میں نہ ہوں اور ۳/۲ اراکین دوسری مجلس خاص میں اس کی توثیق نہ کریں۔

قواعد و ضوابط رجسٹر شدہ دفتر انسپکٹر جنرل اسٹامپ نشان (۳۰) بابتہ ۱۹۶۰ء۔

نصیر الدین ہاشمی

معتمد اعزازی

were found making the total (1342) necessitated it to be divided into two Volumes.

Criticim is very useful provided it is healthy but some critic make it a personal matter as has been done in the case of the catalogue of the Salar Jung Library manuscripts. I own I am neither a literary genius nor a critic, neither a historian nor a Research Scholar, but I love my mother tongue and it is because of this that I have been rendering service, as much as I can do, from the last forty years. It would not be proper to adjudge my work by the standard of catalogues prepared by other more qualified persons.

Most of Research Scholars who previously had no knowledge of the manuscripts in the State Central Library will now be benefited by these catalogues.

Thanks are due to Mr. Habibur Rahman, Secretary, Anjuman Taraqqi-e-Urdu and Mr. Syed Jaffer Ali, B. A., Superintendent of the State Central Library, due to whose kindness and interest I could accomplish this work.

NASIRUDDIN HASHMI

October, 1961,
Rabiussani 1381 A. H.
HYDERABAD—A. P.

in the Idara e-Adabiyat-e-Urdu. Upto now five such Catalogues have been published.

Professor Syed Najeeb Ashraf Nadvi published the catalogue of the Urdu manuscripts of the library of Jame-Musjid, Bombay. All of these catalogues have proved to be very useful.

The period just after the Police Action had been rather a precarious one for Urdu in Hyderabad. Even in those unfavourable circumstances the Anjuman-e-Tarraqi-e-Urdu planned to publish the catalogue of Urdu manuscripts preserved in the famous libraries of Hyderabad. But the Anjuman had hardly any funds to pay to those who will do the work. However, they asked me to take up the work and agreed to pay only the conveyance allowance.

I, first took up the Asafia library manuscripts then State Central Record Office, Hyderabad Museum and the Salar Jung Library and prepared the catalogues of all the manuscripts found in those libraries. Due to the interests shown by Nawab Mahdi Nawaz Jung Bahadur who was the President of the Salar Jung State Committee, the catalogue of the Salar Jung Library manuscripts was published. The lists of the Central Record Office and Hyderabad museum, as they were brief and short, were published in the magazine "Nava-e-Adab", Bombay. The numbers of the manuscripts in these three catalogues are 1045, 743 and 714 respectively.

The list of 882 manuscripts of the State Central Library (Asafia Library which was prepared by me in 1950 could not be published as the Anjuman-e-Tarraqi Urdu had no funds. When in 1953 Maulana Abul Kalam Azad had visited Hyderabad he had seen the draft and apperciated it. Then the Secretary to Government of Andhra Pradesh was requested to take up the matter and it was decided that the Govt. would advance the price for 200 copies of the catalogue, so that the catalogue might be printed. But as no action was taken it could not be printed.

Due to the interest shown by Professor Humayun Kabir, Minister for Scientific Research and Cultural Affairs, the Central Government have now decided to help provided an equal amount is raised by the Khawateen-e-Deccan Library and Research Institute. With this arrangement two Volumes have been published. In the first instance only 882 manuscripts were found but at the time of revision a few more

INTRODUCTORY NOTE

This is the Second Volume of the catalogue of the manuscripts of the State Centeral Library, Hyderabad, Andhra Pradesh, (formerly known as the Asafia Library). In this Volume we have dealt with the remaining quota of books of the last volume and the " Islamics " numbering 621 This section has been sub-divided into the following seven divisions and the topics are:—

1. Tajveed (Correct pronunciation of Quranic Text) and Quranic subjects,
2. Tafseer (Interpretations) and translations of the Quran.
3. Hadees (The saying of the Prophet).
4. Fiqa and Aqaid (Principles and Beliefs).
5. The Assertions (Adya)
6. Ethics and Preaching
7. Manazira and Kalam (Logic and Epistamology)
8. Mysticism and Morality (Tasawuf and Akhlaq.)

The total manuscripts dealt within these two volumes is (1342)

It was the Nineteenth Century that the work of publishing) catalogues of Urdu manuscripts was started and for this we are indebted to the Englishmen, Major Stewart and Dr. Springer who catalogued the lists of the libraries of Tipu Sultan and the kings of Oudh. In the 20th Century Prof Blumhardt prepared the catalogue of the Urdu manuscripts of the India Office All these catalogues were in English.

In 1829 Professor Abdul Qader Sarwari published a catalogue of 67 manuscripts of the Osmania University Library. It was the first catalogue in Urdu. The second catalogue was published by me under the title " Europe main Dakhni Maqtootat " (Dakhni Manuscripts in Europe). In this Catalogue of 714 pages I have dealt with 159 manuscripts

Later Dr. Syed Mohiuddin Qadri Zore started publishing the detailed catalogues of Arabic, Persian and Urdu manuscripts preserved

The other publication consists of two volumes and is concerned with exhaustive list of the Urdu Manuscripts in the State Central Library prepared by Shri Nasiruddin Hashmi. This list is very beneficial for those research scholars who wish to get aquainted and take full advantage of the valuable literary treasures that are to be found in this library.

For purposes of studying the history of any language according to principles laid down, it is essential that an exhaustive list of all the material available is present. The State of Urdu literature is such that it is scattered over the whole length and breadth of India, consequently an approach to it is not easy. As such a bibliography of books become a necessity as a special science in the Western countries.

In Hyderabad, a brief list of Urdu manuscripts of the Osmania University has been published and a list of manuscripts of India office was published by Shri Nasiruddin Hashmi under the name of "Europe men Deccani Mukhtutaat", i. e. Manucripts of the Deccan in Europe, also an exhaustive list of manuscripts of Idara-e-Adabiat-e Urdu in five volumes have been published by Dr. Zore, a list of Urdu manuscripts of Salar Jung Library has also been prepared and published by Shri Nasiruddin Hashmi. Besides these, the Urdu manuscripts of 'Jame Musjid of Bombay' has also been published under the able guidance and supervision of Prof Najeeb Ashraf Nadvi. To this treasure, has been added the newly published list of the Urdu manuscripts of State Central Library prepared by Shri Nasiruddin Hashmi with great care and hard work.

On behalf of the Research Institute it is my proud privilege to thank Shri Humayun Kabir, the Hon'ble Minister for Research and Cultural affairs for his generous help to the above Institute. In conclusion I appeal to the Government of Andhra Pradesh to grant a generous annuity to this Institute in the cause of the furtherance of knowledge and the conservation of the old treasures of art and literature.

(Smt.) RODA MISTRY,
president,
Khawateen-e Deccan Library,
& Research Institute.

FOREWORD

The Kutab Khana Khawateen-e-Deccan and Idara-e-Tahqeeqat (Research Institute) was founded in the year 1943. The Library is not only meant for the ladies of Hyderabad, but also ladies outside Hyderabad take' advantage of it. The Research Scholars and lovers of literature and learning too, derive benefit from it.

Formerly this library was the private library of Shri Nasiruddin Hashmi. Later he got it registered and declared it open exclusively for the ladies of Hyderabad. A Research Institute also is attached to this library which has a twofold aim; that of study and review of the works and the elegant style of the old writers on one hand, and bringing into limelight the works on research of the women writers of the present day on the other hand by publishing their work and thereby adding more books to the already existiog literary treasure.

The thesis submitted by the women Research Scholars for Doctrate are accepted by the University but inspite of being an important piece of work are not published and those fond of art and literature are there thereby deprived of the pleasure and benefit they could derive from them. The Research Institute publishes such Theses by which the women writers having received Doctrate in their subjects, are also financially benefitted by the sale of their works.

To start this work a monitary aid was granted to the Research Institute for the publications of two books by the Ministry of Scientific Research and Cultural Affairs of the Gevernment of india, subject to the condition that a matching amount be spent by the Institute as well. Consequently two books have been published, abiding by this condition. I deem it my duty to thank those ladies and gentlemen who purchased and paid the cost of these books in advance and enabled us to publish these books.

Out of the books published one is the Thesis in Persian for Doctorate submitted by Smt. Shareefunnisa Begam. The subject of this Thesis is the life and works of Abu Talib Kaleem, a renowned Persian poet of the Durbar of Adilshah and later of the Court of Emperor Shah Jehan where the title of Poet Laureate was conferred upon him.

Can be had from

H A B E E B Co.,

Station Road, Katalmandi, Hyderabad-A. P.

Printed by the Printing Press,

The Islamic Publications Society (Regd.).

Troop Bazar, Hyderabad.

URDU MANUSCRIPTS

VOLUME II

A Descriptive Catalogue Of

STATE CENTRAL LIBRARY

(Kutub Khan -e- Asafia)

Compiled by

NASIRUDDIN HASHMI.

(1961)

URDU MANUSCRIPTS

VOLUME II

A Descriptive Catalogue Of

STATE CENTRAL LIBRARY

(Kutub Khan - e - Asafia)

Compiled by

NASIRUDDIN HASHMI.

(1961)